سید احمد خان

کا

سفرنامہ پنجاب

مؤلفہ

مولوی سید اقبال علی صاحب

قایم مقام

سب جج بارہ بنکی اودہ

سنہ ۱۸۸۴ع

علیگڈھ انسٹیٹیوٹ پریس میں باہتمام لالہ گلاب رائے چھپا اور مشتہر ہوا

سنہ ۱۳۰۱ ھجری

سید احمد خان

کا

سفرنامہ پنجاب

مؤلفہ

مولوی سید اقبال علی صاحب

قایم مقام

سب جج بارہ بنکی اودہ

سنہ ۱۸۸۴ع

علیگڈہ انسٹیٹیوٹ پریس میں باہتمام لالہ گلاب رائے چھپا اور مشتہر ہوا

سنہ ۱۳۰۱ ھجری

فہرست مضامین سفرنامہ پنجاب

مضمون		صفحہ
روانگي علیگڈھ سے	...	۳
حالات مقام لودھیانہ		
لودھیانہ میں پہونچنا اور ریلوے استیشن پر استقبال کا حال		۴
نواب علي محمد خاں بہادر کا ذکر	...	۴
لکچر جو لودھیانہ میں دیا گیا	...	۸
خان بہادر منشي قادر بخش خاں صاحب کي گفتگو	...	۲۰
سید صاحب کا جواب	...	۲۰
اشعار حافظ صدرالدین صاحب	...	۲۱
تحریري تقریر محمد معین الدین صاحب	...	۲۲
سید صاحب کي تقریر اُسکے جواب میں	...	۲۴
ایڈریس از جانب مجلس مفید عام لودھیانہ	...	۲۵
سید صاحب کا جواب اُس ایڈریس کا	...	۲۸
اشعار ڈاکٹر عثمان خاں صاحب	...	۲۹
تقریر مولوي مرزا فتح محمد صاحب	...	۲۹
تقریر سید صاحب کي اُس کے جواب میں	...	۳۲
خان بہادر منشي قادر بخش خاں صاحب کا ذکر	...	۳۴
حالات مقام جالندھر مرتبہ اول		
جالندھر میں پہونچنا اور ریلوے استیشن پر استقبال کا حال	...	۳۵
ایڈریس انجمن اسلامیہ جالندھر	...	۳۹
ایڈریس از جانب طلباے گورنمنٹ اسکول جالندھر	...	۴۴
تقریر سید صاحب بجواب ایڈریسوں کے جو ناتمام رہ گئي		۴۵
تقریر مذکور کا ناتمام رہنا اور لکچر کا ملتوي ہوجانا	...	۴۶
ایک حصہ اُس لکچر کا جو سید صاحب کے بمقام جالندھر دینا تجویز کیا تھا	...	۴۸
مولوي شیخ مراد علي صاحب کا ذکر	...	۵۳

حالات مقام امرتسر مرتبہ اول

امرتسر میں پہونچنا اور ریلوے اسٹیشن پر استقبال کا حال ... ۵۵
مسلمانوں کي طرف سے بافسري خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب سید صاحب کے لیئے ٹون ہال میں ایوننگ پارٹي کا ہونا ... ۵۷
مدرسۃالمسلمین امرتسر میں سید صاحب کا انعام تقسیم کرنے کو تشریف لیجانا ... ۵۹
خواجہ یوسف شاہ صاحب کي ابتدائي تقریر مدرسہ میں ۶۰
انعام تقسیم کرنے کے بعد سید صاحب کي تقریر ... ۶۲
مدرسین مدرسہ کي ایڈریس ... ۶۵
سید صاحب کا جواب ... ۶۷
امرتسر کے سرکاري باغ کي سیر ... ۶۸
تھیٹر کا ذکر اور سید صاحب کے اُسکي نسبت دلسوز لطیفے ... ۶۹
ایڈریس انجمن اسلامیہ امرتسر ... ۷۳
سید صاحب کا جواب ... ۷۵

حالات مقام گورداسپور

بٹالہ کے اسٹیشن پر پہونچنے کے حالات اور تقریر سید صاحب ۸۰
گورداسپور میں پہونچنا اور ریلوے اسٹیشن پر استقبال کا حال ... ۸۱
ایڈریس جو گورداسپور کے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر دي گئي ... ۸۳
سید صاحب کا جواب ... ۸۵
سید صاحب کا ضلع اسکول گورداسپور میں لکچر دینے کو جانا اور اسکول کے ہال کي آرایش کا ذکر ... ۸۶
نجم الہند سردار محمد حیات خاں صاحب کي ابتدائي تقریر ... ۸۷
سید صاحب کا لکچر اسکول گورداسپور میں ... ۸۸

نجم‌الهند سردار محمد حیات خاں صاحب کي تقریر أس کے شکریہ میں ... ۹۵
سید صاحب کا اسکول کے بورڈنگ هوس کو دیکھنا ... ۹۶
سید صاحب کا سکھوں کے گورد وارے میں جانا اور جھولڈا محل کا دیکھنا ... ۹۷
ڈنر اور ایوننگ پارٹي نجم‌الهند سردار محمد حیات خاں کي طرف سے ... ۹۸
ایڈریس از جانب خاتونان پنجاب ... ۹۹
سید صاحب کا عجیب جواب خاتونان پنجاب کي ایڈریس کا ... ۱۰۱

حالات مقام امرتسر مرتبہ دوم

سید صاحب کا لکچر ٹون هال امرتسر میں ... ۱۱۰
امرتسر کے زنانہ مشن اسکول کا ذکر ... ۱۲۵
مسٹر سي جي راجرس سے ملاقات اور "تذکہ" کا ذکر ۱۲۸
مسٹر عبداللہ ایتهم اور راجہ گلاب سنگہ بهادر کا ذکر ... ۱۲۹
خان بهادر خان محمد شاہ خاں - خواجہ یوسف شاہ -
حاجي غلام حسن - شیخ غلام حسن صاحبان کا ذکر ... ۱۲۹
خان بهادر آغا کلب عابد خاں صاحب کا ذکر ... ۱۳۰

حالات مقام لاهور

لاهور میں پهونچنا اور ریلوے استیشن پر استقبال هونیکا حال ... ۱۳۲
منشي محرم علي صاحب چشتي کا ذکر اور ضمیمہ اخبار رفیق هند میں سید صاحب کا خیر مقدم معہ تصویر کے مشتهر هونا ... ۱۳۳
لوگوں کے مجمع اور سواري کے جلوس کا ذکر ... ۱۳۵
هندو سبها لاهور کے ممبروں کا ملاقات کو آنا اور چند امر میں گفتگو کرنا ... ۱۳۸
مولوي فیض‌الحسن صاحب کا ذکر اور أنهوں نے جو مخالفانہ مضمون سید صاحب کي نسبت عربي اخبار شفاء‌الصدور میں لکها أسکي نقل ... ۱۴۷

مسٹر پارکر صاحب رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی کا سید صاحب کے لیئے سنٹ هال میں ایوننگ پارٹی کا دینا... ۱۵۱
مولوی محمد حسین صاحب آزاد کا اس پارٹی میں اپنے اشعار پڑھنا ... ۱۵۱
مرزا عبدالغنی صاحب ارشد کے اشعار سید صاحب کے ولکم میں ... ۱۵۲
گورنمنٹ کالج میں ایڈریسوں کے پیش هونے کا جلسہ ... ۱۵۴
انڈین ایسوسی ایشن لاهور کی ایڈریس ... ۱۵۶و۱۶۲
سید صاحب کا جواب ... ۱۵۸و۱۶۵
اُس جواب پر تریبیون اخبار کا ریمارک ... ۱۶۱و۱۶۸
ایڈریس انجمن اسلامیه لاهور ... ۱۷۰
سید صاحب کا جواب ... ۱۷۵
ایڈریس انجمن اسلامیه گجرات ... ۱۸۰
سید صاحب کا جواب ... ۱۸۲

حالات متعلق لکچر اسلام

اسلام پر لکچر دینے کی درخواست ... ۱۸۵
سید صاحب کا لکچر اسلام پر ... ۱۸۷
اخبار انجمن پنجاب کا ریمارک لکچر اسلام پر ... ۲۱۳
سید صاحب سے مخالفت کا ذکر ... ۲۱۴
پنجابی اخبار کا پہلا آرٹیکل اُس مخالفت کے مخالف ۲۱۶
پنجابی اخبار کا دوسرا آرٹیکل اُس مخالفت کے مخالف ۲۱۹
قصیدہ مدحیه و تاریخ تشریف آوری سید صاحب بمقام لاهور مصنفه منشی حامد علی صاحب چشتی ... ۲۳۲
گروپ احباب جو لاهور میں بنوایا گیا — خان بهادر محمد برکت علی خاں صاحب - حاجی غلام حسن صاحب و شیخ غلام حسن صاحب — خواجه یوسف شاه صاحب — مولوی مرزا فتح محمد بیگ صاحب - مولوی سید ممتاز علی صاحب کا ذکر جو اُس گروپ میں شامل تھے ... ۲۳۴

سردار دیال سنگھه بہادر کا ذکر ... ۲۳۷
نواب عبدالمجید خاں صاحب و نواب غلام محبوب سبحانی صاحب کا ذکر ... ۲۳۸
خان بہادر ڈاکٹر رحیم خاں صاحب و رائے بہادر ڈاکٹر برج لال گھوس صاحب کا ذکر ... ۲۳۸
دیوتہ راس صاحب اور اُنکی میم صاحبہ کا ذکر ... ۲۳۸
صاحبان اخبارات پنجاب کا ذکر ... ۲۳۹
سید صاحب اور اُنکے رفقاء کی نسبت رفیق ہند کا ریمارک ۲۴۰
ذکر شہر لاہور اور ذکر ایک گرجے کا جو تعمیر ہو رہا ہی ۲۴۲
حال روانگی از لاہور ... ۲۴۳

حالات مقام جالندھر مرتبہ دوم

ذکر جالندھر میں پہونچنے کا ... ۲۴۵
سید صاحب کا لکچر مقام جالندھر کوٹھی سردار بکرماں سنگھه بہادر میں ... ۲۴۶
ایڈریس از جانب نوجوانان جالندھر ... ۲۵۸
سید صاحب کا جواب ... ۲۶۱
ذکر خان بہادر سردار یار محمد خاں ... ۲۶۳

حالات مقام پٹیالہ

پٹیالہ میں پہونچنا اور دو دن کے قیام کے بعد مظفر نگر کو روانہ ہونا ... ۲۶۷

حالات مقام مظفر نگر

مظفر نگر میں پہونچنا ... ۲۶۸
اسکول میں جلسہ اور ایڈریسوں کا پیش ہونا ... ۲۶۹
عربی ایڈریس ... ۲۷۰
اُردو ایڈریس ... ۲۷۱
دونوں ایڈریسوں کا جواب ... ۲۷۳
روانگی مظفر نگر سے ... ۲۸۱
علیگڈھ پہونچنا اور سفر کا ختم ہونا ... ۲۸۱

سید احمد خاں کا سفر نامۂ پنجاب

مؤلفہ

مولوی سید اقبال علی صاحب

بسم الله الرحمن الرحيم

دیباچہ، نوشتہ مولوي شبلي صاحب نعماني

جمعے دانشوران و خرد پژوهان یورپ از پاستان زمان به ترتیب و تدوین دفاتر سیر و تواریخ مشغول و مشغوف بودہ اند و بالخصوص در تسوید سفرنامها کہ از جنس تاریخ گزیدہ نوعی است و کار آگهي و عبرت اندوزي را گران بها سرمایہ هنر وران آں بلاد چہ زحمتها کہ نہ برداشتہ و چہ مایہ کوششها کہ بروے کارنیاوردہ *

و چوں نوبت داوري بعرب رسید و زمانہ عنان فرماندهي بدست اسلامیاں سپرد ایشاں هم سررشتہ ایں کار از دست نگذاشتند و در اطراف و اکناف عالم فرا رسیدہ سفر نامها طراز بستند و نامہ را بدر و گوهر انباشتند کہ بسیارے را ازاں در حال بلاد یورپ بطبع در دادہ اند *

آرے اُنچہ بشگفت آورد و حیرت افزاید آنست کہ در ممالک هند ازیں گراں مایہ متاع اثر نتواں یافت - اگر کسی ازیں میاں از سیر و سیاحت بهرہ هم گرفتہ باشد هیچ از حالات خویش بنامہ و خامہ نسپرد تا دیگراں را مایہ دانش و آگهي تواند بود *

ایں سفر نامہ احمدي کہ مولوي سید اقبالعلي صاحب بہ تسوید او همت گماشتہ شک نتواں کرد کہ در نورد ایں سفر اُنچہ از حالات و واقعات پیش آمدہ است مرد هوشمند بهیں نتیجها ازو تواند گرفت و کسی را کہ درد اسلام داشتہ باشد بر نصرت و یاوري اسلامیاں تواند انگیخت *

اگر ایں نامہ چنانکہ هوس کردہ ام در قوم جنبشے پدید آورد و ایشاں را خون حمیت بجوش آمد و بر زبوني حالت خویش پے بردہ در رفع مذلت کوشیدند و در اکتساب هر گونہ فضل و مزیت دامن سعي بر میاں زدند دانستم کہ شگرف کاري از دست شاں کشاد و نالہ بجائے رسید ورنہ بیقین باید شناخت کہ چند روزے دیگر اسلام را بایں روز سیاہ نشستن است و بهي خواهان قوم را زمانے همچناں دل بامید موهوم بستن *

سید احمد خاں کا سفرنامہ پنجاب

مولفہ

سید اقبال علي صاحب

سید احمد خاں بہادر سي ایس آئي کا سفر پنجاب ایک ایسا دلچسپ سفر ھی جسکے حالات سننے کا ھر ایک شخص مشتاق ھی - در حقیقت اس سفر میں جو واقعات پیش آئے وہ اس زمانہ کے دیگر عجائبات سے کچھہ کم عجیب نہ تھے - ھمکو اور اؤر بہت سے لوگوں کو خیال تھا کہ اس زمانہ میں اھل ھند کا اور خصوصاً مسلمانوں کا یہہ حال ھی کہ قومي ھمدردي اور قومي بھلائي کا کسیکو خیال نہیں ھی - قومي بھلائي پر کوشش کرنے والوں کي قدر کسیکي دل میں نہیں ھی بلکہ اُن کو اس زمانہ میں اُن کي کوششوں کا صلہ اُنہي لوگوں کي طرف سے جن کي بھلائي کے لیئے وہ کوشش کرتے ھیں بجز لعنت و نفریں کے اور کچھہ نہیں ھی — بلاشبہہ مبارک ھیں وہ لوگ کہ جن کي بھلائي کے لیئے وہ کوشش کریں اور اُنہي سے لعنت و نفریں کا صلہ پاویں اور اُسپر بھي دل و جان سے اُن کي بھلائي پر کوشش کرتے رھیں *

یہہ سچ ھی کہ کوئي مہذب قوم اور کوئي رفارمر کسي زمانہ میں ایسا نہیں گذرا کہ جس کے ساتھہ اُس زمانہ کے لوگوں نے بدسلوکي نہ کی ھو اور اُس کو لعنت و ملامت کا نشانا نہ بنایا ھو مگر اُسي زمانہ میں ایسے لوگ بھي ھوتے تھے جو اُن کي نہایت قدر کرتے تھے اور اُن کي کوششوں میں شریک بھي ھوتے تھے ھمکو خیال تھا کہ یہہ زمانہ صرف پہلي قسم کے لوگوں سے بھرا ھوا اور دوسري قسم کے لوگوں سے خالي ھی - مگر سید احمد خاں کے سفر پنجاب نے اس خیال کو بالکل مٹادیا گو شمال مغربي اضلاع یا صوبہ اودہ میں جیسیکہ چاھیئے اُن کي کچھہ قدر نہو مگر پنجاب کے لوگوں نے ثابت کردیا کہ وہ قومي بھلائي میں کوشش کرنے والے - قومي ھمدردي کرنے والے - قوم کي ترقي چاھنے والے - اپنے زمانہ کے رفارمر کي کیسي قدر کرتے ھیں - میں اس سفر میں سید احمد خاں صاحب کے

همراہ تھا جو عزت و قدر و منزلت و تعظیم تواضع دلي جوش سے پنجاب کے لوگوں نے اُن کي کي میں نے تو آج تک نہ کسیکي دیکھي اور نہ کسیکي سني سید احمد خاں صاحب ایک ضعیف آدمی پنشن پانے والے گوشہ نشین ہیں نہ وہ امیر ہیں نہ کسي ملک کے حاکم نہ صاحب مال و دولت مثل اُن کے اور بہت پنشن یافتہ ہیں اُن سے بہت زیادہ متمول اُن سے بہت زیادہ ذي علم اُن سے بہت زیادہ پرہیزگار ہاں ایک جوش قومي ہمدردي کا جو سید احمد صاحب کے دل میں ہی وہ کسي میں نہیں اس سے ثابت ہی کہ پنجاب کے لوگوں نے جو کچھہ اُن کي قدر کي صرف اُسي جوہر بے بہا یعني قومي ہمدردی کے سبب سے کي اور حقیقت میں اس قدرداني سے پنجاب کے لوگوں نے دنیا کي آنکھہ میں اور غیر قوموں کي نگاہ میں اپني قدر و منزلت کو قایم کیا اور ثابت کردیا کہ مسلمانوں کي قوموں میں اُنکے آباء و اجداد کے خون کا جوش اب بھي موجود ہی وہ اپني محسن قوم کي ایسي ہي قدر و منزلت کرتے ہیں جیسیکہ اُنکے آباء و اجداد کرتے تھے شریف اور اعلی خاندان کے ہندو و مسلمان ہندوستان کے اب بھي ویسے ہي شریف ہیں جیسیکہ اُنکے آباء و اجداد تھے اُنکے خون میں حب وطني قومي ہمدردي کي رمق اب بھي باقي ہی وہ سسکتے ہیں مگر مر نہیں گئے اور یہہ سب وہ آثار ہیں جنسے ملک کي قوم کي ترقي سے نا اُمیدي نہیں ہی *

اس سفر میں سید احمد خاں صاحب کا گذر لودھیانہ جالندھر امرت سر گورداسپور لاہور اور آخر کو جناب "وزیرالدولہ مدبرالملک خلیفہ سید محمد حسن خاں بہادر اور جناب مشیرالدولہ ممتازالملک خلیفہ سید محمد حسین خاں بہادر کي ملاقات خاص کے لیئے پٹیالہ میں ہوا اور چند گھنٹہ مراجعت کے وقت مظفر نگر میں قیام کیا ہر مقام پر نہایت قدر و منزلت اور شان و شوکت سے اُنکا استقبال ہوا بہت سي ادریسیں پیش ہوئیں اور سوائے پٹیالہ کے ہر ایک مقام میں اُنہوں نے لکچر اور ادریسوں کے جواب دیئے اگرچہ وہ سب لکچر اور ادریسوں کے جواب زباني تھے مگر میں نے التزام کیا تھا کہ جہاں تک مجھسے ہوسکے میں لفظ بلفظ اُنکے ملفوظات کو قلمبند کرتا جاؤں میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اُس کام کو پورا کیا ہی اور وہ ذخیرہ اُنکي تمام تقریروں کا اور تمام

یاد داشتیں اُس سفر کے واقعات کي میرے پاس موجود ھیں اسلیئے میں نے مناسب سمجھا کہ اُن سب کو اس رسالہ میں جمع کردوں اور جو لوگ اُن جلسوں میں موجود نہ تھے اُن تک بھي اُن جلسوں کي کیفیت بذریعہ اس رسالہ کے پہونچاؤں واللہ المستعان *

حالات مقام لودھیانہ

۲۲ جنوري سنہ ۱۸۸۴ ع کو سید احمد خاں صاحب معہ اپني پارٹي کے علیگڈہ سے روانہ ھوئے — جناب مولوي حاجي محمد اسمعیل خاں صاحب رئیس اعظم دتاولي ضلع علیگڈہ — اور سید محمد علي صاحب اور مولف رسالہ بندہ اقبال علي اُن کے ھمسفر تھے - رستہ میں جناب محمد اکرام اللہ خاں صاحب رئیس دھلي بھي اُنکے شریک ھوگئے - جسوقت سید صاحب کہنہ کے اسٹیشن پر پہونچے جہاں سے ضلع لودھیانہ کي سرحد شروع ھوتي ھی اور لودھیانہ ۲۷ میل رھتا ھی وھاں مولوي عبداللہ صاحب - منشي عبداللطیف صاحب - منشي نظام الدین صاحب وغیرہ عمایدِ لودھیانہ سے جو بتقریب استقبال از طرف انجمن اسلامیہ رفاہ عام لودھیانہ تشریف لائے تھے ملاقات ھوئي - سانھوال کے اسٹیشن پر حاجي چودھري بنا صاحب نے اور چند دیگر اراکین نے استقبال کیا - ۲۳ تاریخ کو سید صاحب لودھیانہ میں پہونچے اسٹیشن پر اُسوقت عجب لطف تھا جبکہ ریل وھاں پہونچنے والي تھي - باشندوں کا ایک جم غفیر جمع تھا اور جس وقت گاڑي اسٹیشن پر پہونچي تو اُسوقت بشاشت اور اشتیاق جو لوگوں کے چہرہ سے معلوم ھوتا تھا ایسا عجیب اور لطف انگیز تھا کہ بغیر دیکھے خیال میں نہیں آ سکتا - پلیٹ فارم پر جناب خان بہادر منشي قادر بخش خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - جناب منشي حکیم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - منشي چتر سنگھہ صاحب تحصیلدار - مرزا فتح محمد بیگ صاحب آنریري سکرٹري انجمن تصور - جناب سردار رجھپال سنگھہ صاحب منصف - منشي محمد بخش صاحب - مولوي شریف الحسن صاحب رئیس جگرانوان خلف جناب مولوي رجب علي خاں بہادر مرحوم - مولوي محمد حسن صاحب - لالہ درگادت صاحب - میر گل محمد صاحب - خواجہ خلیل شاہ صاحب - مولوي حیدر علي صاحب = حافظ مصباح الحق صاحب = مولوي فرزند

حسین صاحب - آغا وجیہہ حسن صاحب - مولوي غلام محمد صاحب - مولوي سعداللہ صاحب - حکیم ناصر خاں صاحب - مولوي سیف الرحمن صاحب - چودھري غلام احمد صاحب - اللہ دیا صاحب واعظ - ریورنڈ لوئیس صاحب - راے ماموں خاں صاحب رئیس راے کوٹ - راے قطب خاں صاحب - پیرجي جمعیت علي صاحب - مولوي احمد خاں صاحب - اور دیگر عمایدلودھیانہ نے استقبال کیا - جسوقت سید صاحب نے ریل گاڑي سے اُتر کر پلیٹ فارم پر قدم رکھا جناب منشي قادر بخش خاں صاحب نے سب سے اول سید صاحب پر دونوں ھاتوں سے پھولوں کا نچھاور کیا اور بہت سے لوگ خوبصورت گلدستے لیئے کھڑے تھے جو قریب آسکا اُسنے گلدستہ نذر کیا جو نہ آسکا اُسنے دور سے ھي پھینک دیا اسقدر ھجوم لوگونکا ھوگیا کہ سید صاحب کھبرا گئے اُنکو اندیشہ ھوا کہ کوئي پلیٹ فارم کے نیچے نہ گر پڑے اس لیئے اُس ھجوم سے علاحدہ ھوکر وہ پلیٹ فارم سے باھر میدان میں آ کھڑے ھوئے سارا ھجوم اُن کے گرد جمع ھوگیا اور پھولوں کے گلدستے جو باقي رہ گئے تھے لوگوں نے دیئے سید صاحب نے حتی المقدور ھرایک شخص سے مصافحہ کیا اور نہایت اخلاق و فروتني سے اُنکي عنایت و مہرباني کا شکر ادا کرتے گئے مولوي فتح محمد بیگ صاحب نے نہایت عمدگي سے گاڑیونکا انتظام کیا تھا تو بھي کثرت ھجوم سے لوگوں کو گاڑیوں پر سوار ھونا مشکل تھا جو گاڑي سید صاحب کي سواري کے لیئے تھي وہ اُس پر سوار ھوئے اور بقیہ گلدستے جو لوگوں کے پاس رہ گئے تھے وہ اُنھوں نے گاڑي پر نثار کیئے اُس وقت یہہ شعر بالکل حسب حال تھا -

ترا بسیر وتماشاے باغ حاجت نیست * کہ گل بشوق نثارت پریدہ می آید

تخمینہ کیا گیا ھی کہ آٹھہ سو آدمیوں سے زاید پلیٹ فارم اور اسٹیشن کے میدان میں سید صاحب کے استقبال کو موجود تھے *

سید صاحب نے نواب علي محمد خاں بہادر جھجر والہ رئیس اعظم لودھیانہ کي عالیشان کوٹھي میں جو یورپین اور ایشیائي تکلفات سے راستہ تھي قیام فرمایا جناب نواب صاحب ممدوح نے نہایت مہرباني اور عنایت سے مراسم مہماں نوازي ادا کیئے اور نواب محمد فیاض خانصاحب جناب ممدوح کے فرزند سے جو نہایت دیندار و پرھیز گار صاحب ورد و وظایف ھیں ملاقات ھوئي تمام حاضرین نے اطعمہ لذیذہ جو نہایت تکلف

اور خوبي سے تيار کيئے گئے تھے تناول کيئے اور جناب نواب صاحب کا شکريہ ادا کيا *

جناب نواب صاحب ايک نہايت مشہور و معروف خاندان سابق نواب جھجر کے رکن اعظم اور نہايت با اخلاق و متين اور ذي فہم و فراست ہيں اخبار ديکھنے کا بھي شوق ہی اور صاحب معلومات مفيدہ ہيں اور شان رياست اُنکے ہر ايک اوضاع سے پائي جاتي ہی *

کھانے کي ميز پر جناب منشي حکيم الدين صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لودھيانہ بھي جو نواح ميرٹھہ کے متوطن ہيں تشريف رکھتے تھے اگرچہ منشي صاحب موصوف ان تمام موقعوں ميں شريک تھے مگر بظاہر معلوم ہوتا تھا کہ وہ سيد صاحب کے خيالات سے مختلف ہيں کھانے کے بعد منشي صاحب و سيد صاحب برابر کرسيوں پر آبيٹھے اور مدرسۃ العلوم کا اور سيد صاحب کي تصانيف کا اور تہذيب الاخلاق کا ذکر ہوتا رہا ميں اُن سے دور تھا اور تمام گفتگو ميں نے نہيں سني اخير گفتگو غالباً يہہ تھي کہ سيد صاحب نے کہا کہ جو شبہات علوم جديدہ اور انگريزي علوم کي ترويج کے سبب پيدا ہوتے ہيں اور جو مذہب اسلام کے برخلاف معلوم ہوتے ہيں اُنکا حل کرنا اور اُنکو بيان کرنا ضرور ہی - منشي صاحب نے کہا کہ جب اس قسم کے شبہات لوگوں کو ہوں اُسوقت ضرورت اُنکي نسبت لکھنے کي ہوسکتي ہی مگر وہ شبہات خود آپ پيدا کرتے ہيں - سيد صاحب نے کہا معاف فرمائيے وہ شبہات ميں پيدا نہيں کرتا بلکہ ہزاروں کے دلوں ميں وہ شبہات موجود ہيں اور کوئي شخص انگريزي پڑھا ہوا يا علوم جديدہ کا جاننے والا يا ادھر اودھر سے سننے والا ايسا نہيں ہی کہ جسکے دل ميں وہ شبہات نہوں *

تمام دن کثرت سے لوگ سيد صاحب کي ملاقات کو آتے رہے نہايت لطف رہا اور ادھر اودھر کي اور کبھي علوم جديدہ کے مسايل کي جو بظاہر مخالف اسلام معلوم ہوتے ہيں اور کبھي تفسير و تہذيب الاخلاق کي اور کبھي اُن شبہات کے حل کي جو اسلام کي نسبت لوگوں کے دلوں ميں تھے يا سنے تھے باتيں ہوتي رہيں اُسي مجمع ميں سيد صاحب نے ايک دو نوجوان لڑکوں کو ديکھا جو لال ٹوپي اور پوري ترکش دريس پہنے ہوئے تھے سيد صاحب اُنکو بار بار ديکھتے تھے اور متعجب

هوتے تھے کہ یہہ دونوں نوجوان صاحب کون ہیں جب سید صاحب کمرے میں سے باہر نکلے تو اُن دونوں لڑکوں سے ملے اور بات چیت کي معلوم ہوا کہ وہ دونوں لودھیانہ مشن اسکول میں انگریزي پڑھتے ہیں سید صاحب نے اُنسے مشن اسکول کي پڑھائي کا اور انجیل کي تعلیم کا اور اسکول میں عیسائي مذہب کے موافق تمام لڑکوں کو جمع کرکے مقدس پریر کا حال پوچھا مگر جب سید صاحب کو معلوم ہوا کہ اُن نوجوانوں میں سے ایک یعني معین الدین صاحب منشي حکیم الدین صاحب کے فرزند ہیں جنکے خیالات قدیم لوگوں کي طرز سے مختلف ہیں تو سید صاحب کو کمال تعجب ہوا *

کھانے کے بعد چودھري قادر بخش اور شیخ جما کشمیري صاحبان نے جو لودھیانہ میں رہتے ہیں نہایت دلي خلوص سے چاء کي دعوت کي اور بہت عمدہ کشمیري چاء اپنے گھر سے بناکر لائے اور سید صاحب اور تمام حاضرین کو نہایت محبت سے پلائي حاجي محمد اسمٰعیل خاں صاحب اُن کشمیري صاحبان کي اس تواضع کو جو نہایت دلي خلوص سے اُنہوں نے کي نہایت پسند کرتے تھے مجھکو تو اُن میں سے ایک صاحب کا دوسرے صاحب سے نہایت خوشي اور دلي جوش سے یہہ کہنا کہ " لاؤ لاؤ حضرت نے چاء پینا منظور کرلیا اور مانگتے ہیں " نہایت ہي پیارا معلوم ہوا سید صاحب نے اُن کشمیري صاحبان کا بہت بہت شکر ادا کیا *

سہ پہر کے وقت خان بہادر منشي قادر بخش خاں صاحب سید صاحب کو اور ہم سب کو شہر دکھانے لیگئے لودھیانہ بہت بڑا شہر اور غلہ کي بہت بڑي تجارت گاہ ہی اور انگریزي کپڑوں کي نقلیں بھي وہاں خوب بنتي ہیں - عیسائیوں کي بھي وہاں آبادي کثرت سے ہی اور بہت بڑا محلہ اُن سے آباد ہی اُنکے عبادت خانے اُنکے اسکول اُنکے زنانے بوردنگ ہوس اُنکے مکانات دیکھکر اسقدر ضرور معلوم ہوتا تھا کہ گویا یہہ آبادي ہمارے ملکي آبادي کا حصہ نہیں ہی اُنکي صفائي اور ستھرا پن مکانات کي آراستگي سے ایک قسم کي شایستگي معلوم ہوتي تھي جب وہاں سے پھر کر آئے تو نواب علي محمد خاں صاحب نے سید صاحب کو اپنے باغ کي سیر دیکھائي جو کوٹھي کے احاطہ میں واقع ہی اور خوبصورتي سے بنایا

گیا ھی اُسکے پاس ایک احاطہ ھی جس میں نواب صاحب نے مسجد بنائي ھی اور کچھہ انتظام چند طالب علموں کے رھنے اور عربي زبان اور دینیات کے علوم پڑھنے کا کیا ھی جزاہ‌الله فی‌الدارین خیرا *

شام کو ٹون ھال میں لکچر دینا قرار پایا تھا وقت معین پر ٹون‌ھال میں نہایت کثرت سے لوگ جمع ھوگئے اگرچہ ٹون‌ھال کا ھال وسیع ھی مگر لوگ اسقدر کثرت سے تھے کہ اُس میں سما نہ سکے دروازوں میں اور برامدوں میں بھي لوگ بھر گئے وہ بھي کافي نہوئے سنا ھی کہ بہت سے لوگوں کو برامدوں میں بھي جگہہ نملي اور لاچار اُنکو واپس جانا پڑا جس ارمان بھرے دل سے آئے تھے حسرت بھرے دل سے واپس گئے *

اس مجلس کے صدر انجمن جناب نواب علي محمد خاں صاحب تھے اُنہوں نے ایک مختصر و برجستہ تقریر میں سید صاحب کي تشریف آوري کا شکریہ کہا اور قومي تعلیم اور قومي ھمدردي اور باھمي اتفاق پر لکچر دینے کي درخواست کي *

اسکے بعد سید صاحب کھڑے ھوئے اور ایک نہایت پر مغز اور فصیح لکچر دیا جو الفاظ اُس بے اختیاري کي حالت میں سید صاحب کي زبان سے نکلتے تھے مرزا دبیر اور انیس مرحوم کے مرثیوں کا کام دیتے تھے سامعین بے خود سے ھوگئے تھے اور قریباً سب کي چشم تر تھي اور بعضے ضبط نکرسکے اور بے اختیار چیخیں نکل گئیں *

اس لکچر کا کچھہ حصہ سید صاحب نے لکھہ لیا تھا اُنکا ارادہ تھا کہ پنجاب میں سب لکچر تحریري ھوں تاکہ لوگونکو اور خصوصاً اُن لوگونکو جو اُنکي مخالفت کرتے ھیں اور سید صاحب کي تحریر و تقریر کو غلط طور پر بیان کرتے ھیں (جیسا کہ ایک دفعہ پٹنہ کے لکچر میں ھوا تھا) ایسا کرنیکا موقع نہ رھے مگر وہ ایسا نہیں کرسکے یہہ لکچر بھي پورا تحریر نہیں ھوسکا اور پنجاب میں تمام لکچر زباني ھوئے جو حصہ اس لکچر کا تحریري نہ تھا بروقت لکچر کے میں اُسکو لکھتا گیا تھا اور بعد کو سید صاحب کو دکھلا لیا ھی اور کسي قدر اُنہوں نے اُسکے مضمون کو جہاں الٹ پلٹ ھوگیا تھا درست کردیا ھی اور باقي لکچر بھي اسیطرح اُن کے ملاحظہ کے بعد چھاپہ ھونگے - بااین ھمہ میں اقرار کرتا ھوں کہ جو الفاظ کي خوبي اور الفاظ کي بندش کي عمدگي جسطرح پر کہ لکچر دیتے

وقت سود صاحب کي زبان سے نکلتي تهي شايد وہ مجهسے محفوظ نرهي هو شات هينڈ لکهنے کا طريقه ابتک اُردو کي تحرير کے اوپر نهيں نکلا هی اسلیئے اُميد هی که جو کچهه لغزش ميري تحرير ميں هوگي اُس کو سيد صاحب اور نيز اس رساله کے پڑهنے والے معاف فرماوينگے - بهر حال جو لکچر که لودهيانه ميں ديا گيا وہ يهه هی *

لکچر مقام لودهيانه ميں

جناب صدر انجمن اور ديگر احباب —

آپ صاحبو نے جو مسافر نوازي کي اور مجهه سے ايک ناچيز شخص سے ملنے کے لیئے تکليف فرمائي ميں اُسکا دلي شکريه ادا کرتا هوں - اپني قوم کے اسقدر بزرگوں کو اپنے ارد گرد ديکهنے سے ميرے دلميں ايک قومي مجمع کي خوشي اور قومي همدردي کا جوش پيدا هوتا هی ايک مشهور مقدس مقوله هی که يدالله فوق الجماعة يهه مقوله ميرے دل کو تسلي ديتا هی که خدا هماري قوم کو جسکا آفتاب اقبال اُفق زوال کے قريب پهونچ گيا هی بلکه اُس ميں غروب هوگيا هی اور کچهه کچهه شعاعيں اُس کي دکهائي ديتي هيں برکت ديگا اور از سرنو هماري قوم کو سرسبز و شاداب کريگا او خدا تو ايسا هي کر آمين *

اے دوستوں مگر قوم کا لفظ ايک ايسا لفظ هی جسکے معنوں پر کسيقدر غور کرني لازم هی - زمانه دراز سے جس کي ابتدا تاريخي زمانه سے بهي بالاتر هی قوموں کا شمار کسي بزرگ کي نسل ميں هوئے يا کسي ملک کے باشنده هونے سے هوتا تها محمد رسول الله صلعم نے (بابي انت و اُمي يا رسول الله) اس تفرقه قومي کو جو صرف دنياوي اعتبار سے تها مٹا ديا اور ايک روحاني رشته قومي قايم کيا جو ايک حبل المتين لااله الاالله محمد رسول الله سے مضبوط هی - تمام قومي سلسلے تمام قومي رشتے سب کے سب اس روحاني رشته کے سامنے نيست و نابود هوگئے اور ايک نيا روحاني بلکه خدائي قومي رشته قايم هوگيا اسلام کسي سے نهيں پوچهتا که وہ ترک هی يا تاجيک وہ افريقا کا رهنے والا هی يا عرب کا وہ چين کا باشنده هی يا ماچين کا وہ پنجاب ميں پيدا هوا هی يا هندوستان ميں وہ کالے رنگ کا هی يا گورے رنگ کا بلکه جس نے اس عروة الوثقی کلمه توحيد کو مستحکم پکڑا وہ ايک قوم هوگيا بلکه ايک روحاني باپ کا بيٹا کيونکه

خدا نے فرمایا ھی " انما المومنون اخوۃ فاصلحوا بین اخویکم واتقوا اللہ لعلکم ترحمون " کون شخص ھی جودو بھائیوں کو ایک باپ کا بیٹا نہیں جانتا پھر جبکہ خود خدا نے تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائي فرمایا ھی تو ھم سبکا ایک روحاني باپ کي اولاد ھونے میں کیا شک رھا ھی *

اے بھائیوں مگر مجھے اسبات کے دیکھنے سے افسوس ھی کہ ھم سب آپس میں بھائي تو ھیں مگر مثل برادران یوسف علیہ السلام کے ھیں آپس میں دوستي و محبت یکدلي و یک جہتي بہت ھي کم ھی حسد و بغض و عداوت کا ھرجگھہ بد اثر پایا جاتا ھی جسکا نتیجہ آپسکي نااتفاقي ھی - شیطان جس نے خدا سے وعدہ کیا کہ " لاقعدن لہم صراطک المستقیم " ایک مقدس اور بظاھر نہایت نوراني حیلہ سے آپس میں بھائیوں کے جنکو خدا نے بھائي بنایا ھی نفاق ڈالنے میں کامیاب ھوتا ھی اور جسطرح کہ ھمارے باپ آدم اُس کے دھوکہ کو خالص دوستي سمجھکر دھوکہ میں آگئے اُسیطرح ھم بھي اُسکے دھوکہ میں آتے ھیں اور اُس نفاق کو جو ھر حالت میں مردود ھی ایک مقدس لباس پہناتے ھیں یعني مذھبي مقدس لباس کا خلعت اُسے عنایت کرتے ھیں *

اے بھائیوں کون شخص ھی کہ جو اسبات کو نہیں جانتا کہ من قال لاالہ الااللہ فھو مسلم - من استقبال قبلتنا فھو مسلم - ومن ھو مسلم فہواخ - امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مذھب منصور ھی کہ لا نکفر اھل القبلۃ بایں ھمہ فروع مسائل میں اختلاف ھونے کے سبب کسطرح ھماري قوم نے اُس حبل المتین کي بندش کو توڑا ھی اور اُس رشتہ اخوت کو جسے خدا نے قایم کیا تھا چھوڑا ھی - جس قصبہ و شہر میں جاؤ جس مسجد و امام بارہ میں گذرو باھم مسلمانوں کے شیعہ و سني وھابي وبدعتي لامذھب و مقلد ھونے کي بنا پر آپسمیں نفاق و عداوت پاؤگے ان نااتفاقیوں نے ھماري قوم کو نہایت ضعیف اور ٹکڑے ٹکڑے کردیا ھی - جمعیت کي برکت ھماري قوم سے جاتي رھي ھی قومي ھمدردي اور قومي ترقي اور قومي امور کے انجام میں اس نالایق نا اتفاقي نے بہت کچھہ بد اثر پھونچایا ھی - ھندوستان میں مسلمانوں کي تعداد کچھہ زیادہ نہیں ھی وہ تعداد میں کم ھیں دولت میں کم ھیں تجارت میں کم ھیں - اور اس باھمي نفاق و عداوت سے ٹکڑے ھوکر اصغر التصغیر کا صیغہ یعني

کم از کم هوگئے هیں پس هماري قوم کي ترقي کا سب سے اول مرحله یهه هی که هم آپسکي محبت سے اس عداوت و نفاق کو یکتائي اور یک جهتي سے مبدل کریں *

برادران من یکتائي اور یک‌جهتي سے میرا مقصد یهه نهیں هی که سب لوگ اپنے اپنے عقاید کو چهوڑکر ایک عقیده پر هو جاویں یهه امر تو قانون قدرت کے برخلاف هی جو هو نهیں سکتا نه پهلے کبهي هوا اور نه آیندہ کبهي هوگا مگر اس اتفاق کے قایم رکهنے کي جس کي همکو ضرورت هی ایک اوّر عقلي و نقلي راه هی جس کي پیروي قومي اتحاد کا ذریعه هوسکتي هی - انسان جب اپني هستي پر نظر کریگا تو اپنے میں دو حصے پاویگا ایک حصه خدا کا اور ایک حصه اپنے ابناء جنس کا - انسان کا دل اور اُس کا اعتقاد یا مختصر طور سے یوں کهو که اُس کا مذهب خدا کا حصه هی جس میں دوسرا کوئي شریک نهیں اُس کے عقاید کي جو کچهه بهلائي یا برائي هو اُس کا معامله اُسکے خدا کے ساتهه هی نه بهائي اُس میں شریک هی نه بیٹا نه دوست نه آشنا نه قوم پس همکو اُس بات سے جسکا اثر هر ایک کي ذات تک محدود هی اور هم سے کچهه تعلق نهیں هی کچهه تعلق رکهنا نهیں چاهیئے هم کو کسي شخص سے اس خیال پر که وه شیعه هی یا سني وهابي هی یا بدعتي لامذهب هی یا مقلد یا نیچري یا اُس سے بهي کسي بدتر لقب کے ساتهه ملقب هی جبکه وه خدا و خدا کے رسول کو برحق جانتا هی کسي قسم کي عداوت و مخالفت نهیں رکهني چاهیئے بلکه اُس کو بهائي اور کلمه کا شریک سمجهنا اور اُس اخوت کو جسکو خدا نے قایم کیا هی قایم رکهنا چاهیئے نهایت افسوس اور ناداني کي بات هی که هم کسي سے ایسے امر میں عداوت رکهیں جسکا اثر خود اُسي تک محدود هی اور همکو اُس سے کچهه ضرر و نقصان نهیں - جو حصه که انسان میں اُسکے ابناء جنس کا هی اُس سے همکو غرض رکهني چاهیئے اور وه حصه آپسکي محبت باهمي دوستي ایک دوسرے کي اعانت ایک دوسرے کي همدردي هی جس کے مجموع کا نام قومي همدردي هی - یهي ایک طریقه هی جس سے خدا کے حکم کي بهي اطاعت اور آپس میں برادرانه برتاؤ قومي اتفاق قومي همدردي قایم هو سکتي هی جو قومي ترقي کے لیئے پهلي منزل هی *

مگر همکو یہہ بات بھي بھولني نہیں چاهیئے کہ ان روحاني بھائیوں کے سوا اَوْر بھي همارے وطني بھائي هیں گو وہ همارے ساتھہ اُس کلمہ میں جس نے هم مختلف قوموں اور مختلف فرقوں کو ایک قوم اور آپس میں روحاني بھائي بنایا هی شریک نہیں هیں مگر بہت سے تمدني امور هیں جنمیں هم اور وہ مثل بھائیوں کے شریک هیں - اسي زمین پر هندوستان کي هو یا پنجاب کي دکن کي هو یا همالیہ کي هم دونوں رهتے هیں اُسي ملک کي هوا سے اُسي ملک کے پاني سے اُسي ملک کي پیداوار سے دونوں کي زندگي هی - هزاروں امور تمدن ایسے هیں کہ بغیر همارے اُنکو اور بغیر اُن کے همکو چارہ نہیں همسایہ کا ادب همارے مذهب کا ایک جزو هی اور یہي همسایگي وسعت پاتے پاتے هم ملکي و هموطني کي وسعت تک پہونچ گئي هی اُن هموطن بھائیوں میں بھي دو حصے هیں ایک خدا کا اور ایک ابناے جنس کا خدا کا حصہ خدا کے لیئے چھوڑو اور جو حصہ اُن میں ابناے جنس کا هی اُس سے غرض رکھو تمام امور انسانیت میں جو تمدن و معاشرت سے تعلق رکھتے هیں ایک دوسرے کے مددگار رهو آپس میں سچي محبت سچي دوستي دوستانہ بردباري رکھو کہ دونوں قوموں کو ترقي کرنے کا یہي رستہ هی *

اتفاق کي خوبیاں لوگوں نے بہت کچھہ بیان کي هیں اور وہ ایسي ظاهر هیں کہ کوئي شخص اتفاق سے بھي اُن کو بھول نہیں سکتا بہت بڑے بڑے واقعات جو دنیا میں گذرے هیں اور جن کو پراني تاریخیں یاد دلاتي هیں اور جن کي یاد سے ایک عجیب اثر همارے دلوں میں هوتا هی وہ سب باهمي اتفاق کا نتیجہ هی ایک نا چیز ریشہ گیاہ جو تنہا نہایت کمزور هوتا هی باهمي اتفاق سے ایسا قوي و زبردست هو جاتا هی کہ بڑي سے بڑي قوت کا مقابلہ کرتا هی اسوقت تعلیم یافتہ دنیا میں جو کچھہ ترقي هی یا نا مہذب ملکوں میں جو کچھہ طاقت هی وہ سب اتفاق کي بدولت هی - بعض قابل ادب بزرگوں کا قول هی کہ جسطرح اصلي دوستي دنیا میں نا پید هی اسیطرح آپس کا اتفاق بھي نا ممکن هی اُن کي دلیل یہہ هی کہ تمام انسانوں کي طبایع اور اُن کے اغراض مختلف هیں اور جبکہ اغراض مختلف هیں تو ضرور هی کہ وہ ایک دوسرے کے مخالف هوں - کوئي قوم مہذب یا نامہذب ایسي نہیں پائي

جاویگي جسمیں باهم حسد و نفاق عداوت اور باهمي حقارت نه پائي جاتي هو - هاں یهه بات سچ هی مگر جس اتفاق پر هم بحث کرتے هیں وه شخصي اتفاق نهیں هی بلکه قومي اتفاق هی آپسمیں همارے بمقتضاے بشریت کیسا هي نفاق هو جو خدا کے نزدیک ایک سخت گناه هی مگر وه قومي اتحاد اور قومي اتفاق کا مانع نهیں هی اس دعوی کو میں ایک تاریخي واقعے سے ثابت کرونگا - جس زمانه میں که حضرت علي مرتضی اور معاویة ابن ابي سفیان میں محاربات هو رهے تهے اور روم کبیر کا شاهنشاه هماري اس باهمي جنگ و جدال کو نهایت غور سے تک رها تها روم کے شاهنشاه نے اُس وقت کو غنیمت سمجها اور مسلمانوں کے مفتوحه ملکوں پر فوج کشي کا اراده کیا حضرت معاویة نے باوجود اُس شکر رنجي کے جو حضرت علي مرتضی سے تهي قیصر روم کو خط لکها که اگر توئے مسلمانوں کے ملک کے کسي حصه پر فوج کشي کي تو یقین جاننا که علي مرتضی کي طرف سے جو پهلا شخص فوج لیکر تیرے مقابله کو آوے گا وه میں هونگا یهه خط اب تک تاریخ کي کتابوں میں بجنسه موجود هی — دیکهو باهمي نزاع نے قومي اتفاق میں کچهه خلل نهیں ڈالا تها - اسي زمانه کي تازه نظیر پر خیال کرو که جن لوگوں نے البرت بل کي مخالفت کي وه سب نه آپس میں دوست تهے اور نه سب کے اغراض متحد تهے بلکه صرف قومي اتفاق تها جس پر سب متفق تهے - قومي بهلائي یا قومي برائی کا اثر تمام قوم کے لوگوں پر پهونچتا هی اور اسي لیئے جلب منفعت یا دفع مضرت میں سب لوگ متفق هوتے هیں اور شخصي تنازعات کو اُسوقت کچهه اثر باقي نهیں رهتا - اس زمانه میں جو سب سے بڑا سبب هماري قوم کے تنزل کا هی وه یهي هی که اُسمیں قومي اتفاق کا خیال نسیا منسیا هوگیا هی کسیکو بجز اپني ذاتي منفعت کے قومي بهلائي اور قومي منفعت کا کبهي خیال بهي نهیں آتا - اگر کوئي کچهه کرتا بهي هی تو اُسکو پهلے اپني غرض مدنظر هوتي هی اور قومي بهلائي کے پرده سے اُسکي پرده پوشي کرني چاهتا هی یهي وجهه هی که همارے کاموں میں برکت نهیں هوتي *

بهائیوں میں یهه نهیں کهتا که هماري قوم میں نیکي کا خیال نهیں هی - نهیں اُن میں بهت کچهه نیکي هی اور بهت سے نیک کام اُن سے

ھوتے ھیں کیسي کیسي عالیشان مسجدیں کیسے کیسے عالیشان امامبارے کیسي کیسي نفیس خانقاھیں اُنکي نیکي کي یاد گاریں موجود ھیں - اب بھي ھر شہر و قصبہ میں دیکھوگے کہ لوگ کسقدر خیر و خیرات کرتے ھیں بھوکوں کو کھلاتے ھیں حج و زیارت میں روپیہ خرچ کرتے ھیں مسجدیں بنواتے ھیں کوئي ایسا کام جس میں اُن کي دانست میں مذھبي نیکي ھو دل و جان سے اُس میں مصروف ھوتے ھیں - مگر اے دوستوں میں تمام لوگوں سے جو اس مجمع میں موجود ھیں نہایت ادب و عاجزي سے سوال کرتا ھوں کہ ھر ایک شخص اپنے دل پر ھاتھہ رکھکر سچے دل سے سوچے کہ وہ یہہ سب نیکي کے کام کس لیئے کرتا ھی - سب لوگ قبول کرینگے کہ اس نیت سے یہہ کام کیئے جاتے ھیں کہ قیامت میں اُن کو اُس کا بدلا ملیگا اور روز حشر میں اُنکو ثواب حاصل ھوگا - اگر یہہ میرا خیال صحیح ھی تو اے بھائیوں درحقیقت یہہ سب کام خود غرضي اور ذاتي منفعت کے ھیں نہ ابناے جنس کي بھلائي اور قومي ھمدردي کے - جب تک کہ ھمارے دل میں یہہ جوش نہ پیدا ھو کہ جو کام ھم کریں وہ قوم کے لیئے کریں نہ اپنے ثواب آخرت کے لیئے اُس وقت تک قومي ھمدردي کا جوش پیدا نہیں ھوسکتا - اگر ابھي ایک مسجد بنانے یا قران مجید کي تلوت کے لیئے ایک مکتب قایم کیا جاوے تو ھر شخص کي خواھش ھوگي کہ بقدر اپني استطاعت کے اُس میں اعانت کرے ایک غریب آدمي جس سے کچھہ نہوسکتا ھو وہ بھي کسي نہ کسي دن اُس مکتب کے کسي طالب علم کو دو روٹي اور دال کے پیالہ دینے پر ھمت کریگا ایسا کرنے سے اُس کے دل کا اصلي خیال یہہ ھی کہ اُسکو ثواب ھوگا جو عین خود غرضي اور ذاتي منفعت کا نشان ھی برخلاف اس کے اگر کوئي ایسا کام کیا جاوے جو قوم کے لیئے نہایت ضروري ھو اور کیسي ھي کچھہ قوم کو اُس کي ضرورت ھو اور اُس کے نہونے سے کتنا ھي کچھہ قوم کا نقصان ھوتا ھو اور کیسي ھي کچھہ وہ ذلیل ھوتي جاتي ھو مگر لوگوں کے خیال میں اُس سے ثواب آخرت کي کچھہ توقع نہو تو بہت کم لوگ ایسے ھونگے جو اُن کي طرف متوجہہ ھوں - برادران من اس تقریر سے میرا مطلب یہہ نہیں ھی کہ میں اُن ثواب کے کاموں کو برا جانتا ھوں یا اُن کي کچھہ حقارت کرتا ھوں بلکہ میرا مقصد اس تقریر سے اور ان

مثالوں سے یہہ ھی کہ میں اصلي قومي ھمدردي کو آپ صاحبوں کے ذھن نشیں کرنے میں کوشش کروں اور قومي ھمدردي کے کاموں میں دوسرے کاموں سے جو امتیاز ھی اُسکو تمثیلوں سے بتلاؤں *

برادران من کوئي قوم اور کوئي ملک اس سے خالی نہیں ھی جو اپنے ذاتي ثواب حاصل کرنیکي نیت سے متعدد قسم کے کاموں میں نہایت سرگرمي سے کوشش نکرتا ھو اور بے انتہا روپیہ اس میں نہ صرف کرتا ھو - بلکہ اس زمانہ میں جو ملک مہذب و تربیت یافتہ کہلاتے ھیں وہ ان کاموں میں سب سے بڑھے ھوئے ھیں - مگر اُسیکے ساتھہ وہ لوگ خالص قومي ھمدردي اور خالص قومي بھلائي کے کاموں میں بھي پیچھے نہیں رھے ھیں اگر وہ دائیں ھاتھہ سے آخرت کے کاموں میں کوشش کرتے ھیں تو بائیں ھاتھہ سے خالص قومي بھلائي کے کاموں میں بھي بلا خیال ثواب آخرت کوشش کرتے ھیں ھماري قوم میں یہي بات نہیں ھی اگر وہ بھي اپنا داھاں ھاتھہ خدا کے کاموں میں اور بانھاں ھاتھہ خالص قومي ھمدردي کے کاموں میں لگاوے تو جو ادبار ھماري قوم پر ھی بہت جلد دور ھوجاوے او خدا ھماري قوم کے دونوں ھاتوں میں قوت دے آمین *

اے دوستوں اگرچہ میں نے اپني پریشان تقریر سے آپکا وقت ضایع کیا مگر مجھکو اجازت دیجیئے کہ قومي ترقي کي نسبت جو میرے خیالات ھیں اُنکو بھي کسیقدر بیان کروں - نہایت خوشي کي بات ھی کہ ھماري قوم میں ابتک اپنے باپ دادا کا فخر باقي ھی اگلے بزرگوں کي عظمت کو یاد رکھنا قوم کي آیندہ ترقي کي یک گونہ بشارت ھی - ایک مدت دراز سے ھماري قوم کي ترقي مثل ایک ایسي بند جھیل کے ھوگئي تھي جس کا نہ پاني بہتا ھو نہ اُس میں کچھہ حرکت ھو اور نہ اُس میں کسي اَوْر طرف سے پاني آتا ھو - تند ھوا کے جھوکوں اَوْر آفتاب کي گرمي سے اُسکا پاني روز بروز خشک ھوتا جاتا ھو - مگر میں دیکھتا ھوں کہ چند سال سے اُس بند پاني میں کچھہ حرکت آئي ھی تمام ملک، میں کیا بنگالہ کیا ھندوستان کیا پنجاب اور کیا دکن سب کي زبان پر سب کے قلم پر یہہ بات جاري ھی کہ مسلمانوں کي حالت خراب ھی وہ روز بروز تنزل کرتے جاتے ھیں اُنکو کچھہ کرنا چاھیئے - وہ لوگ صرف

کہنے هي پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ کچھہ کچھہ کرتے بهي جاتے هیں جابجا انجمنیں قایم هوتي هیں اخباروں میں آرٹیکل پر آرٹیکل لکھے جاتے هیں مدرسے اور اسکول بناتے هیں یہہ نہایت عمدہ نشانیاں هیں جس قوم کو یہہ خیال هوا کہ هم تنزل کي حالت میں هیں اور اُس کے ساتھہ اُس میں کچھہ تحریک بهي پیدا هوئي تو یہہ پہلي سیڑهي ترقي کي هی ایسي حالت میں یہہ امر بهي لازمي هی کہ ترقي کرنے والوں کے خیالات مختلف هوتے هیں کوئي کچھہ کرنے لگتا هی کوئي کچھہ اپني قوتوں کو بعوض اس کے کہ ایک جگھہ جمع کریں پریشان کردیتے هیں جو کام اصلي هی اُسکو چھوڑتے هیں اور جو اُسکي فرع هی اُسکو اختیار کرتے هیں جس کے سبب سے کسي میں بهي کامیابي نہیں هوتي - اس زمانہ میں یہي حال هماري قوم کا هی مگر پاني کا خاصہ هی کہ جب وہ بہتا هی تو چاروں طرف پھیلتا هی پھر رفتہ رفتہ جو ٹھیک رستہ هی اُسکو اختیار کرلیتا هی اس لیئے همکو اپني قوم سے اُمید هی کہ رفتہ رفتہ وہ بهي ٹھیک رستہ قومي ترقي کا پالیگي اور تمام مختلف خیالات ایک اصلي مرکز کي طرف جمع هوجاوینگے *

اے بھائیوں تعلیم کا اور خصوصاً قومي تعلیم کا معاملہ جیسا نازک هی ویسا هي مشکل بهي هی - هماري قوم نے نہ کبهي اُسپر غور کي هی اور نہ اُن ملکوں کو جہاں قومي تعلیم کو ترقي هی دیکھا هی اور اگر دیکھا هی تو اُسکي ترقي کے اسباب پر بہت کم غور کي هی - میرے بال اسي فکر میں سفید هوگئے هیں قومي تعلیم پر غور کرتے کرتے پچیس برس سے زیادہ کا زمانہ گذر گیا هی - یہہ زمانہ اب نہیں رها کہ هم لوگوں کو مسجدوں اور خانقاهوں میں بٹھاکر اور اُن کو خیرات کي روٹي دیکر یا چھوٹے موٹے اسکول و مکتب قایم کرکے قومي تعلیم کو ترقي دے لینگے - یہہ کام اُسوقت مفید هوتے هیں جب کہ قوم نے اعلی سے اعلی سامان قومي تعلیم کا مہیا کرلیا هو مگر هم نے اُس اعلی تعلیم کا جو درحقیقت قومي ترقي اور قومي افتخار کا باعث هی کچھہ سامان نہیں کیا تو اس پاني کي پھوهار سے کھیتي سرسبز نہیں هوتي هماري وهي مثل هی کہ مرجھائے هوئے درخت کي جڑ میں پاني دینے کي عوض اُس کے پتوں پر پاني چھڑکتے هیں اور سوکھے هوئے چشموں میں سے نہریں کھودکر پاني

لانیکي توقع کرتے ھیں مجھکو اُمید ھی کہ ھماري قوم اس باریک مگر نہایت روشن نکتہ پر کبھي نہ کبھي غور کریگي اور اُس وقت میري ان باتوں کي جو اس وقت قابل مضحکہ یا شیخ چلي کے خیالات معلوم ھوتے ھیں قدر کریگي مگر مجھکو یہہ ڈر ھی کہ وقت جاتا نہ رھے اور ایسے وقت پر ھم کرنا چاھیں جب کچھہ کرنے کے قابل نرھیں - اے خدا ایسا وقت ھماري قوم پر نہ آنے دے اور اس سے پہلے کہ ھم کچھہ کرنے کے قابل نرھیں ھمکو سنبھال لے آمین *

انھي تمام خیالات کا باعث ھی جو میں نے علیگڈھ میں ایک قومي مدرسہ قایم کرنے کي کوشش کي ھی اور میرے دوستوں نے جو درحقیقت بانيِ مدرسہ کے لقب پانے کے وھي مستحق ھیں اُس میں مدد دي ھی آپ کو معلوم ھی کہ علیگڈھ میرا وطن نہیں ھی نہ میري وھاں کوئي جاگیر ھی نہ زمینداري صرف قومي تعلیم کے لیئے مناسب مقام خیال کرکے اُس جگھہ مدرسہ کي بنیاد ڈالي ھی - قومي بھلائي کے خیال پر اپنا وطن چھوڑ کر وھاں کي سکونت اختیار کي ھی میں سمجھتا ھوں کہ وہ مدرسۃالعلوم ایسے طور پر قایم ھوا ھی جو ایسي تعلیم و تربیت کے لیئے جو اس زمانہ میں قومي ترقي کے لیئے درکا ھی مناسب و مفید ھی جبتک کہ کوئي خود جاکر اُس کو نہ دیکھے طالب علموں کي طرز معاشرت اُن کي پابندي صوم و صلواۃ کو ملاحظہ نکرے اُسکے بورڈنگ ھوسوں کو اور اُن میں طالب علموں کے رھنے کي کیفیت کو اُن کي دینیات کي تعلیم کو اُن کي دنیوي تعلیم کو بچشم خود نہ دیکھے اُس کي حالت بخوبي بیان نہیں ھوسکتي میں نہایت خوش ھوں کہ اِس مجمع میں بعض بزرگ ایسے موجود ھیں جنھوں نے بچشم خود ان سب باتوں کا معائنہ کیا ھی وہ مدرسہ ھماري قوم کے بچوں کے لیئے اُنکي تعلیم کا گھر ھی کہ تمام ھندوستان میں اُسکے سوا دوسرا گھر نہیں ھی - اُسنے بہت کچھہ ترقي کي ھی جو اُمید سے بہت زیادہ ھی بي اے کلاس تک اُس میں پڑھائي ھوتي ھی اور طالب علم کلکتہ یونیورسٹي کے امتحانوں میں کامیاب ھوتے ھیں اس قدر کثرت سے مسلمان طالب علم اُس میں ھیں کہ میں بظن غالب بلکہ بطور یقین کے کہہ سکتا ھوں کہ اُسقدر مسلمان کسي کالج و اسکول میں نہیں ھیں حال میں وہ کالج انٹرنس و ایف اے امتحانوں

کے لیئے سنٹر ہوگیا ہی پس قومي گھر یا قومي تعلیم ایسے درجہ تک پہونچ گئي ہی کہ اگر قوم دلي کوشش اور بے نظیر فیاضي سے مدد کر کے اُسکو تکمیل تک نہ پہونچاوے تو نہایت افسوس کا مقام ہوگا اے دوستوں میں نہایت صداقت سے تمکو یقین دلاتا ہوں کہ اگر یہہ تدبیر قومي بھلائي کي قومي مدد سے پوري نہوئي تو آیندہ کوئي تدبیر قومي ترقي کي کبھي کامیاب نہوگي اور مجھکو اور قوم کے تمام خیرخواہوں اور ترقي میں کوشش کرنے والوں کو یقین ہوجاویگا کہ ہماري قوم کي جاں کندني ایسي حالت پر پہونچ گئي ہی جس سے جانبري ممکن نہیں ہی او خدا تو ایسا مت ہولے دے آمین *

برادران من ہماري گورنمنٹ نے اپني مہرباني سے اپني رعایا کي تعلیم میں بہت کچھہ کیا ہی تمام رعایا ملکہ معظمہ قیصر ہند کو شکر گذار ہونا واجب ہی مگر میں تم سے سچي بات کہتا ہوں کہ قومي تعلیم اور قومي عزت ہمکو اُس وقت تک حاصل نہیں ہونے کي جب تک کہ ہم اپني تعلیم کا کام خود اپنے ہاتھہ میں نہ لینگے گورنمنٹ کی قدرت سے خارج ہی کہ وہ ہمارے تمام مقاصد کي تکمیل کرسکے قومي کاموں میں صرف گورنمنٹ پر بوجھہ ڈالنا اور اُسي کے ہاتھہ کو تکتے رہنا نہایت بزدلي اور بے عزتي کا کام ہی - ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ ہم اپنے قومي کام کو خود اپني مستعدي سے انجام دیں اور گورنمنٹ سے صرف اُس کي امداد کے متوقع رہیں اگر یہہ ہوگا تو قوم اور گورنمنٹ دونوں اپنا اپنا فرض ادا کرینگي *

ہماري قوم کا جو حال ہی وہ غیر قوموں کي نظروں میں نہایت حقارت سے دیکھا جاتا ہی میں ایک واقعہ بیان کرونگا - اگر مسلمانوں میں کچھہ غیرت ہی تو اُسکو سنکر بجز مرجانے کے اور کوئي علاج نہیں - کیمبرج یونیورسٹي لندن کے ایک کالج میں بہت سا روپیہ توفیر میں جمع ہوگیا تھا اور اُس کے خرچ کرنے کو جگہہ نہ تھي وہاں کے منتظموں نے تجویز کي کہ اُس کالج میں جو گرجا ہی بہت عمدہ نہیں ہی اُس کو توڑ کر عمدہ گرجا بنایا جاوے اور دس لاکھہ روپیہ اُسمیں خرچ کرنا تجویز ہوا - اتفاقاً ایک مسلمان بھي وہاں موجود تھا اُس نے کہا کہ اگر یہہ روپیہ ہمکو مل جاتا تو ہماري قوم کے لیئے ایک عمدہ کالج جسکي ضرورت ہی بن جاتا

,ور گرجا کي تعمير سے بھي زيادہ مفيد و ضروري کام ميں آتا - يہہ سنکر ايک شخص نے جو اُس کالج سے تعلق رکھتا تھا جواب ديا کہ اگر تمھاري قوم ايسي ھی کہ وہ اپني تعليم کا انتظام بھي نہيں کرسکتي تو اُسکا جيتے رھنے سے مرجانا بہتر ھی وہ اس لايق نہيں ھی کہ اُس کي کچھہ بھي مدد کي جاوے - ھماري قوم کا اب يہہ حال ھوگيا ھی کہ وہ قومي کام کيطرف کچھہ بھي توجہہ نہيں کرتي - بڑے افسوس کي بات ھی کہ لودھيانہ سے شہر ميں جو ايک بڑا شہر ھی اور جہاں بہت سے مسلمان آباد ھيں مشنري اسکول بہت کثرت سے ھيں اور مسلمانوں کو يہہ شرم نہيں آتي کہ مشنري تعليم گاھوں ميں وہ اپنے لڑکوں کو بھيجتے ھيں - اُن کو کچھہ جوش پيدا نہيں ھوتا - اُن کو کچھہ غيرت نہيں آتي کہ وہ اپنے لڑکوں کا خودکچھہ بندوبست کريں وہ کتے کي طرح اپنے لڑکوں کو خيراتي روٹي پر جلاتے ھيں اور ايسے خيراتي اسکول ميں اپني اولاد کو تعليم کے واسطے بھيجتے ھيں اور خود کوئي بندوبست اپنے بچوں کي تعليم کا نہيں کرتے - مگر اے بھائيوں اس بات کو سمجھو کہ خود تعليم دينے کا خيال کرکے ايک چھوٹا مدرسہ قايم کرنا اور ايک ھندوستاني سو ڈيڑہ سو روپيہ ماھواري کا ھيڈ ماسٹر مقرر کرکے قومي تعليم کا بندوبست کرنا بالکل ناممکن ھی - تعليم اُسوقت تک نہيں ھوسکتي جبتک تعليم کا پورا سامان اور عمدہ عمدہ مدرس اور ايک عمدہ تعليم گاہ موجود نہو اے بھائيوں اپنے بچوں کي عمدہ تعليم کا خيال کرو اور اُن کي زندگي کو خراب مت کرو اس مجمع ميں امير اور غريب سب لوگ جمع ھيں خيال کرو کہ ان سب کے لڑکے کس قسم کي صحبت ميں رھتے ھيں اور کن لوگوں کے ساتھہ اپني ابتدائي عمر کا زمانہ بسر کرتے ھيں — اور اسي سبب سے وہ کيسے خراب ھوتے ھيں بہت سے لڑکے اپنے مربيوں کے طريقے ديکھہ ديکھہ کر جو جو باتيں سيکھتے ھيں وہ اُن کي تعليم اور تربيت پر جو کچھہ خراب اثر ڈالتي ھيں اُسکو آپ لوگ خوب سمجھہ سکتے ھيں - قومي تعليم ايک بند مکان ميں ھوني چاھيئے جہاں پر کہيں سے بيروني صحبت کا اثر نہ پہونچتا ھو - قوم کے لڑکے ايک محفوظ بورڈنگ ھوس ميں ملکر رھيں آپس ميں بورڈر ھونے ھم کالج ھونے کي وجہہ سے آپس ميں محبت رکھيں - آپ لوگ ھمارے محمدن کالج کو ديکھيں کہ آپس ميں طالب علم کيسا دوستانہ اور برادرانہ برتاؤ رکھتے ھيں

ایک دوسرے کي بیماري میں کیسي مدد کرتے ھیں - ایک دوسرے کے رنج و راحت میں کیسے شریک ھوتے ھیں - اسي ساتھہ کي وجھہ سے انکے اخلاق باھمي درست ھوتے ھیں - آپ اس بات کو خوب یاد رکھیئے کہ قومي تعلیم کبھي علحدہ علحدہ نہیں ھوسکتي - اپنے اپنے طور پر تعلیم کرنا بچوں کو سواے غارت کرنے کے اور کچھہ نتیجہ نہیں دیتا — اے میري قوم کے لوگوں اپنے عزیز اور پیارے بچوں کو غارت نہ کرو - ان کي پرورش کرو ان کي آیندہ زندگي اچھي طرح بسر ھونے کا سامان کرو مجھکو تم کچھہ ھي کھو - میري بات سنو یا نہ سنو — مگر یاد رکھو کہ اگر تم ایک قومي تعلیم کے طور پر ان کو تعلیم ندوگے تو وہ آوارہ اور خراب ھونگے - تم انکي ابتر حالت کو دیکھوگے اور بے چین ھوگے - روؤگے اور کچھہ نہ کر سکوگے - تم اگر مرجاؤگے تو اپني اولاد کي خراب زندگي دیکھکر تمھاري روحیں قبروں میں تڑپھینگي اور تم سے کچھہ نہوسکیگا - ابھي وقت ھی اور تم سب کچھہ کرسکتے ھو - مگر یاد رکھو کہ میں یہہ پیشین گوئي کرتا ھوں کہ اگر اور چند روز تم اسي طرح غافل رھے تو ایک زمانہ ایسا آویگا کہ تم چاھوگے کہ اپنے بچوں کو تعلیم دو - انکي تربیت کرو - مگر تم سے کچھہ نہوسکیگا (چھرز) مجھکو کچھہ کھو - کافر - ملحد - نیچري - میں تم سے خدا کے سامنے کچھہ سفارش نہیں چاھتا - میں تم سے اپني شفاعت کے واسطے خواستگار نہونگا - میں جو کچھہ کھتا ھوں تمھارے بچوں کي بہتري کے لیئے کھتا ھوں - تم انھیں پر رحم کرو - اور ایسا کچھہ کرو کہ آیندہ کو پچتانا نہ پڑے - وما توفیقي الا باللہ العلی العظیم (بڑے زور سے چھرز) *

اس مجمع میں ایک بزرگ سن رسیدہ بھي موجود تھے جو سید صاحب کو نہایت ھي برا کہا کرتے تھے اُنھوں نے حاجي محمد اسمعیل خاں صاحب سے کہا کہ میں نے سید صاحب کو بہت کچھہ برا بھلا کہا ھی آپ میري خطا اُن سے معاف کرادیں اسمعیل خاں صاحب نے اُنکو ٹال دیا مگر وہ اپنا جوش ضبط نکرسکے اور خود کھڑے ھوکر آگے بڑھے اور روکر سید صاحب سے معافي چاھنے لگے - سید صاحب نے کھڑے ھوکر نہایت فروتني سے اُنسے مصافحہ کیا اور کہا کہ اوہ یہہ کوئي ایسي بات نہیں ھی میں آپکي عنایت کا شکر کرتا ھوں آپ تشریف رکھیئے مجھے کچھہ بھي اسکا خیال نہیں ھی *

اسکے بعد جناب خان بہادر منشي قادر بخش خاں صاحب کھڑے ہوئے اور مندرجہ ذیل الفاظ سے سید صاحب کا شکریہ ادا کیا *

جناب سید صاحب —

جو جو کوششیں آپ نے هماري قوم کي بھلائي کے واسطے کیں اسکے شکریہ ادا کرنے کے واسطے همکو الفاظ نہیں ملتے اور ناممکن هی که کسطرح سے هم اسکا صله ادا کردیں بجز اسکے که هم دعا مانگیں که خدا اسکا صله آپکو دے - سید صاحب نے آبدیدہ هوکر کہا که مجھکو اسکا صله نہیں چاہیئے خدا اسکا صله بھي قوم هي کو دے آپنے یہاں تشریف لانے اور تکلیف اوٹھانے سے جو کچھہ عزت همکو دي یہہ بھي اسي قومي بھلائي کا سبب تھا هم آپ سے کچھہ کہہ نہیں سکتے آپ کي دعوت بھي هم سے نہیں هوسکتي دعوت کا نام لینا بھي گویا منہہ چڑانا هی مگر تاهم هم لوگوں نے اور انجمن قصور نے تھوڑا تھوڑا کرکے روپیہ جمع کیا هی جو ابھي موجود هی یہہ آپ کے پیشکش کیا جاتا هی که آپ قبول فرماویں یہہ متفرق روپیہ جو رئیس اور عہدہدار غیر عہدہدار پیش کرتے هیں درحقیقت قوم کي بھلائي کے لیئے هی جسکا قوم کي بھلائي میں صرف کرنیکا آپکا ارادہ هی اور دعوت کا صرف حیلہ هی جو لوگ اس میں شریک هیں میں انکي تفصیل بھي بیان کیا چاهتا هوں تاکہ لوگ دیکھیں که کن لوگوں نے همت اور فیاضي کي هی اور جو لوگ اس میں شریک نہیں هیں وہ سمجھیں که وہ کیسے پست همت هیں *

فہرست جس میں چھوٹي اور بڑي سب قسم کي رقمیں تھیں پڑھي گئي اور جناب خان بہادر نے ایک تھیلي جس میں مبلغ ایکہزار پانسو چوراسي ابیض نوراني اور چار آنہ بھرے هوئے تھے بتقریب دعوت از جانب احباب لودھیانہ و قصور سید صاحب کے پیش کش کي *

سید صاحب اپنے کرسي پر سے اوٹھے اور کہا *

تقریر سید صاحب

اے دوستو میں اُن دوستوں کا جنھوں نے قومي بھلائي کے واسطے چندہ دیا بہت شکر گذار هوں اس چندہ میں بہت بڑي بڑي رقمیں بھي هیں اور چھوٹي بھي هیں مگر میں اُن چھوٹي رقموں کي بہت زیادہ

قدر کرتا ہوں کیونکہ اُن لوگوں نے اپنی بہت سی ضرورتوں کو ملتوی رکھکر چندہ دیا ہی ایسی رقموں کی قدر بڑی رقموں سے بہت زیادہ ہی اے صاحبو میں جو یہاں آیا تو میرے ساتھہ جو مہربانی پریسیڈنٹ مجلس نواب صاحب نے کی اُسکا میں عمر بھر ممنون رہونگا میں اپنے دوستوں منشی قادر بخش خاں خان بہادر اور مولوی فتح محمد صاحب کا جنہوں نے اس قومی کام میں کوشش کی شکر ادا کرتا ہوں وہ بھی اُسی قوم میں شامل ہیں جسکے ساتھہ اُنہوں نے ہمدردی کی ہی پس اگر وہ خود اپنا آپ شکر کریں تو بھی کچھہ مضایقہ نہیں مگر وہ اپنا شکر خود نہیں کرسکتے اسلیئے میں اُنکا شکر ادا کرتا ہوں *

اس چندہ کی نسبت یہہ قرار پایا کہ اس روپیہ سے مدرسۃالعلوم میں ایک پختہ بورڈنگ ہوس بنایا جاوے اور اُسپر مندرجہ ذیل کتبہ بطور یادگار کے لگایا جاوے *

از زر عطیہ

احباب ضلع لودھیانہ و قصور صوبہ پنجاب

کہ بتاریخ بست و سوم جنوری سنہ ۱۸۸۴ ع بمقام لودھیانہ بتقریب دعوت سید احمد خاں بہادر سی ایس آئی عطا فرمودند —

تعمیر یافت

بعد اسکے حافظ صدرالدین صاحب یاد تخلص نے سید صاحب کی مدح میں مندرجہ ذیل اشعار اپنے تصنیف کیئے ہوئے پڑھے *

آج کیا بحر ہدایت کا وہ گوہر آیا
دستہ بند چمن شرع پیمبر آیا

ظلمت جہل کو ہی جسنے کیا ہند سے دور
آسمان پر سے وہ خورشید زمیں پر آیا

کیا آمادہ ترقی کا ہمارے سامان
آج لودھیانہ میں وہ صاحب افسر آیا

فیض مقدم سے ہوا جسکے منور پنجاب
آج وہ صاحب اقبال و خوش اختر آیا

یاد خاموش ابھی جاہل و ملا سن کر
تجھکو کہدینگے کہ یہہ اُمت نیچر آیا

اسپر نہایت زور سے قہقہہ ہوا اور بڑے زور سے چیرز دي گئي اور سید صاحب بھي نہایت خوش ہوئے اور اخیر مصرع کي بہت داد دي *

بعد اسکے محمد معین الدین صاحب خلف منشي حکیم الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اُٹھے اور نہایت عمدہ تقریر پڑھي - یہہ تحریر اگرچہ میں نے اُن سے لے لي تھي مگر وہ گم ہوگئي لاچار اُسکي نقل اُنسے منگائي گئي جو ذیل میں مندرج ہی *

تحریر محمد معین الدین صاحب

اے حاضرین با تمکین — !

آج ایک خاص خوشي کے سبب سے میں ایک ایسے لایق اور فائق مجمع کے سامنے کچھہ تھوڑا سا بیان کرنے کے واسطے کھڑا ہوتا ہوں - بلند ہمتي اور صبر سے جو کہ ہمیشہ عالموں اور مہذبوں کا شیوہ ہی آپ براہ مہرباني میرے اس نامکمل اور ٹوٹے پھوٹے فقرات کو سنیئے ! اے حاضرین ! مجھکو یہہ بات بیفائدہ معلوم ہوتي ہی کہ میں آپکے سامنے آپ لوگوں کے یہاں جمع ہونیکا باعث بیان کروں کیونکہ آپ سب صاحبان نے وہ اشتہار جو کہ معاونان مدرسۃالعلوم کي طرف سے تقسیم کیا گیا تھا پڑھہ لیا ہوگا *

اے صاحبان - ! آج کا دن اس شہر کے واسطے کیسا مبارک ہی کہ یہاں آج وہ شخص تشریف فرما ہی کہ جسنے اپني ہم قوموں کے واسطے جان اور مال سے دریغ نہیں کیا *

اے عالي جناب سید صاحب - ! ہم آپکا شکریہ اُس مستقل مزاجي کي بابت ادا کرتے ہیں جسکو آپ نے اپني قوم کي بہبودي کي بابت برتا ہی *

اے ہمارے معزز سید صاحب - ! ہم آپکي عنایتوں کا شکریہ پورے طور پر ادا نہیں کرسکتے ہم اللہ تعالی سے دعا مانگتے ہیں کہ آپکي محنتوں کا نتیجہ جو آپنے ہمارے واسطے کي ہیں ہمیشہ صفحہ روزگار پر قایم رہے *

اے عالي جناب سید صاحب - ! آپنے مدرسۃالعلوم کي نگراني میں گرمي کي دھوپ اور سرما کي سردي اوٹھائي حالت بیماري میں بھي اپ نے قوم ھي کا غم کھایا - ! آپکي قومي محبت کي یہہ یادگار ہمیشہ صفحہ روزگار پر رہیگی *

اے حاضرین — ! همکو جناب آنریبل سید صاحب کا شکریه بدل و جاں ادا کرنا چاهیئے - اگر مسلمانوں کے خیر خواهوں اور مدرسةالعلوم کي تاریخ بنائي جاے تو هر صفحه پر بخط جلي جناب آنریبل سید صاحب کا نام پایا جائیگا *

اے حاضرین — ! میں آپکي خدمت میں بکمال خوشي عرض کرتا هوں که وه دن نزدیک آتا جاتا هی که جناب آنریبل سید صاحب کي ظل عاطفت میں یهه مدرسةالعلوم ایک یونیورسٹي بنجائیگا اور اُنکے معزز مددگاروں کے نام آب زر سے اُسپر لکهے جائینگے - هم دعا مانگتے هیں که الله تعالی سید صاحب کي حیات میں ترقي فرماوے اور اُنکو حوادث روزگار سے مامون رکهے *

اے حاضرین - ! بانیان مدرسةالعلوم کي صرف هم هي تعریف نهیں کرتے بلکه آینده نسلیں بهي اُنکو اپنے خیر خواهوں کي طرح یاد کرینگي که جنکے ذریعه سے هماري وه قوم جو کسي زمانه میں سب سے زیاده عالم اور مهذب تهي اور یورپ میں جسکي بدولت علم اور تهذیب کا چرچا پهیلا تها اور اب جهالت میں پڑي هی - گرداب ادبار سے نکلتي جاتي هی اور اے صاحبان آینده نسلیں اسکي بدولت فخر کیا کرینگي اور پهر اپنے تئیں اُسي مرتبه پر پهونچائینگي *

اگر میں آپ سے یهه سوال کروں که اس زمانه میں وه شخص کون هی که جسنے اپنے تمام اوقات مسلمانوں کي بهبودي میں صرف کیئے هوں اور وه کون شخص هی که جس نے اپني تمام خوشیوں اور اپنے آرام اور تندرستي کو اپني قوم کي بهبودي کے لیئے خرچ کیا هو ؟ اے صاحبان آپ بےشک ڈهونڈهیں اور تلاش کریں مگر سواے آنریبل سید صاحب کے اور کوئي بایں صفت موصوف نپاؤگے *

اگر کوئي اجنبي شخص علیگڈه جا نکلے اور کالج کے خوشنما مکانات اور باغات کو دیکهے تو بلاشبهه وه دریافت کریگا که اسکا باني کون هی اور اپنے دل میں کهیگا که بلاشبهه یهه کسي ایسے شخص کي محنتوں کا نتیجه هی که جسنے اپنے آپ کو فنافي القوم کے مرتبه تک پهونچایا هو *

اے صاحبان — ! میں آپکي خدمت میں بڑے ادب سے عرض کرتا هوں که اس عمده کام میں شامل هونے والوں کے نام جنهوں نے اسپر عمل

فرمایا "اناللہ لایغیر مابقوم حتی یغیروا ما بانفسہم" کبھي صفحہ روزگار سے محو نہونگے - اِسپر جو سوال ہوسکتا ھی اُسکا جواب یہہ ھی کہ گو خدا نخواستہ لاکھوں برسوں کے بعد تبدیلات زمانہ کے سبب سے یہہ عمارت پاکیزہ صفحہ روزگار سے محو ہوجائے اور جہاں اب باغ ھیں جنگل ھي جنگل نظر آئے تو بھي اے سامعین اُن خیر خواھوں کے نام زبان زد خلائق رھینگے اگر کوئي مسافر اُس ویرانہ پر سے گذریگا تو غیب سے اُن عمارات کے بانیوں کے نام سنیگا جن میں سب سے پہلے خیر خواہ قوم سید صاحب کا نام ہوگا *

اے صاحبان — ! اگرچہ یہہ بات بےفائدہ ھی مگر میں بیان کرنے سے باز نہیں رہ سکتا اور اس سے پہلے کہ میں بیٹھوں بڑے افسوس کے ساتھہ بیان کرتا ھوں کہ میرا دل بہت بھرا ہوا ھی لیکن میري زبان بہت کمزور ھی (لکنت کرتي ھی) ورنہ میں جناب آنریبل سید صاحب کی کوششوں کو اور عنایتوں کو جو اُنہوں نے اھل اسلام یعني اپني قوم کي بہبودي کے واسطے کي ھیں وضاحت سے بیان کرتا — ! *

اب میں دعا کرتا ھوں کہ ھمارے معزز خیر خواھوں کي طرح جنہوں نے قومي ھمدردي کو ایسے زور و شور سے اپنے اس بے سروپا اور زبر و زبر شدہ قوم کو جو کہ علم دولت وغیرہ وغیرہ میں پیچھے سب سے پڑي ہوئي ھی کوشش کي ھمارے اور بھي معزز صاحبان کو ایسي کوشش کرنے کي توفیق حاصل ہو — آمین *

الراقم —————
معین الدین احمد عفي عنہ

اس کے بعد سید صاحب اپني کرسي پر سے اُٹھے اور اس طرح پر گفتگو کي *

تقریر سید صاحب

اے میري قوم کے نوجوان عزیز بچے -

میں نہایت خوش ھوں اپني اُس عزت سے جو تمنے اپنے پیارے اور دلچسپ خیال ظاھر کرنے میں میري نسبت ظاھر کي زیادہ خوشي اس بات کي ھی کہ تمہارے دل میں ایسے خیالات پیدا ہوئے - تمہارے بیان

میں کئي جگہہ پر قوم کا لفظ آیا ہی - مگر یاد رکھو کہ قوم کوئي چیز نہیں ہی جبتک کہ وہ قوم قوم نرہے - ایک ایک شخص جو اسلام کے گروہ میں داخل ہی وہ سب ملکر مسلمانوں کي ایک قوم کہلاتي ہی - جبتک وہ اپنے عزیز مذہب کے پیرو اور پابند ہیں تبھي تک وہ قوم ہیں- یاد رکھو کہ اسلام جسپر تمکو جینا ہی اور جسپر تمکو مرنا ہی - اُس کو قایم رکھنے ہي سے ہماري قوم قوم ہی - اے عزیز بچے اگر کوئي آسمان کا تارہ ہو جاوے مگر مسلمان نرہے تو ہمکو کیا وہ تو ہماري قوم ہي نرہا پس اسلام کو قایم رکھہ کر ترقي کرنا قومي بہبودي ہی اُمید ہی کہ تم ہمیشہ اُس کو قایم رکھوگے اور اُس کے ساتھہ تمام باتوں میں ترقي کرتے جاوگے کہ یہي قومي ترقي ہوگي جو تمکو بھي فایدہ دیگي اور قوم کو بھي عزت ہوگي اور آیندہ آنے والي نسلیں بھي اُس سے فایدہ اُٹھاوینگي (چیرز نہایت جوش سے) *

جس وقت سید صاحب یہہ تقریر کرتے تھے مجھے تعجب ہوا تھا کہ اُنہوں نے اس طرز سے کیوں تقریر کي بعد کو مجھے خیال آیا کہ سید صاحب کو معلوم ہوچکا تھا کہ وہ لودھیانہ کے مشن اسکول میں تعلیم پاتے ہیں اُس خیال پر سید صاحب نے اس طرز سے گفتگو کي *

بعد اس کے منشي عبداللہ صاحب نے انجمن مفید عام لودھیانہ کي طرف سے ایک اڈریس پیش کي اور عمدگي سے پڑھي اور ایک پیتل کے خوبصورت گول بکس میں بند کرکے نذر کي *

سید صاحب پھر کرسي پر سے اُٹھے اور اڈریس کا جواب دیا وہ اڈریس اور سید صاحب کا جواب ذیل میں مندرج ہی *

سپاس نامہ بحالي خدمت جناب آنریبل نجم الہند سید احمد خاں بہادر

منجانب انجمن مفید عام لودھیانہ -

انجمن جب اپنے فرایض منصبي پر نظر ڈالتي ہی تو اس سے زیادہ کوئي فرض اُس کو نظر نہیں آتا کہ وہ انڈیا کے رفارمر اور ملک ہند کے نامي حکیم نجم الہند سید احمد خاں بہادر باني مدرسۃ العلوم للمسلمین کا خیر مقدم کہے - اور سید موصوف کي خدمت میں خود اُن کے اور اُنکے

رفقاء عالي منصب کي تشريف آوري اور احسانات کا جو اُنہوں نے قوم پر ملک پر کھئے ھیں اور جس میں سے انجمن کو بھي اس وجہہ سے کہ وہ بھي اُسي قوم اور ملک کي ھی جو اُن کي عنایات اور احسانات کا مرھون ھی حصہ ملا ھی شکریہ ادا کرے *

یہہ شکریہ گو بظاھر سید صاحب ممدوح کي خدمت میں انجمن کي طرف سے پیش کیا جاتا ھی مگر جب بنظر تعمق دیکھتے ھیں تو معلوم ھوتا ھی کہ یہہ شکریہ شاکر اور مشکور لہ کے اتحاد کے باعث پھر اُسي طرف عود کر آتا ھی جدھر سے ادا کیا گیا - کیونکہ سید صاحب نے تو قومي ھمدردي کا کام ترقي کے اس درجہ پر پھنچا دیا ھی کہ بغیر کسي مبالغہ کے یہہ کہنا درست ھی کہ اُنہوں نے فنا فی القوم کا رتبہ اپني ذات کے لیئے خاص کرلیا ھی - اس کے ثبوت کے لیئے سامعین کے سامنے یہي ایک تازہ واقعہ ظاھر کردینا کافي ھوگا کہ اُنہوں نے جناب نواب گورنر جنرل بہادر ویسراے ھند کي کونسل کي ممبري سے بعذر عدیم الفرصتي تار پر استعفاء دیکر اس فقرہ کا کوئي بھي مستثنی باقي نرکھا کہ " حضرت کے تمام اوقات صرف قوم کي خدمت اور ھمدردي میں صرف ھوتے ھیں " *

پس اس سے زیادہ قومي ھمدردي کا خیال کیا ھوسکتا ھی - اب دیکھنا چاھیئے کہ وہ کونسا کام تھا جس سے ایسي کم فرصتي تھي - کیا کوئي تجارت یا سرکاري خدمت یا اور کوئي ذاتي منفعت ؟ ھرگز نہیں - یہہ تو ایسے الفاظ ھیں کہ جن کو اسجگہہ استفہام انکاري کے طور پر بھي زبان پر لاتے ھوئے شرم آتي ھی ھر شخص کا دل خوب جانتا ھی کہ وہ کام جس میں اسقدر مصروفیت تھي صرف قوم کے ڈوبتے ھوئے بیڑے کو پار لگا دینے کي سعي صادق تھي جو کامیابي کے ساتھہ سرسبز ھوئي اور ھوتي جاتي ھی *

آپنے ھمارے بیڑے کو ساحل مراد پر پھونچانے کے واسطے ممالک مغربي و شمالي میں نہایت بلند و مستحکم لایٹ ھوس تعمیر کیا ھی جس سے اھل ھند کو سلامتي کا کنارہ سامنے نظر آنے لگا ھی *

بہت سے جہاز علم تہذیب ترقي کي کھیپ سے لدلدا کر منزل مقصود کو روانہ ھوئے ھیں جنکے ناخدا خدا کے بتلائے ھوئے قاعدے و بالنجم ھم یہتدون کے موافق ھند کے ستارہ کیطرف ھر وقت دیکھتے ھوئے اور اُسکي رفتار سے راستہ کا پتہ لیتے ھوئے سیدھے چلے جا رھے ھیں - جو بہت جلد

اُس بندرگاہ پر لنگر انداز ہونگے جو ممالک مغربي و شمالي کے لائٹ ہوس کي روشني سے منور ہی اور عنقریب ہم اُس کو بندرگاہ سویز سے زیادہ آباد دیکھنے کي اُمید کرتے ہیں - کیونکہ ملک ہند کي حالت موجودہ کو جب ہم پہلي حالت سے موازنہ کرتے ہیں تو باعتبار ترقي تعلیم و تہذیب کے ایسا نمایاں فرق نظر آتا ہی جسکے خیال کرتے ہي بے ساختہ یہہ شعر منہہ سے نکلتا ہی -

سہیلے بر اوج عجم تافتہ * ادیم یمن رنگ زو یافتہ

دیکھو اس روشن ستارہ کے پرتو سے اس ملک کے بہت سے مردہ دلوں میں جان تازہ آگئي ہی اور وہ حب قومي کي خوشبو سے ادیم یمن کي طرح مہک رہے ہیں *

سید صاحب ! گو باعتبار لقب آپ کو نجم الہند کہا جاتا ہی لیکن آپنے اس بر اعظم کے باشندوں کي طبیعتوں کو اپنے نوراني خیالات کے کرنوں سے روشن کرنے کے سبب نہ ستارہ ہند بلکہ نیر اعظم ہند ہونے کا واقعي منصب حاصل کیا ہی *

الحق کہ قوم کا جہاز ایسي حالت میں تھا کہ اُس کے پار ہونے کے لیئے آپ جیسے روشن ستارہ اور ایسي جگمگاتي روشني اور ایسے ہي ناخدا اور اُس کے ایسے عزم و استقلال اور ایسے ہي مبارک ہاتھہ اور ایسے ہي سعي صادق اور ایسے ہي ہم درد دل کي ضرورت تھي - اور یہہ ساري باتیں آپ کي ذات مجمع الصفات کے سوا کسي ہمارے ہم وطن میں فی زمانہ دکھلائي نہیں دیتیں *

کچھہ شبہہ نہیں کہ ہمدردي قومي آپ کے لیئے موضوع ہوئي ہی اور آپ ہمدردي کے لیئے - آپ اپني عالي ہمتي سے فراخ حوصلگي سے اولوالعزمي سے اور بلند نظري سے جو ہمارے خیالات کي رسائي سے بہت دور ہی کچھہ ہي خیال فرماویں - مگر زمانہ دیکھتا ہی اور زبان حال وقال سے کہہ رہا ہی کہ اب اس قوم کا شکستہ جہاز ساحل مراد پر پہنچا مگر یہہ کسکي محنت سے کسکے دل سوزي سے کسکے شفقت بھرے ہاتوں اور محبت بھرے دل کي جانفشاني سے ؟ یہہ دیکھیئے ! میرے بولنے سے پہلے ساري مجلس کي آنکھیں بے ساختہ خود بخود بالاتفاق اُس بابرکات کے مبارک چہرہ پر جا پڑیں جو اُس اسم سامي سے موسوم ہی جو ان

سوالات کے جواب میں واقع ہوتا ہی - وہ کون ہی ؟ ہمارے ذي احتشام مہمان جناب سید احمد خاں بہادر نجم‌الہند جنکي میزباني کي عزت سے آج یہہ انجمن خوشي کے مارے پھولي نہیں سماتي *

سید صاحب ! ہند کي انجمنوں نے جو آپ کے ہي مقدس ہاتھہ کے لگاے ہوئے پودے ہیں اپني اپني لیاقت کے موافق آپ کي خدمت میں سپاسنامے پیش کیئے ہونگے اور کرتے ہیں مگر حق یہہ ہی کہ نہ آپ کي عنایت اور اوصاف کا بیان اُن میں ہوا نہ ہوسکتا ہی اور نہ آپ کي ذات بابرکات اُسکي محتاج ہی مگر اس انجمن نے جسکي عمر ابھي بہت تھوڑے دنوں کي ہی جسکي طفولیت کا زمانہ ابھي بہت باقي ہی جسکو آپ کي شفقت پر ابھي بہت دنوں ناز کرنا ہی اپنے ننھے سے منہہ سے ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپني خوشي کے جوش کا اظہار کرنا چاہا ہی جو اُسکو آپ کي قدم بوسي سے حاصل ہوئي اور جسکو ظاہر کرنے کي ابھي اُس میں پوري قوت بھي نہیں آئي - اس بات کا انجمن خود اقرار کرتي ہی کہ یہہ مختصر نذرانہ آپ کے سامنے پیش ہونے کي قابلیت نہیں رکھتا - مگر انجمن اپنے بساط عجز میں اس سے بہتر کوئي چیز نہیں دیکھتي جو پیش کش ہونے کي قابلیت رکھتي ہو - پس یہہ خاکا انجمن کے خلوص عقیدت کا ان الفاظ کے ذریعہ سے کھینچکر آپ کي نذر کیا جاتا ہی تاکہ وقتا فوقتا آپ کو اس انجمن اور اس شہر کي یاد دلاتا رہے - اب اس دعا پر خاتمہ ہی کہ آپ کي نیکیوں کے موافق آپ کے کام میں برکت ہو مورخہ ۲۳ جنوري سنہ ۱۸۸۴ع *

خاکسار

قادر بخش خاں محمد عبداللہ خاں عفہ عن‌اللہ علي محمد خاں
ویس پریسیڈنٹ انجمن سکرٹري انجمن مفید عام خادم انجمن
لودھیانہ

جواب سید صاحب کي طرف سے

میں انجمن اسلامي لودھیانہ کے پریسیڈنٹ اور ممبروں کا جنہوں نے یہہ اڈریس مجھے دیا ہی شکریہ ادا کرتا ہوں اس بات کے سننے سے کہ لودھیانہ میں ایک انجمن اسلامیہ قایم ہوئي ہی مجھے اسقدر خوشي ہوئي ہی جسکو میں بیان نہیں کرسکتا ہوں میري خواہش اور دعا ہی

کہ مسلمانوں کي یہہ مجلس ترقي پائے اذریس میں جو الفاظ میري نسبت بیان کیئے میں اپنے تئیں ان الفاظ کا مستحق نہیں سمجھتا مگر اس وجہہ سے کہ گو وہ شخص جسکے واسطے یہہ اذریس پیش کیا گیا ھی اسکا مستحق نہو مگر آیندہ اس کي اُمید پڑتي ھی کہ ھماري قوم میں ایسے لوگ پیدا ھو جائینگے جو الفاظ اسوقت جوش ھمدردي سے میري نسبت بیان کیئے وہ اسکے مستحق ھونگے میں پھر شکریہ آپ کي عنایتوں کا کرتا ھوں اور دعا کرتا ھوں کہ خدا آپ کو خوش رکھے اور آپ کي مجلس کو برکت دے (چیرز) *

اس کے بعد ڈاکٹر عثمان خاں صاحب تخلص غني کھڑے ھوئے اور سید صاحب کي تشریف آوري کي مبارک بادي میں یہہ شعر پڑھے *

ادائے شکر ھی تشریف کا لانا مبارک ھو
غریبوں پر ھمیشہ لطف فرمانا مبارک ھو

یہہ رونق کروفر اور شان شاھانہ مبارک ھو
مبارک ھو مبارک ھو یہاں آنا مبارک ھو

دعا گو با ادب تسلیم کو یہاں سر جھکائیں ھیں
خوشي سب کو نہایت ھی کہ خود تشریف لائے ھیں

سید صاحب نے ڈاکٹر صاحب کا اُن کي اس مہرباني پر شکر کیا *

اس کے بعد مولوي مرزا فتح محمد صاحب کھڑے ھوئے اور نہایت عمدہ اور لطیف طرز سے مندرجہ ذیل گفتگو کي *

تقریر مولوی مرزا فتح محمد صاحب

جناب سید صاحب ! -

آپ کے احسان عام اور عنایتوں اور قومي ھمدردي اور دلسوزي کے شکریہ میں عہدہ برا ھونا ایک ایسے فصیح ھندوستاني کا کام ھی جو آپ ھي کي طرح دل و دماغ رکھتا ھو - نہ میرے جیسے عام شخص کا - اس بارہ میں میں تو اسقدر کہہ سکتا ھوں کہ" خاموشي از سپاس تو حد سپاس تست " دوسري یہہ وجہہ بھي ھی کہ جس چیز کا کوئي شکریہ ادا کیا جاتا ھی تو پہلے اُن چیزوں کا تذکرہ کرنا ضروري ھوتا ھی جنکي شکر گذاري منظور ھو اور اس تقدیر پر بھي پھر اُنھیں کار ناموں کا تذکرہ کرنا لازم آتا ھی جو اپني قوم کے لیئے کیئے ھیں پس اُن واقعات کا تذکرہ کرنا بھي ایک

قوي دل آدمي کا کام هی مجھے تو مسلمانوں کي پہلي اور موجودہ حالت پر خیال کرکے کچھہ بولنے کي طاقت باقي نہیں رهتي - البتہ ان چند مختصر فقروں سے اُن امور کي طرف اشارہ هوسکتا هی کہ جو احسان عام اور عنایتیں خواہ ابقاء قوم کے متعلق هوں خواہ اخلاق و تمدن کے متعلق هوں آپ کے جد امجد نے اپني قوم کے لیئے مبذول فرمائیں وہ سبکي سب جناب نے باتباع اپنے جد امجد کے اپني تمام قوم سے مرعي رکھیں - اور باطاعت اُن کے پورا کرنے کي کوشش کي - یہہ سچ هی کہ آپنے اسلام کو دنیوي اور دیني برکتوں میں جیساکہ وہ ابتدا میں تھا ویسا هي دکھانے میں سعي فرمائي - مگر یہہ ایک بندھا هوا قاعدہ هی کہ جسطرح تمام مادي چیزیں بہ سبب امتداد مدت کچھہ کچھہ تغیر پذیر هوتي هیں اسیطرح هرایک مذهب زمانہ کے گذرنے کے باعث سے بیروني خیالات کے مل جانے سے کچھہ اور کا اور هي هوجاتا هی - جب اسلام کا آفتاب روشن هوا جسکو تیرہ سو برس کا عرصہ گذرا هی اُسمیں بموجب قاعدہ صدر طرح طرح کي بیروني آمیزشیں هوئي هیں - آپ نے صرف اُس روشن آفتاب اسلام سے کالے پیلے بادلوں کو جو بیروني آمیزش سے عبارت هی هٹانا چاها هی اور اصلي روشن صورت دکھانے کي کوشش کي هی - مگر انسانوں کا یہہ ایک فطرتي اصول هی کہ جس چیز کو وہ ذرا اجنبي حالت میں دیکھتے هیں یا اپني سمجھي هوئي باتوں سے بڑھکر خیال کرتے هیں اُس سے عموماً نفرت کیا کرتے هیں - آپنے اس مشکل سے مشکل تر معاملہ کو اس طرح حل کیا کہ آپنے اُس اجنبي مفهوم کا خود نمونہ بنکر دکھایا - جولوگ قوموں کے سلسلہ تنزل اور ترقي کے اسباب پر غور کرنے پر متوجہہ هوئے هیں بخوبي جانتے هیں کہ کسي بڑے سے بڑے امر کو بآساني انجام دینے کے لیئے جیسا یہہ طریقہ سہل هی کہ بجاے کہنے کے عمل کرکے دکھایا جاوے اور کوئي طریقہ آسان نہیں هی - کیونکہ انسان بہ نسبت کانوں کے آنکھوں سے بہت جلد تعلیم پاسکتا هی - سو آپنے اُن تمام نبوي اخلاق اور طرز طریق پر خود عمل کرکے دکھا دیا اسلیئے میں کہہ سکھتا هوں کہ -

شجاعت میں کرم میں عدل میں اخلاق حسنہ میں
وهي رستہ هی تیرا جوکہ رستہ تھا تیرے جد کا

الغرض ان مشکلات کے حل کرنے میں جو محنتیں مذکورہ بالا برداشت

کي گئیں اُن کا شکریہ ادا کرنا بھي آپ ھی جیسے شخص کا کام ھوسکتا ھی - میں زباني شکریہ سے قطع نظر کرکے ایک ضروري بات کو بیان کرنا چاھتا ھوں - ھر ایک چیز کا شکر زباني ھي نہیں ھوتا بلکہ شکر کبھي اطاعت سے - کبھي بعض افعال کے کرنے سے بھي ھوتا ھی میں یقین کرتا ھوں کہ اکثر اوقات شکر علاوہ اپنے فرایض انساني ادا کرنے کے جسکا شکر کیا جاتا ھی اُس کي خوشنودي کے لیئے بھي ھوتا ھی - پس سید صاحب کي خوشنودي کس امر میں ھی - صرف اس امر میں کہ مدرسۃالعلوم کا کام ھر طرح سے مکمل ھو جاوے جسکا مکمل ھونا ھماري ھي بہتري کے لیئے ضروري سے ضروري تر ھی - یہہ شکر " بیک کرشمہ دوکار " کا مصداق ھی - ایک سید صاحب کي خوشنودي اور پھر اس میں بھي ھماري ھي سراسر بہتري موجود ھی اور وہ یوں ھوسکتا ھی کہ مدرسۃالعلوم کو روپیہ سے مدد دي جاوے - اگر میں غلطي نہیں کرتا تو ابھي مدرسۃالعلوم کي تکمیل کے لیئے قریباً بیس ھزار روپیہ سالانہ کي مستقل آمدني کا مہیا ھونا ضروري ھی اور اُس کي اسقدر ضرورت ھی کہ علاوہ روحاني برکات کي فضیلت اور بزرگي کے وہ جو ویسراے اور گورنر جنرل ھند کي کونسل کا ایک آنریبل ممبر رھچکا ھی ایک ایک روپیہ اور آٹھہ آٹھہ آنہ کے لیئے ملکوں ملکوں مانگتا پھرتا ھی اور اُسکو بھي اپني دعوت میں قبول کرنے سے عار نہیں کرتا اور پھر آٹھہ آٹھہ آنہ دینے والونکا دلسے مشکور ھوتا ھی اس سے سامعین خیال فرما سکتے ھیں کہ اُس ضروري کام کے لیئے روپیہ کي کہانتک ضرورت ھی پس اس مطلب پر متوجہہ ھونا اور اُس کو پورا کرنا سید صاحب کا اصلي شکریہ ھی اور یہہ شکریہ ایسا سہل ھی جس کا ادا کرنا ھمارے قابو میں ھی پس اس شکریہ کے ادا کرنے کي طرف توجہہ ضروري اور کار آمد ھی - مگر یہہ بھي یاد رکھنا چاھیئے کہ جو کچھہ ابھي سید صاحب نے فرمایا - کہ اگر بہت جلد اسطرف توجہہ نہ کروگے تو یاد رکھو کہ پھر آپ توجہہ کرنے کے قابل بھي نہ رھوگے - سو میں بھي کہتا ھوں کہ ایسے اسباب ھمارے گرد و پیش موجود ھوتے جاتے ھیں کہ اگر ھم مدعاے مذکور کے انجام میں کچھہ بھي تغافل کرینگے تو پھر ھمکو اُسپر متوجہہ ھونا ھي نہایت مشکل ھو جائیگا - پس اولاد پر رحم کرو - علاوہ اس کے یہہ بات نہایت شرم کي ھی کہ قریباً چھہ کروڑ مسلمانوں سے تمام ھندوستان میں

ایک تعلیم گاہ یعني اپنے بچوں کي تعلیم پانے کا ایک گھر بھي نہ بن سکے - اگر دو دو پیسے في مسلمان لیئے جاویں تو کسقدر روپیہ جمع ہوسکتا ہی- میں ایک اور ضروري بات بھي جو سید صاحب نے نہیں کہي اور شاید اُن کو کہني مناسب بھي نہ تھي عرض کرتا ہوں - آپکو معلوم ہی کہ مدرسۃالعلوم کسیقدر تعمیر بھي ہوچکا اور بي اے کلاس تک اُس میں تعلیم بھي ہوتي ہی - اور کالج کي حد تک بھي پہونچ گیا ہی اور جس کو خدا کے فضل سے اب یہہ بات بھي حاصل ہوگئي ہی کہ اُس کے طلباء کا امتحان وہیں لیا جایا کرے مگر اس کے ساتھہ ہي یہہ بات بھي ہی کہ اُس میں ابھي بہت کچھہ کام باقي ہی -- سید صاحب کي جو کچھہ کہ عمر ہی وہ حد طبعي کے قریب تک پہونچ گئي ہی - خدا نخواستہ اگر وہ ہم میں نرہیں تو پھر ہماري اس قوم سے جس کا اب یہہ حال ہی کہ وہ کہنے سننے سے - ترغیب سے ترھیب سے - چمکار نے سے - پہلوں کے حالات سنانے سے - آیندہ کے خطرات جتانے سے اپني حالت پر رحم نہیں کھاتي اور اپنا کام نہیں کرتي اُنمیں سے بھي کوئي ایسا شخص پیدا ہو جو قومي آسودہ حالي کے لیئے بیشمار تکلیفوں کا متحمل ہوسکے - پس سید صاحب کو نہ شکریہ کي نہ تعریف کي نہ دعا کي کوئي خواہش ہی صرف روپیہ کي ضرورت ہی سو ہم سب کو ادھر متوجہہ ہونا چاہیئے اور روپیہ جمع کرنے کي کوشش کرني چاہیئے - اخیر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ او خدا - ! تو ہم کو یہہ توفیق دے *

سید صاحب نے اس گفتگو کا نہایت مختصر لفظوں میں شکریہ کیا اور کہا *

تقریر سید صاحب

میں مولوي فتح محمد صاحب کي اسپیچ کا شکریہ اداکرتا ہوں جو کچھہ کہ اُنہوں نے قوم کو ہمدردي اور قومي کام کي طرف رغبت دلانے میں کي ہی جو کچھہ اُنہوں نے اپني طویل تقریر میں پہلے بیان کیا اُسکو اسوقت میں یوں ہي رہنے دیتا ہوں مگر جو الفاظ کہ اُنہوں نے اپني اسپیچ کے اخیر میں بیان کیئے ہیں اُسکا شکریہ تمام مسلمانوں کو ادا کرنا چاہیئے اور تمام مسلمانوں کو اُسپر توجہہ اور غور کرکے قومي کام کو جسکا اُنہوں نے ذکر کیا ہی انجام پہونچانا لازم ہی *

اس تقریر پر کارروائي ختم هوئي اور قریب ۱۲ بجے رات کے جلسه برخاست هوا *

میں جب اُن پنجابي رئیسوں کي زبان سے نهایت عمدگي کے ساتهه همدردي اور قومي ترقي کے جوش میں بهرے هوئے الفاظ پنجابي لهجه میں سنتا تها تو چونکه یهه پهلا مرتبه تها که لایق پنجابي اسپیکروں کي تقریریں سنوں مجهکو عجب طرح کا لطف اس میں آتا تها اور جب وه سید صاحب کي عمر کا حال بیان کرتے تهے اور لوگوں کو جلد اس قومي کام کي طرف توجهه کرنیکي ترغیب دیتے تهے تو لوگوں کے دلوں پر عجب طرح کا اثر هوا تها بهتوں کي آنکهیں ڈبڈبا آئي تهیں بهتوں کے آنسو جاري هوگئے تهے *

اسي مقام لودهیانه سے ایک فیض سید صاحب کا شروع هوچلا تها بهت سے مسلمانان نوجوان تعلیم یافته مذهب اسلام پر جو جو شبهات اُنکو تهے سید صاحب کے سامنے بیان کرتے تهے اور سید صاحب اپني پر اثر تقریر سے اُن شبهوں کو رفع کرتے تهے پنجاب میں علوم جدیده کي روشني مسلمانوں میں به نسبت همارے صوبه کے زیاده پهونچي هی وهاں مشنري اسکول اور مشنریوں کا کاربار بهي به نسبت همارے صوبه کے زیاده معلوم هوتا هی مشنریوں کے اخبار بهي وهاں چهپتے هیں مباحثے اور رد و قدح کي کتابیں بهي زیاده چهپتي هیں هندوستاني عیسائي بهي جو تعلیم یافته بهي هیں وهاں زیاده هیں پس یهه ایک امر لازمي هی | که وهاں کے نوجوان تعلیم پانے والوں کے دلوں میں هر قسم کے شبهات پیدا هوں اور کم سے کم یهه که جو شبهات | وه سنتے هیں اُنکے تسلي بخش جوابوں کي اُنکو تلاش هو پس جس چیز کي وه تلاش کرتے تهے سید صاحب کي تقریر میں پاتے تهے میں نے سنا هی که ایک نهایت معزز مسلمان پنجابي نے ایک بهت بڑے شهر میں ایک مجمع میں جسمیں بهت معزز لوگ جمع تهے نهایت صفائي اور سچائي سے کها که میرے دل میں مذهب اسلام کي طرف سے اسقدر شبهات تهے که میں اُسکو سچا مذهب نهیں جانتا تها اور اُسکے چهوڑنے پر آماده تها صرف سید صاحب کي تحریرات پڑه پڑه کر مجهکو اسلام کي سچي روشني ثابت هوئي اور اب جسقدر مجهکو اسلام کے برحق هونے پر یقین هی شاید کسي کو نهوگا *

سید صاحب ابھي لودھیانہ ھي میں موجود تھے کہ انجمن اسلامیہ جالندھر کي طرف سے ایک ڈپوٹیشن استقبال کے واسطے یہاں پہونچا جس میں بزرگان مندرجہ ذیل شامل تھے منشي نہال الدین خاں صاحب رئیس جالندھر - ضیاءالدین خاں صاحب رئیس جالندھر منشي گل محمد خاں صاحب رئیس و وکیل جالندھر - محمد بیدار خاں صاحب رئیس جالندھر ان سب بزرگوں سے نہایت خوشي سے ملاقات ھوئي اور یہہ سب بزرگ لکچر کے جلسہ میں بھي شریک تھے اور جالندھر کي روانگي کے وقت آنیکا انتظار کر رھے تھے *

لودھیانہ کا سفر نہایت حسن و خوبي سے ختم ھوا اس مقام پر جو کچھہ ھوا اسکي مبارکي خان بہادر منشي قادر بخش خاں صاحب کے لیئے ھی وہ نہایت عالي خیال اور قومي ترقي کے خواھاں ھیں قومي بھلائی کے کاموں میں ھمیشہ پیش قدمي کرتے رھتے ھیں سید صاحب کے چندہ یادگار میں بھي اُنھوں نے بہت کچھہ کوشش کي تھي اور علیگڈہ میں تشریف لاکر مدرسۃالعلوم کو بھي ملاحظہ کیا تھا - خدا کرے کہ ھماري قوم میں خان بہادر سے اور لوگ بھي پیدا ھوں تاکہ قومي کاموں کے انجام میں مدد ملے خدا تعالی خان بہادر کو زندہ و کامیاب رکھے آمین *

حالات مقام جالندهر

مرتبه اول

چوبیسویں جنوري سنه ۱۸۸۴ ع کو نو بجے صبح کے سید صاحب لودهیانه سے روانه هوئے بزرگان لودهیانه نے جس طرح استقبال کیا تها اُسي طرح مشایعت کي ریلوے استیشن پر رؤساء و عمایذ اور افسران وعهدهداران رخصت کرنے کے لیئے جمع تهے اُن لوگوں کي باتوں سے اور چهروں سے نهایت افسردگي رخصت کے وقت پائي جاتي تهي - سب لوگ کهتے تهے که اگر سید صاحب کچهه زیاده قیام فرماتے تو لوگوں کو بهت خوشي هوتي *

غرض که سیدصاحب هر ایک سے رخصت هوکر ریل کي گاڑي میں معه اپنے احباب همراهي کے سوار هوئے اور جو بزرگ که جالندهر سے بطریق استقبال تشریف لائے تهے یعني منشي نهال الدین احمد صاحب و ضیاءالدین خاں صاحب و منشي گل محمد خاں صاحب و محمد بیدار خاں صاحب بهي اُسي گاڑي میں بیٹهے جس میں سید صاحب اور هم سب تهے ریلوے کیمبرج کثرت احباب سے گهچا پیچ پهرگئي اور نهایت خوشي سے رسته کٹنا شروع هوا *

ایسے مجمع احباب میں اور خصوصاً جس میں سید صاحب بهي موجود هوں بجز نئے اور پرانے خیالات کے اور کیا باتیں هوسکتي هیں احباب میں سے کوئي کسي امر کي نسبت جس کا علوم جدیده یا فطرت کے برخلاف اسلام میں هونے کا شبهه هوتا تها اور کوئي کسي امر کي نسبت سید صاحب سے سوال کرتا تها اور سید صاحب اپني تقریر پر تاثیر سے اُس کا بیان اور اُس کي اصلیت اور حقیقت بیان کرتے تهے اور ثابت کرتے تهے که اصل اسلام پر جسکو سید صاحب ثهیت اسلام فرمایا کرتے هیں نه علوم جدیده سے اور نه قدیمه سے اور نه نیچر سے کچهه بهي شبهه وارد هوسکتا هی - جهاں تک که میں خیال کرتا هوں یهه کهه سکتا هوں که سید صاحب کے بیان سے لوگوں کے دلوں کو بهت تسلي اور تسکین هوتي تهي اور مذهب اسلام جیساکه برحق هی ویساهي اُنکو دکهائي دیتا تها *

جب هماري ترین شهر جالندهر کے استیشن پر پهونچي تو ایک بڑا

مجمع روساء و عمايد و افسران سرکاري کا معہ بہت سي دواسپہ گاڑيوں اور ٹٹنوں کے نظر آيا - جب سيد صاحب گاڑي پر سے اُترے تو نہايت زور سے لوگوں نے چيرز دي سيد صاحب نے گاڑي پر سے اُترتے هي خان بہادر سردار يار محمد خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - سيد محمد علي خاں صاحب تحصيلدار - سيد دلاور علي صاحب منصف - فقير سيد ظفرالدين صاحب کوتوال - منشي عزيزالدين صاحب سپرنٹنڈنٹ - بابو لچھمن داس صاحب منصف - مولوي سيد مراد علی صاحب مدرس هائي اسکول - پنڈت شيو نراين صاحب پليڈر - بابو سلامت راے صاحب پليڈر - شاہ محمد خاں صاحب پليڈر - منشي عمر بخش صاحب پليڈر - عبدالرحمن خاں صاحب مختار - محمد يوسف خاں صاحب خلف سردار محمد يار خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر - شيخ ظهير خاں صاحب - شمس الدين خاں صاحب - فضل کريم خاں صاحب - مير نظام الدين خاں صاحب - اصغر علي خاں صاحب رؤساء جالندهر سے ملاقات کي اور اور تمام حاضرين سے جہاں تک ممکن هوسکا باظهار شکر گذاري ملاقات کرتے تھے - اسمقام پر بھي اکثر لوگوں کے هاتوں ميں خوبصورت خوبصورت گلدستے رنگين پھولوں کے تھے اور سيد صاحب اور اُن کے همراهي مسافروں کو خوب گلدستے ديئے گئے *

سفر کے پرو گرام ميں جالندهر کے قيام کا وقت بہت تھوڑا تجويز هوا تھا اس ليئے بزرگان جالندهر نے يہہ تجويز کي تھي کہ جب سيد صاحب اسٹيشن سے روانہ هوں تو رستہ ميں جالندهر کا ٹون هال ملاحظہ کرتے جاويں جو گاڑياں سيد صاحب اور اُن کے همراهيوں کے ليئے تجويز هوئيں تھيں اُن ميں وہ سوار هوئے اور اور لوگ بھي اپني اپني گاڑيوں ميں سوار هوئے مجموع اُنيس گاڑياں تھيں جو ريلوے ٹرين کي مانند آگے پيچھے چلي جاتي تھيں *

هم سب لوگ ٹون هال ميں پہونچے اور اُس کو ديکھا جالندهر کا ٹون هال نہايت عمدہ هی هال بھي خوبصورت اور معتدل درجہ کا وسيع هی مگر اُسکا احاطہ نہايت هي خوبصورت هی بہت عمدگي سے روشيں بني هوئي هيں اور چمنوں ميں نہايت خوبصورت هري کھانس لگائي هوئي هی جو مثل فرش زمردين کے معلوم هوتي هی بلکہ زمرد کے فرش

میں بھي ایسي شادابي نہیں ہوسکتي جا بجا یورپین حکام اور اُنکے ساتھیوں کے لانٹنس کھیلنے کے لیئے نشان بنے ہوئے ھیں اور اُن کے لیئے ہرطرح کي فرحت کے سامان موجود ھیں مگر اس بات کے سننے سے افسوس ہوا کہ ھندوستاني جن کے روپیہ سے یہہ سب کرشمہ ھی اُس سے بہت ھي کم فائدہ اُٹھا سکتے ھیں - سید صاحب نے بھي اسبات سے افسوس کیا اور کہا کہ یہہ ھمارا ھي قصور ھی کیونکہ ھم خود اس لایق نہیں ھیں کہ اس سے فائدہ اُٹھاویں *

بزرگان جالندھر نے اول چاھا تھا کہ سید صاحب کا لکچر ٹون ھال میں ھو مگر معلوم نہیں کہ اُنکي یہہ خواھش کیوں پوري نہیں ہوئي اور کیوں اُنکي راے بدل گئي اور بعوض ٹون ھال کے اُس کوٹھي کے احاطہ میں لکچر دینا قرار پایا جہاں سید صاحب کا ٹہرنا تجویز ہوا تھا *

ٹون ھال کے دیکھنے کے بعد سید صاحب اور ھم سب کنور ہرنام سنگھہ بہادر اھلو والہ کي کوٹھي میں پہونچے جو سید صاحب کے قیام کے لیئے تجویز ہوئي تھي - ھم نے دیکھا کہ اُس کوٹھي کے احاطہ میں ایک بڑا شامیانہ تنا ہوا ھی اور شطرنجیوں کا فرش بچھا ہوا ھی اور بہت سي بینچیں اور کرسیاں لگي ہوئي ھیں اور یہہ مقام لکچر کے لیئے تجویز ہوا ھی - کچھہ شبہہ نہیں کہ منتظموں نے اُس مقام کي آراستگي اور فرش فروش اور بینچوں و کرسیاں جمع کرنے میں نہایت محنت و تکلیف گوارا کي ہوگي اور اُسکو نہایت عمدگي سے آراستہ بھي کیا تھا مگر افسوس ھی کہ لکچر کے لیئے وہ جگہہ مناسب نہ تھي *

خیر ھم سب نہایت آرام سے اُس کوٹھي میں ٹہرے نہائے دھوئے کپڑے بدلے کھانے کے کمرہ میں گئے جہاں نہایت عمدگي و لیاقت سے میز پر کھانا چنا ہوا تھا جناب سردار یار محمد خاں صاحب نہایت شفقت و عنایت سے مراسم میزباني ادا فرماتے تھے ھم سب نے کھانا کھایا اور پھر ڈریسنگ روم میں آبیٹھے اور لکچر کے وقت کا جو چار بجے قرار پایا تھا انتظار کر رھے تھے *

لکچر کے وقت معین سے پہلے جناب کرنیل ینگ صاحب بہادر کمشنر اور سردار بکرماں سنگھہ بہادر سي ایس آئي اور برون صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور پادري وائي کاف صاحب اور پادري گولک ناتھہ صاحب

سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے اور ادھر اودھر کي بات چیت هوتي رهي - شامیانه کے نیچے بهت سے لوگوں کا جمع هونا شروع هوگیا تها منتظموں نے جسقدر لوگوں کے جمع هونیکا خیال کیا تها اُس سے بهت زیادہ لوگ جمع هوگئے تهے *

جالندهر کي مجلس اسلامي کي جانب سے سید صاحب کي خدمت میں اڈریس پیش هونے اور لکچر دینے کا ایک هي وقت بزرگان جالندهر نے مقرر کیا تها جو مناسب نه تها اور آخر کار اسي سبب سے جالندهر میں اور نیز لاهور میں دونوں جگهه خرابي هوگئي *

جبکه ٹهیک چار بجے سردار یار محمد خاں صاحب کمره میں تشریف لائے اور سید صاحب سے مقام لکچر میں چلنے کو کها هم سب وهاں گئے سب حاضرین نے نهایت دلي جوش سے چیرز دي اول سید صاحب کي ممبران میونیسپل کمیٹي جالندهر و دیگر روساء و عماید سے ملاقات هوئي اور سب لوگ اپني اپني کرسیوں پر بیٹهه گئے صاحب کمشنر بهادر سید صاحب کے پاس تشریف فرما هوئے مگر خلقت کے هجوم کا یهه حال تها که دم بدم بڑهتا جاتا تها هر کس و ناکس کا ایک مجمع کثیر اکٹها هوگیا جسکي تعداد کئي هزار آدمي لوگ خیال کرتے هیں انتظام میں کسیقدر بے لطفي هوئي بهر حال جوں توں کرکے اُردو اڈریس پیش هوئي اور منشي سید دلاور علي صاحب نے نهایت بلند آواز اور فصاحت سے اُسکو پڑها - اُسکے بعد فقیر ظفرالدین صاحب نے اُس اڈریس کا انگریزي ترجمه پڑها اُسوقت لوگوں کي کثرت اور زیاده هوگئي تهي اور لوگوں کي آواز بهي بند نهوتي تهي اُس غل میں انگریزي اڈریس اُن لوگوں میں سے بهي بهت کم نے سني جو قریب تر بیٹهے هوئے تهے *

اسکے بعد هائي اسکول جالندهر کے طالب علموں کي جانب سے ایک اڈریس پیش هوئي اور راے بهگت رام صاحب خلف راے سالگرام صاحب آنریري مجسٹریٹ و رئیس جالندهر طالب علم هائي اسکول نے اُسکو پڑها سید صاحب بهي نهایت مشکل سے اُس اڈریس کو سن سکے - وه اڈریسیں جو پیش هوئیں ذیل میں مندرج هیں *

ایڈریس انجمن اسلامیہ

بخدمت عالي جناب جوادالدولہ عارف جنگ آنریبل
مولوي سید احمد خاں صاحب بہادر سي ایس آئي

ہمارے آنریبل سید !

ہم ممبران انجمن اسلامیہ جالندھر اس ضلع کے مسلمانوں کي طرف سے خصوصاً اور دیگر باشندوں کي جانب سے عموماً آپ کي اس توجہہ کا شکریہ تہ دل سے ادا کرتے ہیں - کہ آپنے ہماري درخواست کو قبول فرمایا اور آج ہمکو اپني تشریف آوري سے اس سپاسنامہ کے ذریعہ سے اپني محبت اور اخلاص دلي ظاہر کرنے کا موقع دیا *

اسوقت ہم آپ کو اس جلسہ میں رونق افروز دیکھکر نہایت مسرت اور خوشي سے اپنے آپ کو اور اپنے شہر و ضلع کو مبارکباد دیتے ہیں - اور کہتے ہیں " مبارک ہی گورنمنٹ اور قوم کا خیر خواہ " *

آپکي ذات با برکات سے جو کارہاے نمایاں اور نیک کارروائیاں گورنمنٹ انگلشیہ دام اقبالہ کي خیر خواہي اور قوم و ملک کي بہتري کے لیئے وقوع میں آئي ہیں اس موقع پر اُن سب کا شمار کرنا ہمارا کام نہیں - لیکن اگر ہم اُن سب کے لحاظ سے آپ کي ذات پر فخر کریں تو نا زیبا نہوگا *

ہندوستان میں قومي ہمدردي کا لفظ گذشتہ صدي میں پہلے پہل آپ ہي کي زبان مبارک پر آیا اور آپ نے اُسي نہایت عمدہ اسلوب سے علمي اور عملي طور پر اس وقت تک نبہایا - وقتاً فوقتاً - ہر ایک موقع پر مسلمان فرماں پذیر قوم کو گورنمنٹ کي منشاء مبارک سے مطلع کرنا اور گورنمنٹ کو قوم کي حالت زار پر توجہہ دلانا اور اُنکے ضروري مطالب و مقاصد کو نہایت عجز کے ساتھہ پیش کرنا آپ کا معمولي کام رہا ہی جو خیر خواہ ملک کا بھاري فرض ہی *

جب آپنے مسلمانوں کو علمي ترقي کے لحاظ سے بہت پست حالت میں دیکھا تو اُنہیں گورنمنٹ کي اس فیضان عام سے مستفیض ہونے کي پوري رغبت دلائي پھر جب آپنے بعض لحاظ سے مسلمانوں کے لیئے ایک علیحدہ اسلامی کالج قایم کرنے کی ضرورت دیکھی تو لندن میں جاکر وہاں

کي یونیورسٹیوں کو دیکھا اور اُنکے نمونہ پر علیگڈہ میں مدرسۃالعلوم للمسلمین کي بنا ڈالي *

اگرچہ اسلامي سلطنتوں کے مختلف عہدوں میں بغداد اور اندلس وغیرہ میں بڑے بڑے اسلامي بیت‌العلوم قایم تھے لیکن مفلس قوم سے بھیک مانگ کر بیت‌العلوم قایم کرنا آپ هي کا کام هی - جو غالباً دیر تک صفحہ تاریخ پر آپ کے نام نامي کے ساتھہ یاد گار رهیگا *

هم اس سے بھي غافل نہیں هیں که کمال قومي همدردي نے آپ کو اس امر پر آمادہ کیا هی که جسطرح معزز اور تونگر لوگوں کے لڑکے لندن میں جاکر امتحان سول سروس کے بعد معزز عہدوں پر ممتاز هوتے هیں اُسیطرح سے مفلس اور غریب مسلمانوں کے بچے بھي گورنمنٹ کے اس فیض سے محروم نہ رهیں - یہہ بھي آپ هي کي همت کا مقتضي هی *

آپ نے ممبر کونسل هونے کے زمانہ میں بھي قوم کو فراموش نہیں کیا - ڈیکے اور قاضیوں کا ایکٹ اس امر پر کافي دلیل هی *

اهل هنود اور عیسائي صاحبوں کو بھي آپنے همیشہ نظر مساوات سے دیکھا هی اور هم قوم سمجھتا هی - چنانچہ مدرسۃالعلوم میں هندو اور عیسائي طالب العلموں کے سب حقوق مسلمانوں کے برابر رکھے گئے هیں - اسلیئے اهل هنود اور عیسائي صاحبان بھي آپ کي بے تعصبي کے شکر گزار هیں *

ممبر کونسل هونے کے زمانہ میں جو رائیں ملکي معاملات میں آپ ظاهر فرماتے رهے هیں اکثر اهل هنود اُنکي قدر کرتے رهے هیں - بلکہ بعض هندو اهل‌الراء اپنے بعض هم مذهب ممبروں پر آپ کو ترجیح دیتے هیں *

اب جو آپ نے محض قومي همدردي کے لیئے پنجاب کا سفر فرمایا اور هم لوگوں کو اپني راے کے اظهار کا موقع دیا - اسلیئے هم لوگ اس سپاسنامہ کے ذریعہ سے اپني خوشنودي اور شکرگذاري ظاهر کرکے آپ کو اطمینان دلانا چاهتے هیں - که عموماً قوم کے اهل‌الراے آپ کے کارناموں کو غور کي نگاہ سے دیکھتے هیں - اور اُنکے حسن و قبح کو سوچتے هیں اور یہي امر کامیابي کي دلیل هی *

هم لوگ اُمید رکھتے هیں که قوم کي کم توجهي کے وهم سے آپ کي عالي همتي اور قومی خیرخواهي میں کسي طرح کا فرق نہیں آئیگا *

اور اس انجمن پر آپ همیشه بزرگانه توجهات مبذول فرماتے رهینگے *
اخیر میں هم دعا کرتے هیں که خدا تعالی آزادی بخشنے والی گورنمنٹ کا سایهٔ هما پایهٔ همارے سرپر همیشه قایم رکھے - اور اُسکے زیر سایه هماری قوم اور گورنمنٹ کے خیر خواه کی کارروائیوں میں برکت دے - ایں دعا از من و از جمله جهاں آمین باد *

آپکا مخلص انجمن کا خیر اندیش
یار محمد خاں عفی عنه

اکسٹرا اسسٹنٹ

To

THE HON'BLE
MAULVI SAIYAD AHMED KHAN,
BAHADUR, C. S. I.

Sir,

We, the members of the Anjuman-i-Islamia of Jullundur, desire on this occasion to express on behalf of the Mahomedan residents of this District especially and on behalf of others generally, the sincere gratitude we owe you, for permitting us to offer this address to you, and to evince the high regard and esteem we cherish for you.

We cannot help congratulating ourselves and the residents of this city and District generally, in as much as we have the good fortune of having you in the midst of us now, and we would give vent to our feelings by exclaiming blessed is he who is loyal to the crown and who is a well-wisher of the nation to which he belongs.

It is not within our province to recount the numerous deeds by which you have, during your career in life, eminently evinced your loyalty to Government, and your desire to promote the welfare of your country; but it would not be inappropriate in us to feel proud of you with reference to them, as we cannot refrain from doing.

It was in the latter part of the last century of our era that we learnt from you what it is to be patriotic, and you have by your example shewn us what it is to be really patriotic in practice as well as in theory. Your main object has invariably been, on the one hand to make known to the loyal Mahomedan subjects of this country the benevolent intentions of Government with regard to them, and on the other to bring to the notice of Government, with prudence and ability, their condition and wants which is eminently the prerogative of all who love their country.

When you found the Mahomedans of this country sunk in ignorance, you endeavoured to instil in them the desire of availing themselves of the liberality of Government as regards the diffusion of knowledge among the masses, and when you felt convinced on several grounds that a separate College should be established for Mahomedans, you undertook to visit England and to inspect the Colleges and Universities of the country ; and on your return thence laid the foundation of a grand Mahomedan Institution at Aligarh on the model of English Schools.

There were great Educational establishments in Turkey and Spain when the Mahomedans were in power, but they were maintained at State expense. In these days we know of no instance among our countrymen, of any one attempting to establish an institution by the charitable contributions of the public, and this you only have succeeded in doing, and for this great deed your name "will run down in history and posterity will turn to you a reverential eye."

We are fully aware that purely patriotic feelings impelled you to wish that just as the sons of the rich and respectable people of this country obtain high Government appointments by prosecuting their studies and passing the Civil Service Ex-

amination in England, the sons of the comparatively poorer classes should have similar advantages in this country by being brought up in the institution you have established.

When a member of the Legislative Council you were not unmindful of the interests of the Mahomedans, as is evinced by your endeavours to have the Qazees and Vaccination Acts passed.

You have been equally mindful of the interests of Hindus and Christians, who are not debarred from reaping the benefits of the Institution you have established. They too are therefore grateful to you for your unprejudicial feeling of benevolence towards them. The opinions, you expressed on questions affecting the rights of people of this country, while a member of the Legislative Council, were considered weighty and sound by the Hindus, and they gave you preference to the Hindu Members of the Council as a representative of their interests.

We now wish to express our sincere gratitude and thankfulness to you for your visit to the Panjab, which is purely owing to your disinterested and patriotic feeling and for giving us the opportunity of expressing the high regard and esteem we cherish for you by means of this address, and we would humbly assure you that the wise and prudent throughout the nation, appreciate highly all that you have done for your country and have begun to ponder on it seriously. This, we would venture to say, is sufficient evidence of your eminent success.

We sincerly trust that if ever you find that your actions are not appreciated in the light they ought to be, you will impute the circumstance to the ignorance which prevails among the people and not consider it as one calculated to thwart your noble aspirations for promoting the [welfare] of your country, and that you will continue to be kind and considerate to this humble Community of Mahomedans.

We shall conclude with the prayer that the protection of our benign Government, which always emboldens us to act independently, will rest on us and crown with success the efforts of the well-wisher of our country and nation.

We remain

Sir

Your Obedient Servants

the Members of the Anjumani Islamiah of Jullundur.

Jullundur,

24*th January*, 1884.

اڈریس از جانب طالبانے گورنمنٹ اسکول جالندھر

جناب سید صاحب نجم الہند —

ہمیں کل طلباء گورنمنٹ اسکول کی طرف سے جناب سید صاحب بہادر نجم الہند کا اُن تکالیف کی عوض جو اُنہوں نے جالندھر تشریف لانے میں برداشت کی ہیں تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں ہم جناب سید صاحب بہادر کو اُن اُمید بھری آنکھوں سے دیکھتے ہیں جس طرح عرب میں دھوپ سے جلا ہوا قافلہ ایک سرسبز اور شاداب نخلستان کی طرف نگاہ کرتا ہی *

جناب سید صاحب صرف ایک قوم یا ایک خاص فرقہ کے ہی مددگار نہیں ہیں بلکہ وہ جناب بابو کیشب چندر سین اور سری سوامی دیانند سرستی کے پیروں کو بھی اُسی نظر عنایت سے دیکھتے ہیں کیونکہ وہ خاص مسلمانوں کے ہی معاون نہیں ہیں بلکہ وہ کل ملک کے مددگار کل ہندوستان کے جان نثار ہیں — آج کا دن جالندھر کے واسطے عموماً اور ہم طلباء کے واسطے خصوصاً ایک مبارک دن ہی جس میں ہم کو ایک حامی قوم اور معاون ملک بزرگ کی زیارت نصیب ہوئی *

بندہ بھگت رام طالبعلم گورنمنٹ اسکول
جالندھر جماعت پنجم

ان اتریسوں کے ختم ہونے پر شور و غل زیادہ ہوگیا ہر چند لوگ چپ کرنا چاہتے تھے مگر غل بند نہوتا تھا آخر کار سید صاحب اتریسوں کا جواب دینے کو کھڑے ہوئے اُنکو دو اتریسوں کا جواب دینا تھا اور اُنکا ارادہ تھا کہ ان اتریسوں کا اور خصوصاً طالب علموں کي اتریس کا جواب کسیقدر طویل دیا جاوے اُنھوں نے اتریسوں کا جواب اسطرح پر شروع کیا *

تقریر سید صاحب اُن اتریسونکے جواب میں

پریسیڈنٹ و دیگر بزرگان —

بزرگان و رئیسان جالندھر نے جو کچھہ مجھہ ناچیز کي قدر و منزلت کي ہی اور جس مہرباني و محبت سے میرے ساتھہ پیش آئے ہیں میں اُسکا دلي شکریہ ادا کرتا ہوں اے دوستو جو کچھہ آپ نے میري خدمات قومي کا ذکر کیا ہی اور آپ نے براہ قدردانی اُسکي تعریف کي ہی میں یقین کرتا ہوں کہ وہ آپنے صرف براہ محبت و عنایت فرمایا ہی اور مجھے اس بات کا یقین ہی کہ جو کچھہ کہا گیا ہی وہ ایسے شخص کي نسبت کہا گیا ہی جو اُسکا استحقاق نہیں رکھتا مجھکو آپ لوگوں کا یہہ جوش ہمدردي دیکھکر خدا کا شکر کرنا چاہیئے کہ اس ملک کے ہندو و مسلمانوں کو اس بات کا خیال اور جوش پیدا ہوا ہی کہ جس شخص کي نسبت وہ صحیح یا غلط طور پر خیال کرتے ہیں کہ وہ کچھہ قومي خدمت کرتا ہی اُسکو تعریف کا مستحق سمجھتے ہیں میں تو کسي طرح سے اس تعریف کا سزاوار نہیں ہوں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگلے زمانہ میں ایسے لوگ پیدا ہوجائینگے جو واقعي اس تعریف کے مستحق ہونگے جو آپ نے آج ایک ایسے شخص کي نسبت کي ہی جو حقیقت میں اُسکا مستحق نہیں ہی - اے حضرات آپ نے جو کچھہ میري اُس عزت کا ذکر کیا ہی جو برٹش گورنمنٹ سے مجھکو عنایت ہوئي ہی اُسکي بابت مجھکو چند الفاظ کہنے ضروري ہیں میں اپني عالي قدر گورنمنٹ کا شکرگذار ہوں جس نے میري ناچیز خدمتوں کي عزت کي مجھے بہت سے خطاب دیئے ٹیٹل دیئے عزت دي مگر آپ یقین سمجھیئے کہ میں اپنے اس قومي خطاب کو جو قوم براہ مہرباني مجھے دیتي ہی اُس سے بہت زیادہ معزز سمجھتا ہوں — چیرز جو کچھہ

میری ناچیز خدمات کا جو بحیثیت ملازم یا رعایا گورنمنٹ ہونے کے آپ نے ذکر کیا ہی اُس میں آپ مجھے معاف کیجیئے گا کہ کچھہ غلطی ہوئی ہی میںنے گورنمنٹ کی کوئی خدمت نہیں کی بلکہ جو کچھہ میںنے کیا ہی وہ میںنے اپنے پاک مذہب اور سچے ہادی کے حکم کی تعمیل کی ہی ہمارے سچے ہادی نے ہمکو ہدایت کی ہی کہ تم جس گورنمنٹ کے امن میں ہو اُسکی اطاعت کرو اُسکے خیر خواہ اور وفادار ہو پس جو کچھہ کہ گورنمنٹ کی خدمت مجھسے ہوئی ہو وہ حقیقت میں میرے مذہب کی خدمت تھی - آپ نے سنا ہوگا کہ ہمارے پیشوا نے کیا کہا تھا اُسنے ہمکو ہدایت کی ہی کہ حاکم وقت بادشاہ وقت کی اطاعت کرو " و لوکان عبدا حبشیا " پس آپ خیال کیجیئے کہ جب ہمکو ایک کالے منہہ کے غلام بادشاہ کی اطاعت کی ہدایت کی گئی ہی تو ہم ان گورے منہہ والے حاکموں کی اطاعت سے کیوں منہہ پھیریں *

جسوقت ان گورے منہہ والے حاکموں کا لفظ سید صاحب کی زبان سے نکلا تو اُنہوں نے مسٹر ینگ کمشنر کی طرف اشارہ کیا - اُسوقت مسٹر ینگ نے نہایت اخلاق سے بطور اشارہ شکریہ کے اپنی ٹوپی سرپر سے کسیقدر اوتارلی *

اس فقرہ پر اور لوگوں نے بھی نہایت زور سے چیرز دی اور تالیاں بجائیں جو لوگ پیچھے کھڑے ہوئے تھے اُنہوں نے اس شوق میں کہ کیا ہو رہا ہی آگے بڑہ آنیکا قصد کیا اور دھکاپیل سے تمام انتظام میں ابتری پڑگئی اور غل اسقدر ہوگیا کہ کہنے والے کی بات بھی سنائی ندیتی تھی تھوڑی دیر سید صاحب کھڑے رہے کہ اگر غل موقوف ہو تو وہ اور کچھہ کہیں مگر غل موقوف نہوا جناب صاحب کمشنر بہادر خود اوٹھے اور غل بند ہونے اور لوگوں کے بیٹھہ جانیکی کوشش کی مگر کچھہ فائدہ نہوا - تھوڑی دیر اور انتظار کرکے سید صاحب کرسی پر بیٹھہ گئے اس انتظار میں کہ اگر انتظام ہوجاوے تو وہ پھر کھڑے ہوں - حقیقت میں وہاں عام لوگ نہیں بلکہ عوام کثرت سے گھس آئے تھے جنکو لکچر سننے سے کچھہ بھی تعلق نہ تھا - صاحب کمشنر نے سید صاحب سے کہا کہ یہہ عوام لوگ جاہل محض کیوں چلے آئے ہیں - سید صاحب نے کہا کہ یہہ لوگ سمجھتے ہیں کہ ریچھہ کے ناچنے کا تماشا ہی اسلیئے گھس

آئے ھیں اور ھر شخص آگے بڑہ کر اُسکو دیکھنا چاھتا ھی *

جب دیر ھوگئي اور انتظام کے ھونے کي توقع نرھي تو سید صاحب اور صاحب کمشنر بہادر اُٹھہ گئے اور مجلس کا خاتمہ ھوگیا سید صاحب جناب صاحب کمشنر کے ساتھہ ھوا کھانے چلے گئے اور صاحب کمشنر بہادر کي کوٹھي میں جاکر چاہ پي قریب مغرب کے جناب صاحب کمشنر بہادر اُن کو کوٹھي قیام گاہ میں پھونچا گئے *

صاحب کمشنر بہادر کو اس بے انتظامي کا افسوس ھوا اُن کے نزدیک لکچر ٹون ھال میں ھونا چاھئے تھا جس میں ھر طرح کي خوبي تھي اور ھر طرح کا انتظام ھوسکتا تھا اُن کو اسبات کا نہایت افسوس تھا کہ منتظموں نے اُن سے کیوں نہ کہا تاکہ وہ خود ٹون ھال میں بخوبي لکچر ھونیکا انتظام کردیتے *

اس لکچر کے نہونے کا درحقیقت نہایت افسوس ھی انجمن اسلامیہ جالندھر کي طرف سے سید صاحب کو لکھا گیا تھا کہ وہ اپنے لکچر میں اسلام کي گذشتہ اور موجودہ اور آیندہ حالت کي نسبت بھي کچھہ بیان کریں اس لئے سید صاحب نے جالندھر کے لکچر میں مندرجہ مضامین پر لکچر کا دینا قرار دیا تھا *

۱ — اسلام کي گذشتہ اور موجودہ حالت اور ترقي آیندہ کي سبیل *

۲ — قومي تعلیم اور یہہ کہ وہ کیونکر ھوسکتي ھی *

۳ — اتفاق باھمي کي ضرورت مسلمانوں میں آپس میں اور ھندوؤں اور مسلمانوں دونوں میں *

۴ — مسلمانوں کي سوشیل حالت آپس میں اور اُسکے برتاؤ کي موجودہ حالت مسلمانوں اور انگریزوں میں اور اُسکي ترقي کي ضرورت *

سید صاحب کا ارادہ تھا کہ اس لکچر کو بھی پورا پورا لکھہ لیں چنانچہ پہلا مضمون اُنھوں نے لکھہ لیا تھا اور دوسرے مضمون کا بھي کچھہ حصہ لکھا گیا تھا باقي لکچر ناتمام تھا جسکو وہ زباني بیان کرتے *

سید صاحب کا ارادہ تھا کہ اس ناتمام لکچر کو چاک کردیں مگر اُنکے دوستوں نے اصرار کیا کہ جسقدر لکھا ھوا ھی یہہ بھي نہایت عمدہ ھی اسیقدر کو اس مقام پر چھاپ دیا جاوے چنانچہ وہ ناتمام مسودہ اُنھوں نے عنایت کیا جسکو ھم بجنسہ اس مقام پر ثبت کرتے ھیں —

بزرگان جالندهر یقیني میرے ممنون هونگے که اگرچه اتفاقات سے نهایت ضروري مضامین پر سید صاحب کا لکچر اُنکے شهر میں نهوا مگر میں اُسکا ایک حصه اس رساله کے ذریعه سے اُن تک پهونچاتا هوں *

نا تمام مجوزه اور غیر متلو لکچر مقام جالندهر کا

صدر انجمن و دیگر بزرگان -

آج مجهکو آپ صاحبوں کي خدمت میں کهڑے رهنے سے نهایت خوشي هی میں آپ صاحبوں کي اُس عنایت و محبت کا شکر کرتا هوں جس سے اپنے مجهکو یهاں بلایا هی اور آپ صاحبوں نے ارشاد کي تعمیل سے جو افتخار مجهکو حاصل هوا هی وه همیشه میرے لیئے عزت کا باعث هوگا - مسلمانوں کا مجمع میرے دل کو نهایت خوش کرنے والا اور اُن کي ترقي کے خیالات میري روح کو نه صرف اس زندگي میں بلکه آیندہ زندگي میں بهي تروتازه رکهنے والے هیں الحمد لله که میں یهه دونوں باتیں یهاں پاتا هوں *

بزرگان من — اکثر بزرگوں کو اسلام کي گذشته اور موجوده حالت اور ترقي آیندہ کي سبیل کي تفتیش رهتي هی اسلام کا لفظ اور اُسکي گذشته اور موجوده حالت اور ترقي آیندہ کي سبیل کي تفتیش سنکر مجهکو تعجب هوتا هی - اسلام ایک لازوال نور هی جو همیشه سے روشن هی اور همیشه روشن رهیگا - اسلام خود خدا کا نور هی جو مثل اُسکي ذات کے ازلي و ابدي هی - یهي نور اسلام آدم کے سینه میں تها - اسي نور اسلام نے نوح اور شیث اور یعقوب و ابراهیم موسی و یحیی و عیسی تمام انبیاء علیهم السلام کے دلوں کو منور کیا تها - یهي نور اسلام هی جو فاران کے پهاڑ پر چمکا اور اسمعیل کے دل میں اوترا اور اُس کنکریلي ریتیلي زمین کو منور کیا جسکو هم عرب یا حجاز کهتے هیں وهیں اُس نے اپنا گهر بنایا اور ابراهیم نے کیا جبکه وه اور اسمعیل اُس گهر کي دیواروں کو اُٹها رهے تهے " ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم " خدا نے اُس کو قبول کیا پس وه مقبول هی اور همیشه مقبول رهیگا - اُسي نور نے آخرکار سینه مبارک محمد رسول الله صلعم سے ظهور کیا وه نور نه کسي خاص قوم کے لیئے مخصوص

تھا نہ کسي خاص ملک کے لیئے وہ تمام دنیا کے لیئے روشني تھا اور روشني ھی اور روشني رھیگا ھر ایک مسلمان کے سینہ میں وھي نور ھی اُس میں نہ کبھي تغیر ھوا ھی نہوگا - اختلاف فرق سے جو مذھب اسلام میں دکھائي دیتے ھیں اُس نور میں کچھہ نقصان نہیں آتا - تھوڑي دیر کے لیئے اسلام کے تمام مختلف فرقوں کا تصور کرو اور تمام مختلف باتوں یا مسئلوں کو حذف کرتے جاؤ حذف کرتے کرتے بہت کچھہ باقي رہ جاویگا جس پر سب فرقے متحد ھونگے پس وھي نور اسلام ھی جو با وصف اختلافات کے سب میں بلا نقصان کے منور ھی *

مختلف فرقوں کے باھمي مباحثے اور ایک کو دوسرے کي تکفیر اُس پاک نور میں کچھہ نقصان نہیں ڈالتي بلکہ اُس کو اور زیادہ منور کرتي ھی - ایک مسلمان فلاسفر یا یوں کہو کہ ایک بدبخت نیچري یہہ سمجھتا ھی کہ اسلام کو اگر دلایل عقلي اور مسایل علمي سے تطبیق دیکر استحکام دیا جاوے تو اُن کے دلوں میں جو علمي تحقیقاتوں پر وثوق رکھتے ھیں زیادہ تر موثر ھوگا - ایک مقدس عابد و زاھد خدا پرست سیدھا سادا مولوي اُس کي تکفیر کرتا ھی اور کہتا ھی کہ خدائي باتوں تک انسان کي ناقص عقل نہیں پھونچتي مذھبي باتوں کو بغیر عقل کي مداخلت کے ماننا چاھیئے کچھہ لوگ ایسے ھوتے ھیں جن کو پہلے شخص کي باتوں سے تسکین ھرتي ھی کچھہ ایسے ھوتے ھیں جو دوسرے مقدس بزرگ کي باتوں پر ایمان رکھتے ھیں مگر باوجود اس اختلاف کے نور اسلام کو برابر ترقي ھوتي رھتي ھی لوگ سمجھتے ھیں کہ اُن دونوں کے دو مختلف رستے ھیں مگر درحقیقت یہہ ایک غلطي ھی وہ دونوں اُسي ایک نور کے حامي ھیں اور اُن دونوں کي کوششیں ایک ھي مقصد اور ایک ھي منزل کو پھونچتي ھیں ابوذر غفاري رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے پکڑا آنا اور حضرت ابو ذر کا کہنا لا واللہ صاحب المال کافر اور حضرت عمر کا فرمانا لولا رجعت من ھذا لا جلدتک ثم قول ابي ذر افعل ماشئت اني سمعت عن حبیبي محمد رسول اللہ صاحب المال کافر و انا علیہ مادمت حیا فاخرجہ عمر رضی اللہ عنہ عن بلد حبیبہ صلعم فھذہ کلھا فی الظاھر متناقضۃ لکن من کلیھما بضی نورالاسلام اعلی من ضیاء الشمس فی نصف النھار پس اے بھائیوں تم اسلام کي گذشتہ

اور موجودہ حالت کیا پوچھتے ہو اور اُس کي آیندہ ترقي کي سبیل کیا سوچتے ہو وہ خدا کا نور ہی وہ جیسا تھا ویساهي ہی اور ویساهي رهیگا وہ پورا ہی اور پورا ہوگا واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون *

هاں اگر تمہاري مراد اسلام سے اهل اسلام ہی تو بلاشبهہ اُن کي گذشتہ اور موجودہ اور آیندہ حالت نہایت دل خراش ہی - اسلام متي کي یا چیني کي کوئي مورت نہیں ہی جو سب کو دکھائي دے اسلام کي حالت مسلمانوں کي حالت سے دکھائي دیتي ہی اگر اُن کی حالت اچھي ہی تو اسلام کي حالت بھي اچھي ہی اگر اُن کي حالت بري ہی تو اسلام کي حالت بھي بري ہی - انسان کي اچھي اور بري حالت کا ہونا دو امر سے متعلق ہی ایک اخلاقي دوسرے تمدني یعني دنیاوي *

اخلاقي حالت کے بھي دو حصے ہیں ایک وہ ہی جس پر نجات عقبی منحصر ہی دوسرا وہ ہی جو دنیا میں لوگوں پر نیک اثر ڈالنے والا اور نیکي کا نمونہ بنکر لوگوں کو نیکي کي راہ بتانے والا ہی اور عقبی میں اعلی درجات پر پہونچانے والا *

میں یقین کرتا ہوں کہ پہلا حصہ تمام مسلمانوں کو جو لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ پر یقین کرتے ہیں حاصل ہی اسباب میں تمام اهل اسلام جو سابق میں گذرے اور جو اب موجود ہیں اور جو آیندہ ہونگے سب برابر ہیں - دوسرے حصہ میں البتہ نہایت تفاوت درجات ہیں اگلے زمانہ میں نہایت بزرگ اور مقدس با خدا ولی اللہ گذرے ہیں جن کے انفاس کي برکت سے لوگوں نے بہت کچھہ ہدایت پائي ہی اُنکي برکت سے ہزاروں انسانوں کے دلوں میں نور خدا کي روشني پیدا ہوئي ہی اُنہوں نے اپنے تئیں مجسم نیکي بناکر اسلام کو اور اُس کي خوبیوں کو مجسم کر دکھلایا ہی وہ ہمارے سرتاج تھے اُن سے ہمیشہ ہمکو اور ہماري قوم کو افتخار کا باعث ہوگا افسوس ہی کہ بظاہر ایسے بزرگوں سے ہمارا زمانہ خالي ہی یا شاید ہماري آنکھیں اس قابل نہیں ہیں کہ ہم ایسے بزرگوں کو دیکھیں اسباب میں میں آیندہ کے لیئے پیشین گوئي نہیں کرسکتا کہ ہماري قوم میں ایسے مقدس و بزرگ لوگ پیدا ہونگے یا نہیں مگر میں خدا کي رحمت سے نا اُمید بھي نہیں ہوں - اے دوستوں جبکہ ہمکو یقین کامل ہی کہ ہم نجات پاوینگے پھر ہمکو اور کیا چاهیئے فرض

ذرو که همکو اعلی درجات عقبی کے نه ملینگے لیکن ایک ذراسا هي کونه بهشت کا مل جاویگا تو وه کیا کچهه کم هوگا - مجهه سے تو اقرار نامه لکهوالو که مجهے تو بهشت میں پهونس کي ایک جهونپڑیا کافي هوگي *

عقبی سے تو همکو بالکل طمانیت اور دلي تسلي هی جو کچهه فکر و تردد هی وه تمدني حالت کا هی اگر هماري دنیاوي حالت ذلیل هوگي تو اُسکے ساتهه اسلام کي بهي ذلت هی همکو اپني دنیاوي حالت کے درست کرنے میں کوشش کرني چاهیئے نه دنیا کے لیئے بلکه دین کے لیئے - نه اپنے لیئے بلکه خدا کے لیئے *

همارے بزرگوں نے اس دنیا میں کیا علم میں اور کیا عمل میں کیا دولت میں اور کیا حکومت میں کیا شان میں اور کیا شوکت میں کیا رزم میں اور کیا بزم میں کیسا کچهه اعلی درجه حاصل کیا تها جس کے سبب تمام قوموں میں معزز تهے اور اسلام کي شان اُن سے دیکهائي دیتي تهي اب ایک هم هیں که اپنے اسلاف کو بٹه لگاتے هیں نه همارے پاس دولت هی نه حکومت نه علم هی نه فضیلت نه زر هی نه زور هی سب سے ذلیل اور تمام قوموں سے بدتر هیں - هر ایک همکو ٹهکراتا چلتا هی همارا سر هرایک کے پاؤں کے تلے اور هرایک کا پاؤں همارے سرپر هی - اے دوستوں تم یقین جان لو که جو شخص خدا کي خوشنودي چاهتا هی جو شخص ثواب آخرت کا طالب هی جو شخص بهشت میں اپنے لیئے ایک موتي کا محل بنانا چاهتا هی جو شخص قوم کے ساتهه همدردي کرنا چاهتا هی اُسکا فرض هی که اپني قوم کو اس ذلیل حالت سے نکالنے میں کوشش کرے تم مسجدیں بناتے هو بغیر اس کوشش کے که اُس میں نماز پڑهنے والے بهي قایم رهیں - تم خانقا هیں بناتے هو اور اُن میں عبادت کرنے والوں اور اعتکاف کرنے والوں کي سلامتي کي فکر نهیں کرتے - تم خدا کا گهر اینٹ مٹي سے بنانے پر رغبت رکهتے هو اور زنده خانه زنده خدا کي زندگي کي کچهه پرواه نهیں کرتے هوشیار هو خبردار هو جان لو کوئي عبادت کوئي خیرات کوئي خیر جاري قومي همدردي سے بهتر نهیں هی *

اے بهائیوں قوم کي موجوده حالت تو تمهارے سامنے هی اُس کي آیندہ حالت تمهارے هاتهه هی اگر تم فیاضي کروگے قوم کے ساتهه همدردي کروگے اُس کي آیندہ حالت درست هو جاویگي اگر بے پرواهي کروگے نفسا نفسي میں پڑوگے قوم کي حالت روز بروز ذلیل و خوار و ابتر هوتي جاویگي

مگر اے دوستوں میري بات سن لو میں سچ کہتا ہوں سچي بات کڑوي لگتي ہی میں نہایت دل سوزي سے تمکو سخت لفظوں میں سمجھاتا ہوں کہ اگر تم قوم کي بھلائي میں کوشش نکروگے تو تمھاري آیندہ نسلیں اپنے اسلاف کو کوسینگي اور خود تمھاري روحیں اپني اولاد کو ذلت کي حالت میں دیکھہ کر قبروں میں تڑپینگي پھر وہ عذاب اُن کو دوزخ کے عذاب سے بھي زیادہ تر سخت معلوم ہوگا - براے خدا سمجھو اپني جان پر اپني اولاد کي جان پر اپني ارواح پر رحم کرو اور قوم کي بھلائي پر متوجہہ ہو *

دوستان من - قوم کي بھلائي اور ترقي اُسیوقت ہوسکتي ہی جبکہ زمانہ کے مناسب اُنکي ترقي کے اسباب جمع کیئے جاویں اس زمانہ میں قومي ترقي صرف زمانہ کي حاجتوں کے موافق تعلیم پر منحصر ہی ہمکو دینیات کي تعلیم اپنے عقاید اپنا مذہب درست رکھنے کے لیئے کافي ہی سو وہ کتني ہی تم میري بات نہ سنو اُسکي سنو جسکي بات سننے سب پر فرض ہی رسول مقبول صلعم نے اُس اعرابي سے کیا فرمایا جس نے کہا یا نبي الله دلني علی عمل اذا عملته دخلت الجنة قال تعبدالله ولا تشرک به شیئاً و تقیم الصلواة المکتوبته وتودي الزکواة المفروضة وتصوم رمضان قال والذي نفسي بیده لاازید علي هذا شیئاً ولا انقص فلما ولي قال النبي صلعم من سره ان ینظر الی رجل من اهل الجنة فلینظر الی هذا دینیات کي تعلیم تو تمام ہوئي اب آگے اسپر جتني چاہو بحثیں بڑھاؤ اور جس قدر چاہو حاشیے لگاؤ - دنیاوي ترقي کے لیئے جو تعلیم درکار ہی وہ بلاشبہہ پینیچ در پینیچ ہی مگر میں کہے دیتا ہوں جو تم چاہو سو کرو مگر جب تک تم اعلی سے اعلی تعلیم کا سامان مہیا نکرلوگے اور اپني اولاد کي تعلیم کے لیئے ایک عالیشان گھر نہ بناؤگے جس میں بھیج کر تم اپنے بچوں کي تعلیم اُن کي صحت کي حفاظت اور اُن کے اخلاق اور عادات کي درستي اُن کے چال چلن کي نگہباني سے بے فکر ٹھہرجاؤ اُسوقت تک یہہ مطلب حاصل نہوگا بھائیوں میں نے اُنہي خیالات سے توکلا علی الله علیگڈہ میں ایک ایسا ہي عالیشان گھر تمھارے بچوں کے لیئے بنانے کي بنیاد ڈالي ہی بہت کچھہ اُس میں ہوچکا ہی اور بہت کچھہ ہونا باقي ہی - قومي گھر قوم کي امداد بغیر قایم نہیں ہوسکتا میں اپني قوم کے اُن بزرگوں کا جنھوں نے

اُس میں مدد کي اور اپني غیر قوم کے وطني بھائیوں کا جنھوں نے فیاضي کي اور درمانده قوم کو خیرات دي اور حق انسانیت ادا کیا دل سے شکر گذار ھوں لیکن اگر وہ اپني پوري مراد تک نہ پھونچے تو کیا کرایا سب اکارت ھی اے بھائیوں اگر تم کو خدا نے پلاؤ کي رکابي دي ھی تو ایک جھوٹي ھڈي اپني قوم کے آگے بھي ڈالو اگر خدا نے تمکو سوکھي روٹي دي ھی تو ایک ٹکڑا اُسکا اپني قوم کے بھوکے بچوں کو بھي دو سب لوگ ملکر مدد کرو اور اُس قومي گھر کو پورا کرو اور ڈرو اُس دن سے جب خدا تم سے کھیگا کہ میں بھوکا تھا تمنے مجھکو کھانا ندیا میں پیاسا تھا تمنے مجھکو پاني ندیا میں حاجت مند تھا تمنے میري حاجت روائي نہیں کي - خدا ان سب باتوں سے پاک ھی مگر وہ اس پیرایہ میں تمکو سکھاتا ھی کہ قوم کي خبر لو قوم کي مدد کرو قوم کي حاجت روائي کرو - تم ان باتوں کو بخوبي سمجھتے ھو اور اگر نہیں سمجھتے تو اب سمجھہ لو آگے تمکو اختیار ھی چاھو کرو چاھو نکرو وما توفیقي الا باللہ العلي العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی خیرخلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین *

اے دوستوں اب میں تمکو یہہ بتانا چاھتا ھوں کہ قومي تعلیم اور جس تعلیم سے قومي عزت حاصل ھو کیونکر ھوسکتي ھی —

(واضح ھو کہ اسیقدر لکچر تحریر ھوا تھا)

رات کے وقت کھانا کھانے کے بعد بہت دوستوں سے ملاقات رھي سب کو لکچر کے ملتوي ھونیکا اور بالتخصیص خان بہادر سردار یار محمد خاں صاحب اور مولوي شیخ مراد علي صاحب کو نہایت افسوس تھا *

مولوي شیخ مراد علي صاحب ضلع اسکول جالندھر میں اول مدرس ھیں اور نہایت نیک با اخلاق ھیں اُنکو بھي مسلمانوں کي ترقي کا دل سے خیال ھی جہاں جہاں وہ رھے ھیں کچھہ کچھہ مسلمانوں کي بہتري کے لیئے اُنھوں نے کیا ھی - جالندھر میں اُنھي کے باعث سے انجمن اسلامیہ قایم ھوئي ھی جہاں تک کہ اُنکا مقدور ھی قومي بھلائي میں کوشش کرتے ھیں سید صاحب کے جالندھر آنے کے ابتداءاً سلسلہ جنباني اُنھوں نے ھي کي تھي - دعوت کا زر چندہ جمع کرنے میں وہ بہت ساعي رھے اور جسقدر روپیہ ملا وہ اُنھي کي کوشش کا نتیجہ تھا *

احباب جالندھر ھر موقع پر اس فکر میں تھے کہ جو افسوس لکچر کے ملتوي ھو جانے سے ھی وہ کسیطرح رفع ھو امرتسر پہونچنے کي تاریخ مقرر ھوچکي تہي اور سید صاحب زیادہ قیام جالندھر میں نہیں کرسکتے تھے آخر کار سید صاحب نے لاھور سے مراجعت کرتے وقت جالندھر ٹھہرنے کا وعدہ کیا - یہہ قرار پایا کہ سید صاحب مراجعت کے وقت سردار بکرماں سنگھہ بہادر سي ایس آئي کي کوٹھي میں قیام کرینگے اور اُنھي کي کوٹھي میں لکچر دیا جاویگا *

اب ھم جالندھر کو چھوڑتے ھیں اور امرتسر کو جاتے ھیں امرتسر اور گورداسپور اور لاھور ھوتے ھوئے پھر جالندھر آوینگے اور اُسوقت کے حالات اُسیوقت لکھینگے *

حالات مقام امرتسر

٢٥ جنوري سنه ١٨٨٤ ع کو سيد صاحب معه اپنے همراهي دوستوں کے جالندهر سے روانه امرتسر هوئے احباب امرتسر نے جن ميں خان بهادر سردار يار محمد خاں صاحب اور مولوي شيخ مراد علي صاحب بهي شامل تهے ريلوے پليٹ فارم تک مشايعت کي رخصت کے وقت دوباره جالندهر ميں قيام کرنے کا مکرر وعده ليا ريل روانه هوئي اور سب دوست رخصت هوئے - جب ريل کرتار پور کے استيشن پر پهونچي تو لاله رامچندر صاحب زميندار کرتار پور اور وهاں کے اسکول کے طالب علم اور چند اور لوگ جو براه مهرباني سيد صاحب کے ديکهنے کو آئے تهے استيشن پر موجود تهے - سيد صاحب سب سے ملے اور اُن کي تشريف آوري کا شکريه کيا لاله رامچندر صاحب نے ٩٧ جو بطريق چنده جمع کيئے تهے سيد صاحب کو نذر کيئے - اس چنده ميں مولوي سيد غلام محي الدين صاحب مدرس اور طلباء اسکول کا چنده بهي شامل تها جو ايسے چهوٹے اسکول کے غريب طالبعلموں نے ايک ايک آنه دو دو آنه کرکے جمع کيا تها - سيد صاحب نے اس چنده کو نهايت خوشي اور افتخار کے ساتهه قبول کيا اور کها که مجهکو اس چنده سے جو افتخار هوا هی بڑے بڑے نوابوں کے چنده سے بهي ايسا نهيں هوا *

جب هم بوٹاري کے استيشن پر پهونچے جهاں سے امرتسر دو استيشن باقي رهتا هی تو خواجه يوسف شاه صاحب رئيس امرتسر و ممبر ميونيسپل کميٹي سے جو مجلس اسلاميه امرتسر کي طرف سے بطريق استقبال آئے تهے ملاقات هوئي - اُن کو هم سے ملکر اور همکو اُن سے ملکر نهايت خوشي هوئي خواجه يوسف شاه صاحب دو دفعه عليگڈه بهي آچکے تهے مدرسة العلوم کے فونڈيشن اور افتتاح عمارت جديد مدرسة العلوم کے دونوں جلسوں ميں شريک تهے پوراني ملاقات نے اس تازه ملاقات کو زياده تر مزيدار کرديا تها خواجه يوسف شاه صاحب بهي هماري گاڑي ميں آبيٹهے هم سب دوستانه باتوں ميں مصروف هوئے اور ريل چل کهڑي هوئي *

اثناے راه ميں خواجه يوسف شاه صاحب نے سيد صاحب سے کها که امرتسر کے نوجوان تعليم يافته لوگوں نے يهه اراده کيا تها که آپ کي گاڑي کو

استیشن سے فرودگاہ تک بعوض گھوڑوں کے وہ نوجوان گھسیٹ کر لیجاویں سید صاحب نے کہا کہ نہایت بیہجا اور نا مناسب اور ہر ایک پہلو سے محض نا واجب اور خلاف مصلحت ہی اگر یہہ ارادہ فسخ نہیں ہوا تو میں ہرگز پسند نہیں کرونگا بلکہ امرتسر میں نہ ٹھہرونگا *

جب ہماري گاڑي امرتسر استیشن کے قریب پہونچي تو بزرگان امرتسر کا ایک بڑا مجمع جو سید صاحب کے استقبال کو آیا تھا دکھائي دیا پلیٹ فارم پر حاجي غلام حسن صاحب جو ایجوکیشن کمیشن میں ممبر بھي تھے اور شیخ غلام حسن صاحب آنریري مجسٹریٹ - منشي محکم الدین صاحب- میاں اسداللہ صاحب وکیل - خواجہ احمد حسن صاحب - میر غلام قادر صاحب بھي موجود تھے - سید صاحب نے تمام لوگونسے نہایت احسانمندي بھرے دل سے ملاقات کي - ایک پوري ہوٹل سید صاحب کے اور اُن کے همراہیوں کے ٹھہرنے کو تجویز کي گئي تھي اُس ہوٹل میں سید صاحب بمعیت خواجہ یوسف شاہ صاحب اور حسن اول وحسن مثنی یعني حاجي غلام حسن صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب کے تشریف لے گئے اور نہایت آرام سے اُترے - مجلس اسلامیہ امرتسر نے سید صاحب کي تشریف آوري کے انتظام کا اور جو جو کچھہ اُن کے لیئے کرنا تھا اُس کا پروگرام چھاپ کر مشتہر کیا تھا سید صاحب نے اُسکو دیکھکر تعجب کیا کہ ان بزرگوں نے ایک غریب آدمي کے آنے کے لیئے جو بغرض گداگري آیا ہی کیسا کچھہ اہتمام کیا ہی *

سید صاحب نے جو یہہ ارادہ کیا تھا کہ وہ کسیکي دعوت نہیں کھائے کے اور صرف نقد روپیہ ہي لینگے یہہ قاعدہ اول ہي منزل لودھیانہ سے ٹوٹ گیا تھا خان بہادر منشي قادر بخش خاں صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ لودھیانہ اور خان بہادر سردار محمد حیات خان بہادر سي ایس آئي جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر گورداسپور نے قبل شروع سفر بذریعہ خط و کتابت اس میں بہت تکرار کي تھي، قادر بخش خاں صاحب نے دو سخت اعتراض پیش کیئے تھے ایک یہہ کہ ہم لوگ بھي علیگڈہ آتے ہیں اور کثر آوینگے پھر ہم کو بھي ضرور ہوگا کہ نہ ہم آپکے ہاں ٹھہریں نہ کھاویں خیر یہہ بات تو ایک حجت الزامي تھی مگر جس دلیل نے کہ سید صاحب کو لاجواب کردیا وہ یہہ تھي کہ قادر بخش خاں صاحب نے لکھا

کہ آپ اپنی دعوت کا نقد روپیہ اول لے لیں اُس کے بعد آپکو ہم لوگوں کے ہاں ٹھہرنے اور کھانا کھانے میں کیا عذر ہی - محمد حیات خاں صاحب نے ایک لطیف بات یہہ لکہی کہ گورداسپور میں کوئی ہوٹل یا کوئی مقام ٹھہرنے کے لیئے نہیں ہی ڈاک بنگلہ نہایت چھوٹا سب لوگوں کی سمائی کے قابل نہیں ہی معہذا چوبیس گھنٹہ کے بعد سب کو وہاں سے نکال دیا جاویگا پس اگر میرے گھر پر نہ ٹھہروگے تو بجز سایہ درختان و میدان کے آپکو ٹھہرنے کے لیئے نہ کوئی جگہہ ملیگی نہ کھانیکو کچھہ ملیگا اتفاق سے جب گورداسپور پہونچے تو مینہ برسا تہا اور خوب ہی سردی ہوگئی تھی اگر خان بہادر کے گھر میں نہوتے تو وہاں سے زندہ نہ پھرتے - بہر حال سید صاحب کا مقصد پورا ہوگیا بلکہ بمصداق مثل مشہور کہ دوھری اور چپڑی ہوگئی ہر جگہہ دعوتیں اور مہمانیاں بھی خوب اوڑائیں اور دعوت کے نقد روپیہ بھی خوب لیئے *

امرتسر کے مسلمانوں نے جنکے سرگروہ خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب رئیس اعظم امرتسر تھے رات کے وقت ٹون ہال میں سید صاحب کے لیئے ایک ایوننگ پارٹی دی جس میں اسٹیشن کے یورپین اور ہندوستانی عمائد اور روساء سب مدعو تھے نہایت عمدگی اور خوش سلیقگی اور آرایش سے یہہ جلسہ ہوا ٹون ہال نہایت عمدہ تھا اور روشنی بھی نہایت خوب تھی ایک کمرے میں انواع اقسام کے میوجات اور طرح بطرح کی مٹھائیوں سے اور پھولوں کے گلدستوں سے میز سجے ہوئی تھی اور ایک کمرہ میں چاہ اور کافی کا کافی سامان مہیا تھا سب لوگ بے تکلف کھاتے پیتے تھے اور آپس میں دوستانہ ملاقات اور ہنسی خوشی کی باتیں کرتے تھے *

ہم سب کو زیادہ خوشی ڈاکٹر سید حسن صاحب بلگرامی کی ملاقات سے ہوئی جو ایک مشہور خاندان بلگرام کے رکن اور جناب مولوی سید حسین صاحب بلگرامی بی اے پریوٹ سکرٹری ہز ہائنس نظام حیدرآباد کے بھائی ہیں - ان پر مسلمانوں کی قوم کو نہایت افتخار ہی مسلمانوں میں یہی ایک صاحب ہیں جنہوں نے ولایت میں جاکر ڈاکٹری کا علم سیکھا اور نہایت عمدہ طور سے امتحانوں میں کامیاب ہوئے اور جس طرح یورپین ڈاکٹر عہدہ پاکر آتے ہیں اُسی طرح عہدہ پاکر وہ

هندوستان میں تشریف لائے هیں اور جو فوج که امرتسر میں مقیم هی اُس میں ڈاکٹر هیں *

غرضکه یهه جلسه نهایت حسن و خوبي سے انجام کو پهونچا بهت بڑي رات گئے سید صاحب خان بهادر خان محمد شاه خاں صاحب و دیگر احباب کا شکر ادا کرنے کے بعد رخصت هوئے اور اپني فرودگاه پر تشریف لائے *

چهبیسویں جنوري سنه ۱۸۸۴ع کو سید صاحب معه اپنے دوستوں کے خان بهادر آغا کلب عابد صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب اور خان بهادر خان محمد شاه خاں صاحب والد ماجد حاجي غلام حسن صاحب کي ملاقات کو تشریف لیگئے کلب عابد خاں صاحب نے نهایت زر کثیر صرف کرکے امرتسر میں ایک مکان طیار کرنا شروع کیا هی معلوم نهیں که کیا مکان بنیگا لوگ کهتے هیں که سرائے کے نام سے موسوم هوگا سب سے اول اُسکا نهایت عالیشان دروازه بالکل ایشیائي قطع کا نهایت پخته اور مضبوط بنا هی اُسکے پهلوؤں میں متعدد کمرے هیں بجز کواڑوں کے کسي جگهه اُس میں لکڑي نهیں لگائي گئي هی جب وه مکان طیار هوجاویگا جسکا ابهي پورا نقشه بهي مکمل نهیں هی تو نهایت عجیب مکان هوگا *

امرتسر کي جدید عمارتوں میں دو مسجدیں اور ایک سرائے بهي ذکر کے قابل هی *

پهلي مسجد

خان بهادر میاں محمد جان صاحب مرحوم نے بنائي هی جو امرتسر کے رئیس اور آنریري مجسٹریٹ بهي تهے مسجد عمده اور پخته هی بیس تیس هزار روپیه کے خرچ میں بني هوگي سنه ۱۲۸۹ هجري میں تعمیر هوئي هی اور اُسکے بننے کي تاریخ یهه هی —

عبادت خانه دین محمد

دوسري مسجد

شیخ خیرالدین صاحب آنریري مجسٹریٹ امرتسر نے بنائي هی پهلي مسجد سے بهي عمده هی سنه ۱۲۹۴ هجري میں طیار هوئي هی

اور چالیس پچاس هزار روپیه سے کم اُسپر صرف نهوا هوگا اُسکي تاریخ یهه هی *

جزاک الله في الدارین خیرا

سرائے جدید

امرتسر میں مسافروں کے ٹهرنے اور آرام پانیکے لیئے کوئي سرائے نهیں تهي خان بهادر خان محمد شاه خاں صاحب نے اپني فیاضي سے سنه ۱۲۹۴ هجري میں شیخ خیرالدین صاحب کي مسجد کے قریب ایک عمده اور پخته سرائے بنائي هی جسپر پچاس هزار روپیه صرف هوا هی یهه تینوں عمارتیں سوا لاکهه دیڑه لاکهه روپیه کے خرچ سے بني هیں جنکے تین شخص باني هیں - اس تذکره سے مقصد یهه هی که مسلمان اب بهي بهت کچهه فیاضي کرتے هیں مگر اسبات پر کم خیال کرتے هیں که مسلمانوں کو درحقیقت کس امر کي ضرورت هی *

سید صاحب نے جب ان عمارتوں کو دیکها تو کها که اگر یهه عمارتیں مسلمانوں کے مدرسے هوتے تو کیا عمده بات هوتي اُس وقت مجهکو بے اختیار کسي شاعر کا یهه شعر یاد آیا —

در طوف حرم دیدم دي پیر مغاں میگفت

ایں خانه بایں خوبي آتشکده با یستے

تیسرے پهر کو سید صاحب حسب درخواست ممبران مجلس اسلامیه ' امرتسر کے مدرسه اسلامیه میں تشریف لے گئے جسکے سالانه انعام کي تقسیم سید صاحب کي تشریف آوري پر ملتوي تهي - جس وقت سید صاحب اُس محله کي حد پر پهونچے جهاں وه مدرسه تها تو حاجي غلام حسن صاحب - منشي حکیم‌الدین صاحب - میاں اسدالله صاحب - شیخ شاه محمد صاحب - خواجه احمد حسن صاحب نے استقبال کیا - جسوقت سید صاحب نے مدرسه کے اندر قدم رکها تو تمام طلباء نے نهایت بلند آواز اور دلي جوش سے چیرز دي - مدرسه نمونجات دستکاري سے اور فرش و فروش میز و کرسي سے آراسته تها اس مدرسه میں پنجاب کے مڈل اسکول تک بالفعل پڑهائي هوتي هی اور ایک جماعت مذهبي علوم کے پڑهنے کي بهی هی - لوآر پرایمری کلاس میں ایکسو نو لڑکے اور

اپر پرایمري میں اُنتچاس اور مڈل میں بتیس اور مذهبي کلاس میں پچیس کل دوسو پندرہ لڑکے حاضر تھے اور رجسٹر میں دوسو پچاس لڑکوں کے نام درج تھے - پینتیس لڑکے بوجوهات مختلف غیر حاضر تھے - سید صاحب کو اسبات کے معلوم هونے سے که اس اسکول میں صرف اٹھارہ لڑکے مشنري اسکول کو چهوڑکر آئے هیں اور چهیاسٹهه لڑکے گورنمنٹ اسکول کو چهوڑکر آئے هیں کسیقدر دل تنگي هوئي اُنکا خیال تها که مشنري اسکول سے بهت کم لڑکے آئے اور گورنمنٹ اسکول سے جو لڑکے آئے اُن کي نسبت سید صاحب کو یهه تردد تها که اسکول کے ماسٹر گورنمنٹ اسکول کے ماسٹروں سے عمده هیں یا نهیں مگر اُنهوں نے اُسوقت اپنے اس خیال کو کچهه ظاهر نهیں کیا - سید صاحب کو اسبات کے دریافت هونے سے که اس مدرسه میں سني اور شیعه اور هندو سب داخل هیں نهایت خوشي هوئي - مجهکو اسبات کا افسوس هوا که مڈل کلاس میں صرف چوده مسلمان تھے اور چوبیس هندو اور اپر پرایمري کلاس میں اُنتیس مسلمان تھے اور چهبیس هندو اور لوآر پرایمري کلاس میں ایکسو اکیس مسلمان تھے اور بارہ هندو جس سے صاف ثابت هوتا هی که هر جگهه مسلمانوں کي تعلیم کسقدر گهٹي هوئي هی هرجگهه اعلی کلاس میں مسلمانوں کي تعداد بهت هي کم دکهائي دیتي هی *

خان بهادر خان محمد شاه خاں صاحب بهي اس مجلس میں بطور سرپرست مدرسه موجود تھے - جب سید صاحب اپني کرسي پر بیٹهه گئے تو خواجه یوسف شاه صاحب نے اسطرح پر تقریر کي :-

تقریر خواجه یوسف شاه صاحب منجانب ممبران مدرسه اسلامیه امرتسر

جناب آنریبل سید صاحب بهادر —

مجهکو ممبروں نے هدایت کي هی که کچهه مختصر سا حال اس مدرسه کا آپکي خدمت میں عرض کروں دس بارہ برس هوئے که امرتسر کے بعض معزز لوگوں کو یهه خیال هوا که دنیوي تعلیم کے سوا دیني تعلیم میں بهي ضعف آتا جاتا هی اسلیئے ایک سرمایه ایسا جمع کیا جاوے

جس سے ایک مدرسہ یہاں اس غرض سے قایم ہو کہ بچوں کو دونوں طرح کي تعلیم دیجاے مگر سرمایہ کافي نہونیکے سبب سے کوئي قاعدہ یا ضابطہ تعلیم کا جاري نہوسکا لیکن مسجد میں ایک مدرسہ قایم کیا گیا جس میں مروجہ علوم دیني و دنیوي جاري کیئے گئے اس میں کوئي شک نہیں ہی کہ دنیوي ترقي بغیر انگریزي داني کے نہیں ہوسکتي مگر ہملوگوں سے کچھہ بن نہیں پڑتا تھا خوش قسمتي سے جناب نواب صاحب بہاول پور یہاں تشریف لائے اور ہم لوگوں نے اُنکي خدمت میں مدرسہ کا حال ظاہر کیا اور اُنہوں نے براہ مہرباني سو روپیہ ماہواري اُسکے صرف کے واسطے منظور فرمایا وہ مدد ہملوگوں کو ملنے لگي اور اُمید ہی کہ جاري رہیگي آمدني کي ترقي ہونے کے سبب سے انگریزي کي تعلیم بھي جاري کردي گئي اسوقت یہاں پر منجملہ دو سو پچاس طلبہ درج رجسٹر کے دو سو پندرہ حاضر ہیں کل طلبہ میں سے ایک سو اٹھتر سني گیارہ شیعہ اور اکسٹھہ ہندو ہیں ہملوگوں نے گورنمنٹ سے بھي مدد کي درخواست کي ہی جناب سر چارلس ایچیسن صاحب اس ملک کے لفٹننٹ گورنر جنکو تعلیم کا بہت خیال ہی یقینا براہ مہرباني مدد کرینگے اور اس خیال سے ایک سال میں اس مدرسہ میں انٹرنس تک کي تعلیم جاري ہونے کا خیال ہی محتاج مسلمان طالب علموں کے لیئے جو صرف دیني تعلیم چاہتے ہیں انتظام کرنا ضروري تھا اس سے انجمن اسلامیہ امرتسر نے ایک مذہبي تعلیم کي جماعت قایم کرنیکي تجویز کي ہی اس ملک میں دیني تعلیم میں ترقي کرنے سے ایک نتیجہ پیدا ہوتا ہی کہ وہ پنجاب یني ورسٹي میں امتحان دیکر مولوي یا مولوي عالم کا درجہ حاصل کرسکتا ہی اس مدرسہ میں جو طلبہ کے واسطے سالیانہ انعام تجویز ہوا تھا وہ ابتک اُنکو دیا نہیں گیا اور آرزو تھي کہ وہ انعام آپ کے ہاتھہ سے تقسیم کیا جاے میں ممبروں کي طرف سے درخواست کرتا ہوں کہ آپ براہ مہرباني اپنے ہاتھہ سے طالب‌علمون کو تقسیم فرمائیں - سید صاحب نے بسم‌الله کرکے جو لڑکے انعام پانے والے تھے اور اُن میں سے مندرجہ ذیل حاضر تھے اُنکو انعام تقسیم کیا - شاہ ہدایت - حافظ رحمان - الله دین - غلام حیدر - گوپي رام - احمد الله - مولا بخش - رحمت‌الله - نراین داس - رام سنگھہ - حسین بخش - مہر بخش -

رحمت الله ثاني - غلام مصطفى - يوسف شاه - مهردين *

بعد تقسيم انعام کے سيد صاحب کھڑے هوئے اور يهه تقرير فرمائي *

تقرير سيد صاحب

جناب پريسيڈنٹ اور ارکان مجلس —

ميں انجمن اسلاميه کے ممبروں کا جو اس مدرسه کے باني هيں اور جو وه ابهي چهوٹا دکهلائي ديتا هی مگر جسکي نسبت خدا سے اُميد هی که اُسکے فضل سے کسيوقت بڑا مدرسه هوجائيگا نهايت شکر کرتا هوں که اُنهوں نے مجهسے عاجز آدمي سے درخواست کي که ميں يهاں حاضر هوکر انعام تقسيم کروں گو ميرے هاتهه اس انعام کے تقسيم کرنے کے لايق نهوں مگر انجمن اسلاميه کے ممبروں کے ارشاد کي تعميل سے ميںنے اُسکو تقسيم کيا هی خدا کرے يهه تقسيم اس اسکول کو اور اسکول کے لڑکوں کو مبارک هو (چيرز) ميرے دوست خواجه يوسف شاه صاحب نے اس اسکول کا کچهه حال اور اُسکي بنا اور قيام کا کچهه تاريخي حال بيان کيا هی مجهے اُسکے سننے سے خوشي بهي هوئي اور افسوس بهي هوا ميں خيال کرتا هوں که خوشي کے اظهار سے پهلے افسوس کا بيان کروں تاکه آپ کو منتظر نرهنا پڑے معلوم هوا که مدت سے يهاں کے بزرگوں کو ايک ايسے اسکول کے قايم کرنے کا خيال تها - جيسے روشن ضمير ممبر اور اپني قوم کے ليئے دين و دنيا کي ترقي چاهنے والے اس شهر ميں هيں جو شهر که چهوٹا بهي نهيں هی اور مسلمانوں کي آبادي کے لحاظ سے تجارت گاه هونے کے سبب سے بمقابله اور مقاموں کے کم آباد اور کم دولتمند بهي نهيں هی کسي اور شهر ميں کم تر هونگے مگر افسوس هی که اُنهوں نے کوئي ايسا کام نهيں کيا جسکي اُميد آگے چلکر کچهه زيادہ هو مسلمانوں کا شهر مسلمان نيک لوگوں کي آبادي مسلمانوں کي تجارت گاه هونے کے لحاظ سے يهه امر بڑے افسوس کا هی که يهه مدرسه رياست بهاول پور کي مدد پر چل رها هو اور پهر اُس پر گورنمنٹ کي مدد کي بهي حاجت هو اگر ميں سنتا که شهر کے مسلمانوں نے فياضي سے اسقدر مدد دي که اخراجات سے بهي زيادہ روپيه هوگيا تو ميں بهت خوش هوتا آپ مجهکو معاف کيجيئے گا ميں اپنے اس خيال کے اظهار

سے باز نہیں رہ سکتا کہ مجھے اُمید ہی کہ اپ لوگ کسی دن اسطرف متوجہہ ہوکر اپنے معمولي اور خصوصاً غیر ضروري اخراجات اور اپنے ارام کے مصارف اپني رسومات کي فضول خرچیوں کو کم کرکے اپنے بچوں کے حال پر رحم کرکے اُپس کي اُمداد سے اس مدرسہ کو غني کرینگے اور اعلی درجہ تک پہونچاوینگے اے میري قوم کے لوگوں کیا هماري قوم ایسي بھي نہیں رهي هی کہ اپنے بچوں کي ابتدائي تعلیم کا بھي بغیر بھاول پور کي ریاست اور گورنمنٹ کي مدد کے بندوبست نہ کرسکے کیا اب هماري قوم کے لوگ اپنے بچوں کي روٹي اور کپڑے کے واسطے بھي گورنمنٹ کو تکلیف دینگے اور اُس سے مدد مانگینگے آپ خوب خیال رکھیئے کہ گورنمنٹ کي مدد همارے آزادانہ انتظام میں کچھہ نکچھہ مخل هوتي هی جو هم کرنا چاهتے هیں اُس میں بہت سي پابندیاں کرني پڑتي هیں تمھاري ذاتي مدد میں تمکو کسي کي پراوہ نہوگي جب تم اپني مدد سے اپنا مدرسہ جاري کروگے تمکو اختیار هوگا چاهو قران پڑھاؤ چاهو مذهب کي تعلیم کرو چاهو فارسي کا درس دو غرضکہ جو چاهو سو کرو یہہ باتیں هرگز تمکو اُسوقت تک حاصل نہیں هوسکے گیں جب تک تم گورنمنٹ کے ایڈ پر اپنا مدرسہ چلانا چاهو کچھہ شک نہیں هی کہ تم اس لایق هو اور ضرور هو کہ یہہ کیا ایک اسکول هی تم بہت بڑا اسکول قایم کرسکتے هو قوم کے حال پر یہي امر بڑا افسوس دلانے والا هی کہ هم لوگ قوم کے سوا گورنمنٹ کي مدد ڈھونڈھتے هیں مگر یہہ افسوس اسي اسکول پر نہیں هی بلکہ هرجگھہ یہي افسوس هی هم خود بھي اسی افسوس میں شامل هیں صرف اتنا فرق هی کہ جب هماري قوم چھوٹے چھوٹے کاموں کے لیئے بھي بیروني امداد پر بھروسا کرتي هی تو یہہ افسوس زیادہ هو جاتا هی - مجھے جس بات کي خوشي هوئي وہ یہہ هی کہ هماري قوم جو بالکل غفلت میں پڑي تھي اور اُسکو ذرا بھي خیال نہ تھا کہ اپني اولاد کے واسطے اپنے بچوں کے لیئے کیا کرنا چاهیئے اُسپر اب لوگ متوجہہ هوئے هیں زیادہ خوشي اسبات سے هی کہ یہہ امر کچھہ امرتسر هي میں نہیں هی بلکہ اور مقاموں میں بھي اسي قسم کي کارروائي هورهي هی بڑي خوشی کي بات هی کہ امرتسر نے بھي اس معزز کام کو اختیار کیا هی اور آپ لوگوں کي کوشش امرتسر میں ایک اسکول قایم کرنے کي طرف مایل هوئي هی اور اُسمیں

مذهبي تعليم کي بهي بنياد پڑي هی يهه وه خيال هی جو باره برس پهلے ميرے خيال ميں آيا تها ميں نے خيال کيا تها که هر مسلمان جو خدا پر يقين رکهتا هی اور جو اسلامي مذهب رکهتا هی اُسپر فرض هی که اپنے بچوں کي ديني تعليم سے بهي غافل نهو مينے جو انعام آپ کے کهنے سے تقسيم کيا اور شايد يهه پهلي عزت هی جو آپنے مجهکو دي هی تو اسبات کے ديکهنے سے مجهے زيادہ خوشي هوئي که چهوٹي عمر کے لڑکے بهي انعام پانے والوں ميں شامل تهے جسقدر ايسے لڑکے اس قسم کے انعام پانے والوں ميں شامل هوں اُسيقدر قوم کو ملک کو اسکول کو مبارک باد دينا چاهيئے اسي سے آيندہ ملک کي بهبودي اور ترقي کي اُميد هی مجهے اُميد هی که يهه جماعت روز بروز ترقي کريگي - آپ مجهے معاف کرينگے اگر ميں کچهه اپنا خيال بچوں کي مذهبي تعليم کي نسبت بيان کروں کتب مذهب اسلاميه ميں اعلی سے اعلی مسايل عقايد اور ادنی سي ادنی باتيں بهي بيان هوئي هيں بهت سے ايسے مسايل بهي هيں جو اس ليئے کتابوں ميں مندرج هيں که اگر اتفاقيه ضرورت پيش آوے تو جسکو ضرورت هو ديکهه لے يا پوچهه لے جب اسقدر جزئيات اُن کتابوں ميں مندرج هيں تو ضرور هی که اُن ميں بهت سے مسايل ايسے بهي هيں جن کو بهائي بهن سے باپ بيٹے سے صاف صاف بيان نهيں کرسکتا مذهب اسلام ميں جهاں اور بهت بڑے بڑے اصول هيں وهاں يهه بهي بهت بڑا اصول هی که الحياء من الايمان اسليئے ميں مذهبي کتابونکے معلموں سے نهايت عاجزي سے کهتا هوں که اُن مسايل کي تعليم اسطرحپر هوني چاهيئے که لڑکوں کي حيا باقي رهے اور يهه نوبت نه آجاے که لڑکوں ميں بے غيرتي آوے اور اُن کے ساتهه کے غير مذهب کے لڑکے بلکه خود اسي مذهب کے لڑکے باهر جاکر دل لگي کي طرحپر هنسي اوڑاويں حجاب اور شرم جس چيز سے باقي رهے اُسيطرح پر تعليم هوني چاهيئے اور اسکا خيال رکهنا نهايت ضرور هی *

اب ميں اسکول کے مسلمان طلبه کي نسبت چند لفظ کهنا چاهتا هوں اگرچه اکثر لڑکے بهت چهوٹي عمر کے هيں جو شايد اسبات کو اچهي طرح نه سمجهه سکيں ليکن کچهه لڑکے زيادہ عمر کے بهي هيں اس ليئے ميرا يهه کهنا شايد بيجا نهوگا - هماري قوم کے لڑکے اس بات کو ياد رکهيں

کہ ہمارا باعث نجات طریقہ اسلام کا ہی اُسکو ہم قایم رکھیں اسلام نے ہمکو یہہ بھي سکھایا ہی کہ اپنے ساتھیوں کے ساتھہ دوستانہ اور برادرانہ سلوک رکھیں میں اس اسکول کو مبارک باد دیتا ہوں کہ اس میں ہندو اور مسلمان دونوں قوم کے لڑکے شامل ہیں ہندو ہمارے ہموطن بھائي ہوگئے ہیں جس نے جامۂ انسانیت پہنا ہی اُس کي یہہ خواہش ہوگي کہ ہندوستان میں دونوں قومیں برابر ترقي کریں ہندو ہوں یا مسلمان یا ہندوستان کي کوئي قوم ہو ملک کي بہتري کے لیئے سب کو ایک ہونا چاہیئے اسکول کے طالب علموں میں علاوہ ہموطن بھائي ہونے کے اسکول بھائي ہونے کي بھي صفت ہوتي ہی اُمید ہی کہ یہہ طالب علم پبلک لیف کے زمانہ کو پہونچکر باہم محبت رکھینگے جس سے ملک کو ترقي ہوگي اب میں دوبارہ شکریہ کرتا ہوں اُس عزت کا جو ممبروں نے مجھے دي ہی اور جس سے مجھکو ان چند الفاظ کے کہنے کا موقع ملا (چیرز) *

اس کارروائي کے ختم ہونے پر اُسي جلسہ میں جملہ مدرسین مدرسہ کي جانب سے مندرجہ ذیل ایڈریس بطور شکریہ سید صاحب کي خدمت میں پیش ہوئي *

شکریہ

جو مدرسین مدرسۃ المسلمین امرتسر نے جناب آنریبل سید احمد خاں صاحب خان بہادر سي ایس آئي کي خدمت میں پیش کیا

عالي جناب -

ہم جملہ مدرسین مدرسۃ المسلمین امرتسر ہندو و مسلمان آپ کي تشریف آوري سے جس کے لیئے ہم کیا بلکہ ہر شخص بہت دنوں سے اور دل سے مشتاق و منتظر تھا — اپني اُمیدوں کے حسب منشاء پورا ہونے پر اعلی درجہ کي خوشي اور مؤدبانہ شکریہ کا اظہار کرتے ہیں *

جب ہم یہہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے وہ بزرگ آج ہمارے سامنے موجود ہیں جو تھوڑا عرصہ گذرا کہ مقام پٹنہ میں ایک جم غفیر کے سامنے بآواز بلند

هندو اور مسلمانوں کو هندوستان کي دولهن کي دو رسيلي آنکهيں قرار ديکر
اُسکي خوبي اور قدر و منزلت کے لیئے يهه ضروري تصور فرماتے تهے که برابر
دونوں کي غور و پرداخت هو برابر دونوں کو فروغ هو - جب هم يهه ديکهتے
هيں که همارے غريب اور کس مپرس ملک کي ترقي کے وه سچے خير
خواه همارے سامنے موجود هيں جو اپنے قلم جادو رقم سے لارڈ مکالي کي روح
ميں جان ڈالتے هيں اور اپني تحريروں سے اُن لوگوں کي تحريروں اور
تقريروں کو رد کرتے هيں جو اهل هند کي تعليم کو مشرقي علوم کي متعدد
کتابوں اور پرانے اور نامکمل خيالات پر محدود رکهنا چاهتے هيں جب هم
يهه ديکهتے هيں که آج همارے مدرسه ميں همارے اور هماري آينده نسلوں
کي علمي اور عقلي اور اخلاقي ترقي کے وه سچے سرچشمے رونق افروز هيں
جنهوں نے اپني کبهي جنبش نه کهانے والي همت اور استقلال اور اپني
تحرير و تقرير کے پر زور اثر سے هندو مسلمان بلکه بڑے بڑے مقتدر فاتح قوم
کے آراکهن سے بهي بلا قيد - مذهب چنده لیکر مقام علیحدہ میں وہ عالیشان
اور مشهور و معروف کالج قايم کيا جس ميں ابتدائي تعليم سے ليکر
يونيورسٹي کي انتهائي تعليم تک کا بندوبست هی اور جو اپني حيرت
انگيز ترقي سے اس ملک کے تمام پرانے کالجوں سے سر برآورده هوتا جاتا
هی اور جب هم يهه ديکهتے هيں که همارے پچهتر کروڑ هندوستانيوں کے
وه فصيح البيان خير خواه آج يهاں تشريف فرما هيں جو اپنے ملک کے
وکيل هوکر کلکته کونسل هال ميں کهڑے هوکر بيدهڑک اپنے بے زبان موکلوں
کي وکالت کرتے تهے - اُنکے حقوق کي طرف گورنمنٹ کو توجهه دلاتے تهے -
اُن کي شکايات سے گورنمنٹ کو مطلع کرتے تهے - اُن کي امن و آسايش کے
ليئے نيک قوانين بنانے ميں صلاح ديا کرتے تهے - تو همارے دل اُس حقيقي
خوشي اور احسانمندي سے لبريز هو جاتےهيں جو هر شخص کے دل ميں
اپنے مربي اور محسن کي تشريف آوري سے ايک زبردست اثر پيدا کيا
کرتي هی جس کے روکنے سے وه قدرتاً عاجز هوتا هی — کيا ممکن هی
که جس وقت هم يهه خيال کريں که وه سب کار نمايان جو کا گننا بهي
اس وقت بهت مشکل معلوم هوتا هی همارے ملک هي کے ايک عالي
دماغ اور بلند همت عالي وقار کي هيں تو همارے دلميں خوشي اور فخر نهو -

کیا ممکن ھی کہ وہ مرد خدا جس کا نام اُن سب کارنمائیوں کے سبب سے ھر خاص و عام کی زبان پر چڑھا ھوا ھی ھمارے شہر میں تشریف فرما ھو اور ھمارے مدرسہ تک قدم رنجہ فرماوے اور ھم اس میں اپنا اعزاز و امتیاز سمجھکر اُس کا شکریہ نہ بجا لاویں — نہیں ھرگز نہیں — بلکہ ھم اسے اپنی خوش قسمتی و فخر سمجھکر بڑے ادب سے یہہ دعا کرکر ختم کرتے ھیں کہ خداوند تعالی آپ کی عمر کو درازی بخشے اور آپ کے قوائے جسمانی اور دماغی کو جو اپنی قوم و ملک کی بہتری کو اپنا اعلی فرض جان کر اُس کی ترقی و بہبودی میں مصروف رھنا اپنا فخر جانتے ھیں تقویت دے — اور جس قدر خیر خواھی اور ھمدردی آپ کے دل میں ھی اُس کو اور بھی زیادہ کرے — اور اس کے اظہار و تکمیل کا پورا پورا سامان آپ کے در دولت پر ھمیشہ مہیا رکھے — آمین ثم آمین *

تم سلامت رھو ھزار برس

ھر برس کے ھوں دن پچاس ھزار

تقریر سید صاحب بجواب ایڈریس مدرسہ اسلامیہ امرتسر

حضرات مدرسان مدرسہ اسلامیہ —

میں آپ کا دلی شکریہ اس ایڈریس کے پیش کرنے کا خصوصاً اُن الفاظ کا جو آپنے براہ عنایت میری نسبت ظاھر کہنے ادا کرتا ھوں آپنے اپنی ایڈریس میں مدرسۃالعلوم کا کچھہ ذکر کیا ھی اور میری کوششونکا کچھہ بیان کرکے مجھکو اُسکا بانی قرار دیا ھی مگر حقیقت میں میں اُسکا مستحق نہیں ھوں کیونکہ میںنے تنہا کچھہ نہیں کیا اور نہ کرسکتا تھا اس تعریف کے مستحق اور بانی ھونے کے لقب پانے کے اور بہت سے لوگ مستحق ھیں جنھوں نے اس میں کوشش کی اور مدد دی ھی جن میرے دوستوں نے اُسمیں مدد کی اور جو بانی ھونے کے لقب کے سزاوار ھیں اُن میں سے دو دوست وہ ھیں (حاجی محمد اسمٰعیل خانصاحب

رئیس دتاولي اور راقم اثم اقبال علي کیطرف اشارہ کیا) جو یہاں بیٹھے ھیں اور وھي بشمول اور دوستوں کے اس تعریف کے مستحق ھیں آپنے ھندوؤں کے ساتھہ ھمدردي کرنے کا جو بیان کیا ھی اُس کے متعلق میں اپنا خیال چند مختصر لفظوں میں ادا کرنا چاھتا ھوں میرا خیال یہہ ھی کہ مذھب اسلام کا سب سے بڑا اصول خدا کو ایک جاننا اور انسانوں کو بھائي سمجھنا ھی آپ خیال کیجیئے کہ انسان کي زندگي دو حصوں میں بسر ھوتي ھی ایک مذھب کے متعلق دوسرا دنیوي امور کے متعلق مذھب کي روسے نہ میں کسي ھندو کي چتا پر جلونگا نہ کوئي ھندو میري قبر میں دفن ھوگا مگر جو مخلوق کہ ایسي پیدا ھوئي ھی جیسہکہ ھم - جیسي صورت خدا نے ھماري بنائي ھی ویسي ھي اُنکي بھي بنائي ھی — جسطرح کہ ھم آنکھہ ناک کان رکھتے ھیں اُسیطرح وہ بھي آنکھہ ناک کان رکھتے ھیں - پس جو مخلوق اس صورت کي ھو اُن کے آپس میں بھائي ھونے میں کچھہ شک نہیں اور یھي سبب ھی کہ ایک کا دوسرے سے دنیوی امور میں بہت کچھہ تعلق ھی پس اُن سب کے ساتھہ اُسطرح سے ملنا لازم ھی جسطرح اپنے بھائي سے اور اُنکو بھي ایسا پیار کرنا انسانیت کا مقتضی ھی جیسا اپنے بھئے کو (چھوڑ) *

خواجہ یوسف شاہ صاحب نے تحریک کي کہ سید صاحب کي تشریف آوري کي تقریب میں مدرسہ میں دو دن کي تعطیل کیجاوے حاجي غلام حسن صاحب نے تائید کي اور تعطیل منظور ھوئي *

اس کے بعد جلسہ برخاست ھوا اور جسطرح پر لوگوں نے سید صاحب کا استقبال کیا تھا اُسیطرح پر مشایعت کي *

اس جلسہ کے ختم ھونے کے بعد خواجہ یوسف شاہ صاحب اور حاجي غلام حسن صاحب اور شیخ غلام حسن صاحب سید صاحب اور اُن کے ساتھي دوستوں کو امرتسر کے سرکاري باغ کي سیر دکھانے کو لے گئے - باغ نہایت ھي خوبي اور عمدگي سے آراستہ ھی اور نہایت پر فضا اور دلکشا ھی - سکھوں کے زمانہ حکومت کے اکثر مکانات جو اُن کي حکومت کو یاد دلاتے ھیں وھاں موجود ھیں اور تصرفات جدیدہ سے ایسے ھی زیادہ تر مفید ھوگئے ھیں جیسہکہ حکومت کي تبدیلي پنجاب کو مفید ھوئي

هی - وهاں ایک - دوحاشمه مکان بنا هوا هی اُسکے ایک طرف اوپر کے درجه میں کتب خانه هی باقي درجے آرام و آسایش کے لیئے مہیا هیں *

ایک امر جو قابل غور اور لایق عبرت هی اور جس سے ایک جهلک اسبات کي دکهائي دیتي هی که قومي ترقي کسطرح هوتي هی اس مکان میں مشاهده هوتي تهي یعني اُس کے نیچے کي منزل کا بڑا هال ایک یورپین گرانڈ افسر کي تجویز سے بطور تهیٹر کے آراسته کیا گیا هی - جب کسي کار خیر یا قومي رفاه عام کے کام کي ضرورت هوتي هی تو لایق انگریز اور عالي خاندان قابل لیڈیاں س میں تماشا کوتي هیں اور گاتي هیں اور تماشا دیکهنے والوں کو جن میں یقین هی که بجز گورے منهه والوں کے کالے منهه والا کوئي نهیں هوتا دام دیکر ٹکٹ خریدنا هوتا هی اور اسطرحپر جسقدر روپیه جمع هوتا هی اُس کام میں صرف کیا جاتا هی *

سید صاحب همیشه کها کرتے هیں که هم نے مدرسةالعلوم کے لیئے روپیه جمع کرنے کي هر طرح پر کوشش کي امیروں سے التجا کي والیان ملک سے درخواست کي قوم سے بهیک مانگي غیرت کو طاق پر رکها اور غیر قوموں کے سامنے گداگري کے لیئے هاتهه پهیلایا لاٹري کا جوا کهیلا مگر پوري کامیابي نهیں هوئي قوم کي اور ملک کي حالت یهه هی که کهیل تماشے ناچ رنگ مسخرا پن سے روپیه وه دیتے هیں پس اگر کالج کمیٹي کے ممبر بهي ملکر ایک تهیٹر بنائیں اور خود مقدس مقدس ممبر اُس میں گانے والے اور تماشا کرنے والے هوں تو صرف تین چار شهروں میں تماشاکرنے سے کافي روپیه هاتهه آجاوے - اُنهوں نے فرمایا که خیال کرو که جب هماري یهه قومي تهیٹر کي پارٹي کسي شهر میں پهونچے اور اشتهار دیا جاوے که مولوي سمیع الله خاں بهادر سب جج علیگڈه اسطرح کا سوانگ بهرینگے اور مولوي سید فریدالدین احمد خاں بهادر سب جج کانپور یوں یوں روپ بدلینگے - مولوي سید زین العابدین خاں بهادر سب جج آگره اسطرح ٹهٹول کرینگے - مولوي سید مهدي علي خاں منیر نواز جنگ بهادر ریونیو سکرٹري گورنمنٹ نظام حیدرآباد یهه غزل گاوینگے — مولوي مشتاق حسین صاحب ممبر صدر بورڈ ریونیو حیدرآباد کے هاتهه میں دُبّره هوگا اور محتسب کا سوانگ دکهاوینگے اور لوگ تکرار کرینگے که " محتسب را درون خانه چکار " منشي محمد ذکاء الله صاحب پروفیسر میور سنٹرل کالج الهآباد " چه غم " کا

تماشا دکھاوینگے — مولوي سید اقبال علي اسطرح سے هنس مکھ جوان رعنا کا سوانگ بھرینگے — مولوي سید مہدي حسن صاحب یاد فراموش کي نقل کرینگے اور سید میر تراب علي صاحب ڈپٹي کلکٹر بہادر ایٹھ پھواز بڑھیل کے روٹھے بیٹھنے کا تماشا کرینگے — مولوي خواجہ محمد یوسف صاحب وکیل علیگڈہ کفایت شعاري کے ساتھہ سوداگروں کي دوکانوں اور نیلاموں کے مجمع میں اسباب خریدنے کي نقل کرینگے - نواب ضیاء الدین احمد خاں بہادر پرستان کے بادشاہ بنکر آوینگے - وزیر الدولہ مدبرالملک خلیفہ سید محمد حسن خاں بہادر پرنس بسمارک کي نقل اوتارینگے - مولوي الطاف حسین صاحب حالي اپنا مسدس گاوینگے اور فلاں صاحب یہہ نقل کرینگے اور فلاں صاحب وہ نقل کرینگے اُن صاحب کے گلے میں ڈھولک ہوگي اور وہ صاحب سارنگي بجاوینگے اُن کے ہاتھہ میں مجیرے ہونگے اور اُن کے پاس دوتارا اور آنریبل سید احمد خاں بہادر سي ایس آئي بمصداق اس شعر کسي شاعر تجربہ کار کے کہ —

رو مسخرگي پیشہ کن و مطربي آموز
تا داد خود از کہتر و مہتر بستاني

ہر ایک مجلس کے مسخرے ہونگے — تو کسقدر لوگ تماشا دیکھنے کو آوینگے اور کسقدر روپیہ ہاتھہ آجاویگا - اگر ہم لوگ ایسا کریں اور اسطرح پر اپني قوم کي بھلائي کے لیئے روپیہ جمع کریں تو دنیا میں کوئي قومي عزت ایسي نہیں ہی جو اس پارٹي کو نصیب نہو اور عقبی میں کوئي اعلی سے اعلی رتبہ ثواب کا ایسا باقي نرہے جو یہہ پارٹي حاصل نکرے *

اگرچہ میں نے اس تحریر میں بہت گستاخي کي ہی مگر مجھکو معاف کیا جاویگا کیونکہ - سید صاحب ہي کے یہہ الفاظ ہیں جو میں نے لکھے ہیں *

اس مقام پر امرتسر کي ایک خاص بات کا بیان کرنا بے موقع نہوگا - امرتسر میں مسلمانوں نے بھي مثل پارسیوں کے تھیٹر بنایا ہی - سنا ہی کہ وہاں عمدہ نقلیں ہوتي ہیں اور گانا بھي اچھا ہوتا ہی — تھیٹر بنانا اور مردوں کو عورتوں کے کپڑے پہناکر عورت بنانا جیسیکہ پارسي تھیٹر والے کرتے ہیں نہایت حماقت کي بات ہی — مثل مشہور ہی کہ " جب ناچنے نکلے تو گھونگٹ کاہیکا " یا تو کوئي ایسي نقل نہو جس میں عورتوں

کي نقل بنانے کي ضرورت هو ورنه تهيٹر ميں عورتوں کي جگهه عورتوں هي کا هونا چاهيئے - ميں نے سنا هی که امرتسر کے تهيٹر ميں درحقيقت عورتوں کو بهي شامل کيا هی *

لوگوں نے بيان کيا که اُس تهيٹر ميں مسلمانوں کے قومي تنزل کي بهي نقل هوتي هی اور مسدس حالي کے بند گائے جاتے هيں - اُس نقل ميں ايک مقام نهايت موثر آتا هی اور لوگوں کے دل پر بهت اثر کرتا هی - ايک پرده کهولا جاتا هی جس ميں سمندر لهريں مارتا هوا اور ايک جهاز جس ميں لوگ سوار هيں طوفان ميں آيا هوا اور ڈوبتا هوا دکهائي ديتا هی - اُس وقت مسدس حالي کا يهه بند گايا جاتا هی *

جهاز ايک گرداب ميں پهنس رها هی
پڑا جس سے جو کهوں ميں چهوٹتا بڑا هی
نکلنے کا رسته نه بچنے کي جا هی
کوئي اُن ميں سوتا کوئي جاگتا هی
جو سوتے هيں وه مست خواب گراں هيں
جو بيدار هيں اُن په خنده زناں هيں
کوئي اُن سے پوچهو که اے هوش والو
کس اُميد پر تم کهڑے هنس رهے هو
برا وقت بيڑے پر آنے کو هی جو
نه چهوڑيگا سوتوں کو اور جاگتوں کو
بچوگے نه تم اور نه ساتهي تمهارے
اگر ناؤ ڈوبي تو ڈوبينگے سارے

گانے والا يا گانے والي ان بندوں کے گانے ميں موقع به موقع اُس جهاز کي طرف جو ڈوبنے کو هو رها هی اشاره کرتي جاتي هی - اس کا ايسا سما بنده جاتا هی که لوگوں کي آنکهوں ميں سے آنسو نکل پڑتے هيں *

مجهکو اس تهيٹر کے ديکهنے کا نهايت شوق تها مگر سيد صاحب نے ايسي باتيں کهيں جنسے ميرا دل ٹهنڈا هوگيا - سيد صاحب نے کها که هر ملک ميں کچهه تفريح کا بهي سامان هونا چاهيئے جس سے وه لوگ جو اپنے دماغ کي قوت مفيد اور عمده کاموں ميں صرف کرتے هيں کسي وقت تفريح بهي حاصل کريں — تهيٹر ميں ايک لازمي امر يهه هی که

نصیحت آمیز باتوں اور بداخلاقي کے عیوب دکھانے کے ساتھہ ایسي باتیں بھي هوتي هیں جو بد اخلاقي یا بدنفسي کي باتوں کو بھي یاد دلاتي هیں یا سکھاتي هیں پس تھیٹر ایسے ملک میں هونا چاهیئے که جهاں تعلیم نے اور سوسئیٹي نے لوگوں کے دل پر ایسا اثر کردیا هو که اُن کے دل پهلي قسم کي باتوں سے موثر اور دوسري قسم کي باتوں سے ذهول کرنے کے قابل هوں - هندوستان کي حالت ایسي نهیں هی - یهاں مفید کام تو کوئي نهیں کرتا پهر اگر تفریح هي تفریح هو تو کیا هوگا — علاوه اس کے دل میں نهایت مختلف اثر پیدا هوتا هی بجاے اس کے که پهلي قسم کي باتوں سے وه موثر اور دوسري قسم کي باتوں سے ذهول کریں وه دوسري قسم کي باتوں سے موثر هوتے هیں اور پهلي قسم کي باتوں سے ذهول کرتے هیں — سید صاحب نے فرمایا که جب میں قاهره دارالسلطنت مصر میں تها تو ایک دن وهاں کے عجایب خانه کو جس میں قدیم مصریوں کي نهایت قدیم چیزیں اور ممیاں موجود هیں دیکھنے گیا تها اتفاقاً وهاں مصر کے ایک پاشا بھي جن کا نام مصطفی تها یا اور کچھه تشریف لائے — اسمعیل پاشا خدیو سابق مصر نے جو تھیٹر قایم کیا تها اور اُس کے لیئے نهایت عمده عمارت بنائي تهي اُس کا ذکر هوا سید صاحب نے نهایت مختصر لفظوں میں کها که پهلے ملک کي حالت درست کرلو تب تھیٹر بناؤ *

اسي رات ٹون هال میں بزرگان امرتسر کي جانب سے ایک اڈریس سید صاحب کو دیا گیا یهه اڈریس نهایت عمده و خوشخط لکها هوا تها اور بهت خوبي سے اُسپر طلائي کام بنایا گیا تها دوسو پچاس عماید امرتسر جنکے سرگروه جناب خان بهادر خان محمد شاه خان صاحب تهے اس ایڈریس کے پیش کرنیکو ٹون هال میں جمع هوئے تهے - حاجي غلام حسن صاحب رئیس امرتسر نے نهایت دلي جوش سے اور بهت خوبي سے اُسکو پڑها جو لفظ اُنکے منهه سے نکلتا تها معلوم هوتا تها که دل سے نکلتا هی اور لوگوں کے دلوں پر اثر کرتا هی وه اڈریس پڑهے جانے کے بعد خریطه زرنگار میں رکهه کر سید صاحب کي نذر کي گئي سید صاحب نے دونوں هاتوں سے لیکر اُسکو سرپر رکها اور ایک مختصر مگر پر مطلب اُسکا جواب دیا چنانچه وه اڈریس اور سید صاحب کا جواب دونوں ذیل میں مندرج هیں *

ایڈریس انجمن اسلامیہ امرتسر

بمقام ٹون ہال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً

بعالي خدمت جناب آنریبل سید احمد خاں صاحب بہادر
سي - ایس - آئي

بیا کہ منتظر مقدم تو یارانند
نہادہ چشم براہ تو دوستدارانند
کنوں کہ گرم شدہ بزم ہم نوائیہا
بہر طرف کہ روي بلبلاں ہزارانند

عالیجناب —

آراکین انجمن اسلامیہ امرتسر آج کسي ایسے شخص کے سامنے ایڈریس دینے کو حاضر نہیں ہوئے - جو بباعث گورنمنٹ کے اشفاق کے کسي اعلی عہدہ پر مامور ہو — یا صرف بلحاظ اپني خاندانی عظمت کے زمانہ کي آنکھوں میں ممتاز ہو — بلکہ انجمن اپنا ایڈریس اُس شخص کے سامنے پیش کرنیکو ہی — کہ جس نے علاوہ اعزاز سرکاري اور شرف خاندانی و لیاقت ذاتي کے اپنے اعلی درجہ کي ہمدردي اور جانفشاني سے فنا فی القوم کا رتبہ حاصل کیا - آپ کے کارنامے اپني عالمگیر شہرت کے سبب محتاج بیان نہیں — وہ قیام عالم تک سنہري حروف میں تاریخ کے صفحوں پر روشن رہینگے مسلمانوں کو اس موجودہ تباہ حالت میں آپ! جیسے بیدار مغز سر پرست کي بہت ضرورت تھي جسکو مسبب الاسباب نے اُنکي خوش قسمتي سے پیدا کیا - قوم کي مصلحت اندیشي و خیر طلبي جو آپ کے وجود باجود میں پائي جاتي ہی کوئي نئي بات نہیں - بلکہ یہہ اُس اعلی خاندان کا جسکے آپ ذریات سے ہیں جبلي خاصہ اور آپکا جدي ورثہ ہی آپنے جو اس مسلمانوں کي سقیم حالت میں اُنکي درستي اور اصلاح پر کمر باندھي یہہ آپکي

شان کے بہت ہي مناسب اور موزوں ہی - یہہ روز افزوں ترقي اور آپکے مساعي جمیلہ کا اس جلدي سے بارور ہونا جو نظر آرہا ہی محض آپکي حسن نیت اور خالصہ للہ کوششوں کا نتیجہ ہی — ورنہ کسکا حوصلہ تھا کہ ایسے اہم کام کے انجام دہي کا کفیل ہوسکے اور پھر اُسکو اس خوبي اور خوش اسلوبي سے کر دکھائے جیسا کہ آپ سے ظہور میں آیا — غرض کہ ہر طرح اس قوم کي قافلہ سالاري آپ ہي کے لیئے زیبا ہی —

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

مدرسۃالعلوم مسلمانان جسکے باني مباني آپ ہیں اُن لاانتہا جان کاہیوں اور عرق ریزیوں کا ثمرہ ہی جسکو آپنے اپني درماندہ قوم کي بہبودي کي غرض سے رفیق حجرہ و جلیس انجمن بنا رکھا تھا — یہہ ممکن نہ تھا کہ اسکو یہہ شادابي اور سرسبزي نصیب ہوتي جو آج اسکو حاصل ہی - اگر آپ کے اعلی دماغ کو جسے دست قدرت نے اِسي اور ایسے ہي کاموں کے واسطے موضوع کیا تھا اس میں دخل نہ ہوتا - اس کالج کي بنیادوں کے استحکام کے ساتھہ جو خیر جاري ہی آپ کي یادگار دائمي قایم رہیگي اور صلہ گرانمایہ اسکا کہ جزاے خیر ہی حق تعالی آپکو بخشیگا —

آپ کي ایجاد پسند طبع نے اسی خیر جاري پر اکتفا نہیں کیا بلکہ محمدن سول سروس فنڈ کي فراہمي کا نیا قاعدہ آپکي عمدہ تجاویز کا ایک ادنی نمونہ ہی — جس میں اگر حسب مراد کامیابي ہوگئي تو اہل اسلام بہت کچھہ اُمیدیں اپني فلاح کي رکھہ سکتے ہیں — انجمن اسلامیہ امرتسر نے بھي اس فنڈ کي تائید میں کوشش کي ہی اور کسیقدر کامیابي بھي ہوگئي ہی — اُمید ہی کہ عنقریب اطلاع مفصل اسکي آپکي خدمت میں کي جائیگي — آپ کي اسقدر کوشش اور عرق ریزیوں کا اتنا فائدہ تو ضرور ہوا ہی کہ قوم نے خواب غفلت سے کروٹ لي ہی — جابجا تعلیم مغربي کي اشاعت پیش نظر ہی — چنانچہ اس جگہہ بھي ایک مدرسہ موسومہ بہ مدرسۃالمسلمین یہاں کے مسلمانوں نے قایم کیا ہی — جسکي وسعت بحالت خاطر خواہ ہوے کے مسلمانوں کے حق میں فائدہ سے خالي نہوگي - حق تو یوں ہی کہ ہندوستان میں مسلمانوں کي تعلیم کے لیئے جو کچھہ ہوچکا ہی یا ہو رہا ہی یا جسکي آیندہ ہونے کي اُمید ہی یہہ صرف آپ ہي کي کوششوں کا نتیجہ ہی —

مختصر یہہ ھی کہ شاعرانہ مبالغے بھي آپ کے محامد کثیرہ کو بتفصیل بیان کرنے سے قاصر ھیں - اب ھم اراکین انجمن اس اڈریس کو اس دعا پر ختم کرتے ھیں کہ اللہ تعالی آپکو اپنے مقاصد میں کامیاب کرے -

از طرف انجمن اسلامیہ امرتسر بالتاریخ ۲۶ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۱ مطابق ۲۶ جنوري سنہ ۱۸۸۴ع *

پریسیڈنٹ انجمن اسلامیہ
حاجي خان محمد شاہ خاں بہادر

آنریري سکرٹري انجمن اسلامیہ
شیخ غلام حسن

سید صاحب کا جواب اڈریس

صدر انجمن و ممبران مجلس اسلامیہ و دیگر برادران ودوستان -

آج یہہ دوسري عزت ھی جو امرتسر میں میري عزیز اور پیاري قوم نے مجھکو دي ھی گو میں اُس عزت کا مستحق نہیں ھوں مگر جو ھمدردي اور مسافر نوازي میرے ھموطن اور میري قوم کے بزرگوں نے امرتسر میں مجھہ ناچیز کے ساتھہ کي اُس سے مجھے اُمید ھی کہ ھماري قوم میں اب یہہ بات پیدا ھو چلي ھی کہ وہ جس شخص کو اپنے خیال میں ملک کي بھلائي یا قوم کي خیر خواھي کرنے والا سمجھتے ھیں اُس کي قدر کرتے ھیں میں قبول کرتا ھوں کہ یہہ اڈریس جو مجھے دي گئي میں اُسکا مستحق نہیں ھوں مگر اس جوش سے جو اس وقت ظاھر کیا گیا ھی میں خدا سے اُمید رکھتا ھوں کہ ھماري قوم میں ایسے لوگ پیدا کریگا جو اس عزت کے مستحق ھونگے (چیرز) میں سب سے زیادہ اپنے حالات جانتا ھوں میں ایک گنہگار شخص ھوں میرے اعمال اچھے نہیں ھیں مگر میرا دل خدا کي رحمت اور اُسکي بخشش سے مایوس نہیں ھی ایسے گنہگار کو مجلس اسلامیہ سے جسکا نام ھمیشہ مقدس ھی اور ھمیشہ مقدس رھیگا اڈریس کا دیا جانا اُس کي بڑي اُمیدوں کا باعث ھی مجھکو اُمید پڑتي ھی کہ جس طرح بندوں نے میرے گناھوں سے چشم پوشي کرکے مجھکو عزت دي ھی خدا بھي میرے ساتھہ اُسیطرح پیش آئیگا اور میرے گناھوں کو معاف کریگا آپ نے اس اڈریس میں کچھہ قومي ھمدردي کا ذکر کیا ھی اسکا دعوی کرنا یا اسکا مستحق ھونا

بہت مشکل اور اہم امر ہی میں اپنے تئیں نہ اس کے لایق سمجھتا ہوں نہ اسکا مستحق نہ اپنے میں ایسا مقدور دیکھتا ہوں کہ میں ایسا کام کروں جس سے میں اُسکا مستحق ہوں لیکن بیشک میرے دلمیں ایک جوش اور ایک آرزو ہی کہ میری قوم جو ذلت میں پڑتی جاتی ہی دولت سے محروم ہوتی جاتی ہی شان و شوکت کو جو باپ دادا کی کمائی تھی غارت کرتی جاتی ہی اُس کو پھر حاصل کرے جہاں تک مجھسے ہوسکتا ہی میں اُس میں کوشش کرتا ہوں - مدرسۃالعلوم بے شک ایک ذریعہ ترقی قومی کا ہی یہاں پر قوم سے میری مراد صرف مسلمانوں ہی سے نہیں ہی بلکہ ہندو اور مسلمان دونوں سے ہی- مدرسۃالعلوم بلاشبہہ مسلمانوں کی ابتر حالت کے درست کرنے کے لیئے اور جو افسوسناک محرومی اُنکو یورپین سینئر اور لٹریچر کے حاصل کرنے میں تھی اُس کے رفع کرنے کو قایم کیا گیا مگر اُس میں ہندو مسلمان دونوں پڑھتے ہیں اور تربیت جو ہندوستان میں مقصود ہی دونونکو دی جاتی ہی ہملوگ آپس میں کسی کو ہندو کسی کو مسلمان کہیں مگر غیر ملک میں ہم سب نیٹو یعنی ہندوستانی کہلائے جاتے ہیں غیر ملک والے خدا بخش اور گنگا رام دونوں کو ہندوستانی کہتے ہیں غیر ملکوں میں جب ہم لوگ جاتے ہیں تو ہندو اور مسلمان کے نام سے نہیں پکارے جاتے ہیں بلکہ نیک دل لوگوں سے نیٹو یعنی ہندوستانی کا اور تنگ دل لوگوں سے نیگرو یعنی کالے منہہ یا وحشی ہندوستانی کا لقب دونوں کو برابر ملتا ہی اور یہی سبب ہی کہ ہندوؤں کی ذلت سے مسلمانوں کی اور مسلمانوں کی ذلت سے ہندوؤں کی ذلت ہی پھر ایسی حالت میں جبتک یہہ دونوں بھائی ایک ساتھہ پرورش نپاویں ساتھہ ساتھہ یہہ دونوں دودہ نہ پیئیں ایک ہی ساتھہ تعلیم نپاویں ایک ہی طرح کے وسایل ترقی دونونکے لیئے موجود نہ کیئے جاویں ہماری عزت نہیں ہوسکتی مدرسۃالعلوم کے قایم کرنے میں میرا یہی مطلب تھا مگر میرا کیا مقدور تھا کہ میں اُس کو انجام دے سکتا میں اُن لوگوں کا شکر گذار ہوں جنہوں نے اُس میں مدد کی اس مدد میں، میں مسلمانوں کا اسقدر مشکور نہیں ہوں جسقدر ہندوؤں کا ہوں جنہوں نے بطور خیرات کے اپنے بھائیوں کی مدد کی مدرسہ کی عمارت کی دیواروں اور محرابوں پر بہت سے ہندوؤں کے

نام کندہ ہیں جس سے ہمیشہ کو یہہ یادگار قایم رہیگي کہ ہندوؤں نے اپنے درماندہ مسلمان بھائیوں کي کس فیاضي سے مدد کي تھي *

سرکاري نوکري کي بھي نسبت مجھکو یہہ کہنا چاہیئے کہ کوئي وقار اور کوئي عزت کسي قوم کو اُسوقت تک حاصل نہیں ہوسکتي جبتک وہ حکمراں قوم کے ساتھہ درجہ حاصل نکرے اور اپنے ملک کي حکومت میں حصہ نلے دوسري قومیں مسلمانوں یا ہندوؤں کو محرري یا ادنی عہدوں پر دیکھکر عزت نہیں کرتیں اور نہ کرسکتي ہیں بلکہ جو گورنمنٹ اپني رعایا کو اس قسم کے اعزاز سے محروم رکھے وہ بھي عزت کي نظر سے نہیں دیکھي جاسکتي عزت تبھي حاصل ہوگي جب ہمارے ملکي بھائي حکمراں قوم کے ساتھہ برابر کے عہدے رکھتے ہوں گورنمنٹ نے صداقت اور نیک نیتي نیک دلي اور انصاف سے اپنے ہر ملک کي رعایا کو اُن عہدوں کے پانے کے لیئے برابر کا حق دیا ہی البتہ ہندوستانیوں کے لیئے بہت سي مشکلات اور بے انتہا موانع ہیں مگر ہمکو استقلال کے ساتھہ کوشش کرني چاہیئے کسي تکلیف کے کسي مشکل کے کسي مصیبت کے خوف سے پیچھے نرہنا چاہیئے ہمارے ہندوستان کے بھائي بنگالیوں نے جو اس زمانہ میں ہندوستان کي تمام قوموں کے فخر اور سرتاج ہیں کوشش کرکے ایک درجن بنگالي سویلین بنا لیئے ہیں مگر اُن کے بھائیوں کو کسي ملک کے ہوں خواہ پنجاب کے یا ہندوستان کے مسلمان ہوں یا ہندو اُنکو شرم نہیں آتي کہ وہ پیچھے رہے جاتے ہیں اور اپني قوم کي آنکھوں میں غیر قوم کي آنکھوں میں ذلیل ہوتے ہیں بنگالیوں کے بعد میں اور ہندو بھائیوں کي بھي قدر کرتا ہوں کہ اُنہوں نے بہت کچھہ کیا ہی گو میں اس کہنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ اُنہوں نے ابھي کام پورا نہیں کیا ابھي اُن کو بہت کچھہ کرنا چاہیئے ہم مسلمانوں کو سب سے زیادہ غیرت کرني چاہیئے کہ وہ سب سے پیچھے ہیں اگر اُن کو یہہ خیال ہی کہ اُن کے بزرگ بڑے معزز اور ممتاز تھے تو اُن کو اور بھي زیادہ غیرت کرني لازم ہی مسلمانوں کا فرض ہی کہ کوشش کرکے اپنے ملک میں ایسے عہدے حاصل کریں جن کے حاصل کرنے کا حق گورنمنٹ نے اُن کو بخشا ہی گو میں نے یہہ جملہ خاص مسلمانوں کي نسبت کہا لیکن اگر میں لال بہاري گنگارام خدا بخش میں سے کسي کو مجسٹریٹ یا کمشنر یا اسي طرح کے کسي

عہدہ کي کرسي پر بيٹھا ديکھوں تو مجھکو برابر خوشي ہوگي کيونکہ اُسي وقت ہمارے ملک کے لوگوں کي دوسري قوم کي نظروں ميں کسيقدر عزت ہوگي اسليئے ميں کہتا ہوں کہ تعليم کے ساتھہ کچھہ اس طرف بھي رغبت ہو کہ ہمارے ملک کے لوگ مقابلہ کا امتحان ديکر سول سروس ميں داخل ہوں *

آپنے براہ مہرباني ميرے اُس ذريت ميں سے ہونے کا جو مقدس اور پاک ہی اس ادريس ميں ذکر کيا ہی ميں خدا کا شکر کرتا ہوں کہ ميں اُس پاک شخص کي ذريت ميں ہوں جس کے لب مبارک جو آخري وقت پر ہلتے تھے تو اُمتي اُمتي کہتے تھے ميں اُس ذريت ميں ہونے کا نہ اسوقت بلکہ جب تک ميں اس دنيا ميں ہوں فخر کرونگا اور مرنے کے بعد بھي مجھکو اس کا فخر ہوگا مگر ميں ٹھيک اُس ذريت ميں ہونے کا اور اپنے فخر عالم دادا کے پوتے ہونے کا حق اُسوقت ادا کرونگا جب ميں بھي مرتے وقت ايسي حالت ميں کہ سانس کو سينہ ميں گنجايش نرہي ہو اور ہونٹ بھي نہايت آہستہ اور خفيف حرکت کرتے ہوں قومي قومي کہتا ہوا مروں - ميں دعا کرتا ہوں کہ خدا ايسا ہي کرے آمين (بہت زور سے چيرز) *

باوجوديکہ بزرگان امرتسر نے سيد صاحب کي مہماني کا خوب انتظام کيا تھا اور نہايت عمدہ اور لطيف کھانے ہروقت کھلاتے تھے اور شيخ غلام حسن صاحب - خواجہ يوسف شاہ صاحب - حاجي غلام حسن صاحب نہايت اخلاق و محبت سے ہر وقت بذات خود سيد صاحب کي مہمانداري ميں مصروف رہتے تھے مگر سيد صاحب " نقدہ حرمتہ " ہي کے مشتاق تھے بزرگان امرتسر نے اُسکو بھي پورا کيا اور ايڈريس کے بعد چمکتے ہوئے سفيد سفيد مبلغ ايکہزار پچاس روپيہ بہ تقريب دعوت اُسيوقت پيش کيئے اور ساڑھے چار سو روپيہ کے اور عطا فرمانے کا وعدہ کيا جو وفا بھي ہوا - سيد صاحب اُس پيشکش کو جسے وہ ابيض نوراني کہا کرتے ہيں ليکر نہايت خوش ہوئے اور شکريہ ادا کيا اور يہہ تجويز کي کہ اس روپيہ سے مدرسۃالعلوم عليگڈہ ميں ايک پختہ بورڈنگ ہوس بنايا جاوے جسپر مندرجہ ديل کتبہ لگے *

از زر عطیه

ممبران انجمن اسلامي و ديگر احباب امرتسر صوبه پنجاب

که بتاريخ بست و ششم جنوري سنه ۱۸۸۴ع بمقام امرتسر بتقريب دعوت سيد احمد خاں بهادر سي ايس آئي عطا فرمودند —

تعمير يافت

ستائيسويں جنوري سنه ۱۸۸۴ع تاريخ روانگي گورداسپور قرار پاچکي تهي اور وهاں سے پهر امرتسر ميں واپس آنے پر ايک لکچر دينا ٹهرا تها چنانچه سيد صاحب اُسي تاريخ امرتسر سے گورداسپور روانه هوئے اکثر احباب اسٹيشن پر رخصت کرنے کو تشريف لائے حاجي غلام حسن صاحب خواجه يوسف شاه صاحب اور شيخ غلام حسن صاحب نے سيد صاحب کو نهيں چهوڑا وه بهي هم سب کے ساتهه گورداسپور کو راهي هوئے اب هم گورداسپور کو جاتے هيں اور وهاں سے واپس آنے کے بعد پهر امرتسر کے حالات لکهينگے *

حالات مقام گورداسپور

هم سب امرتسر هي میں تھے که سردار شیر سنگھه صاحب منصف گورداسپور نجم الهند سردار محمد حیات خاں بهادر کا خط لیکر گورداسپور سے امرتسر میں تشریف لائے اور تاریخ و وقت بهونچنے گورداسپور کا دریافت فرماکر گورداسپور چلے گئے هم سب لوگ بهي ستائیسویں جنوري سنه ۱۸۸۴ع کو روانه گورداسپور هوئے - جب سید صاحب بٹاله کے استیشن پر پهونچے تو رائے رام داس صاحب تحصیلدار اور منشي ٹیک چند صاحب نایب تحصیلدار اور شیخ ناصرالدین صاحب اور شیخ محمد بخش صاحب اور شیخ برکت علي صاحب رئیسان بٹاله سید صاحب کي ملاقات کے لیئے استیشن پر موجود تھے رئیسان ممدوح کے مبلغ پندره روپیه بطریق دعوت سید صاحب کو عنایت کیئے سید صاحب نے اُس کو شکون بخشي سمجها اور نهایت احسانمندي سے اُن کو لیا اور مختصر مگر دلچسپ لفظوں میں اُن کا شکریه کیا *

الفاظ شکریه جو سید صاحب نے کهے

حضرات -

شاید ریل کي روانگي میں بهت تهوڑا عرصه باقي هی اس سبب سے میں کچهه زیاده شکریه اُن کي عنایت کا ادا نهیں کرسکتا لیکن آپ صاحبوں کا نهایت ممنون هوں که آپنے مهرباني کرکے میرے واسطے تکلیف فرمائي اور ایک قومي کام کي غرض سے چنده بهي عطا کیا آپ صاحبوں کو خیال کرنا چاهیئے که هماري قوم کي حالت بهت خرات هوگئي هی اور هر قسم کي ترقي میں وه سب سے پیچهے هی آپ صاحبوں کو کوشش کرکے اس کو آگے بڑهانا چاهیئے آپ صاحب بهت سے مشهور کام کرتے هیں مسجدیں بنواتے هیں اور اور بهي نیک کام کرتے هیں لیکن وه سب اس لیئے کیئے جاتے هیں که اُن کاموں کي وجهه سے آپ کو بهشت میں جگهه ملیگي وه سب کام آپ کے دین کے هیں جبکه آپ دنیا میں بهي هیں اور اُس سے آپ کو کسیطرح چهٹکاره نهیں تو اس کے فائده کے واسطے بهي آپکو کچهه کرنا چاهیئے دنیا میں عزت ایک بڑي چیز هی مگر وه هرشخص کو فردا فردا کسي طرح سے نهیں ملسکتي جب تک که اُس قوم کو جس

میں کا وہ شخص ھی عزت حاصل نہو اگر ایسي قوم میں سے جو ذلیل ھی کسي خاص شخص کو عزت حاصل ھو تو اُس سے قوم کو تو کیا عزت ھوگي وہ خود اس وجہہ سے کہ وہ اُسي ذلیل قوم میں کا شخص ھی ھمیشہ ذلیل ھي رھیگا پس جو لوگ اپني عزت چاھتے ھیں اُن کا یہي فرض ھی کہ قوم کی عزت بڑھانے میں کوشش کریں جب قوم ذلت سے نکل جاویگي اور پھر اُسمیں سے کوئي شخص کسي قسم کي عزت حاصل کریگا تو اُس کي اصلی عزت ھوگي اور وہ بھي کل قوم کي عزت کا باعث ھوگا اُمید ھی کہ مجھہ مسافر کي اس صدا کا آپ ھمیشہ خیال رکھیں گے *

بٹالہ کے رئیسوں کي بہت خواھش تھي کہ سید صاحب وھاں چلیں مگر فرصت اور وقت نہ تھا *

گورداسپور کے سول اسٹیشن پر منشي گور چرنداس صاحب پلیڈر چیف کورٹ پنجاب اور شیخ احمد علي صاحب پلیڈر سے جو بتقریب استقبال تشریف لائے تھے ملاقات ھوئی - تھوڑي دیر نکدري تھي کہ گورداسپور کا اسٹیشن جہاں ھمکو اوترنا تھا آ گیا پلیٹ فارم پر کثرت سے لوگ جمع تھے جن میں نجم الھند سردار محمد حیات خاں بہادر مثل کوکب اقبال دور سے نمایاں اور درخشاں تھے *

گاڑي کے پھونچتے ھي گورداسپور کے اسکول کے تمام طلباء نے جو کثرت سے پلیٹ فارم پر ایک طرف جمع تھے اور نیز تمام لوگوں نے جو وھاں موجود تھے نہایت جوش دلي سے چیرز دیے اور ھرے ھرے کا غل مچایا - سید صاحب نے گاڑي پر سے اوترتے ھي اپنے قدیم دوست مکرم خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب سي ایس آئي سے ملاقات کي - میں نے کہا خوب قران السعدین ھوا نجم الھند سے نجم الھند ملے اگر گھٹا کر کہو تو یوں کہو کہ نجم ھندوستان کا نجم پنجاب سے خوب اقتران ھوا اور اگر سچ سچ کہو تو یوں کہو کہ ھندوستان کا آفتاب پنجاب کے آفتاب سے مل گیا *

نجم الھند نے نجم الھند سے سردار محمد حیات خاں صاحب پوپلزئي اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور سردار پرتاب سنگھہ صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر اور راے بوٹا مل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر - منشي منو لال صاحب تحصیلدار - مولوي محمد شفیع صاحب صدر منصف - سید

عنایت علي صاحب منصف - لاله بشن داس صاحب ڈپٹي سپرنٹنڈنٹ بابو من موهن سرکار صاحب هیڈ ماسٹر- شیخ نبي بخش صاحب پلیڈر - شیخ سبحان علي صاحب رئیس - بابو نرنجن لال صاحب اسسٹنٹ انجنیر - ڈاکٹر لوري خاں صاحب اسسٹنٹ سرجن - سردار شیر سنگھه صاحب منصف - مولوي محمد علي صاحب منصف - باوا کرم سنگھه صاحب سپرنٹنڈنٹ - لاله نراین داس صاحب دسٹرکٹ انجنیر - بابو گھوسن صاحب سکنڈ ماسٹر - نتھے خاں صاحب رئیس - منشي صاحب مرزا صاحب مسلخواں - پنڈت نگر رام صاحب پلیڈر - بابو شوق محمد صاحب مسلخواں - باوا لچھمن سنگھه صاحب شرف - منشي نبي علي صاحب نایب تحصیلدار - مهنت بشمبر ناتھه صاحب گدي نشین گوردواره گورداسپور - منشي فضل داد خاں صاحب انسپکٹر پولس - مهاں فیض محمد صاحب - باوا پرتاب سنگھه صاحب هیڈ کلرک دفتر انگریزي - نراین سنگھه صاحب ڈپٹي انسپکٹر کي اور اور صاحبوں کي جو وهاں موجود تھے ملاقات کرائي خوب مصافحے هوئے نجم الهند نے نجم الهند اور اُن کے ساتھي احباب کو پھولوں کے گلدستے عنایت کیئے *

مہینه برس چکا تھا پلیٹ فارم پر کسیقدر کیچڑ هوگئي تھي سب صاحبوں نے ایسي حالت میں که ابر محیط تھا اور ترشح کے بھي آثار باقي تھے اور سردي بھي خوب چمک رهی تھي نهایت گرمجوشي سے اسٹیشن پر تشریف لانیکي جهاں کچھه سایه بھي نه تھا تکلیف گوارا کي تھي بزرگان گورداسپور نے پلیٹ فارم هي پر اڈریس کا پیش کرنا قرار دیا تھا چنانچه وه اڈریس نهایت مطلا و مذهب خوشخط و خوشنما خریطه اطلسین زرین میں پیش کي گئي نجم الهند خان بهادر سردار محمد حیات خاں صاحب نے ایک اونچي جگهه پر کھڑے هوکر اُس اڈریس کو پڑها سید صاحب نجم الهند اُن کے سامنے کھڑے هوئے تھے اور جو لوگ نیچر کے برخلاف امورات کے واقع هوئے کے منکر هیں وه دو آفتابوں کو گورداسپور کے پلیٹ فارم پر چمکتے هوئے دیکھکر تعجب کرتے تھے اڈریس پڑھے جانے کے بعد سید صاحب کو نذر کي گئي اور سید صاحب نے لطف آمیز اُسکا جواب دیا جو ذیل میں مندرج هی *

سپاسنامہ از جانب باشندگان ضلع گورداسپور ملک پنجاب

بعالیخدمت جناب آنریبل سید احمد خاں بہادر نجم الہند سي - ایس - آئي - دام اقبالہ

جناب معلی آپکي تقریب رونق افروزي گورداسپور کو باعث فخر و مباهات سمجھکر هم سب لوگ بشوق دل آپکو خیر مقدم کہنے کے واسطے حاضر هوئے هیں *

گو هم میں سے اکثروں کو آپکي زیارت کرنیکا موقع اس سے پیشتر حاصل نہیں هوا الا جناب کا نام نامي جو بسبب فنا فی القوم هونے اور قومي خدمات کے سبب سے نہ صرف خطہ هند میں بلکہ دور دراز مملکت میں بھي اظہر من الشمس هی اُس کے دل افروز پرتوہ سے یہہ گوشہ پنجاب بے نور نہیں تھا - اور اسلیئے جو محبت اور عقیدت ایک سچي اور راست باز محب قوم اور خیر خواہ ملک سے قدرتا قوم اور باشندگان ملک کو هونی چاهیئے اُسکے ثبوت کے لیئے آج کے روز کسي خاص اظہار کي ضرورت نہیں بلکہ قوم کے اُس طریق عمل اور جوش محبت سے جو آپ اپنے گرد و پیش دیکھہ رهے هیں یہہ مقصود حاصل هی *

آپکے لاانتہا انتھک اور مسلسل رفاہ عام کے کاموں اور خصوصاً مسلمانوں کے ڈوبتے قومي جہاز کو بھنر نا اُمیدي سے کنارہ مراد کي طرف تن تنہا دلیرانہ (فمن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ) پڑھکر ڈھکیلنے سے جو جو محنتیں تکالیف مزاحمتیں جناب نے اوٹھائیں هیں اُس سے هملوگ ناواقف نہیں هیں *

تشریحاً اُن سب امور رفاہ عام کو جو آپکي ذات والا صفات سے ظہور پذیر هوئے هیں ذکر کیا جاوے تو همارا یہہ ایڈریس طول هوجائیگا اسلیئے مختصراً عرض هی کہ آپکي وفادارانہ خدمات سلطنت ایام نازک سنہ ۱۸۵۷ع میں باعث فخر قومي هیں - آپکا معدلانہ طریق ایام حکومت جوڈیشل ضرب المثل رهیگا - مدرسۃ العلوم علیگڈہ کي بنا اور اُسکا عدم سے حالت موجودہ تک پہنچانا اور اُسکي آیندہ ترقي میں بدل و جان

ساعي رهنا قوم پر وہ بھاري احسان ھی کہ نہ صرف موجودہ نسلوں کے لیئے بلکہ خدا کے فضل و کرم سے آیندہ ابدالابد تک قوم کي خوشحالي سرسبزي دنیاوي اور روحاني نعمتوں کا ذخیرہ لازوال آپنے مہیا کردیا ھی - جسکا شکریہ فرزندان ھند کي ھر ایک نسل پر دائما لازم ھی *

شخصي کام ھمیشہ معرض زوال میں رھتے ھیں مگر جس عاقلانہ اور مدبرانہ تدبیر سے آپنے اس قومي گھر کي قوم کي طرف سے بنیاد رکھي ھی - ھم بصدق دل خدا سے التجا اور دعا کرتے ھیں کہ جب تک خاک ھند کي نسلیں دنیا پر قائم ھیں یہہ قومي ملجا ھمیشہ قایم رھیگي آمین *

طریق تعلیم اور نگراني اخلاق طلبا اور انتظام مدرسۃالعلوم نہایت قابل اطمینان سنے جاتے ھیں - جسکے تحسین اور مبارکباد کے مستحق عموما منتظمان و ارکان مدرسۃالعلوم اور خصوصاً آپ ھیں *

ایک اور امر جسکي طرف آپکا صلح کل خیال ھمیشہ مبذول رھا - قابل نہایت طمانیت و شکرگذاري عامہ ھی اور وہ اتحاد مابین ھر فرقہ بشر اور خصوصاً ھندو اور مسلمان گروھان عظیم ھند کا ھی - آپکي تقریر سنہ ۱۸۷۳ ع بمقام لاھور اور سال گذشتہ کا لکچر بمقام پٹنہ ایک موثر ھدایت اور کامل ثبوت آپکي دلپذیر نیکوئي کا ھی جسکو ھم کبھي نہیں بھولینگے جو نعمتیں اور برکتیں اس اتحاد سے ایک با امن اور عادل سلطنت قیصر ھند میں ھم باشندگان ملک کو حاصل ھوسکتي ھیں اُنکا اظہار آپکے عالي خیالات سے بخوبي ھوتا ھی اور یہہ اُس پاک خیال کا نتیجہ ھی کہ آپنے خوان نعمت مدرسۃالعلوم علیگڈہ بلا تمیز ملت ھر فرقہ اھل ھند کے واسطے عام کیا ھی *

لیجس لیٹف کونسل ھند کے آنریبل ممبر ھونیکي حیثیت سے جو کچھہ ملک کو فوائد آپکي رفاہ جو اور منصفانہ وکالت سے پہونچے ھیں اُنکا ھم لوگ تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ھیں آپکي تقاریر باجلاس لیجس لیٹف کونسل کو ھم نہایت غور اور توجہہ سے پڑھتے اور سنتے تھے اور اطمینان کے ساتھہ فخر کرتے تھے کہ ھمارا راست باز وکیل نہایت موثرانہ اور مودبانہ ھمارے حقوق ھماري دلي خواھشوں اور فوائد کو اُس عالي

کونسل میں پیش کر رہا ھی جسکي نظیر دنیا میں بہت کم ملتي ھی *

اخیر پر ھم اپنے اس ناچیز سپاسنامہ کو اس سپا س پر ختم کرتے ھیں کہ خداوند کریم قوم اور ملک کے بھاگوں سے آپکو اُس عرصہ دراز تک زندہ و تندرست اور خوشحال رکھے اور ھمیشہ آپکا مددگار ھو - آمین *

اس ایڈریس پر علاوہ دستخط خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب سي ایس آئي کے پچاس بزرگوں کے اور دستخط تھے جن میں سے اکثر کے نام نامي اوپر مذکور ھوئے ھیں *

سید صاحب کا جواب اڈریس

بزرگان من -

آج اس پلیٹ فارم پر ایسے مقام میں جو پنجاب کے کونہ پر واقع ھی اس ھمدردي سے جو میري عزت کي گئي ھی ھمیشہ جبتک میں زندہ رھونگا اسکو یاد رکھونگا سچ بات تو یہہ ھی کہ جن چیزوں کا آپنے براہ مہرباني مجھکو مستحق تصور کیا ھی درحقیقت میں اُس کا مستحق نہیں ھوں (لوگوں نے کہا نہیں نہیں) لیکن جو کچھہ آپنے کیا یہہ آپ کي برادرانہ شفقت سچي محبت ھمدردي اور جوش حب قومي کا سبب ھی آپنے جو کچھہ ذکر میري خدمات سنہ ۱۸۵۷ع کا کیا اگرچہ جس شخص نے میرے سامنے یہہ اڈریس پڑھي اُس کي خدمتیں مجھہ سے بہت زیادہ ھیں اور وہ مجھہ سے بہت زیادہ تعریف کا مستحق ھی - لیکن میں خوش ھوں کہ کچھہ خدمتیں برٹش گورنمنٹ کي اُس مکروہ زمانہ میں مجھہ سے بھي ھوئیں میں سمجھتا ھوں کہ ھر مسلمان پر بلکہ ھر رعایا پر جو عادل گورنمنٹ کي رعایا ھو ایسا ھي کرنا فرض ھی - مدرسۃالعلوم جس کا آپنے بہت تعریف کے ساتھہ ذکر کیا ھی واقعي ھماري قوم کے لیئے جس میں ھندو اور مسلمان سب شامل ھیں ایسا ھي ھوگا جیسا آپنے اُس کو خیال کیا مگر خدا اُس کو پورا کرے اُسکے باني ھونے کا خطاب جو آپنے مجھے دیا ھی اصل میں اسکا استحقاق اُنھي لوگوں کو حاصل ھی جنھوں نے روپیہ اور محنت سے اُس میں مدد کي اور مدد دیتے جاتے ھیں قومي کام میں واقعي اُسوقت تک

مدد نہیں ہوسکتي جبتک کہ لوگوں کے دلوں میں ملک کي بھلائي قومي همدردي اپنے ملک کے تمام بچوں کي تربیت کا جوش نہ آجاے بیشک میں اسقدر کہونگا کہ یہہ جوش میرے دل میں ہی میں ضرور کہونگا اور یقین دلاؤنگا کہ میرے دل میں [یہہ جوش شاید زیادہ ہی اُسي کے سبب سے میں نے قوم کي کچھہ خدمت کي ہی اُس کے قوم بنانے کي مجھے تمنا ہی مجھے اُمید ہی کہ ہندوستان میں جس میں خدا نے ہمکو اور ہمارے ہندو بھائیوں کو آباد کیا ہی جس سے اُسکا منشاء پایا جاتا ہی کہ ہم دونوں گروہ بھائي ہوکر اور ایک دوسرے کو بھائي سمجھکر ایک دوسرے کو مدد دیں روز بروز ترقي کریگا پنجاب اور پلیٹ فارم گورداسپور پر یکجائي مجمع ان دونوں گروہوں کا دیکھکر معلوم ہوتا ہی کہ ایک دوسرے کي مدد کرتا ہی اسي چیز کي ہندوستان میں ضرورت ہی میرے یہاں آنے میں دونوں گروہوں نے ایک ساتھہ خوشي کي اور ایک ہي ساتھہ همدردي کا اظہار کیا جس سے میري اُمید کو بہت تقویت ہوتي ہی میري دعا ہی کہ خدا ہندوستان میں ہندو اور مسلمان دونوں کے دلوں میں ایک دوسرے کي مدد کا خیال پیدا کرے اور ایک کو دوسرے کا حامي کرے آمین اب میں اُس عنایت و محبت کا جو آپ جیسے بزرگوں اور سرداروں نے مجھہ جیسے ناچیز کے ساتھہ اس پلیٹ فارم پر کي ہی دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں *

اسکے بعد ہم سب لوگ اپني اپني سواریوں میں سوار ہوئے اور جناب خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب سي ایس آئي کي کوٹھي میں پہونچے — کوٹھي نہایت خوبي و خوش سلیقگي سے آراستہ تھي کوٹھي کے قریب متعدد خیمے جن میں قالینوں کا فرش تھا مہمانوں کے لیئے کھڑے ہوئے تھے - کوٹھي میں متعدد آتش خانے اور خیموں میں آتش دان مہیا تھے — بارش کے سبب سردي زیادہ ہوگئي تھي اُسوقت اتش خانے گلذار بہشت کا مزا دیتے تھے *

اسی تاریخ چار بجے سید صاحب گورداسپور کے ضلع اسکول کو دیکھنے تشریف لے گئے جہاں ایک مختصر لکچر دینا قرار پایا تھا - اسکول نہایت خوبي و خوشنمائي سے آراستہ کیا گیا تھا مختلف رنگوں کي

جھنڈیاں لگائي تھیں کالج کے بڑے ھال میں عجب قسم کي جھنڈیاں لٹک رھي تھیں — کسي جھنڈي پر سنہري حرفوں میں لکھا تھا "مرحبا سیدي" کسي پر یہہ مصرعہ لکھا ھوا تھا - "مقدمت خیر و بس ھمایوں باد" — کسي جھنڈي پر لکھا تھا "نالج از پاور" knowledge is power کسي جھنڈي پر لکھا تھا "اکسلسیر" Excelsion کسي جھنڈي پر اُفق سے آفتاب طلوع ھوتا ھوا بنایا تھا - ان تمام باتوں سے ثابت ھوتا تھا کہ کس خوشي اور دلي جوش سے اُن بزرگوں نے سید صاحب کي تشریف آوري اور اداے تعظیم کے لیئے سامان کیئے تھے *

سید صاحب کے اسکول میں پہونچنے پر بہت زور سے چیرز دي گئي جب گونج کم ھوئي اور سب لوگ اپني اپني کرسیوں اور بینچوں پر بیٹھہ گئے تو نجم الھند سردار محمد حیات خاں بہادر سي ایس آئي نے حسب درخواست ارکان مجلس صدر انجمن کي کرسي کو رونق بخشي اور اپني کرسي پر سے اُٹھہ کر یہہ تقریر کي *

تقریر نجم الھند سردار محمد حیات خاں بہادر سي ایس آئي

حضرات - میں آپ لوگوں کا ممنون ھوں کہ آپنے مجھے میر مجلس ھونے کي عزت دي اور میں نجم الھند نہیں بلکہ آفتاب ھند آنریبل سید احمد خاں بہادر کا ممنون ھوں کہ وہ یہاں کچھہ بیان کرینگے آپ لوگ ان کي عمدہ نصایح اور بے بہا پندوں کو جو جوھر بے بہا اور گوھر بےقیمت ھونگي تحمل اور دل کے کان لگاکر سنیئے ھمارے ھون ھار بچے نئي پود کے اور ھمارے بزرگ سیرت ھیڈ ماسٹر من موھن سرکار ان باتوں کو زیادہ غور کے ساتھہ سنینگے ھمارے بچے اس کے سننے سے سیدھي راہ پر ھوجائینگے اور وہ نصیحتیں اور پند جو سید صاحب کي زبان سے ادا ھونگي ھملوگوں کے لیئے بہت مفید ھونگي اور اُن سے بہت عمدہ تعلیم حاصل ھوگي *

اسکے بعد سید صاحب اپني کرسي پر سے اُٹھے اور ایک دلپذیر لیکچر دیا جو ذیل میں مندرج ھی *

سید صاحب کا لکچر مدرسہ گورداسپور میں

پریسیڈنٹ و دیگر بزرگان و طالبعلمان —

اسوقت میں آپ صاحبوں کي خدمت میں تعلیم اور اتفاق پر چند الفاظ بیان کرونگا جیسا کہ مجھسے ارشاد کیا گیا ھی - اے صاحبو میں اس لایق نہیں ھوں کہ اس ھال میں جو ایک تعلیم گاہ ھی جس میں لایق ھیڈماسٹر اور ٹیچر موجود ھیں اور اور بھي بہت سے لایق لوگ تشریف رکھتے ھیں تعلیم و تربیت کے باب میں کچھہ کہنے کي جرأت کروں مگر میں اپنے خیال نسبت تعلیم اور اتحاد کے جو کچھہ کہ ھیں اسلیئے بیان کرنیکي جرأت کرتا ھوں کہ جو کچھہ اُس میں غلطیاں ھونگي اُس کي اصلاح ھوجائیگي - اے صاحبو ھمارے ملک ھندوستان میں جو کہ غالباً صدیوں سے ان دو قوموں سے جو ھندو اور مسلمان کے لفظ میں تقسیم کي گئي ھیں آباد ھیں اُن کے بزرگوں کي عظمت اور فضیلت اور ناموري ایسي نہ تھي جو بھولي جاے ھندوؤں کے بزرگ جسقدر کہ اُنھوں نے تمام علوم ریاضیات ھندسہ حساب لاجک فلاسفی مارل سینس میں ترقي کي آجتک اُنکي کتابیں اُنکي یادگار نشانیاں ھیں جس سے اُنکي اولاد کو فخر ھی مسلمان بعد کو اس ملک میں آکر آباد ھوئے وہ بھي اپنے بزرگوں کي عمدہ تحریرات عمدہ تالیفات اور تصنیفات پر فخر کرتے ھیں اُنھوں نے علم کي ھر شاخ میں ترقي دي گو یہہ علم یونانیوں سے حاصل ھوئے مگر اُنھوں نے اُسکو ایسے درجہ تک ترقي پر پہونچایا کہ یونان اور انگلستان دونوں کو اُنکي شاگردي سے فخر حاصل ھوا یہہ باتیں یقیناً بہت سے لڑکے اور جوان یاد کرکے فخر کرتے ھونگے مگر اے دوستو بزرگوں کي بات یاد کرکے فخر کرنا اور خود کچھہ نہونا حمیت کے خلاف ھی بلکہ اپني جہالت اور کم علمي سے اُن بزرگوں کے نام کو بھي بٹہ لگانا ھی نہایت افسوس ھی ان دونوں قوموں پر جنکے بزرگ ایسے گذرے اور یہہ جہالت میں پڑکر بزرگوں کو بھي بدنام کریں اس زمانہ میں علم کا بہت چرچا ھورھا ھی لیکن ھمکو تعلیم کے معاملہ میں اول غور کرنا چاھیئے کہ کیا چیز ھی جسکو ھم سیکھیں اور کیا چیز ھی جسکا سیکھنا ھمکو مفید نہوگا میں اُس بزرگ زبان کو جو سنسکرت ھی جسکو ھمارے ملک کے باشندوں کا ایک حصہ

عزیز رکھتا ھی اور واقعي وہ اپنا ثاني بھي نہیں رکھتي ھی یا اُس مقدس
زبان کو جو عربي کہلاتي ھی جسکو میں دل سے مقدس سمجھتا ھوں
اور جو اس قابل بھي ھی کہ تمام علوم اور سینس اُس میں لائے جاسکتے
ھیں دل سے پسند کرتا ھوں مگر باوجود ان سب خوبیوں کے جو اُن
زبانوں میں ھی سوال یہہ ھی کہ ھمکو کیا کرنا چاھیئے اگر ھم بغیر غور اور
خیال ضرورت کے تعصب یا نیچرل خواھش سے اپني ان دونوں زبانوں کو
تعلیم کا ذریعہ قرار دیں تو یقین کرنا چاھیئے کہ جس چیز کے حاصل
کرنے کي ھمکو ضرورت ھی اُس کو چھوڑ بیٹھینگے (چیرز) میرا مطلب
یہہ نہیں ھی کہ ان مقدس اور پراني زبانوں کو بالکل چھوڑ بیٹھیں
سمجھنے کي یہہ بات ھی کہ بالفعل ھمکو ضرورت کس چیز کي
ھی اور کون زبان ھم کو علوم کے اعلی مطالب کی طرف لي جاسکتي
ھی اُس کے جواب میں میں یہہ کھونگا کہ انگلش لینگوج ایک
زمانہ تھا کہ ھمارے ھاں کي کتابیں علوم اور فنون سے بھري ھوئي تھیں
مگر اب دیکھنا چاھیئے کہ علوم اور فنون نے کہاں تک ترقي کي میں
سمجھتا ھوں کہ جن علوم کے بیج ھمارے بزرگوں نے بوئے تھے وہ اب برو
مند اور تناور درخت ھوگئے ھیں اور اُنمیں ایسے پھل پھول لگے ھیں اور
ایسي خوشنما شاخیں نکلي ھیں اور ایسے لذیذ میوے لٹکے ھیں کہ وہ ایک
نئے درخت معلوم ھوتے ھیں علوم جدیدہ جو بالکل نئے ھوں اور جنکا وجود
مطلقاً ھمارے بزرگوں کے زمانہ میں نہ پایا جاتا ھو واقعي تھوڑے ھیں اور
زیادہ وھي ھیں جو اگلے بزرگوں کے پاس تھے مگر حقیقت میں اُسوقت وہ
بیج تھے اور اب وہ پھلدار درخت ھوگئے ھیں پس اب ھمارا اُن بیجوں
پر ھي فخر کرنا اور اُن بار آور درختوں کے سایہ سے فایدہ نہ اُٹھانا اور اُن
لذیذ میووں کے ذائقہ سے محروم رھنا ھمکو نکچھہ فایدہ دینے والا ھی نکچھہ
عزت بخشنے والا اگر ھم ھي علوم میں ترقي کرتے جاویں تو اُن بیجوں
کا جو ھمارے باپ دادا نے بوئے تھے ھمکو فایدہ حاصل ھوگا نہیں تو ھم اُن
پرانے کہنہ گلے ھوئے بیجوں کو جن میں بسبب کہنگي کے نمو کي بھي
طاقت نہیں رھي ھی ھاتھہ میں لیئے بیٹھے رھینگے ھمکو اب ھري ھري
شاخیں اور میوے دار ٹہنیاں لیني چاھیئیں جو میووں کے گچھے اُسمیں
لٹک رھے ھیں اُن سے تمتع حاصل کرنا چاھیئے پس اب یہہ بات قابل

دیکھنے کے ھی کہ وہ علوم کن کن زبانوں میں ھیں اور اُن میں سے ھمکو
کس زبان کو اختیا کرنا چاھیئے تمام یورپ میں فرنچ زبان سب سے اعلی
اور سب سے زیادہ شیرین اور سب سے زیادہ پولیت ھی علوم جدیدہ بھی
فرنچ زبان میں بہت زیادہ ھیں اور قریب زمانہ آنیوالا ھی کہ جرمن
زبان بھی اُس سے زیادہ علوم کے لیئے مخزن ھوجاویگی مگر وہ دونوں
زبانیں ھمارے اختیار سے باھر ھیں یہہ علوم انگلش لینگوج میں بھی ھیں
اور ھم جو کچھہ ترقی کرسکتے ھیں اِسی زبان کے ذریعہ سے کرسکتے ھیں
ھم انگلش گورنمنٹ کے زیر سایہ بستے ھیں جس میں ھمکو ھرطرح کا
امن و امان حاصل ھی ھمکواپنی گورنمنٹ کا بہت شکر گذار ھونا چاھیئے
کہ اُس نے ھمکو امن و امان کے سوا تعلیم میں بھی ایسی مدد دی ھی
کہ کوئی سلطنت کوئی بادشاھت ایسی ھمکو نظر نہیں آتی جس نے
اپنی رعایا کی تعلیم میں ایسی مدد کی ھو اور عمدہ سامان تعلیم کا
مہیا کردیا ھو ھندو اور مسلمان دونوں مجھکو معاف کرینگے اگر میں یہہ
کہوں کہ بنارس کے گھاٹوں کی سیڑھیوں پر دریوزہ گری کرکے یا مسجد
یا خانقاھوں میں بھیک کے ٹکرے کھاکر پڑھنے اور ان عمدہ تعلیم گاھوں
میں تعلیم پانے میں کسقدر فرق ھی گورداسپور کوئی بڑا مقام نہیں ھی
مگر دیکھیئے کہ گورنمنٹ کی طرف سے تعلیم گاہ موجود ھی پس کوئی
وجہہ نہیں ھی کہ ھم شکر گذاری کے ساتھہ تعلیم کافایدہ نہ اُٹھاویں (چیرز)
مگر اے دوستوں میری راے اور میرا خیال یہہ ھی کہ کوئی گورنمنٹ ھرایک قوم
کی تعلیم کا ذمہ اپنے اوپر نہیں لے سکتی ھی بلکہ میں مضبوطی سے اس راے
پر ھوں کہ ممکن نہیں کہ گورنمنٹ اپنی تمام رعایا کی تعلیم کرسکے اس
سے بھی سخت میری راے یہہ ھی کہ کوئی قوم جس کو اپنے بچوں اور
قوم کی تعلیم کی خواھش ھو جبتک وہ تعلیم کو اپنے ھاتھہ میں نلیوے اُس
کی خواھش کا پورا ھونا غیر ممکن ھی جو کچھہ مجھے افسوس ھی یہی
ھی کہ ھماری قوم کو ھر جگہہ یہی خواھش ھی کہ گورنمنٹ اسکول قایم
ھو مگر یہہ خواھش کسیطرح پوری نہیں ھوسکنے کی کیونکہ گورنمنٹ کی
آمدنی بلحاظ اُسکے اور مصارف کے کسی قوم کی تعلیم کیواسطے کافی نہیں
ھوسکتی ھندوستانیوں کو ترقی اُسیوقت ھوگی جب وہ اپنے باھمی چندہ
اپنے انتظام اپنی قوت سے بلا مداخلت گورنمنٹ اور اُس کے افسروں کے

اپني خود سري اور اپني مرضي کے موافق اپنے بچونکي تعليم کريں (چيرز)
اے دوستوں تم اسبات کو خيال کرو که گورنمنٹ جو ايسي وسيع مملکت
هندوستان ميں حکومت کرتي هی جس ميں مختلف قومين مختلف
اغراض کے لوگ بستے هيں وه کسي ايک قوم کي طرفداري يا بهتري کي
کوشش نهيں کرسکتي اُس کو لازم هی که اُس کے قواعد تعليم ايسے هوں جو
يکساں سب سے متعلق هوسکتے هوں اور جيسا که ميں نے بيان کيا که قوم کي
ضرورتيں مختلف هيں پس گورنمنٹ اپني دور انديشي کے قاعده سے کسي
خاص فرقه کي خاص ضرورتوں کو پورا نهيں کرسکتي اور هرگز نهيں کرسکتي
ايک بات اور خيال کرنے کي هی که انگريزي گورنمنٹ کي کچهه هي
تعريف کي جاتي هو کچهه هي عمدگي اُس ميں هو مگر سب سے زياده
عمدگي جو اُس ميں هی وه يهي هی که وه تعليم مذهبي سے بالکل
علحده هی اگر گورنمنٹ کسي مذهبي تعليم ميں دخل دے گوکه وه نيک
نيتي اور نيک دلي هي سے کيوں نهو همکو شبهه ميں ڈاليگا اور بهت برا
خيال همارے دل ميں پيدا هوگا اس سبب سے بچوں کي تعليم مذهبي
گورنمنٹ کي مصلحت اُسکي پالسي اور اُسکے انتظام حکومت کے بالکل
خلاف هی پس اگر گورنمنٹ کے اسکول هماری دنيوي تعليم کے واسطے
کافي هوں تب بهي ايک ضروري جزو مذهبي تعليم کا رها جاتا هی پس
همارے هموطن اور همقوم لوگوں کو گورنمنٹ پر بوجهه تعليم کا نڈالنا
چاهيئے اور تعليم کو اپنے هاتهه ميں لينا چاهيئے گورنمنٹ کا يهه فرض
هی که وه همکو مدد دے اس سے زياده گورنمنٹ سے مانگنا بے غيرتي
هی جهانتک مجهے معلوم هی گورنمنٹ هر اسکول ميں مدد دينے کو تيار
هی هم کيوں کهيں که فلاں قسم کي تعليم همکو چاهيئے اور فلاں قسم کے
مدرسے يا کالج هماري تعليم کے ليئے ضرور هيں کيوں نهيں تعليم کو هم لوگ
اپنے هاتهه ميں ليں اور جسطرح کي تعليم کي ضرورت سمجهيں اُسطرح کي
تعليم ديں کيمبرج يونيورسٹي ميں ابهي ايک ليڈي نے ايک نيا کالج
قايم کيا هی اُس فياض ليڈي نے اُس کالج کے ليئے اپنے پاس سے اٹهاره
لاکهه روپيه ديئے هيں جو يهاں کے حساب سے بيس لاکهه هوتے هيں ميرے
خيال ميں همارے ملک کے هر ضلع اور هر قصبه کے لوگ مدرسه قايم
کرسکتے هيں يهاں کي مردم شماري کچهه هي هو مگر دو دو روپيه اوسط

قي کس دینے سے یہاں کے لوگ لاهور کالج سے زیادہ عمدہ ایک کالج
گورداسپور میں تیار کرسکتے هیں لیکن همت اور ارادہ کي کمي هی —
تعلیم کے متعلق میں اس وقت یہہ بحث کرنا نہیں چاهتا کہ کون کون
علوم اور فنون عمدہ هیں اور کون کون تعلیم میں شامل هونے چاهیئے یہہ
بہت بڑا وسیع میدان هی اور بہت لوگون نے اُس پر راے دي هی اس
وقت میں اُس تعلیم کا ذکر کرونگا جس کو میں ادنی درجہ کي تعلیم
کهتا هوں اور جس کي عموماً ملک کے لوگوں کو ضرورت هی وہ یہہ هی
کہ انگریزي زبان عمدہ طور پر جاننا عمدہ گفتگو کرنا انگریزي اخباروں کا
بخوبي پڑهنا قانون انگریزي کو خوب سمجهنا اپنے خیالات کو انگریزي
تحریر میں اچهي طرح ظاهر کرسکنا اسي تعلیم کي اشد ضرورت هی
مگر اُس کے ساتهہ یہہ بهي یاد رکهنا چاهیئے کہ تعلیم سے تربیت جدانهیں
هوسکتی هی (چیرز) اگر همارے ملک کے لڑکے اسقدر تعلیم پا جائیں اور
ایسي تحریر کرسکیں جس سے وہ لارڈ مکالي کا خطاب پاسکیں اور تربیت
اُن میں نهو تو وہ کسي کام کے نهیں لارڈ مکالي میرے خیال میں وہ
شخص هی جس نے هندوستان میں بهلائي کے درخت کا یا یوں کهو کہ
علم کے درخت کا بیج بویا کوئي گورنر جرنل اور کوئي ویسراے هندوستان
میں ایسا نهیں گذرا جس نے لارڈ مکالي سے زیادہ هندوستان کو بهلائي
پهونچائي هو گو یقیناً اُسنے جو کچهہ کیا اپني گورنمنٹ کي خیر خواهي
اور بهلائي کے لیئے کیا مگر اُسیکے ساتهہ اصلي خیر خواهي اور بهلائي کي
اصلي جان اُسي نے همارے ملک میں بهي ڈالدي - اے دوستوں
تربیت اور تعلیم دو چیزیں هیں صرف تعلیم سے آدمي انسان نهیں بنتا
بلکہ تربیت سے بنتا هی بولنے میں تو یوں آتا هی کہ تعلیم اور تربیت
مگر تربیت میري سمجهہ میں تعلیم پر مقدم هی هماري قوم نے لوگوں کو
اس پر خیال کرنا چاهیئے کہ اگر لڑکوں کي تعلیم کا گورنمنٹ کے اسکولوں
پر بهروسہ کرتے هیں تو کیا وہ سمجهتے هیں کہ وہ تربیت بهي پاسکتے
هیں هرگز نهیں تعلیم کا اصلي مقصد منزل کي درستي هی بهت سے تعلیم
یافتہ هیں جنکا طرز اخلاق ایسا خراب هی جسکو دیکهکر افسوس هوتا
هی اور کها جاتا هی کہ کاش وہ بے تعلیم هي رهتے تو اچها هوتا میں تمام
هندوستان میں جهانتک خیال کرسکتا هوں اور جن بڑے بڑے شهروں میں

میں پہرا ہوں اور وہاں کے حالات سے واقف ہوا ہوں نہایت زور سے کہہ سکتا ہوں کہ کسي کو اولاد کي تربیت کا خیال نہیں ہی — اے عزیزو سمجھو کہ اگر لڑکے کسي گورنمنٹ اسکول میں پانچ گھنٹہ تعلیم پاکر آتے ہیں تو اُنکا باقي حصہ زندگي کا جو بالکل سادہ اور مثل ایک پودہ کي نرم شاخ کے ہوتا ہی کہ جس طرح پر چاہو ٹھڑي یا سیدھي کرسکو کس طرح بسر ہوتا ہی - گھر کے نوکروں کي صحبت گلیوں میں بازاري لونڈوں کے ساتھہ کھیلنا اُنکي صحبت میں بد اخلاقي کي باتیں سیکھنا اور فحش اور بد اخلاقي کے الفاظ جو وہ لونڈے بولتے ہیں اور بکتے ہیں اُنکو سننا اسي قسم کے غارت کن رزایل میں اُنکي زندگي کا پاک حصہ بسر ہوتا ہی اور بجاے اس کے کہ وہ فرشتہ سیرت ہوتے شیطان سے بدتر اُنکے اخلاق ہوجاتے ہیں جبکہ لڑکوں کا چہارم حصہ ماسٹر کے پاس اور اُس سے زیادہ حصہ خراب حالت میں گذرتا ہی تو کیا اس سے اُنکي تربیت اخلاق کي توقع ہوسکتي ہی ہرگز نہیں جو لوگ یہہ چاہتے ہیں کہ ہماري قوم اور ہمارے بچے تربیت یافتہ اور مہذب ہوں - دوسري فیشن میں عزت پاویں تو اُنکا پہلا فرض یہہ ہی کہ تربیت کي فکر کریں (چیرز) میں یہہ نہیں کہتا کہ وہ سب کچھہ میرے ہي خیال کے موافق کریں تم لوگ مجھکو جانے دو میرے خیال کي پیروي نکرو تم خود سوچکر کوئي تدبیر نکالو دیکھو یہہ یورپین بچہ (ایک کم عمر لڑکا جو اُسوقت موجود تھا اُسکي طرف اشارہ کیا) جو اسوقت موجود ہی کیا تم کوئي ایسا بچہ اپني قوم میں نکال سکتے ہو گو یہہ بچہ ابتک سوسئیٹي میں نہیں ملا مگر یہہ اپنے ماں باپ کي تربیت سے کیسا نیک عادتوں کا نمونہ ہوا ہی اگلے زمانہ میں ہماري اولاد بھي اپنے باپ اور اُس کے دوستوں کي صحبت سے فائدہ اُٹھاتي تھي اُن کے اخلاق حسنہ سیکھتي تھي واقعي وہ بہت اچھا طریقہ تھا مگر وہ تیلیاں جس تورے سے بندھي تھیں ٹوٹ گیا اب دوسرا تورا اُنکے باندھنے کو ہونا چاہیئے اب جو نسلیں موجود ہیں آپ مجھکو معاف کیجیئے گا وہ اس لایق نہیں کہ بچے اُن سے تربیت پاسکیں پس مناسب ہی کہ اولاد کي تربیت کي فکر اور تدبیر کي جاوے گورنمنٹ پر بوجھہ نڈالیئے اُس سے صرف مدد لیجیئے جو اُسکا فرض ہی اور جسکے ادا کرنے پر وہ موجود ہی اسوقت ہندوستان میں خدا کے فضل

سے دو قومیں آباد ہیں اور اسطرح سے ہیں کہ ایک کا گھر دوسرے سے ملا
ہی ایک کی دیوار کا سایہ دوسرے کے گھر میں پڑتا ہی ایک آب و
ہوا کے شریک ہیں ایک دریا یا کنویں کا پانی پیتے ہیں مرنے جینے میں
ایک دوسرے کے رنج و راحت کا شریک ہوتا ہی ایک کو دوسرے سے بغیر
ملے چارہ نہیں پس کسی چیز کو جو معاشرت سے علاقہ رکھتی ہی ان
دونوں کا علحدہ علحدہ رکھنا دونوں کو برباد کردیتی ہی ہمکو ایک دل
ہوکر مجموعی حالت میں کوشش کرنی چاہیئے اگر ایسا ہوگا تو سنبھل
جائینگے نہیں تو ایک دوسرے کے اثر سے دونوں قومیں تباہ اور بگڑ جاوینگی
(چیرز) پرانی تاریخوں میں پرانی کتابوں میں دیکھا اور سنا ہوگا اور
اب بھی دیکھتے ہیں کہ قوم کا اطلاق ایک ملک کے رہنے والوں پر ہوتا
ہی افغانستان کے مختلف لوگ ایک قوم کہے جاتے ہیں ایران کے
مختلف لوگ ایرانی کہلاتے ہیں یورپین مختلف خیالات اور مختلف
مذاہب کے ہیں مگر سب ایک قوم میں شمار ہوتے ہیں گو اُن
میں دوسرے ملک کے بھی لوگ آکر بس جاتے ہیں مگر وہ آپس میں
مل جل کر ایک ہی قوم کہلائے جاتے ہیں غرض کہ قدیم سے قوم کا
لفظ ملک کے باشندوں پر بولا جاتا ہی گو اُن میں بعض بعض
خصوصیتیں بھی ہوتی ہیں اے ہندو اور مسلمانوں کیا تم ہندوستان کے
سوا اور ملک کے رہنے والے ہو کیا اسی زمین پر تم دونوں نہیں بستے کیا
اسی زمین میں تم دفن نہیں ہوتے ہو یا اسی زمین کے گھاٹ پر جلائے نہیں
جاتے اسی پر مرتے ہو اور اسی پر جیتے ہو تو یاد رکھو کہ ہندو اور مسلمان
ایک مذہبی لفظ ہی ورنہ ہندو مسلمان اور عیسائی بھی جو اسی ملک میں
رہتے ہیں اس اعتبار سے سب ایک ہی قوم ہیں (چیرز) جب یہہ سب
گروہ ایک قوم کہے جاتے ہیں تو ان سب کو ملکی فائدہ میں جو ان سب کا
ملک کہلاتا ہی ایک ہونا چاہیئے اتفاق کی خوبیاں مجھکو زیادہ بیان
کرنے کی ضرورت نہیں ہی جو شخص اتفاق نہیں رکھتا وہ بھی سمجھتا
ہی کہ وہ برا کرتا ہی جو لوگ کہ باہم برخلاف اور ایک دوسرے کے دشمن
ہیں وہ بھی جب دل میں سوچتے ہیں تو یہہ سمجھتے ہیں کہ یہہ ایک
بری بات ہی جو چیز نہایت عمدہ اور خوب ہی وہ اتفاق ہی ہی اتفاق
کرکے جو کچھہ کیا جائیگا وہ ہی عمدہ ہوگا پس اس امر پر خیال کرکے

باهم اتفاق کرنا چاهیئے اور اُس اتفاق کے ذریعه سے قومي تعلیم اور تربیت حاصل کرنا چاهیئے میں کچھه اور زیادہ بیان کرتا مگر آپ مجھے معاف رکھیں که میں آج هي ابھي آیا هوں اور سفر کي تکان سے خسته هو رها هوں - (بہت زور سے چیرز) *

اس لکچر کے ختم هونے پر خان بہادر نجم الهند سردار محمد حیات خاں صاحب نے سید صاحب کا شکریه ایک نہایت عمدہ تقریر میں ادا کیا *

تقریر نجم الہند

سردار محمد حیات خاں بہادر سي ایس آئي

آنریبل سید صاحب بہادر - میں چیرمین هونے کي حیثیت سے آپ کا شکریه اپني طرف سے اور کل حاضرین کي طرف سے ادا کرتا هوں که آپ اس عاجز بستي میں تشریف لائے اور اپني پند و نصایح دلپذیر کے ظاهر کرنے سے هم سب پر احسان کیا هی میں آپ سے کچھه اور نه کہونگا نه کچھه کہنے کي اس وقت ضرورت سمجھتا هوں کیونکه اس کي ضرورت کا وقت وهي تها جس وقت هملوگوں نے آپ کا خیر مقدم کیا هی مگر اُن سبکو جو یہاں موجود هیں اور جو اس وقت موجود نہیں هیں مگر کسي طرح سے آپ کي تشریف آوري کي خوشي میں شریک هوچکے هیں بہت فخر هی که آپنے سفر کي زحمت برداشت کي اور یہاں تشریف لائے آپ کا تشریف لانا یہاں هم لوگوں کي بڑي عزت کا سبب هی آپ کي تمام زندگي رفاۃ عام اور فواید خلایق کے کام میں گذري اورنه صرف وہ اُس حصه هندوستان میں جہاں آپ رهتے هیں بلکه میرے خیال میں خیبر کي گھاٹي سے بحیرہ بنگال تک سب پر آپ کے احسان هیں اور آپ کو اپنا مربي اور پورا پورا راست باز رفیق نه صرف اس وقت کے لوگوں کا بلکه آیندہ نسلوں کا سمجھتے هیں ایسے شخص کا یہاں تشریف لانا میري عاجز راے میں لوگوں کو بہت فائدہ بخش هوا اور هوگا لوگ آپ کے مشتاق زیارت بھي هیں اور آپ کي نہایت مفید اور دلپذیر پند و نصایح سے اُنہوں نے فائدہ اُٹھایا همارے هونہار نو جوانوں کو یہہ بات همیشه یاد رهیگي که اُن کا مصلح اُن کا رفارمر اور همدرد یہاں ایا تها

اور یہہ بتایا تھا کہ ہندو اور مسلمان جن کا چولي دامن کا ساتھہ ہی بھائي ہوکر رہیں یہہ لفظ ہمکو یاد رہینگے اور یہہ بڑا اصول تربیت کا جو آپ نے بتایا ہی اُن کے خیال میں رہیگا اور وہ نہ بچوں کو بلکہ اُن کے والدین کو اور جہاں تک وہ مشتہر ہوگا تمام ملک اور قوم کو مفید ہوگا میں آپ کا مکرر شکریہ ادا کرتا ہوں اور اپني تقریر کو طول کرنا نہیں چاہتا اور ان الفاظ پر اُس کو ختم کرتا ہوں کہ خدا چاہیگا تو آپ کے الفاظ ہندو خواہ مسلمان خواہ عیسائي سب پر موثر ہونگے (چیرز) *

اسکے بعد مجلس برخاست ہوئي اور ہم سب لوگ اپني اپني سواریوں میں سوار ہوکر سردار بہادر نجم الہند کي کوٹھي میں پہونچے - گروہ کے گروہ لوگوں کے سید صاحب کي ملاقات کو آتے تھے اور لطف آمیز باتیں ہوتي تھیں — جو صاحب ملاقات کو تشریف لائے تھے منجملہ اُن کے سید شاہ محمد صادق صاحب کا بالتخصیص ذکر کرنا مناسب ہی — یہہ شاہ صاحب خانقاہ زتر جھتر شریف کے جو پنجاب میں نہایت مستند و متبرک خانقاہ ہی سجادہ نشین ہیں انکے ساتھہ انکے دونوں صاحبزادے بھي تھے سید صاحب سے نہایت مہرباني سے ملے اور اُن کي کوششوں کا جو وہ مسلمانوں کي بھلائي کے لیئے کرتے ہیں شکر ادا کیا اور دعاے خیر دي ان تمام واقعات سے ثابت ہوتا ہی کہ پنجاب میں ہر قسم کے لوگوں میں قومي بہتري کا ایک جوش پیدا ہوگیا ہی اور ایسے شخص کي جو قوم کے لیئے کچھہ بہتري کرنا چاہتا ہی بہت عزت کرتے ہیں پنجاب میں جو سید صاحب کي اس قدر تعظیم ہوئي جسکو دیکھکر تعجب آتا ہی اُس کا سبب بجز اس کے اور کچھہ نہ تھا *

اٹھائیسویں جنوري سنہ ۱۸۸۴ ع کو بوقت سہ پہر سید صاحب گورنمنٹ اسکول گورداسپور کا بورڈنگ ہوس ملاحظہ کرنے کو گئے - بورڈنگ ہوس بلحاظ اِس کے کہ ایک اسکول کا بورڈنگ ہوس ہی اچھا ہی دو تین معمولي لہنیں بني ہوئي ہیں اور اُن میں برابر برابر معمولي چار پائیاں بچھي ہوئي ہیں ہر چارپائي کے سرہانے ایک چھوٹا سا صندوق ہی جس میں بورڈروں کے کپڑے رہتے ہیں قریب اُس کے ایک اور مکان بورڈروں کے پڑھنے کے لیئے ہی صفائي اچھي تھي جس سے معلوم ہوتا ہی کہ منتظم بورڈنگ ہوس صفائي کی نگرانی بخوبی رکھتا ہی *

وهاں سے سید صاحب سکھوں کي ایک سنگھت میں گئے جس کو هماري طرف کي زبان میں گوردوارا کہنا چاهیئے - مشہور تها که وهاں دالان کي ایک دیوار هی جو هلانے سے هلتي هی اور گویا ایک کرامات کے طور پر سمجهي جاتي هی سید صاحب کا مقصد وهاں جانے سے اُس دیوار کا دیکهنا تها - یهه مکان بسبب اس جنباں دیوار کے "جهولنا محل" کے نام سے مشہور هی *

هم سب وهاں گئے اور دیکها که اُس جگهه پختہ در دالان اگے پیچهے بنانے تجویز هوئے تهے دونوں دالانوں کي چار دیواري اور در بن گئے تهے پچهلے دالان کی چهت پٹ گئي هی اور اگلے دالان کي چهت کسي سبب سے نہیں پٹي مگر اُسکي روکار جس میں متعدد در لگے هوئے هیں نہیں پٹے جب کوئي آدمي اُس روکار پر چڑه کر اور اُسکے طول کے وسط میں بیٹهکر هلاتا هی تو وه روکار اس سبب سے که اُس میں در زیادہ هیں دو ڈهائي انچهه کے قریب جهوکا کهاتي هی اور هلتي هوئي دکهائي دیتي هی - جو دیوار اس طرح کي بني هوئي هو جس میں متعدد در هوں اور اُسپر چهت کا بوجهه یا اور کسي قسم کا دباؤ نهو اسي طرح پر هلیگي مگر وهاں کے لوگوں نے اُسکو گرو کي کرامات میں خیال کیا هی - وهاں سے واپس آنیکے بعد اُسي طرف کے ایک مسلمان صاحب نے کہا که گرو صاحب کي کرامات نہیں هی جہاں یهه مکان هی پہلے وهاں ایک شاه صاحب کا تکیه تها سکهوں نے اپني عملداري میں اُنکو نکال دیا اور سکهه مذهب کي سنگهت بنالی یهه اُن شاه صاحب کي کرامات هی - سید صاحب نے کہا که اگر آپ اسکو گرو صاحب هي کي کرامات رهنے دیں تو آپکا کیا هرج هی *

یهه مکان سنگهت کا کچهه عمده مکان نہیں هی اُسکے ایک طرف گرو نانک صاحب کي گرنتهه رکهي هوئي هی جسکا نهایت ادب کیا جاتا هی اور هر روز اُسکا کوئي حصه پڑها جاتا هی جب کوئي بڑا حاکم یا راجه یا رئیس وهاں جاتا هی تو سنگهت کی جانب سے اُسکو ایک دستار اور کچهه میوه وغیره دیا جاتا هی - بابا صاحب نے جو وهاں کے گدي نشین هیں سید صاحب کو بهي ایک دستار اور خشک و تر میوه عطا کیا سید صاحب نے اخلاق و ادب سے اُسکو لیا تهوڑي دیر هم سب وهاں ٹهہرے اور پهر رخصت هوکر چلے آئے *

رات کو نجم‌الهند سردار محمد حیات خاں صاحب نے سید صاحب کو ڈنر دیا تھا جس میں بعض یورپین بھی شریک تھے کھانے نہایت نفیس تھے اور میز نہایت عمدگی و خوبی سے آراستہ کی گئی تھی اخیر کو امپرس آف انڈیا کے ٹوست کے بعد ہمارے مفخر میزبان نے اپنے معزز مہمان کا ٹوست پر پوز کیا جو نہایت گرم جوشی سے چاء بھرے ہوئے پیالہ سے پیا گیا - افسوس ہی کہ اُن اسپیچوں کے لکھنے کا مجھے موقع نہیں ملا مگر اسقدر یاد ہی کہ خان بہادر نجم‌الهند نے ٹوست پرپوز کرتے وقت نہایت محبت آمیز الفاظ میں اپنے مہمان کے فنا فی‌القوم ہونے اور ملک و قوم کے مفید کاموں میں اپنی عمر و دولت اور محنت کے صرف کرنے کا ذکر کیا *

سید صاحب نے اُسکا نہایت دلچسپ جواب دیا جو میز پر کی اسپیچوں کی عمدگی کا نمونہ تھا اُنکا اخیر فقرہ مجھکو یاد رہگیا ہی اُنہوں نے کہا کہ " میں نہایت شکر گذار ہوں اپنے تمام دوستوں کا جنہوں نے پنجاب میں مجھہ پر اسقدر مہربانی کی ہی خصوصاً اپنے دوست حیات کا اسقدر ممنون اور زیربار احسان ہوگیا ہوں کہ مجھے خوف ہی کہ جب واپس جاؤں تو اسٹیشن ماسٹر مجھکو بہت زیادہ بوجھل دیکھکر ریل کا دوگنا محصول طلب کرے " اس فقرہ پر نہایت قہقہہ ہوا اور چیرز کی صدائیں بلند ہوئیں *

ڈنر کے بعد خاتونان پنجاب کی طرف سے ایک ایڈریس سید صاحب کی خدمت میں پیش ہوا - معلوم ہوا کہ خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب کی بیگم صاحبہ کے دل میں یہہ خیال ہوا کہ ایسے شخص کو جو ہماری اولاد کی تعلیم و تربیت کے لیئے اسقدر جانفشانی کرتا ہی عورتوں کی طرف سے بھی ایڈریس دیا جاوے اُنہوں نے ایک کمیٹی قایم کی اور اور شریف خاندانوں کی عورتوں کو اپنے ساتھہ شریک کیا اور سید صاحب کے لیئے ایک جداگانہ چندہ دعوت جمع کیا - میں نے سنا تھا کہ یہہ تجویز ہوئی ہی کہ نجم‌الهند خان بہادر کی صغیرالسن صاحبزادی اُس ایڈریس کو پیش کریگی مگر یا تو اس سبب سے کہ سید صاحب اُسکو پسند نہیں کرتے تھے یا اس وجہہ سے کہ اُس بچی کو ایسی جرأت نہوئی یا اس سبب سے کہ بسبب زیادہ رات جانیکے سو رہی تھی

نجم الہند سردار محمد حیات خاں صاحب نے اُس ایڈریس کو از جانب خاتونان پنجاب پیش کیا *

جبکہ سید صاحب کو معلوم ہوا کہ خاتونان کي طرف سے ایڈریس پیش ہوگي تو اُنہوں نے اُسکا دیکھنا چاہا تاکہ اُسکا تحریري جواب دیں اور اُسکي نقل ہر ایک خاتون کي خدمت میں بھیجدي جاوے جنکو اُس سے تعلق ہو - غرضکہ وقت معین پر نجم الہند سردار محمد حیات خاں صاحب نے اُس تمام مجمع میں خاتونان کي جانب سے وہ ایڈریس پڑھا اُسي مجمع میں سید صاحب نے اپنا تحریري جواب پڑھا اور درخواست کي کہ یہہ جواب خاتونان کي خدمت میں بھیجدیا جاوے وہ ایڈریس اور اُسکا جواب بجنسہٖ ذیل میں مندرج ہی *

ایڈریس از جانب خاتونان پنجاب

بعالیخدمت آنریبل سید احمد خاں بہادر نجم الہند

دام اقبالہ

سید صاحب — دنیا کي اخلاقي رسم ہی کہ کسي پر جب کبھي کوئي بزرگ احسان کیا کرتا ہی تو محسن کا شکریہ وہ شخص جسپر احسان کیا جاوے اپنے اوپر فرض سمجھتا ہی - ہم عاجز فرقہ پر آپکے احسان کا بوجھہ (نہ صرف اسوجھہ سے کہ اپني موجودہ نسل کے بچوں کي تعلیم و تربیت میں سعي بلیغ فرمائي ہی بلکہ اسلیئے بھي کہ آیندہ نسلوں کي بہبود اور ترقي کي ایک مستحکم بنیاد ہندوستان میں قایم کي ہی) ایسا نہیں ہی کہ صرف باتوں باتوں ہي سے ٹل سکے اور نہ ہمارے اختیار میں ہی کہ آپکا شکریہ ماواجب ادا کرسکیں *

۱—حضور نے ہماري قوم کي اولاد پر وہ وہ مہربانیاں اور مربیانہ سلوک کیئے ہیں جو چاند سورج کي طرح دنیا پر روشن ہیں جب ہم سنتے ہیں کہ مدرسۃالعلوم علیگڈہ کے بورڈنگ ہوس میں ہماري قوم کے ننھے ننھے بچے بھي داخل ہیں اور اُنکي تعلیم تربیت اور آسایش کے واسطے حضور کي توجھہ سے ایسي عمدہ عمدہ تجویزیں کي گئي ہوں کہ بچے داخل ہونے کے بہت تھوڑے عرصہ بعد نہ صرف اپنے گھر کے آرام کو

ـں بلکہ جو نقص ہماري اکثر بہنوں کے نا تعلیم یافتہ ہونے کي وجہہ سے ہمارے بچوں کي ابتداے تربیت میں اثر پذیر ہوجاتے ہیں وہ ایسي خوش اسلوبي سے رفع کیئے جاتے ہیں کہ جسکے سننے سے بےاختیار ہمارے دل سے دعائیں نکلتي ہیں *

۲ — اللہ اللہ ایک وہ دن تھا کہ قومي ترقي کو فروغ دینے میں ہماري قوم کي خاتونان تیرہ سو برس ہوئے اپنے وارثوں کو کیا کیا امدادیں دیتي تھیں اور اُن کے رنج و راحت میں کس کس ہمدردي سے شریک ہوتي تھیں کہ اُنکے مالک اُنکا یہہ حال دیکھہ دیکھکر مال و جان قوم کي بہبود ي پر تصدق کرتے رہے — سیدا آج وہ دن ہی کہ ہم اپني بے بسی اور قوم کي حالت دیکھکر آنسوؤں کو ضبط نہیں کرسکتیں — اے خدا ایک وہ زمانہ تھا کہ خاتونان عرب و ہند اپنے گھر کے مردوں کي قومي ترقي اور تعلیم کے معاملات میں اسقدر حوصلہ اور ہمدردي ظاہر کرتي تھیں آج ہم جو انہیں کي اولاد ہیں ایک بزرگ محسن قوم کے شکریہ کے لیئے چند موزوں الفاظ بھي نہیں سوچ سکتیں *

۳ — گو زمانہ کے انقلاب کے باعث اُن باوقار خاتونان کي عالي حوصلگي اور استقلال کا دعوی کرنا چھوٹا منہہ بڑي بات ہی تاہم انساني فرض کو ہم نہیں بھول سکتیں اور اُمید کرتي ہیں کہ آپ ہمارے اس باعقیدت دعایہ ایڈریس کو جو غالباً اس قسم کا سب سے پہلا ہي ایڈریس ہوگا قبول فرماکر خاتونان پنجاب پر احسان فرماوینگے *

۴ — اخیر میں ہماري یہہ بھي التماس ہی کہ ہمارا ناچیز ہدیہ جو اس ایڈریس کے ساتھہ پیش کیا جاتا ہی اُن نادار یا یتیم طلباء مدرسۃالعلوم علیگڈہ کے واسطے قبول فرمایا جاوے جنکے والدین یا ورثا بہ سبب افلاس اُنکي مدد نہیں کرسکتے — ہم دل سے دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہمارے محسن سید کو ہماري قوم پر صد و سي سال سلامت رکھہ اور وہ دن دکھا کہ جس طرح ہندوستان کے مردوں کي بہتري کے واسطے سید صاحب کو تونے اپنے فضل و کرم سے ایک ذریعہ بنا دیا ہی ایسے ہي ہماري موجودہ حالت پر رحم کرکے ہمارے عاجز فرقہ کي بھي سن اور ہماري قوم کے مردوں کو وہ عزم اور استقلال رفاہ عامہ میں عطا کر جو اُنکي قومي میراث ہی آمین *

جواب اڈریس

بخدمت خاتونان ہ انجاب

اے میري بہنو ں !

آج کي رات میرے لیئے شب قدر سے کچھہ کم قدر کي نہیں - جو اڈریس تمہاري طرف سے مجھکو دي گئي وہ میرے لیئے ایک ایسي عزت ھی جو آج تک ھندوستان میں کسي کو نصیب نہیں ھوئي - میں تمہاري اس شفقت کا دل سے شکر گذار ھوں *

اے میري بہنوں - میں اپني قوم کي مستورات کي بہت زیادہ قدر کرتا ھوں - ھماري قوم کے مردوں نے اپنے باپ دادا کي بزرگي کو خاک میں ملادیا ھی مگر خدا کے فضل سے تم میں ھمارے باپ دادا کے بزرگ نشان بدستور موجود ھیں - یہہ سچ ھی کہ ھم مردوں میں شبلي اور جنید موجود نہیں مگر خدا کا شکر ھی کہ تم میں ھزاروں لاکھوں رابعہ بصري موجود ھیں *

تمہاري نیکي - تمہاري بردباري - تمہاري محبت - ھر قسم کي مشکلات کي برداشت اور اُسپر صبر - بچوں کي پرورش - گھر بار کا انتظام ھمارے فخر کا باعث ھی - اگر کوئي قوم تمام دنیا میں اپنے تئیں کسي قسم کا فخر دے سکتي ھی تو ھم اپني قوم کي مستورات کو دنیا کي قوموں پر فخر دے سکتے ھیں - یہہ ھمارا فخر تمہارے ھي سبب سے ھی *

اے میري بہنوں - میں اپني قوم کي خاتونوں کي تعلیم سے بے پرواہ نہیں ھوں - میں دل سے اُن کي ترقي تعلیم کا خواھاں ھوں - مجھکو جہاں تک مخالفت ھی اُس طریقہ تعلیم سے ھی جس کے اختیار کرنے پر اس زمانہ کے کوتاہ اندیش مایل ھیں میں تمہیں نصیحت کرتاھوں کہ تم اپنا پرانا طریقہ تعلیم اختیار کرنے پر کوشش کرو - وھي طریقہ تمہارے لیئے دین و دنیا میں بھلائي کا پھل دیگا - اور کانٹوں میں پڑنے سے محفوظ رکھیگا *

اے میري بہنوں ! جسقدر کہ تم اسوقت موجود ھو شاید میں تم سب سے بلکہ اُن سے بھي جو اڈریس میں شامل ھیں اور اسوقت میں موجود

بہنوں میں ان سب سے بھی عمر میں بہت بڑا ہوں میں نے تم سب سے بہت زیادہ زمانہ دیکھا ہی - تمہاری دادیوں تمہاری نانیوں کے حالات تم سے زیادہ مجھکو معلوم ہیں - تم غور کرو کہ تمہارے خاندانوں میں مستورات کی تعلیم کا کیا قاعدہ تھا - یہہ قاعدہ تھا کہ ہماری قوم میں - ہماری رشتہ داری میں ہمارے محلوں میں جو معزز اور باوقار گھر ہوتا تھا جس گھر کی مستورات عمدہ فضیلت عمدہ اخلاق میں فایق ہوتی تھیں اپنی قوم کی اپنے رشتہ داروں کی اپنے محلہ والوں کی لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام اُس کے سپرد ہوتا تھا - اُن کا گھر اُن لڑکیوں کا گھر بھی ہوتا تھا اور تعلیم کا مکتب بھی ہوتا تھا - اُسی گھر میں قوم کی بزرگ مستورات اُن پر نگاہ شفقت رکھنیوالی ہوتی تھیں - کوئی شریف خاندان کی معلمہ اُن کی تعلیم پر نوکر ہوتی تھی - اور اُس گھر کی بزرگ مستورات درحقیقت اُن کی تعلیم دینے والی اور اپنے اخلاق و نیکی کے مجسم نمونہ سے اُن کو نیکی و اخلاق سکھانے والی ہوتی تھیں - شامت اعمال سے وہ سلسلہ برہم ہوگیا - خاندان تباہ ہوگئے - ہمارے بزرگ جو اس تعلیم کی قدر کرتے تھے دنیا سے جاتے رہے - وہ بزرگ مستوراتیں جو اس کام کو انجام دیتی تھیں دنیا سے اُٹھہ گئیں - تمام خاندانوں کے مرد جاہل و نادان رہ گئے جو ذلت کہ تمہارے خاندانوں کے مردوں پر خدا کی مرضی سے آئی ضرور تھا کہ اُس کا حصہ تم کو بھی ملے — پس وہی بد بختی تمہارے خاندان کے مردوں کی ہی جس کا حصہ تم کو بھی ملا ہی اور جسکا ذکر تم نے پردہ سے اس اڈریس میں کیا ہی *

اے میری بہنوں ! تم یقین جانو کہ دنیا میں کوئی قوم ایسی نہیں ہی جس میں مردوں کی حالت درست ہونے سے پہلے عورتوں کی حالت میں درستی ہوگئی ہو — اور کوئی قوم دنیا میں ایسی نہیں ہی جس میں مردوں کی حالت درست ہوگئی ہو اور عورتوں کی حالت درست نہ ہوئی ہو — ان سچے واقعات نے میرے دل میں بہت کچھہ اثر کیا ہی - میں نے تمہارے لڑکوں کی تعلیم پر جو کوشش کی ہی اُسے تم یہہ نہ سمجھو کہ میں اپنی پیاری بیٹیوں کو بھول گیا ہوں — بلکہ میرا یقین ہی کہ لڑکوں کی تعلیم پر کوشش کرنا لڑکیوں کی تعلیم کی جڑ ہی — پس جو خدمت میں تمہارے لڑکوں کے لیئے کرتا ہوں درحقیقت وہ لڑکوں لڑکیوں دونوں کے لیئے ہی *

میري یہہ خواهش نہیں هی کہ تم اُن مقدس کتابوں کے بدلے جو تمہاري دادیاں اور نانیاں پڑھتي آئي هیں اس زمانہ کي مروجہ نامبارک کتابوں کا پڑھنا اختیار کرو جو اس زمانہ میں پھیلتي جاتي هیں *

مردوں کو جو تمہارے لیئے روٹي کماکر لانیوالے هیں زمانہ کي ضرورت کے مناسب، کچھہ هي علم یا کوئي سي زبان سیکھنے اور کیسي نئي چال چلنے کي ضرورت پیش آئي هو مگر ان تبدیلیوں سے جو ضرورت تعلیم کے متعلق تمکو پہلے تهي اُس میں کچھہ تبدیلي نہیں هوئي *

تمہارا فرض تها کہ تم اپنے ایمان اور اسلام سے واقف هو اُس کي نیکي اور خدا کي عبادت کي خوبي کو تم جانو - اخلاق میں نیکي اور نیک دلي رحم و محبت کي قدر سمجهو اور ان سب باتوں کو اپنے برتاؤ میں لاؤ - گهر کا انتظام اپنے هاتوں میں رکهو - اپنے گهر کي مالک رهو - اُس پر مثل شهزادي کے حکومت کرو - اورمثل ایک لایق وزیر زادي کے منتظم رهو اپني اولاد کي پرورش کرو - اپني لڑکیوں کو تعلیم دیکر اپنا سا بناؤ - خدا پرستي خدا ترسي - اپنے همسایوں کے ساتهہ همدردي اپنا طریقہ رکهو - یہہ تمام سچي تعلیم نہایت عمدگي سے اُن کتابوں سے حاصل هوتي هی جو تمہاري دادیاں نانیاں پڑهتي تهیں جیسي وہ اُس زمانہ میں مفید تهیں ویسي هي اس زمانہ میں بهي مفید هیں - پس اس زمانہ کي نا مفید اور نا مبارک کتابوں کي تمکو کیا ضرورت هی — هاں یہہ بات سچ هی کہ تمہارے خاندان کے مردوں کي نالائقي اور جہالت سے تمہارے متعدد حقوق جو خدا کے حکم سے تم کو ملے هیں اور جن کا انسانیت کي روسے تمہارا حق هی برباد هوگئے هیں - وہ حق پهر تمہیں واپس دلانے کي یهي تدبیر هی کہ تمہارے لڑکوں کي تعلیم میں کوشش کي جاے جب کہ وہ تعلیم یافتہ هوجاوینگے - وہ مغصوبہ حقوق از خود بے مانگے تم کو واپس ملینگے - اب میں تم کو دوبارہ یقین دلاتا هوں کہ جو خدمت میں اسوقت کررها هوں نہ صرف تمہارے لڑکوں کی هي هی بلکہ تمہاري لڑکیوں کي بهي هی اگر خدا نے چاها تو اُس سے دونوں برابر فائدہ اُٹهائینگے - اور لڑکے اور لڑکیاں دونوں علم کي روشني سے روشن ضمیر هونگے — اسوقت تمہارا اُن غریب بچوں کي پرورش کے لیئے جو مدرسۃالعلوم میں پڑهتے هیں امداد دینا تمہاري اُس ذاتي خصلت اور مادرانہ محبت کا نمونہ هی جو خدا نے

تم میں رکھي ھی — یہہ تمھاري امداد اُن غریب بچوں کے لیئے مثل شھر مادر اثر رکھیگي - اور اُن کو اور مجھکو اور مدرسۃالعلوم کو اُس امداد سے جس طریقہ پر دیگئي ھی قومي عزت اور قومي افتخار حاصل ھوا ھی — میں سب کي طرف سے اُس کا شکریہ ادا کرتا ھوں کہ خدا تمکو دین و دنیا میں بہ برکت سیدۃالنسا فاطمہ زھرا علیھاالسلام کے خوش و خرم رکھے — اور جیسي کہ تم اسوقت باعث افتخار قومي ھو اُسوقت بھي جب کہ ھماري قوم کامل عروج پر ترقي کرے ھماري قوم کي باعث افتخار رھو — آمین *

اے میري ھندو اور عیسائي بہنوں ! تم نے جو اپني" محبت اور وطني یگانگت سے اپني مسلمان بہنوں کے ساتھہ اس اڈریس میں اور اس امداد میں جو مدرسۃالعلوم کے غریب طالبعلموں کو دي گئي ھی شرکت کي وہ ایک نمونہ تمھاري محبت و یگانگت کا ھی — میں دل سے اُس کے لیئے تمھارا شکریہ ادا کرتا ھوں اور دعا دیتا ھوں کہ تم پر بھي خدا تعالی کي برکت ھو — اور ھر طرح کي ترقي اور خوشي تمکو نصیب رھے — آمین *

راقـــــم

سید احمد گورداسپور

۲۸ جنوري سنہ ۱۸۸۴ع

سید احمد خاں صاحب نے آج تک عورتوں کي' نسبت اپني کسي تحریر یا تقریر میں کبھي کچھہ نہیں کہا تھا اور اس سبب سے لوگوں کو خاتونان پنجاب کي ایڈریس کے جواب سننے کا حد سے زیادہ اشتیاق تھا وہ بیقراري سے منتظر تھے کہ اُسکي نسبت سید صاحب کي راے ظاھر ھووے - جبکہ سید صاحب نے خاتونان پنجاب کي ایڈریس کا جواب دیا تو سب لوگ متحیر ھوگئے - جو لوگ پراني فشن کے تھے وہ سمجھتے تھے کہ سید صاحب کي راے مستورات کي نسبت بھي اُسي قسم کي ھوگي جیسیکہ مردوں کي نسبت ھی - اور نئے خیال کے لوگ جو بے خیال اور بے سمجھے دوڑے چلے جاتا اور اپنے ساتھہ مستورات کي بھي چوٹي پکڑکر گھسیٹتے لیئے چلے جانا چاھتے ھیں وہ سمجھتے تھے کہ ھمارے خیالات کو سید صاحب کے جواب سے بہت کچھہ مدد ملیگي مگر

سید صاحب کا جواب دونوں فریق کے خیالات سے علحدہ تھا - مستورات کی نسبت جو معتدل اور صحیح و سچی اور پراکٹیکل اور مستحکم اصول پر اُنہوں نے راے ظاہر کی اُسکا بہت بڑا اثر لوگوں کے دلوں میں ہوا - حقیقت میں ہندوستان میں مستورات کی ترقی تعلیم کا ایک ایسا مشکل مسئلہ ہی جسکا حل ہونا بہت ہی دشوار نظر آتا ہی لیکن غور کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہی کہ اگر اُسکا حل ہونا ممکن ہی تو اُنہی اصولوں پر ممکن ہی جو سید صاحب نے بیان کیئے ہیں *

ہم لوگ لاہور پہونچنے بھی نہیں پائے تھے ہم نے دیکھا کہ سید صاحب کا جواب نہایت خوشخط اور عمدہ کاغذ اور خوش تقطیع پر چھپ گیا ہی اور گھر گھر اُسکی کاپیاں تقسیم ہو رہی ہیں - لودھیانہ کے اخبار نور افشاں نے جو پادریوں کا اخبار ہی اُسپر بہت نکتہ چینی کی ہی اور اُس جواب سے ناراض معلوم ہوتا ہی اور اُسکا ناراض ہونا اور نکتہ چینی کرنا بجا بھی ہی کیونکہ سید صاحب کے جواب سے مشنریوں کی وہ تمام اُمیدیں جو وہ مستورات کی نسبت اپنی کارروائیوں سے رکھتے ہیں برباد ہوتی معلوم ہوتی ہیں *

اسی جلسہ میں مبلغ تین سو ستائیس روپیہ خاتونان پنجاب کی جانب سے بطور دعوت سید صاحب کی نذر کیا گیا اور جو خاتونان اس چندہ میں شریک تھیں اُنکی فہرست پڑھی گئی سید صاحب نے اُسکو نہایت احسانمندی سے قبول کیا - ہمارے مفخر میزبان خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب سی ایس آئی نے خاص اپنی طرف سے ایک ہزار روپیہ کا کرنسی نوٹ پیش کش کیا اور پانسو روپیہ اور نذر کرنے کا وعدہ فرمایا - دیگر احباب ضلع گورداسپور کی جانب سے مبلغ آٹھ سو اُنیس روپیہ چار آنہ بطریق دعوت پیش کش کیئے گئے - جسقدر روپے پر روپے چلے آتے تھے سید صاحب خوش ہوتے جاتے تھے اور شکریہ پر شکریہ ادا کرتے تھے *

خاتونان پنجاب نے جو روپیہ دیا تھا اُسکی نسبت خود خاتونان نے تجویز کیا تھا کہ مدرسۃالعلوم کے غریب طالب علموں کی امداد میں صرف کیا جاوے - جو روپیہ کہ خاص خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب سی ایس آئی نے عطا کیا ہی وہ ایک بورڈنگ ہوس کی

تعمیر کے لیئے کافي ھی پس یہہ تجویز ھوئي کہ اُس سے بیادگاري واٰلہ ماجد سردار صاحب موصوف ایک پختہ بورڈنگ ھوس مدرسۃالعلوم میں بنے اور اُسپر مندرجہ ذیل کتبہ لگایا جاوے *

بیاں گاري

سردار کرم خاں مرحوم فیروزال رئیس واٰ

متصل حسن ابدال ضلع راولپنڈي

از طرف خلف الرشید شان

سردار محمد حیات خاں بہادر سي ایس آئي

جوڈیشل اسسٹنٹ' کمشنر پنجاب

تعمیر یافت

باقي روپیہ کي نسبت یہہ تجویز ھوئي کہ بشمول دیگر چندہ کے تعمیر مکانات مدرسۃالعلوم میں صرف کیا جاوے *

اسي رات ایوننگ پارٹي قرار پائي تھي اور اُس کا وقت اس حساب سے مقرر کیا تھا کہ اُس سے قبل یہہ سب کار روائیاں ختم ھو جاویں — چنانچہ ایوننگ پارٹي کے معینہ وقت پر اور لوگ جو اُس میں مدعو تھے آنے شروع ھوگئے اور ایک مجمع یورپین اور ھندوستاني احباب کا جس میں ھندو و مسلمان دونوں شامل تھے جمع ھوگیا — اُن سب کے نام نامیونکا یاد رکھنا یا پوچھہ پوچھہ کر لکھنا محالات سے تھا — یورپین احباب میں جناب کرنل ھارکوٹ صاحب ڈپٹي کمشنر بہادر اور ایک صاحب اسسٹنٹ کمشنر بہادر اور مسٹر ھارڈن صاحب دسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولس اور دو پادري صاحبان ریورنڈ گارن صاحب ریورنڈ کالٹویل صاحب شامل تھے — ھندو صاحبان میں راے بوٹا مل صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر - بابو من موھن سرکار صاحب ھیڈ ماسٹر- مہنت بالمیک صاحب — مہنت بشمبر ناتھہ صاحب گدي نشین گوردوارہ گورداسپور - مہنت گورکھہ ناتھہ صاحب - منشي منولال صاحب تحصیلدار - منشي اورنگ رام صاحب منصف - لالہ نراین داس صاحب سسٹرکٹ انجنیر - لالہ گورچرنداس صاحب - لالہ چني لال صاحب- لالہ رام سرنداس صاحب اور اور بہت سے صاحب شامل تھے — مسلمان

صاحبوں میں خان بہادر سردار محمد حیات خاں صاحب پوپلزئي اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر - مولوي محمد شفیع صاحب منصف - شیخ احمد علي صاحب پایذر - منشي نبي بخش صاحب — شیخ سبحان علي صاحب رئیس و ممبر میونیسپل کمیٹي - نتھے خاں صاحب رئیس - مولوي قمرالدین صاحب - شیخ فضل الهي صاحب — شیخ غلام علي صاحب رئیس — میر نبي علي صاحب نایب تحصیلدار اور اور بہت سے صاحب شامل تھے *

ایوننگ پارٹي کا جلسہ نہایت خوبي سے سجایا گیا تھا ایک کمرہ میں عمدہ قسم کے میووں اور چاء و کافی اور اشیاء نفیس تنقل سے یورپین اور مسلمان دوستوں کے لیئے میز آراستہ تھي اور ایک کمرہ میں اسیطرح هندو دوستوں کے لیئے تکلف کیا گیا تھا سب لوگ ڈرائینگ روم میں نہایت خوشي سے ملتے تھے اور تنقل کے کمروں میں جاکر تنقل کرتے تھے - سردار شیر سنگھہ صاحب منصف کے اهتمام میں اُس کا انتظام تھا جنھوں نے نہایت خوبي سے اُس کو پورا کیا سردار شیر سنگھہ صاحب نہایت متین اور نیک دل اور با اخلاق سادہ مزاج اور بے تکلف جنٹلمین هیں جن سے ملکر نہایت هي دل خوش هوا بارہ بجے کے بعد یہہ جلسہ ختم هوا *

گورداسپور ایک بہت چھوٹا قصبہ هی جنوری سنہ ۱۸۸۴ع میں وهاں ریل جاري هوئي هی جس سے اُمید هی کہ اُس کي تجارت اور اُس کي آبادي کو ترقي هو جاویگي گورداسپور سے چند میل کے فاصلہ پر مسٹر هالسي صاحب بہادر نے جن کو اضلاع شمال و مغرب کے سب لوگ بخوبي جانتے هیں اور مدت تک اُن اضلاع میں خصوصاً کانپور میں کلکٹر و مجسٹریٹ تھے نہر کے کنارے اُوني کپڑوں کے بننے کا کارخانہ جاري کیا هی جس میں عمدہ عمدہ کمل اور قالین وغیرہ اُوني چیزیں بنائي جاتي هیں سواے اس کے اور کوئي چیز یہاں قابل دید نہیں هی *

اُنتیسویں جنوري سنہ ۱۸۸۴ع کو گورداسپور سے روانگي کي تاریخ مقرر تھي چنانچہ سید صاحب تاریخ معینہ کو بعد اداے شکریہ اپنے میزبان مفخر کے معہ اپنے همراهي دوستوں کے روانہ هوئے سب احباب نے رسم مشایعت اداکي شیخ غلام حسن صاحب اور خواجہ یوسف شاہ صاحب بھي

همارے ساتھہ روانہ ہوئے حاجي غلام حسن صاحب کي طبیعت بسبب سردي و مینھہ کے علیل ہوگئي تھي وہ ہم سے ایک روز پیشتر روانہ ہو چکے تھے اب ہم گورداسپور سے رخصت ہوتے ہیں اور دوبارہ امرتسر کو جاتے ہیں *

حالات مقام امرتسر

بر وقت مراجعت از گورداسپور

اُنتیسویں جنوري سنہ ۱۸۸۴ ع کو سید صاحب معہ اپنے همراهي دوستوں کے گورداسپور سے روانہ هوکر امرتسر پہونچے ریلوے استیشن پر اکثر احباب بطریق استقبال تشریف لائے تھے حاجي غلام حسن صاحب وهاں موجود تھے سید صاحب نے ریل پر سے اُترتے هي حاجي غلام حسن صاحب سے اُن کے مزاج کا حال پوچھا اور اسبات کے معلوم هونے سے کہ اُنکي طبیعت بالکل اچھي هی نہایت خوشي هوئي — هم سب لوگ اُسي هوٹل میں پہونچے جس میں پہلے ٹھہرے تھے وهاں سب سامان آرام و آسایش اور مہماں نوازي کا درست تھا اُوهاں هم سب نے آرام کیا آج هي شام کو ٹون هال میں لکچر دینا قرار پاچکا تھا *

جالندهر میں جو هجوم لکچر کے وقت هوگیا تھا امرتسر کے بزرگوں کو اُسکا بہت خیال تھا اور اُسکے انتظام کے لیئے اُنہوں نے ٹکٹ جاري کیئے تھے تاکہ بے اندازہ هجوم نہوجاوے اور جس کے پاس ٹکٹ نہو وہ ٹون هال میں داخل نہوسکے — اس تدبیر نے نہایت عمدہ فایدہ دیا اور ٹون هال میں با وصف کثرت سے لوگوں کے جمع هونیکے قابل تعریف انتظام رها جو غلطي کہ ازراہ فیاضي بزرگان امرتسر سے هوئي وہ صرف یہہ تھي کہ ٹکٹ بلا قیمت تقسیم کیئے اگر ٹکٹ بقیمت دیئے جاتے تو کم سے کم دو ڈیڑہ هزار روپیہ وصول هوجاتا *

جو وقت لکچر کے لیئے معین تھا اُسوقت سید صاحب ٹون هال میں تشریف لائے ٹون هال لوگوں کي کثرت سے بالکل بهرا هوا تھا جناب خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب اُس مجلس کے پریسیڈنٹ تھے جب سید صاحب اپني کرسي پر بیٹھہ لیئے تو خان محمد شاہ خاں صاحب کھڑے هوئے اور ایک مختصر تقریر میں اُنہوں نے سید صاحب سے تعلیم اور قومي اتفاق پر لکچر دینے کي درخواست کي *

جبکہ سید صاحب لکچر دینے کو کھڑے هوئے تو تمام حاضرین نے ایک بڑے شوق سے اور بڑي خوشي کے جوش سے چیرز دي جس سے ٹون هال گونج اُٹھا جب گونج ٹھیر گئي تو سید صاحب نے لکچر دینا شروع

کیا ایسي خوبي اور فصاحت اور بر جستہ فقروں سے یہہ لکچر دیا کہ لوگ متعجب ہوگئے اکثر لوگ آپسمیں ذکر کرتے تھے کہ ایسي عمدہ اورمسلسل زباني تقریر آج تک ہم نے نہیں سني — وہ لکچر جو سید صاحب کي زباني تقریر کے ساتھہ میں لکھتا جاتا تھا ذیل میں مندرج ہی — مجھے افسوس رہا کہ کسي صاحب نے میري اس زود نویسي کي کہ میرا قلم بھي سید صاحب کي زبان مبارک کے ساتھہ ہي ساتھہ چلتا تھا داد ندي مگر اُمید ہی کہ اب جو لوگ اس لکچر کو پڑھیں گے وہ داد دینگے ور سید صاحب مجھے معاف کرینگے اگر میں یہہ کہوں کہ جو کام اُنکي زابن مبارک نے کیا ہی وہي کام میرے قلم بے زبان نے کیا ہی *

لکچر ٹون ہال امرتسر میں

جناب صدر انجمن و دیگر صاحبان —

اس وقت میرا ارادہ ہی کہ آپ لوگوں کي خدمت میں جیساکہ صاحب صدر انجمن نے فرمایا ہی اتحاد باہمي اور تعلیم کے باب میں اپنے خیالات ظاہر کروں — صاحبان من یہہ ملک ہندوستان ایسا ملک نہیں ہی جس میں لوگ تعلیم اور علم کو نہ جانتے ہوں یہہ نہایت قدیم اور پرانا مقدس ملک ہی جس میں ایک قوم جو اس میں رہتي تھي اُنمیں بہت بڑے عالم بہت ذي رتبہ لوگ گذرے تھے جن کي زبان سنسکرت تھي جس کي خوبي اور عمدگي فواید علوم کے لیئے بالتخصیص مشہور ہی (چیرز) سبکو معلوم ہی کہ اُسمیں نہایت عمدہ اور نفیس کتابیں فلسفہ اور لاجک کي موجود ہیں جو ایسي نہیں ہیں کہ جنپر ملک کو کچھہ کم فخر نہو اُس کے بعد ایک زمانہ آیا جب ہم لوگ یہاں آئے ہمارے باپ دادا علم میں کچھہ کم مشہور نتھے شاید ہندوستان میں اُنہوں نے بہت کچھہ نہ کیا ہو مگر ہمارے اسلاف وہ لوگ تھے جنہوں نے علم کو بہت ترقي دي بغداد قرطبہ غرناطہ کے دارالعلوم کسي کو بھول نہ گئے ہونگے ہمارے اسلاف ہي تھے جنہوں نے یوناني علوم کو زندہ رکھا وہ ایسے تھے جنہوں نے پرانے یوناني علوم کو ایسي ترقي دي کہ اگرمقابلہ کیا جاوے تو اُنہوں نے اُن پرانے علوم کو گویا ذرہ سے آفتاب بنا دیا تھا یورپ اگرچہ اس زمانہ میں علوم اور فنون میں مشہور ہی مگر پراني تاریخ سے معلوم ہوگا کہ اسپھن کے دارالعلوم نے اُسکو یہہ نعمت بخشي ہی (چیرز) اور

یورپ هي پر کیا هی دنیا بھر کو اُنھی سے یہہ فیض پہونچا هی اگر همارے اسلاف یوناني علوم کو زندہ نرکھتے تو آج تمام دنیا میں کوئي بھي فلسفہ اور یوناني لاجک کا ایک حرف نجانتا هوتا ایسے ملک میں جہاں دونوں قوم کے اسلاف ایسے مشہور هوں اور جنکے سبب سے دنیا میں ابتک علوم قایم رهے هوں علم کے فواید یا تعلیم کے متعلق کچھہ بیان کرنا فضول هوگا مگر میں دونوں قوموں کے فضایل تسلیم کرکے یہہ دیکھنا چاهتا هوں کہ اب هماري حالت کیا هی اور یہہ کہنا چاهتا هوں کہ اس زمانہ میں جس میں هم هیں هماري اولاد کو کیا کرنا چاهیئے اے صاحبوں کسي انسان کي یہہ خوبي نہیں هی کہ بزرگوں کے نام پر فخر کریں اور خود کچھہ نہوں همارے ملک اور هماري دونوں قوموں کي یہہ حالت هی کہ اسلاف کے نام پر شیخي کرتے هیں اور خود کچھہ نہیں کرتے اُن لوگوں کو یہہ غلط خیال کہ همارے اسلاف سب کچھہ کرگئے اب همکو کچھہ کرنا نہیں هی دل سے نکال ڈالنا چاهیئے زمانہ روزبروز ترقي کرتا جاتا هی اگر زمانہ کسي حد تک منتهي هوجاتا تو یہہ خیال صحیح تها کہ علوم منتهي هوگئے مگر هر کوئي جانتا هی کہ زمانہ رکا نہیں وہ چلتا جاتا هی ایسے حال میں یہہ خیال کہ بزرگوں کے حاصل کیئے علوم کافي هیں بالکل غلط هی گو یورپ همارے علوم سے روشن هوا مگر دیکھو کہ اُنہوں نے کیا کیا اُنہوں نے علم کو جانچا اور پڑھا ذرہ برابر علم کو ایسي ترقي دي جیسے ایک بیج سے عالیشان درخت پیدا هوجاتا هی جو علوم پہلے ایجاد هوئے تھے اُس وقت اُن کے ایجاد کرنے والوں کو زیادہ تحقیقات کا موقع نملا تها جو علوم اُس وقت نکالے گئے تھے اور اُن میں جو غلطیاں رہ گئي تھیں اُنسے وہ لوگ بخوبي آگاہ نہیں هونے پائے تھے یورپ نے یہہ احسان اُن پر اور تمام دنیا پر کیا کہ اُن غلطیوں کو نکالا اور صحیح مسایل اور صحیح علوم لوگوں کو بتائے اور جو علوم نہ تکمیل کو پہنچے تھے اور نہ کارآمد تھے اُنکو کارآمد کیا اور تکمیل پر پہنچایا ایک احسان اور کیا کہ جدید علوم ایجاد کیئے جو روزمرہ کي زندگي کے واسطے کارآمد هیں اب یہہ حال هی کہ اگر کسي ملک میں یا کسي حصہ پنجاب میں تاربرقي یا ریل نہو تو لوگ سمجھتے هیں کہ وہ اندھیرے میں بے زبان اور دست پاشکستہ پڑے هوئے هیں دیکھیئے یہہ تمام چیزیں یورپ کي ایجاد کي هوئیں علوم کي برکت سے همکو ملي هیں جب

زمانہ ایسي ترقي کر گیا ھی اور علوم نے یہہ ترقي پائي ھی تو کیا ھمارا یہہ کام ھی کہ ھم ان علوم پر نظر نڈالیں یا جس قدر ھمارے اسلاف نے کیا ھی اُسي قدر ھم بھي کریں اگر ھم اُسي پرانے علم کو رٹتے جائیں اور ھم اُتناھي کریں جتنا کہ ھمارے باپ دادا نے کیا تھا تو ھم مثل ایک جانور کے ھونگے جو وھي کام کرتا ھی جو اُسکا دادا پردادا کرتا تھا (چیرز) ھمارا کام دنیا میں یہہ ھی کہ جن لوگوں نے ھم سے علم لیئے ھیں اور اُنکو ترقي دي ھی اب ھم اُنسے وھي علوم لیں اور اُنکے سیکھنے میں کوشش کریں ھماري آیندہ نسلوں کو اور ھمارے واسطے بھي باعث فخر ھوسکتا ھی اور ایساھي کرنا ھمپر لازم ھی تاکہ ھم جدید علوم سیکھیں جسمیں کہ روز بہ ترقیاں اور کارآمد چیزیں موجود ھیں یہہ علوم جب تلاش کیئے جاتے ھیں تو مختلف زبانوں میں یورپ کے ھمکو ملتے ھیں مگر یورپ کي بہت سي زبانیں ھماري دسترس سے باھر ھیں اور اگر ھم کسیطرح سے اُن کو حاصل بھي کریں تو ضرور ھم اُس میں ادھورے رھینگے ھم کو دیکھنا چاھیئے کہ خدا کي کیا مرضي ھی خدا کا حکم کوئي تحریري نہیں آتا مگر زمانہ کے حالات سے پایا جاتا ھی اس زمانہ میں ھمکو خدا کي یہہ مرضي معلوم ھوتي ھی کہ انگلش نیشن ھندوستان میں حکومت کرے اور ھم اُن کے زیر سایہ بسیں اور جو کچھہ فائدہ ممکن ھو اُن سے حاصل کریں خدا کي مرضي سے اُس پر ھمکو دسترس بھي ھی اس زمانہ میں جو کچھہ ھم کرسکتے ھیں وہ یہہ ھی کہ ھم انگریزي زبان سیکھیں اور جو علوم اور فنون اُس میں ھوں اُن کو حاصل کریں میرا مطلب یہہ نہیں ھی کہ ھندو سنسکرت کو یا مسلمان عربي زبان کو چھوڑدیں ھندوؤں کو چاھیئے کہ اُسکو اعتدال کے ساتھہ نہ افراط و تفریط کے ساتھہ سیکھیں مسلمانوں کو بھي یہہ لازم ھی کہ عربي زبان کي تحصیل نچھوڑیں یہہ ھمارے باپ دادا کي مقدس زبان اور ھماري قدیم ملک کي زبان ھی جو فصاحت و بلاغت میں سمتک زبانوں میں لاثاني ھی مگر افراط و تفریط نہو اس زبان میں ھمارے مذھب کي ھدایتیں ھیں لیکن جبکہ ھماري معاش ھماري بھتري ھماري زندگي باآرام بسر ھونے کے ذریعے بلکہ ھمارے اس زمانہ کے موافق انسان بننے کے وسائل انگریزی زبان سیکھنے میں ھیں تو ھمکو اُسطرف بہت توجہ کرني چاھیئے - یہہ اغراض دنیوي ھم ھندو

اور مسلمان سب کے ساتھہ لگے ہوئے ہیں اور وہ کسیطرح چھوٹ نہیں سکتے - جو شخص ہماري انگریزي گورنمنٹ کے انصاف پر نظر ڈالیگا وہ خوش ہوگا اور شکر کریگا کہ اس گورنمنٹ نے تعلیم کے متعلق بہت کچھہ کوشش کي ہی کوئي سلطنت خاصکر ہندوستان کي جس پر ہمکو بہت فخر ہی ایسي نہیں گذري جس نے تعلیم میں اسقدر کوشش کي ہو مذہبي فیلنگ کو دخل ندینا چاہیئے میں سچ کہتا ہوں کہ مشنریوں نے بھي اپنے خیال کے موافق نیک دلي سے تعلیم کا بڑا فائدہ پہنچایا ہی گورنمنٹ کا شکریہ تو ہم سے ادا ہی نہیں ہوسکتا جو کچھہ اُس نے کیا ہی بے مثل اور بے نظیر ہی لیکن ایک سوال ہی جو حل نہیں ہوتا بلکہ ایک نہیں دو سوال ہیں پہلا سوال یہہ ہی کہ کیا گورنمنٹ ایک ملک کو جس میں چوبیس پچیس کروڑ آدمي بستے ہوں تعلیم دیسکتي ہی ؟ دوسرا یہہ ہی کہ کیا گورنمنٹ ایسي پوري تعلیم کرسکتي ہی جس سے ہمارے پورے اغراض حاصل ہوسکیں ؟ ان سوالوں کا جواب بجز نفي کے اور کچھہ میري سمجھہ میں نہیں اتا آپ مجھے معاف رکھیگا اگر کوئي لفظ نا مناسب میري زبان سے نکل جاے کیا ہندوؤں اور مسلمانوں کو کچھہ بھي غیرت ہی جبکہ اپني تعلیم کا بوجھہ گورنمنٹ پر ڈال کر اُسي پر بھروسہ کریں کوئي بیغیرتي اس سے زیادہ نہیں ہی کہ اپنے بچوں کي تعلیم کے واسطے دوسرے کے سامنے ہاتھہ پھلائیں گورنمنٹ کي حکومت مختلف فرقے اور مختلف مذہب کے لوگوں پر ہی اور کوئي اس سے بھي انکار نہیں کرسکتا کہ اُن لوگوں کے اغراض بھي مختلف ہیں پس ایسي حالت میں گورنمنٹ ہر خاص فرقہ کے واسطے کچھہ بندوبست نہیں کرسکتي (چھوڑ) اُس کا اصول تو یہي ہوگا کہ کل کے ساتھہ برابر برتاؤ ہو اس کا نتیجہ ضروري یہہ ہی کہ ان مختلف فرقوں کے کچھہ اغراض پورے ہوں اور کچھہ نہوں یہہ حال ہندوستان میں عام ہی ہندوستان میں جس فرقہ کے اغراض زیادہ پورے ہوسکتے تھے اُنہوں نے تعلیم کا زیادہ فائدہ اُٹھایا جن کا نام میں بتاؤنگا یعنے ہندو مسلمانوں کو گورنمنٹ کے سررشتہ تعلیم سے کم فائدہ پہونچا کیونکہ اُن کے اغراض کم حاصل ہوئے تھے یہہ بات ہندوستان کے ہر حصہ کے سررشتہ تعلیم پر نظر ڈالنے سے بخوبي

معلوم هوتي هی جہاں سو برس عملداري کو گذرے وهاں يهي کالج اور
اور مدرسوں ميں مسلمان کم هيں اور مسلمانوں کو تعليم کم هوئي هی
يهه گورنمنٹ کا قصور نهيں هی يهه همارا هي قصور هی اگر هم تعليم
کو اپنے هاتهه ميں ليتے تو سب کچهه اچهي طرح سے کرسکتے تهے مجهکو
شبهه هی که هندوؤں ميں کون لوگ ايسے تهے جن کو مذهبي اغراض
زيادہ مد نظر تهے مگر کوئي مسلمان باپ ايسا نهيں هی که اپنے بچه
کو مذهبي تعليم نديںا چاهتا هو ميں کهتا هوں که جب تک تم جان
رکهتے هو جب تک تمهارے جسم ميں جان هی جب تک تمهاري آنکهه
کهلي هی تم مذهب کو هرگز نه چهوڑو مگر دونوں پهلوؤں کو ديکهکر چلنا
چاهيئے گورنمنٹ کي تو يهه نهايت عمدہ پالسي هی که وہ مذهبي تعليم
سے علحدہ رهے پس جب تک تم خود اپني تعليم اپنے بچوں کي تعليم
اپنے هاتهه ميں نه لو تم دونوں قسم کي تعليم اُن کو نهيں دے سکتے
گورنمنٹ نهايت خوشي سے هماري قوم کے ليئے جو تعليم گاه هماري
کوشش سے قايم هو اُس ميں مدد دينے کو موجود هی تو ايسي صورت ميں
جب که گورنمنٹ مدد دينے کو موجود هی اور هماري غرض بغير خود
متوجهه هوئے پوري نهيں هوسکتي تو اگر هم ايسا بندوبست نکريں تو
کيسے افسوس کي بات هی اور بچوں کے ليئے کيسے سخت افسوس کا
معامله هی (چيرز) تعليم کے باب ميں چهوٹے چهوٹے اسکولوں سے
خواه وہ گورنمنٹ کے هوں يا پريوٹ هوں کچهه نهيں هوسکتا ادنی درجه
کي تعليم کي نسبت ميں صاف کهتا هوں که آپ نے پراني مثل سني
هوگي" نيم ملا خطرۂ ايمان و نيم حکيم خطرۂ جان " يهی حال ادهوري
تعليم کا هوگا آدمي بنانے کے واسطے جب تک هماري قوم ميں هائي
ايجوکيشن نه پهيليگي هماري قوم آدمي نهيں بن سکتي ابهي چند
روز کا زمانه گذرا هی جب ايجو کيشن کميشن کا اجلاس کلکته ميں
هو رها تها اور ميں بهي وهاں موجود تها سب يهی کهتے تهے که هائي
ايجو کيشن اُٹهنے نپاوے مگر يهه بات بهت کم کسي منهه سے سننے ميں
آئی تهي که اگر گورنمنٹ اپنا هاتهه هائي ايجو کيشن سے اُٹها ليگي تو هم
خود اُسکو کرلينگے اس کا مجهے بهت افسوس هی اُس ميں شک نهيں
که اس تعليم کيواسطے زر خطير چاهيئے جسکو گورنمنٹ برداشت نهيں

کرسکتي لیکن تم آپس میں ملکر وہ سب کچھہ کرسکتے ہو جو گورنمنٹ
نہیں کرسکتي گورنمنٹ جب تعلیم کي طرف توجہہ کرتي ہی تو سب
سے پہلے ہمارے دوست فنانشل ممبر یہہ دیکھتے ہیں کہ روپیہ بجٹ
میں ہی یا نہیں تم لوگ اگر تھوڑا تھوڑا کر کے بھي روپیہ جمع کرو تو تمہارا
بجٹ کبھي خالي نہوگا تم چاہو تو امرتسر میں لاہور سے بڑا کالج قایم
کردو گورنمنٹ کے بہت اخراجات ہیں فوج کا خرچ ملک کے انتظام کے
اخراجات پھر اگر گورنمنٹ کچھہ کریگي تو وہ اُسي روپیہ میں سے کریگي
جو ہم سے لیا جاویگا اگر تم اس بات کو سوچ کر خود ہي تعلیم کا انتظام
کرو تو گورنمنٹ کو دکھا سکتے ہو اور فخر کرسکتے ہو کہ جو کام گورنمنٹ
سے نہوسکا وہ ہمنے کر دکھا یا اکثر لوگ ہیں جنکے خیال میں یہہ گذرتا
ہی اور میں نے بہتوں کو کہتے بھي سنا ہی کہ تعلیم یا ہائي ایجوکیشن
سے کیا نتیجہہ ہوگا نوکري تو بہت کم ہی اگر بہت لوگ بی اے اور ایم اے
ہوجائینگے تو دس روپیہ کي نوکري بھي اُنکو نہ ملیگي مگر آپ غور کریں
اور جن لوگوں کا ایسا خیال ہو وہ مجھے معاف کریں کہ یہہ خیال غلطي
سے بھرا ہوا ہی بیشک ہم ہندوستاني جو برٹش گورنمنٹ کي رعایا ہیں
اُنکا حق ہی اور اُنکا دعوی ہی کہ جس طرح اور لوگ اور قومیں اعلی
عہدہ پانیکے مستحق ہیں ہم بھي اُسکو حاصل کریں اور وہ عہدہ لیں
میرا مطلب یہہ نہیں ہی کہ ہم اپنا حق چھوڑ دیں اور گورنمنٹ سے
اپنے حقوق نہ مانگیں مگر یہہ سچ ہی کہ گورنمنٹ سبکو اعلی عہدے
نہیں دیسکتي بلکہ کل تعلیم یافتہ کو ادنی عہدے بھي نہیں دیسکتي مگر
تم یہہ دیکھو کہ کوئي اور نتیجہ بھي تعلیم کا ہی یا نہیں آپ خیال
کیجیئے کہ ہندوستان جس میں ہزاروں قسم کي چیزیں تجارت
کے فائدہ کے واسطے موجود ہیں اور پیدا ہوتي ہیں ہمارا ملک
ہی اور وہ چیزیں ہمارے ہاتھہ میں ہیں مگر اُس کے نفع کا کیا حصہ
ہمارے ہاتھہ میں ہی ؟ ہندوستان میں تجارت کي بہت کچھہ
ترقي ہوئي مگر آپ خیال کیجیئے کہ ملک کي تجارت اور دولتمندي
کا اصول کیا ہی وہ ملک دولتمند نہیں ہوتا جسمیں دوسرے ملک کي
چیزوں کي تجارت ہوتي ہی بلکہ وہ ملک دولتمند ہوتا ہی جس کي
چیزوں کي تجارت کو دوسرے ملکوں میں ترقي ہوتي ہی آج کل وہي

ملک دولتمند هوتا هی جس کي چیزوں کي تجارت دوسرے ملکوں
میں هوتي هی هندوستان کي چیزیں اگرچه دوسرے ملک میں جاتي
هیں مگر محنت کي قیمت بڑهاکر پهر اسي هندوستان میں آ جاتي
هیں همارے ملک کي چیزوں کي نسبت بهي هم لوگوں کي تجارت ایک
بندرگاه سے دوسرے بندرگاه تک یا ایک شهر سے دوسرے شهر تک محدود
هی ایک بهائي دوسرے بهائي کي گره کاٹتا هی هم لوگ اپني چیز دوسرے
ملک میں نهیں لے جاتے نه دوسرے ملک کي چیز اپنے ملک میں لاتے
هیں هم دریا کے کنارے پر بلکه اس زمانه میں اپني دوکان سے چند قدم
فاصله سے ریل کے اسٹیشن پر چار آنه کي چیز سوا چار آنے پر بیچڈالتے
هیں یا وهیں پر اسطرح سے خرید کر اپنے ملک میں بیچتے هیں سمندر کے
اندر همارا کچهه حصه نهیں هی غیر ملکوں سے همارا کچهه رشته نهیں
هی همکو چاهیئے که دوسرے ملک میں آڑتهه اور کمپنیاں قایم کریں جس
سے عالي درجهکے تاجر هوں ملک کي پیداوار قدرتي چیزیں جو زمین میں
گري پڑي هیں اُن سے فائده اُٹهاویں اس طریقه سے که اپنے ملک میں اپنے
هي ایک بهائي کا روپیه لیکر فائده اُٹهاویں ملک میں ترقي نهیں
هوسکتي روپیه کو کبهي اس تهیلي میں اور کبهي اُس تهیلي میں ڈالنے
سے روپیه بڑه نهیں جاتا جب تک که باهر سے لاکر اُس میں روپیه نڈالا
جاوے جب تم ایسا کروگے اُسوقت بے شک جسطرح همارے ملک کا روپیه
دوسرے ملک میں جاتا هی هم بهي دوسرے ملک کا روپیه اپنے ملک میں
کهینچ لاوینگے یهه سب باتیں همکو صرف هائي ایجوکیشن کے نهونے سے
حاصل نهیں هوتیں (چیرز) امرتسر جو مشهور تجارتي شهروں میں هی
اسمیں ایک وقت کیسي دهوم کي تجارت تهي مگر اب هم بڑے بڑے تاجروں
کو هاتهه پر هاتهه دهرے بیٹهے دیکهتے هیں کیا هماري قسمت میں صرف
پشمینے هي کي تجارت لکهي هوئي هی اور اُسکے زوال پر همارا زوال مقدر
میں لکها تها اگر علم هوتا تو هم زوال رسیده تجارت کي عوض دوسري تجارت
اختیار کرتے اور هم لوگ امریکا - لندن - جرمن - فرانس میں جاتے اور
وهاں اپني نئي تجارت کي دوکانیں کهولتے اور هم اپنے ملک کي چیزوں سے
پورا وه فائده اُٹهاتے جو دوسري قومیں همارے هاں کي چیزوں سے اُٹهاتي
هیں اگر علم هو جاوے تو یهه سب کچهه هو اور ملک دولت سے مالا مال

هو جاوے - ایک بات اور کہونگا کہ انسان کو خدا نے تمام مخلوقات سے برتر بنایا هی مگر ظاهر میں کوئي بات برتري کي اُس میں نہیں هی کھانا پینا سونا اور بہت سے کام انسان جانوروں سے اچھے نہیں کرتا شہد کي مکھي جیسا اپنا چھتا بناتي هی اور وہ ایک زرد جانور جسکو لوگ بیا کہتے هیں جیسا گھوسلا بناتا هی بڑي صنعت کا کام هی یہہ سب باتیں اُن میں قدرتي رکھي گئي هیں جو انسان میں نہیں هیں انسان کي خوبي و برتري یہي هی کہ وہ جہاں تک چاهے ترقي کرسکتا هی حیوان حد معین سے زیادہ ترقي کچھہ نہیں کرسکتا مگر انسان میں جوهر ترقي کرنیکا موجود هی خواہ اُس کو اُسکے دل کي بناوٹ کہو یا دماغ کي ساخت یا روح جو چاهو اُسکا نام رکھو بہر حال اُس میں ایک ترقي کرنے والا مادہ هی پہر انسان اگر اُس کو ترقي ندے تو حیوان میں اور اُس میں تفاوت نہیں رهتا (چیرز) علم ایسي چیز هی جو صداقت کے سکھانے اخلاق درست کرنے زندگي کي راہ بتانے ابناء جنس کے ساتھہ بسر کرنے اپنے اور دوسرے کے حق پہچاننے میں کارآمد هی یہہ تمام باتیں انسانیت کي هیں مگر بغیر علم کے نہیں آتیں بحیثیت انسان هونے کے همارا فرض هی کہ اپنے تئیں انسان بنائیں نہ کہ مثل حیوان کے اپني زندگي بسر کریں - اے صاحبو ایک اور بات بھي میں تعلیم کے متعلق کہنا چاهتا هوں کوئي شخص کوئي متنفس اس سے انکار نکرسکیگا کہ رعایا پر وہ کسي حاکم کي رعایا هو کچھہ فرایض هوتے هیں جن میں سے بڑا فرض یہہ هی کہ رعایا اپنے حاکم کي وفا دار اور خیر خواہ هو بحیثیت مسلمان هونے کے میں یہہ کہوں گا کہ یہہ فرض صرف عقلي اور انسانیت هي کا نہیں هی بلکہ همارا مذهب همارے خدا کا حکم هی رسول کا حکم هی کہ حاکم کي اطاعت کرو گو وہ غلام حبشي هي کیوں نہو میں یقین دلاتا هوں کہ جو اصول هماري برٹش گورنمنٹ کي حکومت کرنیکے هیں اُن کے سمجھنے میں غلطي کرنا تعلیم نہونے کا نتیجہ هی میري راے هی کہ هائي اسکول مڈل اسکول نہیں هائي ایجوکیشن جسقدر زیادہ هوگي اُسیقدر هم اپني گورنمنٹ کے اصول حکومت کو سمجھینگے اور اُس کي قدر کرینگے (چیرز) اگر گورنمنٹ نے همارے کچھہ حقوق ابتک همکو نہیں دیئے هیں جن کي هم کو شکایت هو تو بھي هائي ایجوکیشن وہ

چیز ھی کہ خواہ نخواہ طوعا و کرھاً ھمکو دلاویگي (چیرز) غرض کہ تعلیم ایک ایسي چیز ھی کہ اُس کے ذریعہ سے ھم اپني قوم کو ایسا بنا سکتے ھیں جو قابل عزت ھو ھاں ایک مشکل اور بھي تعلیم کے متعلق پیش آئي ھی اور وہ یہہ ھی کہ ھمارے ھاں دو قسم کے لوگ موجود ھیں ایک اولڈ فشن یا کہو زیادہ عمر کے جن میں سے ایک میں بھي ھوں لیکن اُن میں بہت ایسے ھیں جن کے کان میں بچپن سے ایک بات پڑتے پڑتے دل پر نقش ھوگئي ھی اور وہ دل سے نکل نہیں سکتي اور وہ اُسي پر جمے ھیں ایسے لوگوں کو خاص کر اس زمانہ کے نوجوان اولڈ فشن کے لوگ کہتے ھیں ایک وہ ھیں جو کسیقدر تعلیم کے رستہ میں پڑگئے ھیں یا ایسے ھیں کہ پوري تعلیم تو نہیں پائي مگر باتیں سننے سے ایسے ھوگئے ھیں کہ زمانہ کے حالات کو دیکھتے ھیں ایسے لوگوں کو میں روشنضمیر کہونگا جن کو اور لوگ نئي روشني والا کہتے ھیں یا نئي فشن والا اب ان دونوں گروھوں میں اختلاف پڑگیا ھی پرانے فشن کے لوگ یہہ کہتے ھیں کہ یہہ نئي فشن والے بغیر کسي دھکے کے دینے کے سیدھے جہنم میں جائینگے اور دنیا میں بھي اُن سے زیادہ کوئي بد چان نہیں ھی میں اسبات کو قبول کرتا ھوں کہ ان نو جوانوں کا فرض ھی کہ بزرگوں اور اولڈ فشن والوں کا ادب اور لحاظ کریں اورترقي کے ساتھہ اپنے اخلاق اور عادات کا بھي خیال رکھیں مگر بزرگوں کو بھي یاد رکھنا چاھیئے کہ وہ ڈوتا یکہ جسمیں سیکڑوں ھچکولے لگتے تھے اور جس میں وہ سفر کرتے تھے اب بیکار ھوگیا ھی ریل جاري ھوگئي ھی اب ریل کو چھوڑ کر یکہ پر لوگ سفر نہیں کرینگے کوئي برائي اور کوئي دشمني ان نوجوانوں کے ساتھہ اس سے زیادہ نہیں ھی کہ اُن کي ھارج ھوں اور نئے علوم کے سیکھنے میں اُن کي مزاحمت کي جاوے بزرگوں کو چاھیئے کہ اُن کو نروکیں اور اُن کے حالات پر صبر کریں اگر اُن کو صبر نہ آویگا تو بھي اُن کے صبر نکرنے سے کچھہ نہوسکیگا زمانہ چل نکلا ھی ریل چھوٹ گئي ھی اب وہ نہیں رک سکتي صرف اسقدر دیکھنا چاھیئے کہ نوجوان جو ترقي کي ٹرین پر سوار ھیں اُن میں وہ نقص بھي ھیں یا نہیں جن کو اس زمانہ کے لحاظ سے نقص کہنا چاھیئے اگر وہ نقص ھی تو اُس کي اصلاح کي فکر کرني چاھیئے لیکن اور مراسم کي نئي بانیں، معاشرت کے

طرز کي تبديلي، لباس کا تبادلہ، ايسا نہيں هی جسپر سختي سے مخالفت کي جاوے - کيا پانچ پشت کے اُسطرف تمام يهي مراسم اوريهي طريقے تهے جو اب هم ميں رايج هيں، هرگز نہيں هم نے خود اپنے باپ دادا کي رسموں کو توڑا هی تو اگر اب هماري اولاد هماري رسموں کو توڑے تو هم کيوں ناراض هوں - ميں مذهبي لوگوں اور مذهب ميں ڈوبے هوئے مقدس لوگوں کي بڑي قدر کرتا هوں مگر کيا جو طريقے عرب ميں مکہ معظمہ اور مدينہ منورہ ميں اب رايج هيں اور عرب جو وهاں سے آتے هيں اُن کے حالات سے ظاهر هوتے هيں وہ وهي طريقے هيں جو رسول خدا صلعم صحابہ تابعين تبع تابعين يا اُن کے بعد کے مقدس لوگوں ميں تهے - ايمان سے تو هر شخص يهي کہيگا کہ نہيں پس جس طرح زمانہ ترقي کرتا جاتا هی اُسي طرح عادات اور اخلاق اور طرز معاشرت ميں تبديلي هوتي جاتی هی هندوستان ميں ترقي کا زمانہ آگيا هی خدا کرے کہ ايسا هي هو اور همارے نوجوان ترقي کريں اور تربن زيادہ تيز چلے اور جديد علوم اُن ميں خوب پهيل جائيں - تعليم علوم جديدہ پر همارے پرانے بزرگ ايک اور بهي شبهہ ڈالتے هيں اور اُس شبهہ ميں همارے اکثر هندوستاني دوست شريک هيں وہ شبهہ يهہ هی کہ انگريزي تعليم اور علوم جديدہ کے سيکهنے سے مذهب جاتا رهتا هی ابهي دس روز سے زيادہ کا عرصہ نہيں گذرا کہ ميں ايک قابل اور عالم کے لکچر ميں موجود تها وہ مشهور عالم اور عمدہ جنٹلمين هيں اُنهوں نے عام طور پر اور مسلمانوں کو خاص طور پر مخاطب کرکے يهہ بيان کيا تها کہ انگريزي فلسفہ اور لاجک نہ پڑهو کہ مسلماني مذهب ميں خلل ڈالتا هی اور بد عقيدہ کرديتا هی کہ يهہ کچهہ نئي بات نہيں هی کتابوں کے ديکهنے سے پايا جاتا هی کہ جب هماري حکومت آفتاب نيمروز سے زيادہ روشن تهي اور تمام دنيا ميں اُسکي شهرت تهي، بني اميہ اور بني عباس کے وقت ميں جب يوناني فلسفہ رائج هوا تها اُس وقت بهي بعض غير دور انديش عالموں کي ايسي هي راے تهي مگر انجام ميں اُنهي علماء نے وهي اختيار کيا جس کو وہ منع کرتے تهے ديکهو کہ فلسفہ لاجک علوم طبعي وہ علوم تهے کہ جن عالموں کو سب سے بڑا عالم جانتے هو اُنهوں نے بهي اُسکو پڑها اور اُسي سے اُنکو فخر هوا اور اُنهيں لوگوں کي اولاد نے جو اُسکو

منع کرتے تھے اُسکو مقدس علم جانا اسکو پڑھا اور پڑھایا اس وقت اس مجمع میں شیعہ اور سنی دونوں موجود ھیں کوئی بتاوے کہ کون مشہور عالم اُنکے ھاں کا ایسا تھا جو فلسفہ اور لاجک کو خوب نجانتا تھا اب بھی وھی پرانا مسئلہ پیش کیا جاتا ھی مگر سچی بات ھمیشہ غالب آجاتی ھی وہ روکنے سے کبھی نہیں رکتی اگر کوئی اپنی آنکھیں بند کرلے اور آفتاب کی روشنی نہدیکھے تو آفتاب پر کچھہ اثر نہوگا اور شاید ایسے کرنے والے بھی دوایک سے زیادہ نہ ملیں گے اسکے سوا میں پکے اعتقاد اور سچے دل سے کہتا ھوں کہ کوئی علم ھو لاجک فلسفہ نیچرل فلاسفی یا کسی علم کا نام لو مذھب کے خلاف نہیں میں اس حیثیت سے کہ میں خود مسلمان ھوں اپنے بھائیوں سے کہتا ھوں کہ میری دانست میں اسلام ایسا مذھب نہیں ھی کہ کسیطرح وہ جانچا جاوے اور جھونٹا نکلے اُسکو لاجک کے سامنے نیچرل فلاسفی کے آگے ڈالدو وہ سچا نکلے گا اگر کسی کے دل میں یہہ خیال ھو کہ ان علوم کے پڑھنے سے مذھب جاتا رھتا ھی تو ایسے مذھب اور ایسے خیال کرنے والوں پر افسوس ھی اگر واقعی مذھب اسلام (میں اپنے ھی مذھب کو کہتا ھوں) ایسا ھی ھو کہ علوم جدیدہ کی صداقت کے سامنے زائل ھوتا ھی تو ایسے مذھب اختیار کرنے سے کچھہ فائدہ نہیں مگر جن لوگوں کا یقین ایسا ھی اور جو ایسا خیال کرتے ھیں میں سمجھتا ھوں کہ اُنکو مذھب اسلام پر یقین نہیں وہ زبان سے تو کہتے ھیں مگر دل میں اُسکی صداقت نہیں ھمارا فرض ھی کہ خدا کو ایک اور رسول کو برحق جانیں قرآن مجید کی خوبیوںپر یقین رکھیں اُسی کے ساتھہ نئے علوم کو سیکھیں اُس سے دین بنتا ھی اور اس سے دنیا دائیں ھاتھہ سے ھم دین کو پکڑیں اور بائیں سے دنیا کو اور ایک جوان مرد کی طرح دنیا کے میدان میں آئیں نہ ایسے ڈرپوک ھوں کہ پٹاخے کی آواز سنکر گھر میں گھس رھیں اے صاحبو جو کچھہ میں نے بیان کیا علم اور تعلیم کی نسبت بیان کیا ھی لیکن حقیقت میں نے اُسکے بیان سے قومی ترقی کی ایک نصف صورت دکھائی ھی بلکہ کہنا چاھیئے کہ نصف سے بھی کم اکیلے تعلیم آدمی کو انسان نہیں بناتی ھی دوسرا حصہ اُسکا تربیت بھی ھی اور اگر وہ نہیں ھی تو تعلیم بھی اکارت ھی مجھکو افسوس ھی کہ تعلیم خواہ عربی - سنسکرت - انگریزی کی ھو مگر میں اُن تعلیم دینے والوں سے پوچھتا ھوں

کہ اس وقت ہندوستان میں خواہ گورنمنٹ کالج یا اسکول یا مشنریوں
کي تعلیم گاھیں یا پریوٹ انسٹیٹیوشن ان سب میں اولاد کي تربیت
کا کیا بندوبست ھی ایک لڑکا جو چند گھنٹہ ماسٹر کے سامنے پڑھکر
آتا ھی تمام دن اپنا کس صحبت میں بسر کرتا وھي خراب صحبت
بازاري لونڈوں اور خدمتگاروں کے لڑکوں کي اُس کو نصیب رہتي ھی
وھي خراب اور بد الفاظ جو اُن بازاري لڑکوں کي زبان پر جاري ھوتے
ھیں وھي نکمي عادتیں جو اُن لڑکوں میں ھوتی ھیں یہہ بھي سیکھتا
ھی اسي سبب سے جبتک تعلیم کے ساتھہ تربیت کا خیال نہو امکان
نہیں کہ لڑکا انسان بن سکے آپ دیکھتے ھونگے کہ انگریزوں کے چھوٹے
چھوٹے بچے باوجودیکہ ھمارے بچوں سے علم کي میزان میں کم ھوں
مگر جو تربیت اور شایستگي اُن میں ھوتي ھی وہ ھمارے بچوں
میں نپاؤگے آپ لوگوں نے ھندوستان کے انگریزوں کے لڑکوں کو دیکھا ھی
جو صرف ماں باپ سے تربیت پاتے ھیں مگر جن لوگوں نے ولایت کے
لڑکوں اور نوجوانوں کو آکسفورڈ اور کیمبرج میں دیکھا ھی وہ سمجھہ سکھتے
ھیں کہ کیسي تربیت وھاں دیجاتي ھی تربیت تعلیم پر بھی مقدم ھی
بلکہ انسان کا یہي زیور ھی جب تک یہہ دونوں شامل نہوں اولاد میں
انسانیت نہ آسکي گي — اے صاحبو ھماري زندگي قریب اختتام ھی
چند سال ھماري تمہاري عمر میں اورباقي ھیں یہہ سفید سفید ڈھاریاں
پوپلے پوپلے منہہ زمین میں گڑہکر یا مرگھٹ پر جل کر خاک ھوجائینگے مگر
یاد رکھو کہ یہہ بچے جن کو تم نوجوان چھوڑ جاؤگے اُن کا یہہ حال ھوگا کہ
روز بروز مفلس اور ذلیل و خوار ھونگے جیل خانے اُن سے بھرا کرینگے اے
ھندوؤ اور مسلمانو اگر مرنے کے بعد روح قایم رھتی ھی تو مرنے کے بعد
یہہ حالت دیکھکر تمہاري پاک روحیں گھاٹوں اور قبروں پر تڑپینگي
تربیت کے ساتھہ ادب کا ذکر بھي بیجا نہوگا میں مسلمان ھوں کل
مسلمانوں کا یہي خیال ھوگا جو میں ابھي بیان کرونگا ھندو صاحبوں
سے بھي مجھہ سے بہت دوستي ھی اُن کے بہت سے عمدہ خاندانوں کو
میں جانتا ھوں یہہ سب ادب کو بڑي چیز سمجھتے ھیں کوئي شخص
اس سے اختلاف نہیں کرسکتا کہ ادب عزت کا باعث ھی ایک پرانے
شاعر کا قول ھی *

ادب تاجیست از لطف الهي * بنه برسر برو هر جا که خواهي

لیکن میں تفتیش کرنا چاهتا هوں اور بقدر اپنے خیال کے اُس کو بیان کرونگا که ادب کیا چیز هی همارے یهاں ادب کے معنی یهه هیں که لڑکا اپنے بزرگوں کے ڈر کے مارے سچي بات زبان سے نه نکال سکے جهک جهک کے بلا ضرورت سلام پر سلام کرے یهه ویسا ادب هی جیسا ایک بندر والا بندر کو سکهاتا هی که ٹانگ اُٹهاکر کهڑا رهے هاتهه جوڑ کر گردن نیچي جهکاکر سامنے آوے اشاره کے ساتهه دگدگي پر چڑه بیٹهے همارے ملک میں جن بزرگوں کے هاں کے لڑکے گهٹنے جوڑکر بیٹهتے هیں اور نهایت جهک کے سلام کرتے هیں اور اشاروں پر کام دیتے هیں اُن کي نسبت کها جاتا هی که بهت ادب سکهایا گیا هی مگر میں سچ کهتا هوں که یهه ادب نهیں هی ایسے ادب دینے والوں کو اس بات کا خیال نهیں آتا که اولاد کے ایسے ادب سکهانے سے دلي جوش مرجاتا هی اُن کي عادت ذلیل هونے کي هوجاتي هی اُن کي جرأت دلهري اور شرافت کو کهو دیتي هی تربیت بري باتوں سے بچنے کي هوني چاهیئے اندروني قوا کے مارنے کي ضرورت نهیں اگر لڑکے اپنے باپوں کے سامنے اپنے جوشوں کو کام میں لاوینگے تو وے آیندہ کو باعث فخر هونگے همارے هاں بعوض اس کے که اُن کو صداقت اور آزادي راے کي تعلیم هو همکو جهوٹ بولنے کی عادت پڑتي هی زبان کهلنے کے ساتهه هي جب که اُن کي زبانیں لکنت کرتي هیں گالیاں سکهائي جاتي هیں اُن کي توتلي زبان کي گالیاں پیاري لگتي هیں جب بڑے هوجاتے هیں تو دل کي سچائي ظاهر کرنے سے روکي جاتي هیں کیا کوئي انصاف سے یهه بات کهیگا که یهه سچي تعلیم اور سچي تربیت هی صداقت آزادي سے سچي بات کهنے کي عادت اس سے پیدا هوسکتي هی هرگز نهیں البته آزادي اور بے ادبي میں تمیز کرنا چاهیئے یهه دو چیزیں هیں اصلي ادب کے ساتهه آزادي کا کام میں لانا باعث فخر هی آپ لوگ یاد رکهیں که جو خیالات چهوٹي عمر سے دلمیں بیٹهتے هیں اُنکا نکلنا بهت مشکل هی بلکه نهیں نکلتے اور اسي سبب سے همارے هاں کے لوگ جوان هوکر بهي اکثر باتیں اپنے دلي خیال کے خلاف کهتے هیں یهه اُسي خراب تربیت کا نتیجه هی (چیرز) میں یهاں کي میونیسپل کمیٹی کے ذي رتبه اور عالي درجه ممبروں کا حال

نہیں جانتا مگر اکثر جگہہ یہی دیکھا ہی کہ بجز حضور اور ہاں میں ہاں ملانے کے ممبر اور کچھہ بھی نہیں کہتے پھر باہر جاکر یہہ کہتے ہیں کہ یہہ تجویز بہت خراب تھی مگر کیا کرتے کلکٹر صاحب کی بھی مرضی یہہ ہی تھی یہہ اُسے بری تربیت کا اثر ہی اثر سچی آزادی کی تعلیم ہوتی تو کلکٹر کیا ویسرائے کے سامنے بھی یہہ کہتے — مائی لارڈ آئی ایم ویری ساری آئی کانٹ اگری ووڈ یور اکسلنسیز پرپوزل (چیرز) *

آپ لوگ مجھکو معاف کیجیئے آزادی روکنے سے لوگ اولاد کے قویٰ کو مضمحل کردیتے ہیں خیر جو گذر گیا وہ گذر گیا اب آیندہ نسلوں کا خیال کرنا چاہیئے شاید یہہ سچی باتیں بری لگتی ہوں مگر دلوں میں سوچیئے کہ یہہ باتیں آپ کی بھلائی اور آپ کی اولاد کی بھلائی کے لیئے کہی جاتی ہیں یا اَور کسی غرض سے *

اے صاحبوں یہاں تک جو کچھہ میں نے بیان کیا وہ حقیقت میں تعلیم اور تربیت ہی کے متعلق تھا مگر مجھکو ایک امر میں اور بھی کہنا ہی آپ خیال کرینگے کہ دنیا میں جو امور ہوتے ہیں وہ ایسے پیچ در پیچ ہیں کہ بٹے ہوئے رسوں کے پیچ کیطرح آپس میں لپٹے ہیں اگر اُن کو کھولوگے تو تمام لڑیں ٹوٹ جائینگی تمام تربیت اور تعلیم کے ساتھہ ایک اور بڑا مسئلہ ہی جسکے بغیر ہم کچھہ نہیں کرسکتے اور اُسکی ہندوستان میں سب سے زیادہ ضرورت ہی وہ باہمی اتحاد ہی (چیرز) اے صاحبوں عقلمند شخص جو خدا پر یقین رکھتا ہی اُسکی یہہ ہی خواہش ہوگی کہ اُسی طریقہ پر چلیں جو خدا کی مرضی ہی اب ہندوستان میں دیکھنا چاہیئے کہ خدا کی مرضی باہم کس طرح بسر کرنے کی ہی صدیاں گذر گئیں ہیں کہ ہندو اور مسلمان یہاں آباد تھے چند سال سے خدا کی یہہ مرضی ہوئی کہ ایک تیسری قوم بھی یہاں آباد ہو یہہ تینوں قومیں اب یہاں آباد ہیں اور اب انہیں تینوں کا یہہ ملک ہی ان سب کو آپس میں اتفاق اور دوستی پیدا کرنا چاہیئے مذہبی خیالات کا جداگانہ ہونا خدا کی مرضی کے خلاف نہیں ہوسکتا یہہ کسی کا کام نہیں کہ سب کو ایک مذہب پر لے آوے یہہ تو وہ لوگ بھی نہیں کرسکے جو انبیاء علیہم‌السلام کے نام سے گذرے ہیں مختلف مذاہب کے لوگ ہونے سے یہہ خیال نکرنا چاہیئے کہ باہمی اتفاق نہیں ہوسکتا ایک

باریک بات غور کرنے سے معلوم هوتي هی اور وہ یہہ هی کہ هر انسان کي خلقت میں دو حصے هیں ایک عقیدہ جو دل سے متعلق هی اُس میں دوسرے کي شرکت نہیں هی باپ کا عقیدہ بیٹے کے لیئے اور بیٹے کا باپ کے لیئے مفید یا مضر نہیں هی دوسرا حصہ انسانیت کا جو تمدني حالتوں سے متعلق هی جس کے سبب سے آپس میں ملنے همجنس سے دوستي کرنے باهم یگانگت اور اخلاص کا برتاؤ کرنے کي ضرورت هی ان دو حصوں میں خدا کا حصہ خدا کے لیئے مخصوص هی اُسکے حصہ کو اُسیکے واسطے چھوڑ دو مگر جو حصہ انسانیت کا هی اور جس کي وجہہ سے ایک کا دوسرے کے ساتھہ دوستي اور اخلاص کرنا ضروري هی ایک کو دوسرے سے مانگنا چاهیئے اگر تم اس باریک مسئلہ کو نہ سمجھو یا سمجھہ سے زیادہ سمجھو تو میں تمکو ایک موٹي بات سے اُس کو سمجھاؤں جو لوگ اس وقت اس مجلس میں جمع هیں وہ سب ملکر ایک کام کو کریں تو اچھي طرح سے هوگا یا علحدہ علحدہ کرنے سے تعلیم کا بھي یہي حال هی اور تجارت کا بھي یہی حال هی میں اپنے تمام هندو اور مسلمان بھائیوں سے یہہ کہتا هوں کہ اِس میں شک نہیں یہہ امر ناممکن هی کہ رایوں کا اختلاف دور کردیا جاوے آپس میں ایک دوسرے سے رشک و حسد نرکھے باهم رنج و آزردگي نہو یہہ بھی خدا کا قانون هی اسکو کوئي نہیں توڑسکتا مگر جس چیز میں کہ سب کے اغراض متحد هیں اُن میں سب کا ایک دل هوجانا یہہ کوئي انوکھي بات نہیں اس کي مثالیں اور ملکوں میں موجود هیں اس ملک نے بھي کل باشندوں کو ملک کي بہتري کے لیئے ایک جان هوکر کوشش کرنا چاهیئے اگر یہہ نکروگے تو هندو بھي ڈوبینگے اور مسلمان بھي ان دونوں کي حکومت کے وقت گذر گئے جو کچھہ اُن وقتوں میں هوا هو - پنجاب میں ابھی سکھوں کي عملداري تھي وہ بڑے بہادر اور دلیر تھے تمام انسان اُن کي تعریف کرینگے مگر کیا اُس میں ایسا امن تھا جیسا انگریزي عملداري میں هی یہہ ملکہ معظمہ کوئین وکٹوریا امپرس آف انڈیا کے امن کا زمانہ هی اس میں متفق هوکر جسطرح چاهو ترقي کرسکتے هوجہانتک هم چاهیں اپنے تئیں پہنچا سکتے هیں اگر ایسے زمانہ میں بھي هم کوشش نکریں تو بڑے افسوس کي بات هی میں کئي جگہہ کہہ چکا هوں اور پھر کہتا هوں کہ هندوستان کے لیئے

ناممکن ہی کہ ہندو یا مسلمانوں میں سے کوئي حاکم ہو اور امن قایم رکھہ سکے پھر یہي ہونا ہی کہ کوئي دوسري قوم ہمپر حکمراں ہو جو قومیں اسوقت دنیا میں حکومت کر رہي ہیں اُن میں یورپ کي سلطنتیں بہت قوي اور اعلی درجہ کي سمجھي جاتي ہیں ایشیا کي سلطنت کا حال مسلمان خوب جانتے ہیں کہ اُس عملداري میں مسلمانوں کو کس قدر آزادي مل سکیگي جرمن اور فرانس جو اُس سے اعلی گني جاتي ہیں کیا وہ حکومتیں ہمکو اس سے زیادہ امن اور آزادي دے سکتي ہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں کیا ہندوستان کے لوگ رشیا سے کچھہ بھلائي کي توقع رکھہ سکتے ہیں ہرگز نہیں ہرگز نہیں پس ہملوگونکو چاہیئے کہ ایسے امن کیوقت کو ہاتھہ سے ندیں اور جو کچھہ کرنا ہی کریں جب یہہ امکان میں نہیں ہی کہ ان دو قوموں میں سے کسي اکي حکومت ہو اور کوئي ایسی حکومت نظر نہیں آتي جسمیں امن و آزادي اس سے زیادہ ہمکو مل سکے تو ہمکو اس زمانہ کو ہاتھہ سے نہ دینا چاہیئے اور پیچھے نرہنا چاہیئے (بہت زور سے چیرز) *

لکچر کے ختم ہونے پر صدر انجمن نے سید صاحب کا شکریہ ادا کیا اور مجلس برخاست ہوئي *

اُس کے دوسرے دن تیسویں جنوري سنہ ۱۸۸۴ ع کو سید صاحب ایک زنانہ مشن اسکول کو جسکا نام وہ علیگڈہ میں سن چکے تھے تشریف لیگئے ہم سب لوگ اور ہمارے دونوں حسنین دوست اور خواجہ یوسف شاہ صاحب بھي ساتھہ تھے - اس اسکول کے منتظم پادري کلارک صاحب ہیں جو نہایت با اخلاق اور مشین پادري ہیں - ہم پہلے اُنکي کوٹھي میں گئے جو اسکول کے بہت قریب ہی پادري صاحب ہم سب سے نہایت اخلاق سے ملے اور بہت مہرباني فرمائي اور ہم سب کو ساتھہ لیکر زنانہ اسکول میں گئے *

یہہ اسکول صرف ہندوستاني عیسائي لڑکیوں کي تعلیم کے لیئے مشن کے روپیہ اور فیاض لوگوں کے چندہ سے تعمیر ہوا ہی نہایت خوبصورت عمارت ہی اور عمدہ موقع پر واقع ہوئي ہی دو منزلہ عمارت بني ہی نیچے کي منزل میں پڑھنے کے کمرے ہیں اور ایک طرف گرجا کرنیکا ایک کمرہ ہی جو نہایت خوبصورتي و صفائي سے آراستہ ہی - اسي نیچے کي منزل میں ایک خوبصورت کمرہ اسکول کي ماسٹرس یعني مس

صاحبہ معلمہ اسکول کے بیٹھنے اور ملنے کا ھی - اوپر کي منزل میں سب لڑکیوں کے رھنے کے لیئے بڑے بڑے کمرے اور نہانے دھونے کے لیئے مناسب جگھہ بني ھوئی ھی - ان کمروں کے آگے وسیع چھت ھی جسپر گرمیوں میں لڑکیاں سو سکتي ھیں *

جب ھم سب اسکول میں پہونچے تو ماسٹرس صاحبہ سے ملاقات ھوئي اور ھم سب لوگ ماسٹرس صاحبہ کي ملاقات کے کمرہ میں جو نیچے کي منزل میں تھا ٹھیرے - اگرچہ ھم سب نے نیچے کے مکانات کسیقدر دیکھے مگر اس سبب سے کہ وہ ایک زنانہ اسکول تھا ھم سب کو ھر جگھہ لیجانا مناسب نہ تھا - پادري صاحب اور ماسٹرس صاحبہ صرف سید صاحب کو ھر جگھہ لیگئیں — اول وہ کمرے [دیکھائے جہاں لڑکیاں اپني اپني جماعتوں میں پڑہ رھیں تھیں - لڑکیاں اُسي قسم کا لباس پھنے ھوئے تھیں جیسا کہ اکثر ھندوستاني عیسائي لڑکیاں اور عورتیں پھنتي ھیں مگر سب کا لباس صاف تھا اُنکے چھرے اور نشست برخاست سے ایک تمیز پائي جاتي تھي دو یورپین مسیں اسکول میں معلمہ ھیں چھوٹي لڑکیوں کي جماعت کو ایک ھندوستاني معلم بھي پڑھا رھا تھا معلوم نہیں کہ وہ معلم عیسائي تھا یا مسلمان — وھاں سے سید صاحب گرجا کے مکان میں گئے اُسوقت ایک لڑکي نے نہایت عمدگي سے پیانو باجے پر خدا کي مناجات میں ایک گیت گایا - وھاں سے سید صاحب اوپر کي منزل میں گئے اور اُنکے رھنیکے مکانات دیکھے لنبے لنبے متعدد کمرے بنے ھوئے ھیں سب لڑکیوں کي چارپائیاں برابر برابر کچھہ فاصلہ سے بچھي ھوئي ھیں اور ھر ایک کے سرھانے اُسکے ضروري اسباب کے لیئے ایک چھوٹا سا صندوق رکھا ھوا ھی مکان بالکل صاف اور ستھرا تھا *

اُس کے دیکھنے کے بعد سید صاحب نیچے اُترے اور بڑے ھال میں گئے جہاں سب لڑکیاں جمع تھیں اُس وقت سب لڑکیوں نے ملکر دو تین گیت گائے اور نہایت خوبي سے گائے ان لڑکیوں کي تعلیم و شایستگي اور سلیقہ کو سید صاحب نے بہت پسند کیا اور نہایت تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تعجب کي بات ھی کہ ایک قوم یہہ ھی کہ غیر قوم کي لڑکیوں کي تعلیم پر اسقدر متوجہہ ھی اور ایک ھماري قوم ھی کہ اپنے بچوں کي تعلیم تک کي کچھہ فکر نہیں کرتي *

اس اسکول کي عمارت میں نوے پچاتوے هزار روپیه خرچ هوا هی مشن نے اس کے لیئے بهت تهوڑا روپیه دیا تها شاید دس باره هزار باقي سب روپیه چنده سے جمع هوا هی هندوستاني امیروں نے بهي اس میں چنده دیا هی - اگر هندو اور مسلمان رئیسوں نے اس میں چنده دیا هو تو نهایت خوشي کي بات هی اور چنده دینے والوں کي بڑي نیک دلي اور عزت کی دلیل هی - لیکن جبکه وه اپني قوم کي کچهه فکر نهیں کرتے اور اُن کے لیئے تعلیم و تهذیب کے سامان مهیا کرنے پر متوجهه نهیں هیں تو اُن کے اس قسم کے مواقع پر جس میں انگریزي قوم کا لگاؤ هوتا هی فیاضي کرنا اُن کي ذلت اور بد دلي کي دلیل هو جاتا هی کیونکه صاف ظاهر هوتا هی که وه فیاضي اُنهوں نے اُس نیک دلي سے نهیں کي هی جو اُن کي عزت کا باعث هو بلکه نهایت کمینه خیالات سے کي هی جن سے از خود اُن کي تذلیل هوتي هی *

جو لڑکیاں اس اسکول میں پڑهتي هیں اکثر بورڈر هیں اور کچهه ڈے اسکالر بهي هیں بورڈر لڑکیوں کے دو یا تین درجے هیں اول درجه کي بورڈر لڑکیاں جنسے شاید پچیس روپیه ماهواري لیا جاتا هی ماسٹرس صاحبه کي میز پر اُن کے ساتهه کهاتی هیں اور دوم درجه کي لڑکیاں آیا کے ساتهه اور سوم درجه کي شاید زمین پر بیٹهه کر یا اور کسیطرح مجهے اچهي طرح یاد نهیں رها اسوقت ساڑهے ستر لڑکیاں اسکول میں موجود تهیں یهه اسکول ایسي عمدگي اور انتظام سے هی که تمام هندوستاني همسائیوں کو اپني لڑکیوں کو وهاں بهیجنا ضرور هی — اور همارے هندو و مسلمان هندوستانیوں کو جو لڑکیوں کي تعلیم دلانے کا شوق رکهتے هیں اگر اُن کا وه شوق سچا هی تو اُن کو اپنے قومی اهتمام سے کم سے کم ایسا هي اسکول بنانا چاهیئے جب لڑکیوں کي تعلیم کا نام لیں ورنه جهوٹي بک بک اور لغو باتوں اور بیهوده خیالات سے کچهه فایده نهیں هی - کهو کم اور کرو زیاده مگر هم هندوستانیوں کي عادت هی که کهتے بهت کچهه هیں اور کرتے کچهه نهیں *

امرتسر میں سید صاحب کي بهت سے نئے دوستوں سے ملاقاتیں هوئیں اور تمام دن اور کسیقدر رات کا حصه لوگوں سے ملنے اور عمده عمده باتیں سننے اور کهنے میں گذرتا تها — مگر ایک صاحب کا بالتخصیص ذکر کرنا

برکت سے خالي نہوگا وہ بزرگ سید عبدالله صاحب سجادہ نشین درگاہ حضرت ابن السریان ہیں یہہ درگاہ دیرہ غازي خاں میں ہی اور نہایت متبرک گني جاتي ہی وہاں کے سجادہ نشین کا ہر ایک شخص ادب کرتا ہی اور اُن سے برکت لیتا ہی جناب سید عبدالله صاحب صرف سید صاحب سے ملاقات کرنے کو معہ اپنے ایک مرید خاص کے دیرہ غازي خاں سے تشریف لائے تھے سید صاحب سے ملکر نہایت خوش ہوئے اور دعاے خیر دي اور فرمایا کہ خدا تمارے کاموں میں برکت دے اور اُنکو حسب مراد پورا کرے *

مسٹر سي جي راجرس صاحب کرسچین ورنیکلر ایجوکیشن سوسئیٹي کے نارمل کالج کے پرنسپل جو ایشیاٹک سوسئیٹي بنگال کے ممبر بھي ہیں سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے - چند روز سے پراني تاریخ کي تحقیقات میں لفظ " تنکہ " پر بحث ہورہي ہی کہ یہہ کیا لفظ ہی اور کیا سکہ تھا اور " تنکہ " اور " تنکہ نقرئي " اور " تنکہ طلائي " کن معنون میں مستعمل تھا — ہندوستان کے محاصل کا حساب آئین اکبري میں دام کے حساب پر لکھا ہی اور بعض تاریخوں میں " تنکہ " کے حساب پر — تنکہ کي صحت نہونے سے محاصل ہندوستان کے حساب میں بہت فرق پڑجاتا ہی - مگر مسٹر راجرس نے ایسے سکے تانبی کے بہم پہونچائے ہیں جنسے امر مذکورہ نہایت غور طلب ہوگیا ہی - ایک سکہ ہی جسپر لکھا ہی " تنکہ اکبر شاهي ضرب دهلي دي ماہ الهي ۴۳ " اس کا وزن چھہ سو پچیس و پانچ دسمل گرین ہی — ممکن ہی کہ لفظ تنکہ کو سکہ پڑھا جاوے *

ایک سکہ ہی جس پر لکھا ہی " دوتانکے اکبر شاهي ضرب آگرہ شہر پور ۵۰ الهي " دوسرے پر بھي یہي سکہ ہی مگر اُسپر اذر ۴۶ الهي ہی پہلے کا وزن ۱۰۸ دوسرے کا ۱۰۹ گرین ہی *

ایک سکہ ہی جسپر لکھا ہی " یک تانکے اکبر شاهي ضرب لاهور ۴۶ الهي وزن ۵۹ گرین *

ایک سکہ ہی جس پر لکھا ہی " دام ۳۳ - الهي " وزن ۷۶ گرین
ایک سکہ ہی جس پر لکھا ہی " دمري ۳۳ الهي " وزن ۴۰ گرین *
نیم تنکہ کا سکہ بھي ہی جس کا وزن ۳۱۷ و ۳۰۹ گرین کا ہی -

ان تمام سکوں سے اس بحث کو نہایت وسعت ہوگئي ہی اور تحقیقات کے لیئے بہت کچھہ جگہہ باقي ہی سید صاحب نے اُن سب سکوں کو دیکھکرکہا کہ جو خیال مجکھو تنکہ کي نسبت تھا وہ ان سکوں کے دیکھنے سے بالکل اولٹ پلٹ ہوگیا ہی میں سمجھتا ہوں کہ جو تحقیق میں نے اس باب میں کي تھي غالباً وہ ناکافي ہی میں پھر اس پر غور کرونگا — راجرس صاحب نے پانچ کتابیں سکوں کي چھپي ہوئیں اُن کو عنایت کیں اور تشریف لے گئے *

مسٹر عبداللہ ایتھم صاحب بھي سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے اور لکچر میں بھي موجود تھے - ایتھم صاحب ہندوستاني عیسائي ہیں پہلے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر تھے اب پنشن لے لي ہی اُنکو اپنے مذہب میں نہایت غلو ہی سید صاحب کے مضامین کي تردید میں جو عیسائي مذہب کے مخالف ہوتے ہیں ہمیشہ لکھتے رہتے ہیں - مگر آدمي نہایت نیک اور خلیق ہیں سید صاحب اُن سے نہایت اخلاق و کشادہ دلي سے ملے اور اُنکي تشریف آوری کا شکریہ کیا *

راجہ گلاب سنگھہ اٹاري والے جو اب ضلع رائے بریلي ملک اودہ میں بہت بڑے عطیہدار ہیں اندنوں امرتسر میں تشریف رکھتے تھے وہ بھي سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے اور کچھہ میوہ و شیریني بطریق دعوت کے بھیجا *

امرتسر میں خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب گویا سب مسلمانوں کے سردار ہیں تمام امرتسر کے مسلمان اُنکا ادب کرتے ہیں اور اُنکي بغیر صلاح و مرضي کے کوئي اہم کام نہیں ہوسکتا خان ممدوح نہایت فہمیدہ و سنجیدہ و سن رسیدہ تجربہ کار شخص ہیں سکھوں کے عہد سے برابر معزز چلے آتے ہیں - مگر تین شخص امرتسر کي جان ہیں خواجہ محمد یوسف شاہ صاحب - شیخ غلام حسن صاحب — حاجي غلام حسن صاحب یہہ بزرگ تمام نشیب و فراز زمانہ کو اور جو ابتر حالت قوم کي ہوگئي ہی اُسکے اسباب بخوبي سمجھتے ہیں اور جو آیندہ ہونے والي ہی اُسکو بھي بخوبي جانتے ہیں اُنکے دل میں قوم کو ترقي دینے کا بہت کچھہ خیال ہی اور جسقدر ہوسکتا ہی کرتے بھي ہیں مگر مسلمان چاروں طرف سے ایسي زنجیروں سے جکڑے ہوئے ہیں

جنسے اُنکي مخلصي نہایت دشوار ھی ان صاحبوں کو بھي اُن بندشوں سے مخلصي نہیں ھی دل میں بہت کچھہ جوش ھی مگر کرنیکا قابو کم ھی - بہر حال اگر امرتسر کبھي زندہ ھونے والا ھی تو بلا شبہہ انھي صاحبوں میں سے کوئي نہ کوئي اُسکا مسیحا ھوگا *

خان بہادر آغا کلب عابد خاں صاحب نے جو مدت تک پنجاب میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رھے ھیں پنشن لینے کے بعد اس شہر میں سکونت اختیار کي ھی اب وہ پنجابي امرتسري ھوگئے ھیں امرتسر کے لوگ اُنکي نہایت عزت و تعظیم کرتے ھیں اور مسلمانوں میں نہایت معظم اور مفخم گنے جاتے ھیں *

امرتسر نہایت مشہور اور سکھوں کا بہت مقدس شہر ھی جسطرح ھماري طرف کے ھندو بنارس و اجودھیا کو مقدس جانتے ھیں اسي طرح سکھہ امرتسر کو متبرک مانتے ھیں یہاں گرو صاحب کا دربار سنہري برج کا تالاب کے بیچ میں نہایت نامي و مشہور ھی مسلمانوں کي سکونت کے اعتبار سے بھي یہہ ایک نامي تجارتي شہر ھی کشمیري کثرت سے آباد ھیں پشمینہ کا کام ایسا عمدہ ھوتا ھی کہ کشمیر کے بعد امرتسر ھي گنا جاتا ھی ایک زمانہ میں پشمینہ کے مال کي تجارت نہایت فروغ پر تھي اور فرانس میں پشمینہ کے استعمال کا فشن ھوگیا تھا اس سبب سے یہاں کے مال کي تجارت کو فرانس نے بہت رونق دیدي تھي - فرنکو جرمن وار کے بعد دفعتاً وہ فشن نرھا اور اُسکے ساتھہ یہاں کي تجارت پشمینہ کو جو مسلمانوں کے ھاتھہ میں تھي دفعتاً زوال آ گیا اب تجارت کو کچھہ رونق نہیں ھی جو تاجر دولتمند ھیں اُن کے ھاں طیار مال پڑا ھی جس کي نکاسي نہیں ھی اور جو غریب ھیں وہ مال کے فروخت نہونے کے سبب دیوالیہ ھونے والے ھیں پشمینہ کے کام کرنے والے کاریگروں کو بھي مزدوري نہیں ملتي وہ بھي تنگ ھیں *

جب سید صاحب خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب سے ملنے گئے تھے اس زوال رسیدہ تجارت کا تذکرہ ھوا تھا سید صاحب نے کہا کہ دوسري تجارت کیوں نہیں کي جاتي سید صاحب نے مثالاً بتلایا کہ اگر کمپني قایم ھو اور پنجاب سے براہ کراچي جدہ کو غلہ لے جایا کرے تو کچھہ شبہہ نہیں ھی کہ تگنا فائدہ سوداگروں کو اور بے انتہا

آسایش مکہ معظمہ کے حاجیوں کو اور حجاز کے رہنے والوں کو پہونچے اور مفت میں ہر سال دو تین گماشتے حاجي ہو جایا کریں اُس وقت تو سب کي توجہہ اُس طرف مایل ہوئي تھي پھر معلوم نہ ہوا کہ کیا ہوا *

آج ہي کا دن یعني تیسویں جنوري سنہ ۱۸۸۴ ع اور تین بجے کا وقت امرتسر سے روانگي کا قرار پایا تھا اب ہم یہاں کي کہاني کو ختم کرتے ہیں اور اسباب کے باندھنے میں مشغول ہوتے ہیں کہ ریل کے وقت پر استیشن پر پہونچ جائیں - وقت معینہ پر ہم سب استیشن پر پہونچے وہاں خان بہادر خان محمد شاہ خاں صاحب - خان بہادر آغا کلب عابد خاں صاحب اور اور بہت سے احباب بطریق مشایعت تشریف لائے تھے جب ٹرین چلي تو صداے چیرز بلند ہوئي ہم نے نہایت احسان بھرے دل سے امرتسر اور احباب امرتسر کو خدا حافظ کہا خواجہہ یوسف شاہ صاحب - شیخ غلام حسن صاحب ہمارے ساتھہ ساتھہ لاہور تشریف لے چلے اور حاجي غلام حسن صاحب دوسرے دن ہم سے لاہور میں آن ملے امرتسر کي کہاني ختم ہوئي اب لاہور کے حالات کو سنیئے *

حالات مقام لاهور

امرتسر سے روانہ هونے کے ایک دن یا دو دن پیشتر خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب لاهور سے سید صاحب کي ملاقات کو امرتسر میں تشریف لائے تھے اُنکا مقصود تھا کہ سید صاحب کے لاهور میں پہونچنے اور وهاں کے قیام کے زمانہ کو منقسم کرلیں - خان بہادر ممدوح نے یہہ قرار دیا کہ سید صاحب تیسویں جنوري کو پانچ بجے لاهور میں پہونچیں اور چوتھي فروري تک قیام کریں - اُسي قرار داد کے مطابق سید صاحب امرتسر سے روانہ هوئے اور وقت معینہ پر لاهور پہونچے *

لاهور کے اسٹیشن پر همکو ایسا سامان دکھائي دیا جیساکہ الف لیلہ کے قصوں میں بیان هوا هی - کل اسٹیشن لوگوں سے کھچا پچ بھرا هوا تھا - اسٹیشن پر لال بانات کا فرش بچھایا گیا تھا اُس کے دونوں طرف دو قطاریں ایسے لوگوں کي تھیں جو ترکي ٹوپي پہنے هوئے تھے - مجلس اسلامیہ لاهور کي جانب سے انگریزي و اُردو میں ایک پروگرام سید صاحب کي تشریف آوري کا اور اُن کاموں کا جو زمانہ قیام میں هونے والے تھے چھاپہ هوکر تقسیم هوگیا تھا - اُس میں یہہ بھي لکھا تھا کہ سید صاحب مہاراجہ کپور تھلہ کي کوٹھي میں فروکش هونگے اور اُن کي سواري ریل کے اسٹیشن سے لنڈہ بازار هوکر شہر کي گول سڑک سے گذرکر براہ انار گلي فرودگاہ پر جاویگي *

جب ریل اسٹیشن پر پہونچي تو لوگوں نے چھرز دي سید صاحب جب پلیٹ فارم پر اُترے تو خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب نے سید صاحب اور اُن کے ساتھیوں کو پھولوں کے گلدستے دیئے اور بتوسط خان بہادر ممدوح نواب عبدالمجید خاں صاحب بہادر - سردار دیال سنگھہ صاحب بہادر مجیٹھہ - دیوان پنڈت هرندر ناتھہ صاحب - خان بہادر ڈاکٹر رحیم خاں صاحب - پیر زادہ مولوي محمد حسین صاحب ایم اے - شیخ سندھے خاں صاحب آنریري مجسٹریٹ - سید رمضان صاحب - مولوي ممتاز علي صاحب ڈاکٹر امیر شاہ صاحب سے ملاقات هوئي *

جناب مسٹر پارکر صاحب جوڈیشل اسسٹنٹ کمشنر و رجسٹرار پنجاب یونیورسٹي پنجاب بھي ریلوے اسٹیشن پر سید صاحب سے ملنے

کو تشریف لائے تھے سید صاحب نے اُن سے ملاقات کي اور اُن کي اس عنایت اور تکلیف فرمائي کا شکریہ کیا *

ھجوم اسقدر کثرت سے تھا کہ ھر ایک صاحب سے ملنا اور شکریہ کرنا نا ممکن تھا مگر جہاں تک ھوسکتا تھا سید صاحب دلي احسان مندي کے طریقہ پر لوگوں سے ملتے اور مصافحہ کرتے تھے لاھور کے پنجابي اخبار کے لایق اڈیٹر نے اپنے اخبار مطبوعہ دوسري فروري میں لکھا ھی کہ " اُس وقت (یعني جبکہ سید صاحب اسٹیشن پر پھونچے) کثرت ھجوم اور لوگوں کے دلي جوش اور شوق کا جو اُن کے دلوں میں سید صاحب کے دیدار کا تھا یہہ عالم تھا کہ ھر ایک یہی کوشش کرتا تھا کہ اس نعمت سے محروم نرجائیے چنانچہ لوگوں کے اس اشتیاق نے اکثر معزز حاضرین کو سید صاحب سے مصافحہ کرنے سے محروم رکھا * * * اُسوقت لوگوں کي بشاشت کا حال قابل دید تھا اور مسلمانوں کے آیندہ اقبال کي فال نیک ظاھر کرتا تھا پلیٹ فارم پر کافي تعداد کے وہ اصحاب بھي موجود تھے جنھوں نے اپنے لباس میں زمانہ حال کے موافق ترقي کي ھی اور مسلمانوں کے مرغوب لباس ترکي کو اختیار کرلیا ھی یہہ گروہ سید صاحب کا خاص باڈي گارد کے طور پر تھا " *

غرضکہ سید صاحب سرخ بانات پر ھوکر جو رستہ اُنکے لیئے محفوظ رکھا گیا تھا اسٹیشن کے دروازہ پر پھونچے اُسوقت دیکھا کہ منشي محرم علي صاحب چشتي اڈیٹر اخبار رفیق ھند جو ایک نوجوان ذکي الطبع آزاد مزاج شخص ھیں اور قوم کي ھمدردي کا چسکا رکھتے ھیں اور سید صاحب کي بہت قدر کرتے ھیں اور مدرسۃ العلوم علیگڈہ میں کچھہ عرصہ تک رھے ھیں تازہ بتازہ چھپا ھوا نفیس کاغذ جسپر سید صاحب کي تصویر بھي چھپي ھوئي ھی اور اشعار بھي ھیں جنسے تاریخ تشریف آوري نکلتي ھی سید صاحب کي تشریف آوري کے مبارک باد میں لوگوں کو تقسیم کر رھے ھیں وہ پرچہ ایسا دلچسپ ھی کہ ھم اُسکو بغیر نقل کیئے نہیں چھوڑ سکتے *

نقل ضمیمہ اخبار رفیق ھند لاھور

مطبوعہ ۳۰ جنوري سنہ ۱۸۸۴ع

۱۳۰۱

خیر مقدم سیدي نعم المجي

اس کے بعد تصویر هی اور یهه شعر اور عبارت هی

۱۳۰۱ هجري

مرحبا سيد اولاد نبي مدني
جان جاں باد فدايت كه وحيدزمني

آخرکار وہ شخص جسنے قوم کي غمخواري ميں اپنے بال سپيد کرديئے - جس کي کبهي نه هارنے والي همت نے مشکلات کے بڑے بڑے روئين تن پهاڑوں کو گويا طرفةالعين ميں اُڑاکر اولوالعزمي کا ايک مجسم نمونه همارے ملک کے ليئے مهيا کيا - جس نے اُردو لٹريچر ميں جان ڈال کر ديسيوں ميں اخبار نويسي کا مذاق پهيلايا - جس کے باعث هم لوگ بهي اپني عادل گورنمنٹ کے مقاصد سمجهنے اور اُسے رعايا تک پهونچانے کے قابل هوئے - ايک ايسا هندوستان کا بے نظير رفارمر آج همارے شهر کو اپنے قدوم ميمنت لزوم سے مشرف کرتا هی - پس ايک ايسا اخلاقي حکمران جسکي عالمگير محبت کا سکه همارے دلوں پر جما هوا هی - جسنے اپني اخلاقي فتوحات سے دنيا کے بے شمار دلوں کو تسخير کرليا هی - هم بے اختيار هيں که دلي گرمجوشي اور فرطعقيدت سے اُس اپني موجوده اور آينده نسلونکے محسن کا خير مقدم کريں - مرحبا - ! مرحبا - !! اے همارے خضر صورت اور خضر سيرت بزرگ سيد - !!! خدا وند خدا سچا قادر مطلق تيرا سايه بهت دنوں تک تيرے روحاني بيٹوں پر سلامت رکهے - آمين *

اور هاں مبارکي هو تمهارے ليئے بهي اے بزرگ سيد کي همدرد پارٹي - مرحبا اے چاروں آل رسول حاجي سيد محمد اسمعيل صاحب - مولوي سيد اقبال علی صاحب - مولوي سيد اکرام الله صاحب اور سيد محمد علي صاحب - تمهارا قدم هماري سر آنکهوں پر - هم آپکي اس دلي توجهه اور عنايت کے بهي هميشه مشکور رهينگے جو آپنے اپنے سرحدي صوبه کے بهائيوں کو سرفراز کرنے ميں ظاهر کي هی - خدا تمهارے ساتهه هو آمين *

سيد صاحب کي شان ميں ايک تاريخ مصنفه مولانا حامد صاحب جو همارے پاس پهونچي هی - وه بهي درج ذيل هی :—

۱۳۰۱ هجري

سيد قوم و طبيب دل اهل هندي
حامد آمد بجنابت پئے درمان طلبي

حاجي محمد اسمعيل خاں صاحب سيد نہيں ہيں بلکہ شرواني پٹھان ہيں اور اکرام‌الله خاں صاحب علوي شيخ ہيں ہمارے دوست چشتي نے نا واقفيت سے اُنکو سيد لکھا ہی مگر مجھکو خوب مضمون ہاتھہ لگا ميں نے کہا کہ ميں تو شيعہ ہوں اور شيعہ علويوں کو بھي سيد سمجھتے ہيں پس اگر محمد اکرام‌الله خاں صاحب سنيوں کے نہيں تو شيعوں کے تو ضرور سيد ہيں ہمارے مخدوم شرواني پٹھان سيدوں کي دوستي ميں خوب سيد بنے آل اطہار کي دوستي ميں ايسے ہي ايسے عالي درجے ملتے ہيں *

ريلوے استيشن کے دروازہ پر گاڑياں سواري کي موجود تہيں سيد صاحب کے ساتھہ نواب عبدالمجيد خاں صاحب ايک گاڑي ميں سوار ہوئے اور حاجي محمد اسمعيل خاں صاحب اور بندہ اقبال علي جناب سردار ديال سنگھہ بہادر کے ساتھہ ايک گاڑي ميں اور محمد اکرام‌الله خاں صاحب اور سيد محمد علي صاحب - خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب کے ساتھہ ايک گاڑي ميں سوار ہوئے *

استيشن کے ميدان ميں ايک گروہ کثير مسلمان لڑکوں کا جمع تھا جس ميں اسکولوں کے اکثو طالب علم بھي شامل تھے جب سيد صاحب روانہ ہوئے تو اُن سب نے ملکر نہايت جوش خروش سے چيرز دي اور صداے ہرے ہرے بلند کي ايک عجيب کيفيت تھي کہ سيد صاحب کے لاہور ميں تشريف لانے کي ہر کہ ومہ کو بے انتہا دلي بشاشت اور خوشي تھي *

نو جوان تعليم يافتہ اُس بڈھے کي جس نے قومي بھلائي کے ليئے اپني زندگي کا ايک بڑا حصہ صرف کيا ہی حد سے زيادہ قدر کرتے تھے اور بے انتہا خوشي و محبت ظاہر کرتے تھے — اسي خيال سے دونو جوان مسلمانوں منشي بشير عليخاں صاحب فرزند جناب خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب اور زبدۃالحکماء حکيم غلام نبي صاحب کے يہہ تجويز کي تھي کہ وہ گھوڑوں پر سوار ہوکر سيد صاحب کي گاڑي کے آگے بطور جلو کے چليں گے طرفہ تر يہہ ہی کہ اُن دونوں صاحبوں نے ترکش تريس اور لال ٹوپي بطور وردي کے پہني تھي جب گاڑي روانہ ہوئي تو وہ دونوں صاحب گھوڑوں پر بطور جلو کے آگے ہولیئے سيد صاحب

کو جب معلوم هوا تو اُنهوں نے فرمایا که " نور بصر همیشه پیش رو هوتا هی " *

همارے آزاد مزاج ذکي الطبع دوست منشي محرم علي صاحب چشتي نهایت جستي سے اُس گاڑي کے کوچ بکس پر جس میں سید صاحب سوار تھے کوچوان کے پاس هو بیٹھے اور رفیق هند کا ضمیمه تمام رستے لوگوں کو تقسیم کرتے گئے — معینه راه سے سید صاحب اور اُن کے همراهي دوستوں اور دیگر بزرگوں کي گاڑیاں جو ساتھه تھے روانه هوئیں رسته پر هر جگهه غول کے غول جمع تھے اور منشي محرم علي چشتي صاحب کا ضمیمه اخبار لینے کو گاڑي کے گرد هجوم کرتے تھے سید صاحب کو نهایت اندیشه هوا که کسیکے چوٹ نه لگ جاوے — اُنهوں نے منشي صاحب سے کها که بهت تقسیم هوچکے اب تامل فرمائیئے - غرضکه هم سب بخیر وخوبي راه طویل طے کر کے نهایت تزک و احتشام سے جس سے سید صاحب هر وقت متعجب هوتے تھے اور بارها کهتے تھے که لوگوں نے ایسا کیوں کیا مهاراجه صاحب کپور تهله کي کوٹهي میں پهونچے *

همارے مفتخر و معظم میزبان خان بهادر محمد برکت علي خاں صاحب نے اُس کوٹهي کو بهت خوبي و خوش اسلوبي سے آراسته کیا تھا هر ایک کے لیئے جدا جدا کمرے اور هر قسم کا سامان آسایش مهیا تھا بڑي نعمت اُس کوٹهي میں یهه تھي که هر ایک کمره میں آتش خانے تھے اور افراط سے لکڑیاں موجود تھیں آگ کي گرمي سے هر ایک کا دل تهنڈا هوتا تھا کهانے اور چائے کا سامان بهي بهت عمده تھا خان بهادر صرف همارے هي میزبان نه تھے بلکه جسقدر لوگ باهر سے سید صاحب کي ملاقات کے لیئے آئے تھے سب کے لیئے خان بهادر نے خوان نعمت مهیا کیا تھا *

بهت سے احباب اسٹیشن سے کوٹهي فرود گاه تک سید صاحب کے همراه آئے تھے اُن سب صاحبوں سے خان بهادر محمد برکت علي خاں صاحب نے تفصیل سے ملاقات کرائي لاهور میں دیگر اضلاع کے بزرگ بهي جهاں جهاں ریل کے ذریعه سے سفر هوسکتا تھا سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے تھے — مولوي احمد شفیع صاحب جهیلم سے اور منشي غلام جیلاني صاحب خلف منشي مهدي خاں صاحب اور مولوي نور

احمد صاحب - منشي عبدالغني صاحب — ماسٹر عطاءالله صاحب - ماسٹر غلام محمد صاحب — شیخ عبدالقادر صاحب - محبوب علي صاحب - شیخ فضل الهي صاحب گجرات سے - مولوي مهر حسن صاحب - مهر حامد شاه صاحب — میر امیر علي صاحب - منشي محمود شاه صاحب - شیخ رحیم بخش صاحب — منشي وزیر علي صاحب - دوست محمد خاں صاحب سیالکوٹ سے — حاجي غلام حسن صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر بہادر فیروز پور سے رونق افروز لاهور تھے اور بھي بہت سے صاحب گرد نواح کے لاهور میں تشریف رکھتے تھے مگر میں معافي چاهتا هوں که اس سے زیادہ تفصیل لکھنے سے معذور هوں *

یکم فروري سنہ ۱۸۸۴ ع کو سید صاحب جناب مسٹر پارکر صاحب بہادر سے ملاقات کرنے اور اُنہوں نے جو از راہ عنایت اسٹیشن ریل پر سید صاحب سے ملنے کو قدم رنجہ فرمایا تھا اُسکا شکریہ ادا کرنیکو گئے اور سہ پہر کو بمعیت خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب کے نواب عبدالمجید خاں صاحب اور نواب غلام محبوب سبحاني صاحب اور سردار دیال سنگھ صاحب مجیٹھہ اور ڈاکٹر رحیم خاں صاحب کي ملاقات کو تشریف لیگئے سب صاحب نہایت مہرباني اور اخلاق سے پیش آئے — ڈاکٹر رحیم خاں صاحب نے اپنے هاں سید صاحب کے لیئے سہ پہر کے تنقل کا جسکو اس زمانہ میں ٹفن سے تعبیر کرتے هیں سامان تیار کیا تھا مختلف قسم فواکه اور هندوستاني اور انگریزي مٹھائي اور بسکٹ و توس - چاے وکافي سب تیار تھي معز نہایت خوبصورت برتنوں اور گلدستوں سے آراستہ تھی ڈاکٹر صاحب اپنے معزز مہمان کو اُس کمرہ میں جہاں میز آراستہ تھي لیگئے اور سب احباب نے اطعمہ لذیذہ سے ذایقہ زبان اور کلمات لطیفہ سے مذاق جان کو تر و تازہ کیا *

تمام زمانہ قیام لاهور کے هروقت صبح سے اور گیارہ بارہ بجے رات تک سید صاحب کے پاس احباب کا مجمع رهتا تھا گروہ گروہ لوگ هر قسم کے سید صاحب کي ملاقات کو آتے تھے اورسید صاحب نہایت اخلاق و محبت و فروتني سے سب سے ملتے تھے ایڈیٹر صاحب اخبار انجمن پنجاب نے اپنے اخبار مطبوعہ نویں فروري میں سید صاحب کي نسبت اس طرح پر لکھا هی که —

"مولوي سيد احمد خاں صاحب بہادر ۳۰ جنوري کو شام کے پانچ بجے وارد لاہور ہوئے اور کڑي باغ میں مہاراجہ کپور تہلہ کي کوٹھي میں قیام فرمایا اُسي روز سے اُنکا قیام گاہ زیارتگاہ بنگیا - سید صاحب کا خلق ایسا عمیم ہی کہ ہر شخص کے لیئے کھڑے ہوکر تعظیم دینا اور رخصت کے وقت مصافحہ کرنا ایک معمولي بات ہی - اُنکي گفتگو نہایت دلکش ہی اور اُس میں ظرافت کا مصالحہ ایسا لگا ہوا ہی کہ اُنکي ہر بات کو قبول خاص و عام کرتا ہی" *

جب سے سید صاحب نے پنجاب میں قدم رکھا ہی ہر ایک مقام پر دوستوں کي ملاقات اور اُن سے بات چیت کرنے میں سارا دن اور آدھي رات گذر جاتي تھي ہم لوگ تو کسي وقت علحدہ ہوکر آرام بھي کرلیتے تھے مگر سید صاحب کو ذرا بھي فرصت میسر نہوتي تھي ہم لوگوں کو نہایت اندیشہ تھا کہ اسقدر تکلیف گوارا کرنے سے کہیں اُنکي طبیعت علیل نہوجاوے اُن سے کہا بھي کہ آپ اسقدر تکلیف نہ اوٹھاویں مگو اُنہوں نے جواب دیا کہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ اسقدر بزرگ تکلیف اوٹھاکر میرے لیئے آویں اور میں اپني تکلیف کے خیال سے اُن سے ملنے اور بات چیت کرنے میں کوتاہي کروں میں نہیں جانتا کہ پنجاب میں اسقدر قوت سید صاحب میں کہاں سے آگئي تھي *

دوسري فروري کو سہ پہر کے وقت ایک گروہ کثیر ہندو صاحبوں کا سید صاحب سے ملنے کو آیا میں نہیں جانتا کہ وہ سب صاحب کس سوسئیٹي یا سبھا یا سماج کے ممبر تھے شاید ہندو سبھا لاہور کے ممبر ہونگے اُن سے بہت دیر تک مختلف باتوں پر گفتگو ہوتي رہي - میں تو اس درمیان میں اوٹھہ کر چلا گیا تھا نہ مجھکو اس قسم کي گفتگوؤں کے لکھنے کا خیال تھا مگر میں نے دیکھا کہ اُس گفتگو کو بھي لوگوں نے قلمبند کیا اور ہمارے شفیق ایڈیٹر پنجابي اخبار لاہور اور ہمارے مکرم ایڈیٹر اخبار انجمن پنجاب نے اُنکو بیش قیمت سمجھا اور اپنے اخباروں میں چھاپا میں اُنکا شکر کرتا ہوں اور اُن تحریروں کو بجنسہ اُن اخباروں سے نقل کرتا ہوں *

نقل از پنجابي اخبار لاہور

مطبوعہ ۶ فروري سنہ ۱۸۸۴ ع

۲ فروری کو سید احمد خاں صاحب کي خدمت میں آریا سماج کا ایک ڈیپوٹیشن پیش ہوا چالیس پچاس معزز ممبران سماج اس

ڈیپوٹیشن میں شامل تھے - منشي جیون داس صاحب سکرٹري سماج بھي همراہ تھے - اس ڈیپوٹیشن کے آنے کي خبر سید صاحب کو پہلے سے نہیں دي گئي تھي اسلیئے کوئي خاص وقت ڈیپوٹیشن کے آنے کا مقرر نہ هوا تھا - جب یہہ ڈیپوٹیشن کوٹھي کے احاطہ کے اندر داخل هوا اُسوقت سید صاحب معہ اپنے احباب کے ایک معزز دوست کي ملاقات کو سوار هوکر روانہ هوئے تھے اور ابھي احاطہ سے باهر نہ نکلے تھے کہ اس مجمع پر نگاہ پڑي نہایت گرمجوشي سے اُسکي طرف متوجہہ هوئے اور اپني روانگي ملتوي کرکے ڈیپوٹیشن کو ڈرائینگ روم میں لیگئے - لالہ سنگم لال نے سید صاحب صاحب کي تشریف آوري کا شکریہ ادا کیا اور چند مختصر الفاظ میں اپنے ڈیپوٹیشن کا مقصد بیان کیا اور کہا کہ گو وہ عزت اور توقیر جو آپ کے یہاں تشریف لانے سے هوئي هی بالخصوص مسلمانوں سے متعلق هی مگر همارے ملک کے اهل هنود بھي جنکي طرف سے هم حاضر هوئے هیں اس عزت کو اپني طرف منسوب کرکے اُسکا فخر کرسکتے هیں گو آپ هندو نہیں هیں لیکن یہہ کچھہ کم فخر کي بات نہیں هی کہ همارے ملک میں آپ جیسا رفارمر موجود هی جو ایسي بڑي اور معزز قوم کي رفارمیشن میں جیسي کہ مسلمانوں کي قوم هی سچے دل سے مصروف هی *

اس کے بعد لالہ سنگم لال نے مدرسۃالعلوم کے قایم کرنے اور اُس بے تعصبانہ اصول کي طرف جسپر مدرسہ قایم هوا هی اور جسکي وجہہ سے هر ملت و مذهب کے طالب علم اُس میں داخل هوسکتے هیں اشارہ کیا - پھر سید صاحب کي اُن خدمات کا ذکر کیا جو بحیثیت لیجس لیٹو کونسل کے ممبر هونے کے اُنکي ذات سے اهل هنود کے لیئے ظهور میں آئیں - اخیر میں لالہ سنگم لال نے سول سروس فنڈ کے متعلق یہہ آرزو ظاهر کي کہ اس تجویز میں اهل هنود کو بھي شامل کیا جاے *

سید صاحب نے اسکے جواب میں فرمایا کہ آپ صاحبان جو تکلیف فرماکر یہاں تشریف لائے اور میري بعض خدمات کا ذکر کیا میں اسکا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا هوں - آپنے جو لفظ هندو کا استعمال فرمایا هی وہ میري راے میں درست نہیں کیونکہ هندو میري راے میں کسي مذهب کا نام نہیں هی بلکہ هر ایک شخص هندوستان کا رهنے والا اپنے

تئیں هندو کهه سکتا هی پس مجهے نهایت افسوس هی که آپ مجهکو باوجود اس کے که میں هندوستان کا رهنے والا هوں هندو نهیں سمجهتے (بهت زور سے چیرز) آپ اس بات کو یقیناً جانتے هونگے که هندوستان کي ترقي کے لوئے یهه بات ضرور هی که اهل هنود اور اهل اسلام باهم ملکر کام کریں جبتک یهه نهوں هوگا اُس ترقي کو جو ایک قوم کریگي هندوستان کي کامل ترقي سے تعبیر نهیں کرینگے کیونکه غیر ملک والے هم سب کو خواه هم مسلمان هوں خواه هندو (مجهے معاف کیجیئے که میں بهي لفظ هندو کو اس خاص معني میں استعمال کرتا هوں) ایک لفظ هندوستاني سے نامزد کرتے هیں اور هماري ترقي و تنزل علحده علحده اهل هنود و اهل اسلام کي ترقي و تنزل سے نامزد نهیں هوتي بلکه کل هندوستان کي ترقي و تنزل سے تعبیر هوتي هی *

آپ صاحبوں نے جو سول سروس فنڈ کا ذکر فرمایا هی وه ایک ایسي تجویز هی جس کا اراده میں نے آج سے دس برس پهلے کیا تها اُس وقت یهه تجویز هوئي تهي که ایک بڑا بهاري سرمایه اس غرض سے جمع کیا جاوے که بعض طالب علموں کو خواه وه هندو هوں یا مسلمان بلا کسي تموز کے ولایت میں امتحان سول سروس کے واسطے بهیجا جایا کرے اُس زمانه میں دونوں قوموں هندو مسلمانوں کے خیالات ایسے تاریک تهے که هماري وه تجویز نه چل سکي اور همکو لاچار اُس کو چهوڑنا پڑا اس دس برس کے عرصه میں مسلمانوں کے خیالات میں ولایت جانے کي نسبت بهت کچهه تبدیلي هوگئي هی اس وقت قریب دوسو کے مدرے ایسے مسلمان دوست موجود هیں جو انگریزوں کے ساتهه کهانا کهانے سے کچهه احتراز نهیں کرتے اور خدا کے فضل سے قریب بیس مسلمانوں کے اس وقت ولایت میں موجود هیں جو مختلف امتحانات کے واسطے گئے هوئے هیں - عورتوں کے خیالات عموماً هر قوم میں به نسبت مردوں کے زیاده تاریک هوا کرتے هیں مگر میں اپني قوم کي مستورات کے خیالات سے جهاں تک واقف هوں کهه سکتا هوں که اُن کے خیالات میں بهي بهت تبدیلي هوگئي هی اور وه اپني اولاد کے ولایت بهیجنے میں کچهه تامل نهیں کرتیں - اهل هنود کے خیالات میں افسوس که ابهي مواسقدر تبدیلي نهیں هوئي اور جهانتک مجهکو معلوم هی جو اصحاب اهل

هنود ولایت سے تعلیم پاکر آئے هیں اُن کي قوم نے اُن کو برادري میں شامل نہیں کیا پس همنے یہہ حال دیکھہ کر اپني اس پراني تجویز کو کسیقدر محدود کردیا اور اُس بڑے سکیل سے چھوٹے سکیل پر لے آئے - یہہ سمجھنا کہ میرے هندو بھائیوں کے ساتھہ همدردي نہیں هی یا میں اپنے هم مذهب لوگوں کي هي بھلائي میں کوشش کرتا هوں غلط هی — ایسا خیال نہ کبھي میرے دل میں پیدا هوا هی نہ کبھي آیندہ هوگا — میں دل و جان سے دونوں قوموں کے واسطے یہہ تجویز کرنا چاهتا تها مگر جب حالت موجودہ اس کے موافق نہ تھي تو لاچار مجھے اپني تجویز کو کسي قدر محدود کرنا پڑا - میںنے خیال کیا کہ اگردونوں متھیوں کو بھرنا ممکن نہیں هی تو فی الحال ایک هي کو بھرنا چاهیئے - لیکن اگر آپ صاحب اس اهم امر کي طرف متوجہہ هوں تو اس کا سرانجام پانا چنداں مشکل نہیں هی *

لالہ سنگم لال صاحب نے بیان کیا کہ اهل هنود میں سے تعلیمیافتہ لوگوں کے خیالات بھي بہت کچھہ بدل گئے هیں اور ایک نظیر بھي بیان کي کہ ایک هندو صاحب کسي تقریب سے ولایت گئے تھے اور جب وہ واپس آئے تو اُن کو بلا کسي حجت کے ذات برادري میں شامل کرلیا گیا — پس اگر آپ هماري قوم کے لیئے سعي فرمائیں تو شاید اس قدر مشکلات نہ پیش آئیں جس قدر آپنے خیال فرمایا هی — سید صاحب نے اسکے جواب میں کہا کہ میں نے اس قسم کي یہہ اول هي نظیر سني هی - مگر اس بات کا خیال رکھنا چاهیئے کہ اگر آپ کي قوم نے اس قدر ترقي کرلي هی کہ وہ اپني قوم کے کسي شخص کو جو ولایت میں تعلیم پاکر آیا هو باوجود اس بات کے علم کے کہ وہ انگریزوں کے ساتھہ کھاتا پیتا رها هی اور سوسئیٹي کي تمام رسوم میں انگریزوں کي طرح زندگي بسر کرتا رها هی اپني برادري میں شامل کر لیتے هوں تو حقیقت میں وہ مشکلات جو آج سے دس برس پہلے تھیں رفع هوگئیں اگر یہہ بات نہیں تو وہ مشکلات دور نہیں هوئیں *

سنگم لال صاحب نے ڈاکٹر لیٹنر صاحب کي اُس تجویز کي طرف اشارہ کیا جو اُنہوں نے اهل هنود طالب علموں کے لیئے ولایت میں دهرم سالہ بنانے کي کي هی سید صاحب نے فرمایا کہ میں ڈاکٹر صاحب

موصوف کي راے سے متفق نہيں ہوں اگر ہماري قوم کے بچے ولايت ميں جاکر ايسي تعليم پائيں کہ اُن کو اُس ملک کي سوسئيٹي ميں شامل ہوے اور وہاں کے رسم و رواج سے آگاہ ہوے اور اپنے ملک کے تنگ و تاريک خيالات سے نجات ملنے کا موقع حاصل نہو بلکہ ايک کوٹھري ميں بند رہيں اور دنيا کي خبر اُن کو نہو تو ايسي تعليم سے اُن طالب علموں کا سمندر ميں ڈوب جانا ہزار درجہ بہتر ہی *

سنگم لال صاحب اور اُن کي پارٹي نے اس راے کو نہايت پسند کيا اور کہا کہ اگر آپ سعي فرمائيں تو سب مشکلات رفع ہو جائينگي *

سيد صاحب نے فرمايا کہ ميں ہر طرح آپ صاحبان کي مدد کو حاضر ہوں مگر کوئي کام بغير روپيہ کے نہيں چل سکتا اور يہہ يقيني بات ہی کہ آپ صاحبوں کي ادنی توجہہ سے بہت بڑي فنڈ جمع ہوسکتي ہی پس اگر اُس کے ساتھہ يہہ خيال بھي نہو کہ کس کے روپيہ سے کون گيا تو اس سے بہتر قومي ترقي اور باہمي اتفاق کے ليئے کوئي امر نہيں ہی اور صاحبان ہنود کو سول سروس کي تجويز ميں شامل کرليني کا بندوبست ہوسکتا ہی - اس پر سب صاحب خاموش ہوگئے اور چند متفرق امور کي نسبت گفتگو ہوتي رہي بعدہ سب صاحب رخصت ہوئے سيد صاحب نے نہايت گرمجوشي سے ہر ايک سے ہاتھہ ملايا اور رخصت کيا *

نقل از اخبار انجمن پنجاب

مطبوعہ 9 فروري سنہ ۱۸۸۴ع

اسي روز برہم سماج اور آريا سماج کے ممبروں کا ايک ڈيپوٹيشن سيد صاحب کے پاس گيا جن ميں لالہ رام کشن صاحب سکرٹري ہندو سبھا اور لالہ جھونداس صاحب سکرٹري آريا سماج بھي شامل تھے لالہ سنگم لال صاحب نے سب کي طرف سے کچھہ تقرير کي جس کا مطلب يہہ تہا کہ ہم ممبران برہم سماج اور آريا سماج لاہور تمام ہندوؤں کي طرف سے آپ کا خير مقدم کہتے ہيں اور آپ کي اُن کوششوں کا شکريہ ادا کرتے ہيں جو آپ نے قانوني کونسل ميں اور نيز مختلف اوقات ميں ہندوستان کے ليئے کي ہيں — اُنہوں نے اپني تقرير ميں اس بات کا بھي ذکر کيا کہ ہندو راجہ مہاراجہ جن سے بہت کچھہ

اُمید کي جاتي تھي ملک کے لیئے خیر خواہ نہ ثابت ہوئے جس کا کہ انھیں کمال افسوس تھا لیکن آپ نے حب الوطني کو ہاتھہ سے نہ دیا اور البرٹ بل اور نیز دیگر مفید ملک تجویزوں کي کونسل میں استقلال سے حمایت کي — آخر میں اُنہوں نے کہا کہ محمدن سول سروس کي تجویز سے ہمکو پوري پوري ہمدردي ہی لیکن اگر ہندو طالب علموں کے لیئے بھي اُس میں کوئي صورت نکل سکتي ہی تو وہ بہت خوشي سے اس تجویز کے لیئے چندہ دینگے *

اس کے جواب میں سید صاحب نے شروع میں اس بات پر کسیقدر افسوس ظاہر کیا کہ اہل ہنود صاحبان صرف اپنے تئیں ہندو یعني باشندہ ہند خیال کرتے ہیں جس کا نتیجہ یہہ ہوتا ہی کہ وہ مسلمانوں کو اجنبي خیال کرنے لگتے ہیں حالانکہ ہندو اور مسلمان دونوں قومیں ہندو یعني اہل ہند کے خطاب کے مستحق ہیں — صاحبو ! وہ زمانہ اب نہیں کہ صرف مذہب کے خیال سے ایک ملک کے باشندے دو قومیں سمجھي جاویں *

اس کے بعد سید صاحب نے فرمایا کہ ہندو صاحبان کي یہہ کسر نفسي ہی جو وہ خیال کرتے ہیں کہ اُن میں اب کوئي بڑا ہمدرد اور ملک کا خادم نہیں رہا ہی — کیونکہ جس قدر سول سروس پاس کردہ دیسي صاحبان ہندوستان میں موجود ہیں اور جنکو ہندوستان کا فخر سمجھنا چاہیئے وہ سب ہندو ہیں اور اُن کي تعداد ایک درجن کے قریب ہی اور اس میں صرف وہ لوگ شامل ہیں جنکو ضلع کے تمام اختیارات سپرد ہیں — سید صاحب نے نہایت موثر الفاظ میں آنریبل بابو کرسٹو داس پال ایڈیٹر ہندو پیٹریٹ کي تعریف کي اور کہا کہ وہ کون شخص ہی جس نے باوجود اصرار حضور ویسرائے کے اور مختلف جلسوں میں سمجھانے کے آخر دم تک یہہ کہا کہ البرٹ بل کا موجودہ شکل میں پاس ہونا ہندوستانیوں کے لیئے بے انصافي ہی — وہ کرسٹو داس پال ہی *

محمدن سول سروس کي بابت سید صاحب نے فرمایا کہ ہم نے کسي ایسے خیال سے یہہ تجویز نہیں کي ہی کہ ہندو طالب علموں کو اُس سے فائدہ نہ پہونچایا جاوے بلکہ میں نے اپنی تمام عمر میں کبھي

ایسے خیال کو اپنے دل میں جگہہ نہیں دي اور خدا ایسا نہ کرے کہ اس قسم کا خیال کبھي میرے دل میں آئے *

سید صاحب نے فرمایا کہ یہہ تجویز ایک بڑے "سکیل" پر دس برس کے قریب گذرے کہ قایم ہوئي تھي اُس وقت کے قواعد کے بموجب ہندو اور مسلمان دونوں مذہب کے طلبا کو ولایت بھیجنے کا منشا تھا لیکن اُس وقت مسلمانوں اور ہندوؤں نے عموماً اس تجویز کو ناپسند کیا اور کہا کہ جو شخص ولایت جائیگا وہ بالکل برادري سے خارج کیا جائیگا - ایک صرف راجہ جے کشن داس صاحب بہادر رئیس بجنور نے اس تجویز کو پسند کیا تھا - اُس وقت سے مسلمانوں اور ہندوؤں کو آہستہ آہستہ اسبات کي ترغیب دي گئي اور اس کے فوائد سے اُنکو آگاہ کیا گیا اب ان دس سالوں میں کم سے کم دوسومسلمان ہمارے ممالک مغربي و شمالي میں موجود ہیں جو یورپین صاحبان کے ساتھہ کھانا کھانے کو اور میل جول کو برا نہیں سمجھتے اور عمل میں لاتے ہیں - سب سے پہلے میں نے اپنے لڑکوں کو ولایت بھیجا اور خود گیا اور اپنے دوستوں اور عزیزوں کو اس بات کي ترغیب دي اور الحمد للہ کہ وہ کوشش کارگر ہوئي اور اب بیس تیس طالب علم ولایت میں موجود ہیں اور پڑھتے ہیں — لیکن افسوس کہ ہندو صاحبان سواے بنگالي صاحبان کے ابھي تک اُنھي اوہام میں مبتلا ہیں بلکہ ایک دو رئیس زادے جو ولایت گئے تو اُن کو برادري سے خارج کیا گیا اور اُن کي زندگي خراب ہوگئي اور بعض نے اپنے مربیوں کے کہنے سے رسم کفارہ بھي ادا کي جو اُن کے آزاد خیالات کے شایان نہ تھي *

سید صاحب نے فرمایا کہ اس قسم کے خیالات سے اس مرتبہ اُس سکیل کو چھوٹا کیا گیا اور صرف مسلمانوں کے لیئے یہہ تجویز قرار دي گئي جو یوروپین لوگوں سے میل جول کو ناپسند نہیں کرتے *

اس پر لالہ سنگم لال نے ڈاکٹر لائٹنر صاحب بہادر کي وہ تجویز پیش کي جس کي بابت ہمارے اخبار میں نہایت شرح و بسط کے ساتھہ لکھا جا چکا ہی اور کہا کہ اگر کوئي ایسا وسیلہ بہم پہونچایا جاے جس سے ولایت میں دیسي شرفا کي تعلیم ایسے طور پر ہوسکے کہ اُن کي مذہبي رسوم میں فرق نہ آوے اور سردار ٹھاکر سنگھہ کي نظیر پیش کي کہ وہ مہاراجہ دلیپ سنگھہ صاحب کے بلانے سے ولایت گئے تھے اور وہاں سے آنے پر اُن کو برادري نے خارج نہیں کیا *

اس کے جواب میں سید صاحب نے ڈاکٹر لائٹنر صاحب بہادر کی تجویز سے اپنی نا اتفاقی ظاہر کی اور سردار ٹھاکر سنگھہ صاحب کی نظہر سے ناواقفیت ظاہر فرمائی اور فرمایا کہ اگر ایسے ہندو طالب علم موجود ہوں جن کو برادری سے خارج ہونے کا خوف نہو اور ہندو صاحبان چندہ فیاضی سے دیں تو اُن کے لیئے ایک رقم مسلمانوں کی رقم سے بھی زیادہ چند روز میں ہوسکتی ہی اور اگر ہندو صاحبان کو یہہ خیال نہو کہ کس کے روپیہ سے کون جاتا ہی اور اسی طرح مسلمان بھی سمجھیں تو میں چندہ آپ صاحبوں کا بھی نہایت خوشی سے قبول کرنے کو تیار ہوں اور جن دوستوں نے موجودہ شکل میں محمدن سول سروس کے لیئے ہم کو چندہ لینے کے لیئے مجبور کیا ہی اور در صورت نہ قبول کرنے کے ناراضی ظاہر فرمائی ہی اُن کا چندہ شکریہ کے ساتھہ لیا گیا ہی - غرضکہ سید صاحب نے ممبران برہم و آریا سماج کو ہر طرح سے یقین دلایا کہ محمدن سول سروس سے اگر ہندو صاحبان فائدہ نہ اُٹھاسکیں تو اُن کے اوہام اور رسوم مذہب کا باعث ہی مسلمانوں کی طرف سے کوئی روک نہیں ہی اور اگر ہندو طالب علم برادری سے خارج ہونے کی پرواہ نکریں اور ہندو صاحبان فیاضی سے کافی چندہ دیں تو وہ اُن کے واسطے بھی بندوبست کرنے کو تیار ہیں *

اس کے بعد ایک ممبر نے دریافت کیا کہ محمدن سول سروس کو عمل میں لانے کا کیا طریقہ قرار دیا گیا ہی *

جسکے جواب میں سید صاحب نے فرمایا کہ یہہ بات قرار پاچکی ہی لیکن ابھی عام طور پر مشتہر نہیں ہوئی کہ جب اس قدر روپیہ جمع ہوجائیگا کہ ایک طالب علم کے ولایت میں تعلیم دلانے کے لیئے کافی ہووے اُس وقت ایک مقابلہ کا امتحان لیا جائیگا اور جو کسی مقررہ جگہہ پر مثلاً علیگڈہ یا الہآباد یا کسی اَور جگہہ ہوگا اور اُس میں تمام ہندوستان میں سے خواہ مدراس - بمبئی - بنگال وغیرہ میں سے ہر طالبعلم شامل ہوسکیگا جس کی عمر ۱۷ برس سے زیادہ نہو اور تین مضمون میں امتحان لیا جائیگا - یعنی ریاضی - انگریزی اور عربی میں اور یہہ مضمون اسلیئے منتخب کیئے گئے ہیں کہ انگریزی کی ضرورت میں کسیکو کلام نہوگا اور ریاضی ایسا مضمون ہی جس میں دیسی اور یورپین

طلبا برابر رہ سکتے ہیں اور عربي اس لیئے کہ یورپین طلبا یوناني یا لاطیني زبانیں لیتے ہیں اور اُنمیں اُن کا مقابلہ مشکل ہی عربي دیسي طلبا کے لیئے بمقابلہ یورپین طلبا کے آسان ہی ان مضامین میں یورپین طلبا کا مقابلہ دیسي طالب علم اچھي طرح کرسکینگے - اور جو شخص اول نکلیگا وہ اُس روپیہ سے بھیجا جاویگا لیکن کمیٹي اُس طالب علم کے مربیوں سے پہلے دریافت کریگي کہ وہ کسي قدر مدد کرسکتے ہیں یا نہیں اور جس قدر وہ مدد کرسکیں وہ رقم اُن سے وصول کي جائیگي اور ولایت میں ایک ایجنٹ کے پاس وہ رقم جمع کي جائیگي اور اُس کو اختیار دیا جائیگا کہ جب تک وہ طالب علم ولایت میں رہے اور تعلیم حاصل کرے اُس کو ایک مقررہ رقم ماہوار اُس کے گذارہ کے لیئے دي جائے *

اس کے بعد یہہ سوال کیا گیا (جو کسي قدر فضول تھا کیونکہ مدرسۃالعلوم کا دستورالعمل منگانے سے وہاں کے تمام قواعد سے آگاہي ہوسکتي ہی) کہ آیا مدرسۃالعلوم میں سنسکرت لازمي ہی یا نہیں اس کے جواب میں سید صاحب نے فرمایا کہ مدرسۃالعلوم میں نہ سنسکرت لازمي ہی نہ عربي اور نہ فارسي — ان تینوں میں سے کوئي سي زبان سکنڈ لینگوج کے طور پر لي جاسکتي ہی *

ایک اور موقع پر ایک عیسائي نوجوان نے سوال کیا کہ آیا مسلمانوں کي طرح کوئي عیسائیوں کے لیئے بھي عبادت گاہ مدرسۃالعلوم میں موجود ہی ؟ اس سوال کے جواب میں سید صاحب نے فرمایا کہ وہاں پر ہندو — مسلمان — عیسائي سب طلبا کے لیئے یکسان آرام موجود ہی وظائف میں کسي طرح کا فرق نہیں کیا جاتا اور کسیطرح کا فرق نہیں اگر ہی تو یہہ ہی کہ مسلمان طلبا پر نماز فرض ہی اور ہندوؤں اور عیسائیوں کے لیئے اختیاري ہی خواہ عبادت کریں یا نہ کریں - مدرسۃالعلوم کے احاطہ میں بہت سے پیپل کے درخت کھڑے ہیں جس کا جي چاہے پرستش کرے یا اپنے کمرہ میں ہر شخص پوجا کرسکتا ہی اسي طرح عیسائي بھي اپنے کمرہ میں نماز پڑہ سکتا ہی *

میں نے چاہا تھا کہ سید صاحب ان دونوں اخباروں کو دیکھکر جس سلسلہ سے تقریر ہوئي ہو اور دونوں اخباروں میں جو مضمون ہیں اُن سب کو حاوي ہو تحریر فرماویں تو بہتر ہی مگر اُنھوں نے

انکار کیا اور کہا مجھے یاد نہیں اس لیئے دونوں اخباروں میں جو مضمون چھپے تھے دونوں کو نقل کردیا ھی دونوں کے ملانے سے کل تقریریں جو جلسہ میں ھوئیں معلوم ھوسکتي ھیں *

دوسري فروري کو وقت شب جناب مسٹر پارکر صاحب بہادر نے سید صاحب کے لیئے یونیورسٹي ھال میں ایک ایوننگ پارٹي کا ھونا قرار دیا تھا — سید صاحب سے بعض بزرگوں نے کہا کہ اُس ایوننگ پارٹي میں یہہ بھي قرار پایا ھی کہ جناب مولوي فیض الحسن صاحب اور مولوي محمد حسین صاحب آزاد اور مرزا عبدالغني صاحب ارشد کچھہ اپنے اشعار سید صاحب کے سامنے پڑھینگے — سید صاحب ایسے موقع پر اشعار مدحیہ کا پڑھا جانا نہایت ناپسند کرتے تھے — اُنھوں نے یہہ بھي فرمایا کہ مولوي محمد حسین صاحب آزاد اگرچہ بلحاظ علم و فضل میرے مخدوم و مکرم ھیں مگر بلحاظ اُس ارتباط کے جو اُن کے دادا صاحب کو سید صاحب کے والد سے تھا اور بلحاظ اُس برادرانہ اخلاص کے جو خود سید صاحب اور والد مولوي محمد حسین صاحب سے تھا وہ اُن کو اپنا ایک چھوٹا عزیز سمجھتے ھیں اگر وہ اُن کے سامنے کچھہ اشعار پڑھیں تو کچھہ مضایقہ نہیں مگر مولوي فیض الحسن صاحب کي نسبت کہا کہ میں اُن کو اپنا اوستاد سمجھتا ھوں میں نے اُن سے ایک کتاب مسمی منار اصول فقہ کي اور چند مقامے مقامات حریري کے پڑھے ھیں مجھکو ھرگز گوارا نہیں ھوتیکا کہ وہ میرے سامنے اس طرح پر اپنے اشعار پڑھیں *

سید صاحب کا ارادہ تھا کہ اگر ایسا موقع ھوا تو اُس مجمع میں سید صاحب مولوي فیض الحسن صاحب کے ھاتھہ سے وہ کاغذ لے لینگے اور کہینگے کہ آپ کرسي پر بیٹھیں اور میں آپ کے سامنے کھڑا ھوکر پڑھوں میں اُن سبقوں کو بھول نہیں گیا ھوں جو آپنے مجھے پڑھائے ھیں سید صاحب ضرور ایسا ھي کرتے کیونکہ اُنھوں نے مصمم ارادہ کرلیا تھا مگر اُس پارٹي میں مولوي فیض الحسن صاحب کسي سبب سے تشریف نہیں لائے اور ایسا کرنے کا موقع نہیں ملا *

اگر میري معلومات میں غلطي نہیں ھی تو غدر کے تھوڑے زمانہ بعد سے اُس وقت تک کہ جناب مولوي صاحب پنجاب میں تشریف لیگئے سید صاحب مولوي صاحب کے ساتھہ ھمیشہ اس طرح پیش آئے جیساکہ

ایک دوست دوست سے پیش آسکتا ہی - سین ٹیفک سوسیٹی جو سید صاحب نے قایم کي ہی جب تک کہ مولوي صاحب پنجاب میں تشریف لائے اُن کو تعلق ملازمت اُس سوسئیٹي سے تھا اُن کے پنجاب آنے میں بھي سید صاحب کا کچھہ کم حصہ نہ تھا مگر ہمکو پندرھویں فروري سنہ ۱۸۸۴ع کے اخبار شفاءالصدور کے دیکھنے سے جو لاہور سے عربي زبان میں نکلتا ہی اور جسکو مولوي صاحب تحریر فرماتے ہیں نہایت تعجب ہوا کہ سید صاحب کي جو تعظیم و تکریم پنجاب میں ہوئي اُس سے جناب مولانا صاحب کو کیوں رنج ہوا اُنہوں نے یہہ خیال نہیں فرمایا کہ قبول ایک امر خدا داد ہی علم و فضل پر موقوف نہیں ہی *

میرا ارادہ نہیں تھا کہ میں ایسي بیہودہ باتوں کا اپنے رسالہ میں ذکر کروں مگر میں نے کہا کہ ہرگاہ اس رسالہ میں میں وہ سب باتیں لکھتا ہوں جو اس سفر میں واقع ہوئیں ہیں تو شاید ناانصافي ہوگي اگر میں صرف دوستوں کي باتیں لکھوں اور دشمنوں کي باتوں کو چھوڑ دوں خصوصاً ایسي صورت میں کہ جب دشمن کي باتیں لایعني ہوتي ہیں تو خود اُس شخص کي جس کي نسبت کہي گئي ہیں قدر و منزلت زیادہ ہوجاتي ہی - دشمن کا لفظ میں نے اس لیئے استعمال کیا کہ جناب مولوي صاحب ممدوح بني امیہ کے خاندان سے ہیں اور سید صاحب اہل بیت رسول سے — غرضکہ جو کچھہ جناب مولوي صاحب ممدوح نے اُس اخبار میں لکھا ہی بجنسہ اس مقام پر نقل کرتا ہوں *

نقل اخبار شفاءالصدور

مطبوعہ ۱۵ فروري سنہ ۱۸۸۴ع

اني لا اذکر شیئاً من الامور في ہذا الاخبار الا ما رایت بعیني اوسمعت باذني علی توثق اویستفاد من الاخبارات الجاریۃ فی البلاد والامصار اذا کان مما یجوزہ العقل السلیم والطبع المستقیم فمن ذلک ماراینہ وما سمعتہ من تعظیم السید احمد خاں فی الفنجاب حیث عظمہ و بجلہ اہل الفنجاب لما انہم استقبلوہ و رحبوابہ و قدموااالیہ النذور والتقادم وتلوا علیہ ماکتبوا لہ والیہ و ایدوا مدرستہ بالانفس والاموال ولم یکن ذلک الااعتقاد ہم فیہ و تصدیقہم ایاہ فیما قال او یقول و واللہ لوا دعي الولایۃ و الامامۃ بل النبوۃ بل الالوہیۃ لصدقوہ بالقلب و اللسان ولامنوا بہ

و اذ عنوانه غاية الاذعان ولكنه لم يدع الولاية لما انه لايعد الولاية شيئاً ولاالنبوة لما انه لا يعد تصديق النبي ضروريا فى الاسلام ولا الالوهية لتنا في الظاهر بين البشرية والالوهية وهؤلاء المعتقدون رجال اذ جاء هم دجال من الدجا لين الذين يا تون قبل القيام كما اخبر به النبي صلعم يصدقوه باللسان والجنان ان رغبتهم في منافع الدنيا شيئى يعتد به لاغير لهسوا سواء فمنهم من امن به ومنهم من كفر و من يكفر بالطاغوت ويؤمن بالله فقد استمسک بالعروة الوثقى لا انفصام لها ويستفاد من اقتاب الغنجاب المطبوع في ثلاثين من الشهر الماضى ان الهنود - ايضاً ايدوا مدرسة العلوم المذكورة بشئ من المال واعترض عليهم هند كي بان المسلمين الذين هم في سائر بلاد الهند لم ياتوا من العرب بل الاصل ان اباءهم واجدادهم كانوا هنودا فى الاصل فاسلموا خوفا على انفسهم و اموالهم فتسلط المسلمون عليهم حتى اخذوا نساء الهنود و ضيعاتهم و اموالهم وهدموا معابد هم وبنوا المساجد عليها وكسروا اصنامهم و ذللوها فان كانت لهم قوة و منعة كما كانت لهم فى العهدا لماضي هدموا المعابد وكسروا الاصنام والهنود قوم لاعقل لهم ولاشعور ولا يتدبرون في المنافع والمضار فمن قال لهم مابطرت به انفسهم وخد عتهم بادني شيئى فهم يتخدعون به ولايعلمون ان من يتعلم في تلك المدرسة من المسلمين يكون كمثل اسدو يصيد من الهنود كما صادهم من قبلهم واذا كان الامر كذلک فلا بد للهنود ان يقيموا مدارسهم الدينية ويبذلوا فيها انفسهم واموالهم انتهي- اقول ولعل هذا الهند كي لايعلم حقيقة مدرسة العلوم المذكورة فانها لا يدرس فيها ماينا في دين الهنود حيث منافعها مقصورة على منافع الدنيا وهي اكبر همهم ولذلک ايدها من ايدها من الهنود ولوكانت تلک المدرسة كمدارس بلا دنا سلمها الله تعالى من الشرور والافات لما اعطى هند كي شيئا قليلا في امدادها كما هو مجرب مشاهد على ان مدرسة العلوم ليست مختصة بتعليم اهل الاسلام حتى يخاف منها بل يتعلم فيها الهنود والمسلمون مايفيد الدنيا و يبعد الدين و ذلک لشيوع تعلم اللسان الا نكريزي فيها واعتقاد هم ان سبب الرزق منحصر فيه و ان كل كمال من كمالات الانسان لايبلغ مرتبة من المراتب العالية الا به حتى زعمه من صرف برهة من عمره العزيز فى العلوم العربية ثم تعلق بتلک المدرسة منذ مدة يسيرة اللهم اعذني من وساوس الشيطان وهمزاته *

پھر ایک جگھہ اس طرح پر لکھتے ھیں اور جو کچھہ اخبار انجمن پنجاب میں لکھا ھی اُسپر بلا خیال اپنے طریقہ کے اور اپنی حالت نفس کے تفریع فرماتے ھیں *

وفي اخبار الانجمن المطبوع ثاني هذا الشهر نقل ماكتبه البعض على الغيرة و حاصله ان الغيرة مفقودة في اهل الاسلام في زماننا و قد كانت حاصلةلهم فى القرون الماضية و نقل شيئا من احوال السلاطين السابقين كالب ارسلان والسلطان صلاح الدين وعد من باب الغيرة تطهير النبي صلعم بيت‌الله من الاصنام ثم كتب في آخر مكتوبه انه يكفينا نظيراً و مثالا هذا الشيخ السيد الكبيرالذي هو مقيم في عليگده ولم يذكر من غيرته شيئا ليعلم انه نظير و مثال واضح في باب الغيرة الا انه غار على الهنودالذين اكبرهممهم الدنيا وما فيها فالقى المسلمين فى تحصيل اسباب الدنيا و فلعل مراد هذا الكاتب من الغيرة تلك الغيرة *

اُسکے بعد لاهور میں جو کوئي مسجد بنتي هی اُسکي امداد میں لوگوں کو ترغیب دیتے وقت یوں اوقام فرمایا هی *

والمرجو من مسلمي هذه البلدة ان يبذلوا مساعيهم في تعمير هذا المسجدالجديد كما بذل اهل بلدنا فبنوا مدرسة سهارنفور و مسجدةالجامع و مدرسة ديوبند و مسجدة الجامع ولوبذل سادات هذةالبلدة اموالهم و انفسهم كما انهم بذلوا للسيد احمد خاں لكان لهم اجر عظيم ولكن الله يهدي من يشاء و اما اهل بلدنا فلم يا خذوا ولم يقبلوا ما وعدهم هذاالمخدوم ان يعطي فى مدرستهم فضلاً ان يعطوا في مدرسته و ان لم يكن عندي عيب وعاران قبلوا ذلک و لعل وعده كان لهم من جهتي لا من جهتهم و ذلک لان بيني و بينه ربطا و ضبطا من قديم – وانا اعلم به و هو اعلم بي وان لي عليه حقا معلوما و هو معترف به و ذلک من جودة اصله وشرافة نسله *

اس تحریر سے جو امر باعث رنج مولوي صاحب هوا هی ظاهر هوگیا هی که پنجاب کے لوگوں نے اُنکي قدر و منزلت نہیں کي اور اُنکو چندہ نہیں دیا اخیر کو مولوي صاحب نے نسبت شرافت نسل سید صاحب لکھا هی ایں هم غنیمت است هم اُسیکا شکر ادا کرتے هیں *

افسوس هی که بیچ میں یہہ ایک فضول جمله معترضه آگیا اب میں پھر اصل مطلب کي طرف رجوع کرتا هوں — رات کے وقت سید

صاحب معہ اپنے سب همراهي دوستوں کے ایوننگ پارٹي میں تشریف لیگئے سینٹ هال پنجاب یونیورسٹي کا جہاں ایوننگ پارٹي تهي نہایت خوبصورتي سے آراستہ تها بینڈ باجا موجود تها جس نے سید صاحب کے آنے اور جانے کے وقت مبارک باد دي *

اس پارٹي میں لاهور کے قریباً تمام رئیس اور تعلیم یافتہ اشخاص شامل تهے یورپین صاحبان بهي موجود تهے لیکن هندوستاني صاحب کثرت سے تهے — جب سید صاحب وهاں پہونچے تو جناب مسٹر پارکر صاحب بہادر اُنکو استقبال کرکے لیگئے اور جناب مسٹر سایم صاحب بہادر ایم اے پرنسپل گورنمنٹ کالج لاهور کو انٹروڈوس کیا اور اسي طرح اور صاحبان کي سید صاحب سے ملاقات کرائي سو آدمي کے قریب اس پارٹي میں شریک تهے *

سینٹ کے مکان کي آرایش بهي قابل دید تهي هندو مسلمان یورپین سب صاحبان کے لیئے سامان دعوت بهي نہایت نفیس تها برامدہ میں بینڈ باجا بج رها تها کوئي کسي سے ملتا تها کوئي دو شخص بیٹهے باتیں کر رهے تهے دوسري طرف دو چار دوست ملکر قہقہہ اوڑاتے تهے کوئي چاء پیتا تها کوئي کچهہ میوہ کهاتا تها غرضکہ سبکو بجز هنسي اور خوشي اور آپس میں محبت سے ملنے اور بات چیت کرنیکے کچهہ کام نہ تها *

اسي جلسہ میں مولوي سید محمد حسین صاحب آزاد نے اپنے پرانے تصنیف کیئے هوئے اشعار جو انگریزي یوٹهتري " اکساسیر " کا ترجمہ تهے اور جن میں ترقي کرنے کي همت دلانے کا مضمون هی پڑهے جسکا ترجیع بند یہہ تها *

آهستہ سر اوٹها کے کہا هاں بڑهے چلو

سید صاحب نے مولوي صاحب کے کلام کي تعریف نہایت برجستہ الفاظ میں کي اور کہا کہ انکي شستگي زبان کي کیا تعریف هوسکتي هی همارے هي دلي کے هیں مسٹر پارکر صاحب نے فرمایا کہ نہیں پنجاب کے سید صاحب نے کہا کہ هاں پنجاب کي خوش قسمتي هی جو اُس نے چهین لیا هی مگر هیں تو هماري دلي هي کے *

اسکے بعد مرزا عبدالغني صاحب ارشد تخلص نے جو خاندان شاهزادگان دهلي سے هیں سید صاحب کے ولکم میں اپنے جدید تصنیف

کیئے ہوئے اشعار پڑھنے شروع کیئے اُسوقت سید صاحب کو کھڑے ہوئے دھر ہوگئي تھي اور جب سید صاحب کي تعریف آتي تھي تو سید صاحب کے چہرہ سے ظاھر ہوتا تھا کہ وہ شرمندہ ہوتے ھیں اور اُسکو پسند نہیں کرتے اس بات کو مسٹر پارکر صاحب نے خیال فرماکر مرزا صاحب کو اشارہ کیا کہ اب ختم کردیں — مگر میں نے سنا کہ بعد کو مسٹر پارکر صاحب نے مرزا صاحب کے کلام کي تعریف کي اور اُن سے کہا کہ آپ برا نمانیں میرے نزدیک سید صاحب کو زیادہ تکلیف دیني مناسب نہ تھي *

مرزا صاحب کو شاید افسوس ہوا ہوگا کہ اُنکا پورا کلام نہیں پڑھا گیا مگر میں اُس کي تلافي کرتا ہوں اور اُنکا پورا کلام اس رسالہ میں لکھہ دیتا ہوں کہ ہمیشہ کو یاد گار رہیگا *

وھو ھذا

آگیا وہ سید والا ھمم * قوم پر جسنے کیا لطف و کرم
اُسکے استقبال کو جاتے ھیں ھم * گارہے ھیں یہہ ھي نغمہ دمبدم

ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

خیر مقدم اے حکیم درد مند * خیر مقدم نیکخو نیکي پسند
قوم غم میں ہوچلي تھي پاے بند * دستگیري کر نہیں پہونچے گزند

ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

مرحبا تشریف لانا آپ کا * حبذا لاہور آنا آپ کا
قوم کو لکچر سنانا آپ کا * فرض ھم پر گیت گانا آپ کا

ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

اے رسول اللہ کے لخت جگر * اے بتول پاک کے نور بصر
اے مسلمانوں کے بوڈھے راھبو * ھم سبھوں کو لانے والے راہ پر

ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

اے سول سروس کے خواھاں مرحبا * مغربي علموں کے جویاں مرحبا،

حامي قوم مسلماں مرحبا * سب يهي کهتے هيں هر آں مرحبا
ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سيد احمد خاں بهادر ويلکم

آپکا سي ايس آئی هی خطاب * هو عليگڈه کے تمهيں تو آفتاب
قومکي حالت بهت کچهه هی خراب * هاں مدد فرماؤ اے عالي جناب
ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سيد احمد خاں بهادر ويلکم

تهي بهت اُميد واري آپ کي * تهي بهت کچهه انتظاري آپ کي
بارے اب آئي سواري آپ کي * قوم هی ممنون ساري آپ کي
ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سيد احمد خاں بهادر ويلکم

هاں بهت کچهه غم سے تهي بيمار قوم * هوگئي تهي عاجز و ناچار قوم
آپ آئے هوگئي هوشيار قوم * تهينک يو کهتي هی سوسو بار قوم
ولکم اے عالي جناب ذی حشم
سيد احمد خاں بهادر ويلکم

اولڈ فيشن نے ستايا هی بهت * نهچري کهکر رولايا هی بهت
کافر و ملحد بنايا هی بهت * ابتو سيد تيرا سايه هی بهت
ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سيد احمد خاں بهادر ويلکم

هو جوادالدوله عارف جنگ تم * هو بهت هي صاحب فرهنگ تم
قوم کي حالت نديکهو تنگ تم * بهتري کي کچهه کرو آهنگ تم
ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سيد احمد خاں بهادر ويلکم

اے ميرے دلي کے دل والا تبار * اے ميرے هندوستان کے افتخار
آپ کے همراه جو هيں چار يار * اُنپه هو ميرا سلام اور چار بار
ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سيد احمد خاں بهادر ويلکم

اُئيے حضرت سلامت آئيے * قوم کي حالت نظر فرمائيے
جلد صحت کي دوا بتلائيے * يهه مبارک باد ليتے جائيے

ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

خیر خواہ ملک و ملت زندہ باش * باہمہ خوبي و صحت زندہ باش
زندہ باش اے نیک طینت زندہ باش * برسرما تا قیامت زندہ باش
ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

آپنے جو رات کو تقریر کي * اُسمیں بس اُلفت کي ایک تاثیر تھي
اُٹھہ گئي ذہن مخالف سے دوئي * آنکھہ میں بالکل سمائے آپ ھي
ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

پارکر صاحب بہادر آپ کو * رات دیتے تھے مبارک باد لو
مہمان کي خوب سي خاطر کرو * پارٹي کا شکریہ سنکر کہو
ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

گر نہوتا آپ سا یاں مہماں * اور صاحب سا نہوتا میزباں
پوچھتا تھا کون ارشد کو یہاں * آپ کا ھي شکر کرتا ھر زباں
ولکم اے عالي جناب ذي حشم
سید احمد خاں بہادر ویلکم

غرضکہ اسیطرح لطف و خوبي سے یہہ جلسہ وقت معین پر ختم ھوا سید صاحب جناب مسٹر پارکر صاحب سے رخصت ھوئے اور اُنکي عنایت کا جو ایک ایسي عنایت تھي جس سے اُسمیں محبت و اخلاص و دوستي کي ترقي متصور تھي شکر ادا کیا جب سید صاحب سوار ھوئے بینڈ باجے نے سلامي دي *

تیسري فروري سنہ ۱۸۸۴ ع کو بارہ بجے گورنمنٹ اسکول میں انڈین ایسوسي ایشن لاھور اور انجمن اسلامي لاھور کي جانب سے سید صاحب کي خدمت میں ایڈریسوں کا پیش ھونا اور اُس کے بعد سید صاحب کا ایک لکچر دینا قرار پایا تھا اور اُسي شام کو اسلام پر لکچر دینا سید صاحب نے دوستوں کے اصرار سے منظور کرلیا تھا اگرچہ اکثر لوگوں کو خیال ھوا کہ ایک ھي دن میں ان سب کاموں کا ھونا دشواري سے خالي

نہوگا اور کچھہ نہ کچھہ مشکل پیش اویگي مگر یہہ تجویز قرار پا چکي تھي اور اُس کي تبدیلي دشوار بلکہ قریب نا ممکن کے تھي اور اسي سبب سے اُس میں کچھہ تبدیلي نہوسکي *

وقت معینہ سے کچھہ پہلے شیخ غلام حسن صاحب اور مولوي مرزا فتح محمد صاحب سید صاحب کي خدمت میں بطور استقبال کے آئے اور گورنمنٹ اسکول میں تشریف لیچلنے کي درخواست کي سید صاحب معہ اپنے ہمراهي دوستوں کے روانہ هوئے جب سید صاحب کي گاڑي گورنمنٹ اسکول کے دروازہ پر پہونچي تو جناب سردار دیال سنگھہ بہادر - ڈاکٹر رحیم خاں بہادر - خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب - منشي فضل شاہ صاحب - بابو پرتول چند صاحب - راے صاحب بابو کالي پرشیوا صاحب - منشي گوپال داس صاحب - پنڈت امر ناتھہ صاحب - راے بہادر ڈاکٹر برج لال صاحب گھوس نے استقبال کیا اور سید صاحب کو گورنمنٹ اسکول کے بڑے هال میں لے گئے - اُس هال میں ایک جم غفیر اور مجمع کثیر لوگوں کا هوگیا تھا افسوس هی کہ لاهور میں ٹکٹ کے تقسیم کا قاعدہ اختیار نہیں کیا گیا تھا اور نیچے کي منزل میں اور اوپر کي منزل میں اسقدر ٹھسا ٹھس آدمي بھرگئے تھے کہ لوگوں کو جنبش کرنے کي بھي جگھہ نہ تھي چھر پھاڑ کر اور لوگوں کو ہٹاکر هم سب لوگ اپني کرسیوں تک پہونچے - سید صاحب جب هال میں داخل هوئے سب لوگوں نے چیرز دي اور هال میں صداے عظیم گونج اُٹھي - جناب مسٹر پارکر صاحب معہ چند یورپین صاحبان کے تشریف لائے تھے هجوم خلایق سے ایسي تنگي هوگئي تھي کہ صاحبان ممدوح نے جس طرح ممکن هوا هال سے نکل جانا اور اپنے گھر چلا آنا وهاں ٹھہرنے سے بہتر سمجھا *

سب سے اول انڈین ایسوسي ایشن لاهور کي جانب سے ایڈریس کا پیش هونا قرار پایا تھا ایڈریس انگریزي میں تھي - جناب سردار دیال سنگھہ بہادر پریسیڈنٹ انڈین ایسوسي ایشن لاهور اُس ادریس کو پڑھنے اور پیش کرنے کے لیئے اپني کرسي پر سے اُٹھے مگر هال میں غل ایسا تھا کہ اُن کو توقع نہ تھي کہ کوئي سن سکیگا چند منٹ اُنہوں نے تامل کیا اور لاچار اُسي غل میں اُنہوں نے پڑھنا شروع کیا - وہ ادریس

بہت کم سنائي دي یہاں تک کہ جو لوگ قریب تھے وہ بھي بخوبي نہیں سن سکے - پڑھنے کے بعد وہ اڈریس خریطہ زرین میں سید صاحب کے پیشکش کیا گیا - سید صاحب نے نہایت احسانمندي سے اُس کو لیا - اور اُسي غل میں اُسکا جواب اُردو زبان میں دیا - ہر چند سید صاحب نے بہت بلند آواز سے جواب دیا لیکن سواے اُن لوگوں کے جو قریب تھے بہت لوگوں کو وہ جواب سنائي نہ دیا *

شام کو سید محمد علي صاحب نے انگریزي میں اُس جواب کا ترجمہ کرکے پریسیڈنٹ صاحب کي خدمت میں بھیجدیا تریبیون اخبار لاہور میں وہ جواب معہ مختصر رمارک کے چھپا ہی چنانچہ ہم اس مقام پر انڈین ایسوسي ایشن کي انگریزي اڈریس اور اُس کا اُردو ترجمہ اور سید صاحب کا اُردو جواب اور اُس کا انگریزي ترجمہ اور تریبیون کا رمارک اور اُس کا اُردو ترجمہ مندرج کرتے ہیں *

ADDRESS FROM THE INDIAN ASSOCIATION, LAHORE.

TO

THE HON'BLE SYED AHMED KHAN BAHADUR, C. S. I.

HON'BLE SIR,

We, the members of the Indian Association of Lahore, beg to welcome you to our city with our best wishes and most distinguished sentiments.

Your noble exertions to improve the condition of the Mahomedan population of India and to diffuse the blessings of knowledge and enlightenment among them, and the brilliant success you have been able to achieve in this direction, mark you out as one of the most meritorious of our public men, and deservedly entitle you to the esteem and gratitude of all classes of the Indian people. Our Association, composed of members of all races and creeds in this Province, have much pleasure in bearing testimony to the high character of your services to the

public and in expressing their sense of the benefits you have conferred on the country.

Not the least remarkable feature of your public career has been the breadth of your views and your liberal attitude towards sections of the community other than your co-religionists. Your conduct throughout has been stainless of bias or bigotry. The benefits of the noble educational institution you have established at Aligarh are open alike to Hindus as well as Mahomedans. Our unhappy country is so split up with petty religious and sectarian jealousies and had suffered so much in the past from sectarian and religious dissensions, that the advent of a man of your large-hearted and liberal views is a matter of peculiar congratulation at this time. Long may you be spared to inculcate knowledge among Mahomedans and Hindus alike, and, by eradicating prejudice and bigotry from their minds, to unite them in the firm bonds of fraternal union.

Your highly useful career in the Legislative Council of India can only be touched upon here. Your impartial care for all classes, your manly and faithful representation of national views and your vigilant regard for national interests, while acting in that body, deserve the warmest acknowledgments from us and our countrymen.

Again welcoming you to Lahore and hoping that the pleasure of your visit may often be renewed and that your noble efforts may be crowned with success,

We remain,
Your most obedient servants.

(Sd.) Dayal Singh—*President.*

(Sd.) Jogendra Chandra Bose, M. A., B. L, Pleader, High Court Calcutta.

(Sd.) Ramnarain Pandit, Pleader, High Court N, W.-P. Honorary Secretary.

(Sd) Gholam Hasan, Honorary Magistrate.

(Sd) Rahim Khan "Khan Bahadur" Honorary Surgeon.

(Sd) Gopal Dass, Supdt. Chief Court.

(Sd.) Eduljee Cowasjee Jussawalla, merchant.

(Sd.) Sashi Bhoshan Mukerjee, M. A., B. L., Professor, Lahore College.

(Sd,) Brij Lall Ghose, "Rai Bahadur", Asstt. Surgeon, Teacher Medical College.

(Sp.) Haji Gholam Hassan, Fellow, Punjab University.

(Sd.) Syed Fuzul Shah, Member, Municipal Committee.

(Sd.) Kali Prosonno Roy, M. A., B. L., Pleader, High Court, Calcutta.

(Sd.) Protul Chandra Chatterjee, M. A., B. L., Pleader, High Court, Calcutta.

(Sd.) Usuf Shah, Municipal Commissioner, Amritsar.

(Sd.) Pandit Amar Nath, Head Translator, Chief Court, Punjab.

(Sd.) Amrita Lal Roy, B. A., B. L., Pleader, Chief Court, Lahore.

(Sd) Ram Gopal Bose, Accountant, Alliance Bank of Simla, Ld.

(Sd.) Gunda Mal, Head Clerk, Medical College.

(Sd.) Peyari Lal, Pleader.

REPLY.

Mr. President and Members of the Indian Association.—I beg to thank you cordially for the kindness and honor you have shown me this day by presenting me with this address here. It is a matter of great pleasure for me to learn that your Association is composed of members of all classes and creeds; this is not only a matter of pleasure, but this union reflects a light at its foundation which gives a hope that our dear India is still capable of advancement. My friends, I cannot help ex-

pressing the pride which I feel at the presentation to me of this address on behalf of the Indian Association. If I remember right, I think this Association was founded by one whose name should be respected by all classes of the Indian population without regard to creed, caste, or place of abode; his name is Surendro Nath Bannerjee. I feel that this address, presented as it is to me, an insignificant person, by the Association whose founder was such a great man, has given me this day such an honor as I shall never forget as long as I live.

My FRIENDS,—You will excuse me if I am wrong in thinking that this Association, composed as it is of members of all classes and creeds, consists mostly of the Bengalis (Here one of the members of the Association pointing out that it was composed mostly of natives of the Punjab, the speaker said that he was sorry that he was wrong here, and continued). Well if it consists mostly of the people of the Punjab, even then I would say that this light has been introduced by the selfsame people whom I have designated by the name of the Bengalis. I confess that the Bengalis are the only people in our country of whom we can rightly feel proud. It is solely on account of them that the progress of learning, the progress of liberty, and the feelings of patriotism have spread in our country. I can rightly say that they are certainly the head of all the peoples of India.

My FRIENDS,—You have alluded to the Mahomedan Anglo-Oriental College at Aligarh in your address. I would be sorry if any one were to think that this College was founded to mark a distinction between the Hindus and Mahomedans. The chief cause that led to the foundation of this College was, as I believe you are aware of, that the Mahomedans were becoming more and more degraded and poor every day. Their religious prejudices had kept them back from taking advantage

of the education offered by the Government Colleges and Schools; and consequently it was deemed necessary that some special arrangement should be made for them. It can be thus illustrated: suppose there are two brothers, one of whom is quite vigorous and healthy while the other is ill and is decaying; then it will be the duty of his other brother to help him towards his recovery. This was the thought which led *me* to the foundation of the Mahomedan Anglo-Oriental College. But I am happy to be able to say that both brothers receive the same instruction in that College. All the rights at the College which belong to one who calls himself a Mahomedan, belong without any restriction to him also who calls himself a Hindu. There is not the least distinction between the Hindus and the Mahomedans. Only he can claim the reward who earns it by his own exertions. Both Hindus and Mahomedans are equally entitled to scholarships at the College; both are treated equally as boarders. I regard the Hindus and Mahomedans as my two eyes. The people would generally mark a difference by calling one the right, and the other the left eye; but I regard both Hindus and Mahomedans as one single eye. I wish I had only one eye; in which case I could compare them with advantage to that single eye.

You have also alluded, in your address, to my services in the Legislative Council during the period when I have had the honour of being a member of the Council. I cannot help saying that I feel that a man like myself was not worthy of having a seat in the Legislative Council of India, and of holding the great responsibility attached to that seat. I was myself aware of the difficulties that stood in my way; nevertheless, it was my earnest and sincere desire that I should faithfully serve my country and my nation. By the word *nation*, I mean both Hindus and Mahomedans. This is the way in which I

define the word *nation*. In my opinion, it matters not whatever be their religious belief, because we cannot see anything of it; but what we see is that all of us, whether Hindus or Mahomedans, live on one soil, are governed by one and the same ruler, have the same sources of our advantage, and equally share the hardships of a famine. These are the various grounds on which I designate both the communities that inhabit India by the expression Hindu nation; and while a member of the Legislative Council I had at heart the prosperity of this very nation. I feel very much gratified that you attach so much value to my insignificant services; and now, in the end, I pray to God that He may grant progress of learning to our nation as defined above, which may spread light among our people and in our country. May He also crown your Association's efforts with success, and may He also help you in all your undertakings and endeavours!

REMARKS OF THE "TRIBUNE" OF THE 9TH FEBRUARY, 1884.

THE HON'BLE SYED AHMED KHAN, C. S. I. was here. He left this on Monday last. His visit to this place deserves more than a passing justice on account of certain utterances which deserve the careful consideration of all our countrymen. We have all along pointed out the great desirability of establishing more friendly and intimate relations between the Hindus and Mahomedans than now exist. They should not only love and embrace each other as brothers, but they should also, if they want this country to rise to its ancient glory once again, become fused into one nation. The latter, however, must be the work of generations; the former is unquestionably the easier of the two and can be accomplished in less time. It would help us little now to insist on the exclusive privileges of either the Hindu or the Mahomedan. It is a fact that there

are in India about 200 millions of Hindus and about 60 millions of Mahomedans, and this fact cannot be ignored. Religious prejudices are the great stumbling block in the way of brotherly feeling between the two mighty sections of the people; but liberal thought and liberal training have been at work, and we have already seen many apostles among the Hindus who have made it the mission of their life to preach the development of that feeling. The Mahomedans are more conservative in this respect, and it therefore gives us infinite pleasure to find that there is at least one great man among them who does not yield to any one in large-minded patriotism.

We heartily welcome his words which we do not often hear from the lips of our Mahomedan compatriots. The example set by the Syed is worthy of imitation not only by men of his own creed but even by Hindus. We trust it will be largely followed. Before we conclude, there is one point which we would point out here. The Syed was very naturally led by false reports into a mistake as to the constitution of the Indian Association. Those who are jealous of it always try to make out that the Lahore Indian Association consists mostly of Bengalis. The fact, however, is that out of nearly one hundred members there are only eleven Bengalis. Ungenerous and not overtruthful critics should bear this fact in mind.

ترجمۂ ایڈریس

منجانب انڈین ایسوسي ایشن لاهور

بخدمت جناب آنریبل سید احمد خاں بهادر سي ایس آئي -

آنریبل سر — هم ممبران انڈین ایسوسي ایشن لاهور اپنے شهر میں آپ کي تشریف آوري پر اپني بهترین خواهشوں اور نهایت عمدہ خیالات کے ساتهه آپ کو ویلکم دیتے هیں *

جو عمدہ کوششیں آپنے هندوستان کے مسلمان باشندوں کي حالت کي اصلاح اور اُنکے درمیان علم اور روشنضمیري کي برکتوں کے پهیلانے کے

واسطے کي هيں اور جو نمايان کاميابي آپنے اس باب ميں حاصل کي هي اُسکے لحاظ سے آپ همارے ملک کے مشهور و معروف شخصوں ميں سے نهايت ممتاز اور نيکنام هيں اور آپ واجبي طور پر رعاياے هندوستان کے تمام فرقوں کيطرف سے قدر و منزلت اور احسانمندي کے مستحق هيں — هماري ايسوسي ايشن جس ميں اس صوبہ کے تمام اقوام اور مذهب کے لوگ شامل هيں نهايت خوشي سے آپ کے اُن اعلی درجہ کي خدمتوں کي تصديق کرتي هي جو آپنے عوام کے حق ميں کي هيں اور اُن فايدوں کي نسبت اپني قدرشناسي ظاهر کرتي هي جو آپ نے ملک کو پهنچائے هيں *

آپکے خيالات کے وسعت اور آپکا فياضانہ برتاؤ جو آپنے اپنے خاص هم مذهبوں کے علاوہ اور فرقوں کے ساتهہ کيا هي آپکے عام طريقہ کارروائي کي کچهہ کم مشهور و معروف صفت نهيں هي - آپ کا برتاؤ ابتدا سے انتها تک تعصب يا خود رائي کے دهبہ سے بالکل مبرا رها هي — جو عمدہ تعليمي انسٹيٹيوشن آپنے عليگڈہ ميں قايم کيا هي اُسکے فايدوں سے هندو اور مسلمان دونوں برابر مستفيض هوسکتے هيں همارے بدقسمت ملک ميں خفيف مذهبي اور قومي خصومتوں کي وجهہ سے اس قدر تفرقہ پڑا هوا هي اور اُسکو زمانہ گذشتہ ميں قومي اور مذهبي تنازعات کے باعث سے اسقدر نقصان پهنچا هي کہ آپ جيسے کشادہ دل اور فياضانہ خيالات رکهنے والے شخص کا يهاں تشريف لانا اسوقت پر ايک خاص مبارکبادي کا باعث هي خدا کرے کہ آپ عرصہ دراز تک زندہ رهيں تاکہ آپ مسلمانوں اور هندوؤں کو برابر تلقين علم کرسکيں اور اُنکے دلوں سے تعصب اور خود رائي کو بيخ و بنياد سے دور کرکے برادرانہ اتحاد کے مستحکم رشتوں ميں اُن کو باهم ملاسکيں *

هندوستان کي قانوني کونسل ميں جو آپ نے نهايت ملفعت بخش کارروائي کي اُس کي نسبت يهاں صرف سرسري طور پر ذکر کيا جاسکتا هي اور آپ جو اُس زمانہ ميں جب کہ آپ مجلس مذکور ميں کام کرتے تهے بے طرفدارانہ طور پر تمام فرقوں کي بهبودي کي فکر رکهتے تهے اور قومي خيالات کو دليري اور راستبازي کے ساتهہ اور بڑي سرگرمي کے ساتهہ قومي مطالب کا خيال رکهتے تهے اُس کے لحاظ سے آپ هماري

طرف سے اور ہمارے ہموطنوں کی طرف سے دلی احسانمندی کے مستحق ہیں *

اب ہم پھر لاہور کو آپکے تشریف لانے پر آپ کو مبارکباد دیتے ہیں اور یہہ اُمید کرتے ہیں کہ آپ کی ملاقات کی خوشی اکثر نصیب ہوا کرے اور آپ کو اپنی عمدہ کوششوں میں کامیابی حاصل ہو *

ہم ہیں

آپ کے تابعدار خادم

(دستخط) دیال سنگھہ — پریزیڈنٹ

(دستخط) جوگندر چندر بوس - ایم اے - بی ایل وکیل عدالت ہائی کورٹ کلکتہ

(دستخط) رام نرائن وکیل ہائی کورٹ اضلاع شمال و مغرب آنریری سکرٹری

(دستخط) غلام حسن — آنریری مجسٹریٹ

(دستخط) رحیم خاں — خان بہادر آنریری سرجن

(دستخط) گوپال داس سپرنٹنڈنٹ عدالت چیف کورٹ

(دستخط) ایدلجی کواسجی — جسا والہ سوداگر

(دستخط) سومی بھوشن مکرجی ایم اے - بی ایل پروفیسر لاہور کالج

(دستخط) برج لال گھوس — راے بہادر اسسٹنٹ سرجن ٹیچر میڈیکل کالج

(دستخط) حاجی غلام حسن - فیلو پنجاب یونیورسٹی

(دستخط) سید فضل شاہ — ممبر میونیسپل کمیٹی

(دستخط) کالی پرسنو راے - ایم اے - بی ایل - وکیل عدالت ہائی کورٹ کلکتہ

(دستخط) پروتل چندر چترجی ایم اے - بی ایل - وکیل عدالت ہائی کورٹ کلکتہ

(دستخط) یوسف شاہ - میونیسپل کمشنر امرتسر

(دستخط) پنڈت امر ناتھہ مترجم اول عدالت چیف کورٹ پنجاب

(دستخط) امرت لال رائے - بي اے - بي ايل - وکيل عدالت چيف کورٹ لاهور

(دستخط) رام گوپال بوس ايکونٹنٹ ايلائنس بنک لميٹڈ شمله

(دستخط) گيندا مل هيڈ کلرک ميڈيکل کالج

(دستخط) پيارے لال وکيل

سيد صاحب کا جواب

جناب پريزيڈنٹ و ممبران انڈين ايسوسي ايشن — جو مهرباني اور عزت آج آپ نے ميري نسبت اس هال ميں اس ايڈريس کے پيش کرنے سے ظاهر فرمائي هی اُسکے ليئے ميں دل سے آپکا شکريه ادا کرتا هوں - مجهکو اس بات کے معلوم هونے سے نهايت خوشي هوئي که آپ کي ايسوسي ايشن ميں تمام فرقوں اور قوموں کے لوگ شامل هيں يهه امر صرف خوشي کا هي باعث نهيں هی بلکه اس اتفاق سے اُس ميں ايک روشني کي جهلک پائي جاتي هی جس سے يهه اُميد هوتي هی که همارا پيارا هندوستان اب بهي ترقي کرنے کے لايق هی — ميرے دوستو - ميں اُس فخر کے ظاهر کرنے سے باز نهيں رهه سکتا هوں جو مجهکو انڈين ايسوسي ايشن کي جانب سے اس ايڈريس کے پيش کيئے جانے پر حاصل هوا هی - اگر ميري ياد صحيح هی تو ميں خيال کرتا هوں که اس ايسوسي ايشن کو ايک ايسے شخص نے قايم کيا تها جس کے نام کي عزت هندوستان کے تمام فرقوں کو بلا لحاظ قوم اور ذات يا جاے سکونت کے کرني چاهيئے يعني سررندر ناتهه بانر جي نے - ميں خيال کرتا هوں که اس ايڈريس نے جو اُس ايسوسي ايشن نے مجهه سے ناچيز شخص کو دي هی جسکا باني ايسا بڑا شخص تها آج مجهکو اس قسم کي عزت بخشي هی جسکو ميں جب تک زنده هوں هرگز نهيں بهولونگا *

ميرے دوستو — آپ مجهکو معاف فرماوينگے اگر ميرا يهه خيال غلط هو که اس ايسوسي ايشن ميں جو تمام فرقوں اور مذهبوں کے لوگوں سے مرکب هی بيشتر بنگالي شامل هيں (اس مقام پر ايسوسی ايشن کے ايک ممبر نے يهه اشاره کيا که اس ايسوسي ايشن ميں بيشتر پنجاب کے باشندے شريک هيں تو اسپيکر نے کها که مجهکو افسوس هی که يهاں

مجھہ سے غلطي هوئي اور پھر اپني گفتگو کو اس طرح پر جاري رکھا)
اچھا اگر اس ایسوسي ایشن میں بیشتر پنجاب کے باشندے شریک هیں
تو بھي میں یہہ بات کہتا هوں کہ یہہ روشني اُنھي شخصوں نے پھیلائي
هی جنکو میںنے بنگالیوں کے نام سے تعبیر کیا هی — میں اقرار کرتا هوں
کہ همارے ملک میں صرف بنگالي هي ایسي قوم هیں جنپر هم واجبي
طور پر فخر کرسکتے هیں اور یہہ صرف اُنھیں کي بدولت هی کہ علم
اور آزادي اور حب وطني کو همارے ملک میں ترقي هوئي هی — میں
صحیح طور پر کہہ سکتا هوں کہ وہ بالیقین هندوستان کے تمام قوموں کے
سر تاج هیں *

میرے دوستو — آپ کے اپني ایڈریس میں محمدن اینگلو اورینٹینٹل
کالج علیگڈہ کا ذکر کیا هی مجھکو افسوس هوگا اگر کوئي شخص یہہ خیال
کرے کہ یہہ کالج هندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان امتیاز ظاهر کرنے کي
غرض سے قایم کیا گیا هی — خاص سبب جو اس کالج کے قایم کرنیکا
هوا یہہ تھا جیسا کہ میں یقین کرتا هوں آپ بھي واقف هیں کہ مسلمان
روز بروز زیادہ تر ذلیل اور محتاج هوتے جاتے تھے — اُن کے مذهبي تعصبات
نے اُن کو اُس تعلیم سے فائدہ اوٹھانے سے باز رکھا تھا جو سرکاري کالجوں اور
مدرسوں میں مہیا کي گئي تھي اور اسي وجہہ سے یہہ امر ضروري خیال
کیا گیا کہ اُن کے واسطے کوئي خاص انتظام کیا جاوے — اُسکي مثال اس
طرح پر دي جاسکتي هی — فرض کرو کہ دو بھائي ایسے هیں جن میں
سے ایک بالکل طاقت ور اور تندرست هی اور دوسرا بیمار هی اور اُسکي
تندرستي زوال پر هی — پس اُسکے تمام بھائیوں کا یہہ فرض هوگا کہ اُس
بیمار بھائي کي صحت کي تدبیر کریں اور اُسکو مدد دیں — یھي خیال
تھا جسنے مجھکو محمدن اینگلو اورینٹینٹل کالج کے قایم کرنے پر آمادہ کیا
مگر میں اس بات کے بیان کرنے سے خوش هوں کہ اس کالج میں دونوں
بھائي ایک هي سي تعلیم پاتے هیں کالج کے تمام حقوق جو اُس شخص سے
متعلق هیں جو اپنے تئیں مسلمان کہتا هی بلا کسي قید کے اُس شخص
سے بھي متعلق هیں جو اپنے تئیں هندو بیان کرتا هی — هندوؤں اور
مسلمانوں کے درمیان ذرا بھي امتیاز نہیں هی صرف وهي شخص انعام
کا دعوی کرسکتا هی جو اپني سعي و کوشش سے اُسکو حاصل کرے اس

کالج میں هندو اور مسلمان دونوں برابر وظیفوں کے مستحق هیں اور دونوں کي نسبت بطور بورڈر کے یکساں طور پر سلوک کیا جاتا هی — میں هندوؤں اور مسلمانوں کو مثل اپني دو آنکھوں کے سمجھتا هوں — اس کہنے کو بھي میں پسند نہیں کرتا کیونکہ لوگ علی العموم یہہ فرق قرار دینگے کہ ایک کو دائیں آنکھہ اور دوسرے کو بائیں آنکھہ کہینگے مگر میں هندو اور مسلمان دونوں کو بطور ایک آنکھہ کے سمجھتا هوں — اے کاش میرے صرف ایک هي آنکھہ هوتي تہ اُس حالت میں میں عمدگي کے ساتھہ اُن کو اُس ایک آنکھہ کے ساتھہ تشبیہہ دے سکتا *

آپ نے اپني ایڈریس میں میري اُن خدمتوں کا بھي ذکر کیا هی جو میں نے اُس زمانہ میں انجام دي تھیں جبکہ مجھکو قانوني کونسل کے ممبر هونے کي عزت حاصل تھي — میں اس بات کے کہنے سے باز نہیں رہ سکتا هوں کہ مجھکو پورا یقین هی کہ مجھہ سا شخص هندوستان کي قانوني کونسل کي ممبري اور جو بڑي جوابدهي اُس ممبري سے متعلق هی اُسکو اپنے ذمہ لینے کے لایق نہ تھا — میں خود اُن مشکلات سے واقف تھا جو میرے راستہ میں حایل تھیں مگر باوجود اسکے میري یہہ دلي تمنا تھي کہ میں اپنے ملک اور اپني قوم کي وفاداري کے ساتھہ خدمت کروں — لفظ قوم سے میري مراد هندو اور مسلمان دونوں سے هی یہي وہ معنے هیں جس میں میں لفظ نیشن (قوم) کي تعبیر کرتا هوں — میرے نزدیک یہہ امر چنداں لحاظ کے لایق نہیں هی کہ اُن کا مذهبي عقیدہ کیا هی کیونکہ هم اُسکي کوئي بات نہیں دیکھہ سکتے هیں لیکن جو بات کہ هم دیکھتے هیں وہ یہہ هی کہ هم سب خواہ هندو هوں یا مسلمان ایک هي سر زمین پر رهتے هیں — ایک هي حاکم کے زیر حکومت هیں — هم سب کے فائدہ کے مخرج ایک هي هیں — هم سب قحط کي مصیبتوں کو برابر برداشت کرتے هیں — یہي مختلف وجوهات هیں جن کی بنا پر میں اُن دونوں قوموں کو جو هندوستان میں آباد هیں ایک لفظ سے تعبیر کرتا هوں کہ " هندو " یعني هندوستان کي رهنے والي قوم — جس زمانہ میں میں قانوني کونسل کا ممبر تھا تو مجھکو خاص اسي قوم کي بہبودي کي دل سے فکر تھي — مجھکو اسبات سے نہایت مسرت هوتي هی کہ آپ میري نا چیز خدمتوں کي اسقدر وقعت کرتے هیں اور اب میں اخیر پر خدا تعالی سے یہہ

دعا مانگتا هوں که وہ هماري قوم کو جس کي تعريف میں نے ابهي بيان کي هی علمي ترقي عطا فرمائے جس کے ذريعه سے هماري قوم اور همارے ملک میں روشني پهيلے اور آپ کي ايسوسي ايشن کي کوششوں کو کامياب کرے اور نيز آپ کي تمام کوششوں اور کاموں میں آپ کا معاون هو (چيرز بڑے زور سے) *

ترجمه ريمارک مندرجه اخبار ٹريبيون لاهور

مورخه ۹ فروري سنه ۱۸۸۴ ع

آنريبل سيد احمد خاں بهادر سي ايس آئي يهاں تشريف لائے تهے- اور دوشنبه گذشته کو يهاں سے تشريف لے گئے - اس مقام پر اُن کا تشريف لانا بعض باتوں کے سبب سے جو همارے تمام هموطنوں کے دلي غور توجهه کے لايق هيں سرسري طور کي به نسبت زيادہ تر انصاف کے ساتهه ذکر کهئے جانے کا مستحق هی - همنے برابر اس بات کو ظاهر کيا هی که هندوؤں اور مسلمانوں دونونکے درميان به نسبت حال کے زيادہ تر دوستانه اور مخلصانه تعلقات کا قايم هونا پسنديده هی اُن کو صرف يهي بات نهيں چاهيئے که مثل بهائيوں کے ايک دوسرے سے محبت کريں اور بغلگير هوں بلکه اگر وہ يهه بات چاهتے هيں که يهه ملک پهر اپنے قديمي عروج کو پهونچ جاوے تو اُن کو آپسميں مل ملاکر ايک قوم هوجانا چاهيئے - ليکن پچهلي بات (يعني ايک قوم هوجانا) کئي پشتوں ميں حاصل هوگي اور پهلي بات (يعني برادرانه تعلقات کا پيدا هونا) بلاشبهه دونوں باتوں ميں سے زيادہ آسان هی اور وہ کم مدت ميں حاصل هو سکتي هی - هندوؤں يا مسلمانوں کے جداگانه حقوق کي نسبت اصرار کرنے سے همکو بالفعل بهت کم مدد ملے گي - يهه امر واقعي هی که هندوستان ميں هندوؤں کي تعداد قريب بيس کروڑ کے اور مسلمانوں کي تعداد قريب پانچ کروڑ کے هی اور اس امر کي جانب سے چشم پوشي نهيں کي جاسکتي هی — مذهبي تعصبات لوگوں کے ان دو زبردست فرقوں کے درميان برادرانه ارتباط قايم هونے کے سخت مانع هيں مگر فياضانه خيالات اور فياضانه تعليم و تربيت اپنا اثر پيدا کررهي هی اور همنے هندوؤں ميں بهت سے پيشوا ايسے ديکهے هيں جنهوں نے اس قسم کے اتحاد کي ترقي کي نسبت پندو نصيحت کرنا اپني زندگي کا ايک کام

ٹھرایا ھی — مسلمان لوگ اس باب میں قدیمی طریقہ پر زیادہ تر قایم ھیں اور اسی وجہہ سے ھمکو اس بات کے دیکھنے سے بے انتہا خوشی حاصل ھوتی ھی کہ بہر کیف اُن میں ایک بڑا شخص ایسا ھی جو کشادہ دلی اور حب وطنی میں کسی سے کم نہیں ھی *

ھم اس شخص کے کلمات کو سنکر جیسے کہ ھم اکثر اپنے مسلمان ھموطنوں کی زبانی نہیں سنتے ھیں دل سے خوش ھوتے ھیں جو نشانی سید احمد خاں بہادر نے قایم کی ھی وہ صرف اُنکے ھم مذھبوں کی ھی پیروی کے لایق نہیں ھی بلکہ ھندوؤں کی پیروی کے بھی لایق ھی اور ھم یقین کرتے ھیں کہ اُسکی کثرت سے پیروی کی جاویگی — قبل اس سے کہ ھم اپنی تحریر کو ختم کریں ایک بات ایسی ھی جس کو ھم یہاں ظاھر کرنا چاھتے ھیں یعنی آنریبل سید احمد خاں بہادر کو جھوٹی خبروں کے سننے سے انڈین ایسوسی ایشن کی بناوٹ کی نسبت بالطبع دھوکا ھوگیا — جو لوگ اس ایسوسی ایشن سے خصومت رکھتے ھیں وہ ھمیشہ اس بات کے مشہور کرنے کے واسطے کوشش کرتے ھیں کہ اُس میں سب سے زیادہ بنگالی شریک ھیں — لیکن اصل حقیقت یہہ ھی کہ قریب سو ممبروں میں سے صرف گیارہ بنگالی ھیں — پس تنگ دل اور خلاف واقع نکتہ چینی کرنے والوں کو اس بات کا خیال رکھنا چاھیئے *

ممبران انڈین ایسوسی ایشن لاھور کی جانب سے مبلغ ایک ھزار تین سو آسی روپیہ جس میں بہت بڑی رقم تعدادی پانسو روپیہ کی عطیہ جناب سردار دیال سنگھہ بہادر مجیٹھیہ پریسیڈنٹ ایسوسی ایشن کی شامل تھی بطریق دعوت سید صاحب کے پیشکش کی گئی اور اُمید ھی کہ یہہ رقم پوری پندرہ سو روپیہ کی ھو جاویگی *

بعد اس کے انجمن اسلامیہ لاھور کی جانب سے ایک اڈریس سید صاحب کی خدمت میں پیش ھوا یہہ اڈریس بہت طولانی تھا اور باوجودیکہ غل بھی ھورھا تھا اور لوگوں کے آنے اور اُوپر کے مکان میں چڑھنے اور جگہہ نملنے کے سبب دوسری طرف جانے کے قصد سے ھال گونج رھا تھا اُس اڈریس کو جناب خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب نے نہایت خوبی سے پڑھا — غنیمت ھی کہ جو لوگ قریب تھے اُنھوں

لے اُس کو سنا وہ اڈریس اسقدر طولانی تھا کہ اُس کے ختم ہونے کو ایک لکچر کے برابر عرصہ لگ گیا *

بعد ختم ہونے کے وہ اڈریس سید صاحب کو نذر کیا گیا سید صاحب نے نہایت احسانمندی سے اُس کو لیا اور جواب دینے کو کھڑے ہوئے اور جہاں تک اُن کی طاقت میں تھا اُنہوں نے بلند آواز سے اُس کا جواب دیا - سید صاحب نے اسقدر پکارکر اُس کا جواب دیا تھا کہ اُن کی آواز اور دماغ پر اُس کا تکان ظاہر ہوتا تھا - حقیقت میں اسقدر پکار کر بولنے سے سید صاحب کو تکلیف ہوئی اور اُن کی طبیعت میں اضمحلال آگیا تھا - مذکورہ بالا اڈریس اور اُس کا جواب ذیل میں مندرج ہی *

اڈریس از جانب انجمن اسلامیہ لاہور

عالی جناب

حضرت سیدنا و مولانا آنریبل مولوی سید احمد خاں

صاحب بہادر سی ایس آئی عارف جنگ

جوادالدولہ دام مجدکم

آج وہ دن ہی کہ تمام بلاد ہندوستان شہر لاہور کو مبارکباد دیں کیونکہ اُن کا حامی تہذیب شہر مذکور میں وارد ہی اور فخر ہی ہمارا کہ اس کے کار ناموں کی کامیابی پر اُسے مبارکباد دے رہے ہیں *

اے حامی قوم ! - آپ کے خاندانی احسان ہر طبقہ ملک پر برابر چلے آتے ہیں - آپکے نانا نواب دبیرالدولہ بہادر مرحوم جو فنون ریاضی - حکمت طبعی اور علم ہیئت کی مہارت سے اپنا نظیر نہ رکھتے تھے ہمیشہ قوم کو تعلیم علوم سے فیض پہونچاتے رہے عین جوانی جس میں دنیا کے لوگ ترقی مراتب کی فکروں یا عیش و طرب کے فقروں میں وقت گذارتے ہیں — اُس میں آپ اور آپ کے برادر مغفور قوانین سرکاری کو مرتب و منضبط کرکے قوم کی ترقی مناصب کے لیئے بلند سیڑھی تیار کرتے تھے *

ساتھہ اس کے ایک اخبار بھی جاری کیا تھا - اُسوقت اُردو تحریر نثر کے لحاظ سے گھٹنیوں چلتی تھی - اخبار مذکور سے ملک کی زبان کو

قوت دلوں کو تفریح حاصل ہوئي اور اُس کے قانوني مباحثوں نے ضرورت مندوں کو گرانبہا سرمایہ دیا *

اسي عالم میں تواریخ ہند کي مختلف کتابوں سے اور کہن سال بزرگوں کي زبانوں سے نکتہ نکتہ اور بات بات چنکر آثارالصنادید لکھے جوکہ دھلي کي عمارات اور اہل دھلي کے قدیم و جدید حالات کے لیئے عمدہ دوربیں ہوئے *

انہي دنوں میں کئي رسالے علم ریاضي میں ایشیائي طرز پر لکھے - ان میں بعض آلات جرثقیل اور پرکار متناسبہ وغیرہ کا بیان تھا جن سے اس ملک کے لوگ کم واقف تھے *

اس سلسلہ میں اُس تصنیف کو نہ بھولنا چاہیئے کہ غدر سنہ ۱۸۵۷ ع کے بعد آپنے ایک رسالہ کے قالب میں اسباب بغاوت ہند کو گورنمنٹ پر ظاہر کیا اور جہاد کي تحقیق میں ثابت کردیا کہ جو اصلي اور خالص اسلام ہی اُس کا اصل اصول اطاعت اور فرماں برداري اور خدمت گذاري اپنے بادشاہ کي ہی *

اس شکریہ کے اظہار سے ہم کسطرح خاموش نہیں رہ سکتے کہ جب آپنے دیکھا کہ زمانہ اپني رفتار بدلتا چلا جاتا ہی اور مسلمان پیچھے رہے جاتے ہیں تو اُن کے بڑھانے کے لیئے کیا کیا عمدہ کلیں تیار کیں - پہلے علیگڈہ میں ایک سوسئیٹي قایم کي اور اُس میں بہت سي کتابیں فن تاریخ - علم فلاحت - فنون ریاضي وغیرہ وغیرہ اور بعض رپورٹوں کے ترجمے کیئے - کتب مذکورہ کو اہل نظر نے دیکھا لیکن قوم کي حالت کچھہ اور تھي - عام لوگ جو بکاولي اور فسانۂ عجایب سے دل بہلا رہے تھے ادھر متوجہہ نہ ہوئے - اسیواسطے فواید اُن کے کاغذوں میں ملفوف رہے اور یہہ نہایت مایوسي اور افسوس کي حالت تھي *

آپنے وقت کو دیکھہ کر ایک اخبار جاري کیا جو اپني دو زبانوں سے انگریزي اور دیسي قوموں کے درمیان میں ترجمان ہی اخبار مذکور ایک ابر رحمت ہوکر اُٹھا اور مضامین ملکي - اخلاقي - علمي اصلاح قومي کا مینہہ برسا دیا - اُس سے دماغ شاداب - مکدر دل صاف اور آنکھیں روشن ہوگئیں - آپنے اس کي عمدہ طرز تحریر سے سکھا دیا کہ ایک قومي اخبار کو کیسا ہونا چاہیئے - وہ کیونکر اپنے بادشاہ کا مشیر خیر اندیش ہوسکتا

ھی اور حقیقی اور نیک نیت رعایا کیونکر اپنے بادشاہ سے عرض حال کرکے کچھہ لے سکتي ھی - کیسي طرز گفتار اُسے مشورہ اور مصاحبت کے درجہ پر عزت دیتی ھی اور کب اس کي گفتگو حد ادب سے بڑھکر رتبہ سے گرا دیتي ھی اس مقام پر یاد آتا ھی ھمیں تہذیب الاخلاق — وہ مرحوم دو دفعہ ملک عدم سے آیا مگر قوم کي بے توجہی سے پھر نقل مکان کرگیا جب دلسوزي نے دیکھا کہ ایک دل کي گرمجوشي تہذیب قوم کي انجن کو نہیں گرما سکتي اور جسقدر ھمت و حوصلہ کے خیالات یہاں تحصیل انگریزي سے حاصل ھوتے ھیں وہ منزل مقصود کو پہونچانے والے نہیں تو تجویز کیا کہ بہت سے دل تیار کرنے چاھیئیں جن میں گرمجوشي کا مادہ قوي ھو — آپ نے ولایت کے سفر سے اس کا راستہ نکالا وہ نہایت سیدھا اور پاس کا راستہ نکلا — اکثر کوتہ اندیشوں کے خیالات اِس جہاز کے لیئے باد مخالف ھوئے مگر آپ نے خرد کمر ھمت کو چست کیا دونوں فرزندوں کو تعویذ کي طرح بازؤں پر لیا — دو اور شریف زادوں کي سرپرستي کا ذمہ لیا اور توکل بخدا روانہ ھوئے - نیت کي برکت تھي کہ ھمت کا کارواں جس طرح گیا تھا اُسي طرح صحیح سلامت کامیابی کي متاع لے کر پھرا اور تمام قوم کے لیئے رستہ کي داغ بیل ڈالتا آیا اب میدان صاف اور سمندر پایاب ھی اسوقت پانچ شہسوار مدرسۃالعلوم کے ولایت میں میدان تحصیل پر گھوڑے دوڑاتے پھرتے ھیں - ولایت میں بھي آپ خالي نہیں بیٹھے — وھاں کے کتب خانوں کو تجسس کي نگاہ سے دیکھا اور قدیم و جدید کتابوں سے عمدہ اور کارآمد مطالب نکالکر لائے جو یہاں حاصل ھونے ناممکن تھے بعض کتابیں وھیں لکھیں اور اسلام کي اصلیت پر جو پردہ تھا اُسے اس خوبصورتي سے اُٹھایا کہ اکثر صاحبان فرنگ اُسکي خوبیوں کے گرویدہ ھوکر ھمدردي پر آمادہ ھوگئے اور اکثروں نے کتابیں لکھیں آپ بہت کتابیں علوم و فنون کي وھاں سے لائے جس کا حال بھي ھمیں معلوم نہ تھا *

بعض اھل یورپ کي عمدہ تصنیفیں اسلام کے متعلق لائے کہ ھندوستان نے اُنھیں شوق کے ھاتھوں پر لیا اور دیسي زبان میں ترجمہ کیا کہ اُن سے روشن دماغ لوگوں نے عقیدوں کو روشن کیا *

آپ نے دیکھا کہ یہہ کچے کوئلے اس آگ سے بھي دھکتے نہیں تب

علیگڈہ میں ایک ابتدائي مدرسہ کي بنیاد ڈالي اور اپنے چست انتظام اور درست تدبیروں سے اس درجہ پر پہونچایا کہ آج وہ کالج ھی اور ایک برگزیدہ اور نامور کالج ھی *

جسوقت یہہ مدرسہ قایم ھوا تھا تو عام لوگوں نے یہي سمجھا تھا کہ اس میں حنفي فرقے تعلیم پائینگے لیکن آپ نے سب کو سمجھا دیا کہ سچے اسلام کي خیر خواھي فقط مسلمانوں میں یا اُنکے ایک فرقہ میں محبوس نہیں — کل اولاد آدم مختلف رنگ — مختلف مذھب مختلف وطن شہر میں ھوں یا گانوں میں جنگل میں یا پہاڑوں میں یا دریا اور سمندر کے کنارں میں — بلکہ جو گمنامي کے جزیروں میں زندگي بسر کر رھے ھیں وہ سب کا فیض پہونچانے والا ھی — سب اُسکي قوم اور سب اُسکے بھائي ھیں — آپ نے اس کے فوائد کو ایسا عام کیا کہ سني شیعہ اور ھندو بھائي سب اُسي گھاٹ سے تعلیم و تہذیب کا پاني پیتے ھیں — پرھیزگار مولوي پارسا پنڈت موجود ھیں — جب نماز کا وقت ھوتا ھی سني اپني نماز — شیعہ اپني نماز پڑھتے ھیں اور نماز جماعت ادا کرتے ھیں ھندو اپنے وقت پر گیان دھیان کے ساتھہ پوجا پات کرتے ھیں *

کالج کي حیثیت حال نے فقط آٹھہ برس کي عمر میں ایسا اعتبار اور بزرگي دکھائي کہ صاحب عالي مراتب — فاضل جلیل مناصب ڈاکٹر ڈبلیو ڈبلیو ھنٹر صاحب نے اسے ملاحظہ فرمایا اور اپني رپورٹ تعلیم میں لکھا کہ یہہ مدرسہ ھندوستان کے کالجوں میں اول درجہ کا کالج ھی یونیورسٹي کلکتہ نے اُسے اس فخر کا تمغہ دیا کہ اضلاع نواح کے لیئے ایف اے تک کے طلباء وھیں آکر امتحان دے سکتے وھیں — ھائي کورٹ نے اجازت دي کہ ھائي کورٹ کي پلیڈري کے لیئے طالب علم تیار کرسکتا ھی *

مدرسہ اور بورڈنگ ھوس کي عالیشان عمارتیں اور اُسکے متعلق مکانات و لوازمات ضروري جس برجستگي اور خوشنمائي کے ساتھہ آپ نے تعمیر فرمایا ھی وہ ھماري تعریفوں سے بہت بلند ھیں — ڈاکٹر موصوف نے خود تحریر فرمایا ھی کہ کیمبرج اور آکسفورڈ کے مکانات بھي ان کي خوبیوں کو نہیں پہنچتے — سب سے بڑي مہم انکي تعمیر کے لیئے روپیہ فراھم کرنا تھا جو کچھہ ھوا آپ کي عالي ھمت سے ھوا اور فکر کي

جگہہ ہی کہ ابھي بہت کام باقي ہی — کریم و کارساز قوم کو ہمت دے اور اِس مہم کا سرانجام کرے *

جب آپ نے دیکھا کہ ہمارے لڑکے ولایت میں جاکر امتحان سول سروس میں کم کامیاب ہوتے ہیں تو اس کے اسباب و بواعث پر غور کرکے کالج میں ایک جماعت کي تجویز کي — اس میں سول سروس کے اُمیدوار اُن مراتب کي تکمیل کرینگے جن میں وہاں امتحان دینا ہوگا اُس کے لوئے سول سروس فنڈ قرار دیا اور روپیہ فراہم کرنے پر قوم کو آمادہ کیا —

آپ نے قوم کو فقط تعلیم و تہذیب ہي سے شکر گذار نہیں کیا بلکہ جب آپ قانوني کونسل کے ممبر ہوئے اُسوقت بھي قوم کي یاد کو نہیں بھولے ان کے آرام و آسایش کے لوئے بیمثل اور عمدہ مطالب نکالتے رہے — ہمیں یاد نہیں کہ آجتک کسي ممبر نے گورنمنٹ کي خیر اندیشي اور قوم کي ہمدردي میں ایسي نکتہ یابي اور عرقریزي کي ہو — ٹیکے کا قانون پاس کراکر ہمارے ہزاروں بچوں کي جانیں بچالیں — قاضیوں کا ایکٹ منظور کروایا — وقف خاندائي اہل اسلام کا مسودہ تجویز کیا — تمام اہل ریاست اور اہل دول نے جو عقل دوراندیش رکھتے ہیں اُسے دل سے پسند کیا اور شکریہ کے ساتھہ تسلیم کیا کہ آپ قوم کے حامي خاندانوں کے محافظ اور اُنکي عظمت و اعزاز کي بنیاد کو قایم رکھنے والے ہیں *

اُپنے اپنے کلاموں اور نیک کاموں سے — محنت روحاني و جسماني مصارف مالي — صرف اوقات — ارتکاب خطرات اور برداشت مکروہات سے ہمیں سکھا دیا کہ قومي ہمدردي اور ملکي اتحاد کا حق اس طرح ادا کیا کرتے ہیں *

آپ نے اس مسئلہ کو اس طرح پھیلایا ہی کہ ایک عالم دلونپر چھا گیا ہی اور آپ کي برکات انفاس سے اُمید ہی کہ یہہ نور جلدي اندھیرے کو اوجالا کردیگا *

اے حامي قوم جب ہم زمانہ کي حالت پر غور سے دیکھتے ہیں تو عقل حیران ہوتي ہی کہ ملک کي یہہ شکستہ حالي — قوم کي یہہ بدحالي — باوجود اسکے انہي میں سے ایک شخص پیدا ہوجاے جو ایسے

خیالات اور ایسے اعمال کا موجد اور آفریدگار ہو یہہ فقط شان الہي ہی اِس شفقت کا شکریہ ہم کسیطرح نہیں ادا کرسکتے کہ آپ کي عمدہ تدبیروں اور نیک تجویزوں کے روکنے میں ہزاروں سدراہ پیدا ہوئے — زباني باتوں اور تحریري باتوں سے تضحیک بلکہ تکفیر تک نوبت پہنچائي لیکن آپ نے فقط ہماري بھلائي اور قوم کي نیک خواہي کے جوش میں ایک بات کي پرواہ نہ کي — پہاڑ کي ثابت قدمي سے مستقل رہے اور دریا کے بہاؤ سے اپنے رستہ پر چلتے رہے — وہ گھاس پھوس تھے کہ بہ گئے اور بہے چلے جاتے ہیں *

سنہ ۱۸۷۳ ع میں علم و شایستگي کا نوروز ہوا تھا کہ آپ نے اپنے قدوم سے اس ملک کو برکت بخشي تھي دس برس کے بعد پھر اُس عہد نے اعادہ کیا ہی — اے خدا ہمیں سال بسال یہہ عید نصیب کر اور ہمارے حامي قوم کو صحت کي سلامتي — تن کي توانائي سے عمر دراز روزي کر — ایں دعا از من و از روح آمین آمین باد *

نواب عبدالمجید خاں

انریري اسسٹنٹ کمشنر لاہور

سید صاحب کا جواب

جناب صدر انجمن اور ممبران مجلس اسلامیہ لاہور۔

مجھکو اس حیثیت سے کہ میں بھي ایک مسلمان ہوں اپنے بھائي مسلمانوں کي انجمن کي طرف سے آج اس اڈریس کے پیش ہونے سے جو عزت اور افتخار حاصل ہوا اُسکو بیان نہیں کرسکتا بجز اس کے کہ میں آپ سب ممبروں اور پریسیڈنٹ کا شکریہ ادا کروں اور کچھہ نہیں کرسکتا مگر افسوس ہی کہ میري زبان اُس شکریہ کے ادا کرنیمیں بھي قاصر ہی آپنے اپني اڈریس میں میري پچھلي تصنیفات کا کچھہ ذکر کیا ہی وہ میري تصنیفات اس سے زیادہ کچھہ رتبہ نہیں رکھتي تھیں جو ایک طالب علم اپنے زمانہ طالب علمي میں اپنے کچے علم اور کچي زبان میں کچھہ لکھتا ہی لیکن آپنے اُس کي بھي قدر کي میں اُس کا بہت شکر گذار ہوں ہاں ان تصانیف میں ایک ایسي کتاب کا ذکر ہوا ہی جس کي نسبت بالتخصیص کچھہ کہنا چاہتا ہوں وہ کتاب آثارالصنادید ہی جس

میں دلي کي پراني عمارات کا عالیشان مکانات کا اور اُن کے کتبوں کا ذکر
هی یهه وه یاد گاریں هیں جو همارے بزرگوں نے بنائي تهیں جن سے اُن
کي شان و شوکت ظاهر هوتي تهي مگر اس زمانه میں وه سب افسوس
اور حسرت کي نگاهوں سے دیکهنے کے لایق هیں که هم لوگ ایسے نا خلف
هوئے که اُن کو قایم نرکهه سکے اور اُن کو مٹا دیا مجهے اُمید هی که مسلمان
اپنے بزرگوں کے اُن ٹوٹے پهوٹے کهنڈروں کو دیکهینگے اور روئینگے که اُس
دارالسلطنت میں جهاں سالها سال مسلمانوں نے شاهنشاهي کي وهاں
مسلمانوں کے پاس حسرت اور افسوس کے سوا اور کچهه باقي نهیں تمام
خانوادے برباد هوگئے اب وهاں بجز کهنه دیوار هاے لمیده و استخوانهاے
زیر زمین پوسیده اور کچهه نهیں هی یهه سچ هی که زمانه کے انقلاب سے یهه
سب چیزیں هوجاتي هیں مگر هماري قوم کے لوگ اگر اُس کو توجهه
سے پڑهینگے تو اُس سے عبرت پکڑینگے اگر اسقدر بهي هوگا تو میں سمجهونگا
که میري محنت وصول هوئي آپنے اُس رساله کا بهي ذکر کیا هی جو غدر
کے حالات پر میں نے لکها تها اس سبب سے که میں بهي هندوستان کا
باشنده هوں میں نے خیال کیا تها که جو غلط خیال همارے حاکموں
کے دلوں میں اُس خراب زمانه کي نسبت جم گئے تهے اُن کو مٹاؤں
اور سچے واقعات ظاهر کروں گورنمنٹ کي خیر خواهي اسي میں
هی که سچے واقعات ظاهر کیئے جاویں - جهاد کا مسئله جو میںنے
لکها اُس کو بهي میں نے اپنے خدا کا فرض ادا کرنا اپنے پر فرض سمجهکر
لکها تها میرے عقیده میں مذهب اسلام دغا بازي اور فریب کا وسیله یا
لوٹیرےپن کا حیله نهیں هی اُس کا سچا مسئله یهه هی که اپنے حاکم کے
جس کي امن میں رهتے هیں اور امن میں زندگي بسر کرتے هیں اُسکے
سچے خیر خواه رهیں میري راے میں یهه اصول مذهب اسلام کا هی
گو میرے کسي نا اهل هندوستاني یا میرے کسي نا واقف یورپین دوست
کو اُس سے مخالفت هو (چیرز) میرے سفر انگلستان کا جو کچهه آپنے
ذکر کیا اُس کے متعلق میں یهه کهنا چاهتا هوں که ملکوں کا دیکهنا
خاصکر ایسے ملکوں کا جهاں سے روشني پهیلتي هی جو تهذیب کے گهر
هیں انسان کے واسطے خود اور جس ملک میں وه رهتا هو اُس ملک
کے واسطے بهي مفید هی (چیرز) هملوگ جو گورنمنٹ انگلشیه کے

سایہ میں آباد ھیں اُن کو اُس وقت تک ترقي نہیں ھوسکتي جبتک
ھم انگلش نیشن کے عادات اور حالات سے خوب واقف نہوں اسي خیال
سے میںنے ولایت کا سفر اختیار کیا تھا اور اس غرض سے کہ اور مربیوں کو
اپني اولاد کے بھیجنے کي ترغیب ھو اپنے لڑکوں کو بھي ساتھہ لیگیا تھا
خدا کا شکر ھی کہ جو کچھہ میںنے خیال کیا تھا اُس کا نتیجہ اچھا
ھوا اس وقت لندن میں ستائیس اٹھائیس مسلمان تعلیم پاتے ھیں اور
اُمید ھی کہ یہہ جماعت روز بروز بڑھتي جائیگي مسلمانوں میں
انگلستان جانے کي نسبت جو تعصبات مذھبي تھے وہ اب نہیں رھے ھیں
یا بہت کم ھوگئے ھیں - جو لوگ لڑکوں کو بلحاظ اُن کے چال چلن کے
یورپ بھیجنے سے ڈرتے ھیں یا جو لوگ ھندوستانیوں کو ڈراتے ھیں میں
اُن کي راے سے متفق نہیں ھوں بلکہ میں اُن کو ھندوستانیوں کا
خیر خواہ یا دوست نہیں سمجھتا ھوں مدرسۃالعلوم جن ضرورتوں سے
قایم ھوا اُس کو آپ خوب جانتے ھیں اور ابھي ایک اڈریس کے جواب
میں میں اُس کا بیان کرچکا ھوں اب دوبارہ اُس کے اسباب بیان کرنے
کي ضرورت نہیں سمجھتا مگر ایک بات اپني قوم اور ھموطن بھائیوں
بلکہ سب سے کہتا ھوں کہ جس قدر آپ نے اُس کي قدر کي ھی اور
جیسے نیک خیال اُس کي نسبت ظاھر کیئے ھیں وہ بڑي قدر کے قابل
ھیں مگر باوجود ان خوبیوں کے وہ ابھي تک ناتمام ھی جب تک وہ پورا
نہولے اور اس قدر سرمایہ نہو جاوے جو تمام مصارف کو کافي ھو اور تمام
ترقي کے وہ سامان اُس میں موجود نہوجائیں جس کے لیئے وہ بنایا گیا
ھی تب تک وہ ادھورا ھی جب وہ پورا تیار ھوجاویگا تب وہ اُس قدر
مفید ھوگا جیسا کہ آپنے خیال کیا ھی. پس ھم سب کو لازم ھی کہ اُس
کے پورا ھونے کي خدا سے التجا اور اپني جانب سے اُس کي تکمیل کے لیئے
کوشش کریں — سول سروس فنڈ کا بھي آپنے ذکر کیا ھی یہہ ایک ایسا
امر ھی جس پر مسلمانوں کو زیادہ توجہہ کرني چاھیئے ھمکو بہت
خوشی اور بڑا افتخار ھی کہ ھمارے ھندو بھائیوں نے اُس میں بہت
کچھہ کوشش کي ھی اُن میں سے بہت سے لوگ اپنا روپیہہ صرف کرکے
سول سروس میں شامل ھونیکو ولایت گئے ھیں اور بہت اپنے دوستوں کي
مدد سے جسکا نتیجہ یہہ ھوا کہ اسوقت ایک درجن ھمارے ھموطن

هندو بھائي سول سروس کے ممبر هیں اور ضلع کے افسر اعلی اور اُس سے بڑھکر سشن جج کے منصب اعلی پر ممتاز هیں کوئي شک نہیں هی جبتک کوئي قوم اپنے ملک کي حکومت میں شریک نہو تب تک وہ پوري عزت نہیں حاصل کرسکتي هندؤں کي یہہ کوشش بہت تعریف کے قابل هی مگر اُنکو یہہ نہ خیال کرنا چاهیئے کہ اُنہوں نے پورا کام کرلیا اُنکو بھي ابھي اور کوشش کرني چاهیئے جس سے بہت سے لوگ همارے ملک کے ملکي انتظامي کاموں کے ممبر هوجائیں چند دهوکے یا سوانگ کے سویلین جو هندوستان میں مقرر کیئے گئے هیں اُن سے ملک کو عزت یا ترقي نہیں حاصل هوسکتي میں قبول کرتا هوں کہ همارے ملک کي ایسي حالت هی کہ اگر گورنمنٹ کسي قسم کے عہدے هندوستانیوں کے لیئے تجویز کرے اور وہ کیسے هي مناسب یا نا مناسب هوں اُنکے اختیار کرنیکو بہت لوگ مل جاوینگے کیونکہ اُنکو ضرورت اور حاجت نے مجبور کر رکھا هی لیکن اگر همارے ملک کے لوگ ایسے جوان مرد اور صابر هوتے کہ گو وہ کیسي هي مشکلوں میں پھنسے هوئے هوتے اور بھوکوں کے مارے مرتے هي هوتے اُسوقت بھي اگر انڈین سول سروس جو هندوستان میں مقرر هوئي هی اُس کے قبول کرنے سے انکار کرتے تو البتہ میں سمجھتا کہ قوم عالي حوصلہ هی یہہ بھي میں جانتا هوں کہ یہہ بات کہني آسان هی مگر کرني بہت مشکل هی — اے دوستوں کوئي عہدہ گو کہ وہ کیساهي ذلیل هو اختیار کرنا کچھہ زیادہ ذلت کي بات نہیں هی بڑي ذلت ایسے عہدہ کے اختیار کرنے میں هی جس میں اُس عہدہ کے مناسب یا اپنے همسر عہدہ داروں کي مانند اُس میں عزت نہو - اور یہہ بات اُسوقت تک حاصل نہیں هونیکي جب تک هم خود ولایت جاکر اور عزت سے امتحان پاس کرکر سول سروس کے عہدے نہ حاصل کرینگے (چیرز) میري کونسل کي خدمتوں کا جو آپ نے ذکر کیا اُس سے میں بہت خوش هوں کہ آپنے میري خدمتوں کي قدر کي آپ کی اس ایڈریس میں کسیقدر اُس اختلاف کا بھي ذکر هی جو همارے مسلمان بھائیوں نے نہ کہ هندوؤں نے ان نیک کوششوں میں کي آپ کو خیال کرنا چاهیئے کہ اگر هماري قوم کي ایسي حالت نہوتي تو همکو ایسي کوشش کرنیکي کیا ضرورت هوتي مجھکو عیسائي = هندو - جولاها = چمار سبکے

سامنے اپني ذليل قوم کي بھلائي کے واسطے کيوں ھاتھہ پھيلانا پڑتا مجھکو اُس مخالفت کي کچھہ پرواہ نہيں ھی جسکا اندازہ ميں نے پہلے ھي کرليا تھا اور نہ اسکي پرواہ کرني چاھيئے مجھکو اُس مخالفت سے کچھہ افسوس نہيں ھی بلکہ ميں اُس مخالفت سے بہت خوش ھوں يہہ خوشي اسليئے ھی کہ ميں نے يہہ کوشش دين ميں يا دنيا ميں کسي صلہ پانے کي اُمید پر نہيں کي ھی ا ميرا قدرتي جوش اسکا مقتضي تھا کہ ميں اپني قوم کي بھلائي کے ليئے کوشش کروں جوں جوں لوگ گالياں ديتے ھيں جوں جوں تکليف ديتے ھيں جوں جوں برا کہتے ھيں ميرا جوش بڑھتا جاتا ھی اور ميں سمجھتا ھوں کہ وہ نہيں سمجھتے (بہت زور سے چيرز) *

اسي مجلس ميں خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب نے انجمن اسلاميہ اور احباب لاھور کي جانب سے زردعوت پيش کيا جو اسوقت تک پورا وصول نہيں ھوگيا تھا اور جسکي تعداد وصولي اسوقت تک دو ھزار چوھتر روپيہ تک پھونچ گئي ھی *

اس کارروائي کے ختم ھونے پر لوگوں نے سمجھا تھا کہ ايڈريسوں کے پيش ھونيکا سلسلہ اب ختم ھوگيا مگر دفعتاً اُسي مجمع ميں سے چند لوگ کھڑے ھوگئے اور بآواز بلند پکارے کہ ھم لوگ انجمن اسلاميہ گجرات کي طرف سے بطور ڈيپوٹيشن کے سيد صاحب کي خدمت ميں حاضر ھوئے ھيں اور اُنکي طرف سے ايک ايڈريس سيد صاحب کي خدمت ميں پيش کرنے کو لائے ھيں ھمکو اُسکے پيش کرنے کي اجازت دي جاوے - يہہ بزرگ مولوي غلام محمد صاحب — شيخ محبوب علي صاحب - شيخ غلام حيدر صاحب - شيخ فضل کريم صاحب - شيخ عبدالقادر صاحب تھے - اس کے سننے سے سيد صاحب کو حيرت ھوئي کيونکہ اس کا نہ اُن کو اور نہ کسي اَوْر کو خيال تھا سيد صاحب نے نہايت احسانمندي سے اجازت دي — شيخ محبوب علي صاحب نے اُس اڈريس کو نہايت خوبي اور ايسي بلند آواز سے پڑھا کہ جو شور ھال ميں ھورھا تھا وہ بھي دب گيا — اڈريس کا مضمون بھي نہايت عمدہ تھا اور ھر لفظ سے پايا جاتا تھا کہ جو اُنکے دلميں تھا اور سيد صاحب کے کاموں سے جو اثر اُن کے دلميں ھوا تھا وھي اُنھوں نے لکھا تھا ـ

شیخ محبوب علي صاحب نے پڑھنے کے بعد اُس ایڈریس کو گجرات کے بنے ہوئے کوفتکاري کے نہایت خوبصورت بکس میں رکھہ کر سید صاحب کي نذر کي *

هم دیکھتے تھے کہ سید صاحب کي طبیعت پر زیادہ پکارکر بولنے سے کسیقدر اضمحلال هی وہ کس مساکر اُسکا جواب دینے کو کھڑے هوئے اور بہت مختصر مگر دلچسپ اُسکا جواب دیا - سید صاحب کہتے تھے کہ وہ ایڈریس بہت طولاني اور مفصل جواب دینے کے لایق تھي اگر وہ سب سے اول پیش هوتي تو تمام وقت اُسیکے جواب میں گذر جاتا — مذکورہ بالا ایڈریس اور اُسکا جواب ذیل میں مندرج هی *

ایڈریس انجمن اسلامیہ گجرات

بعالي خدمت آنریبل جناب مولوي سید احمد خاں

صاحب بہادر سي ایس آئي فخر اسلام

حامي قوم باني مدرسۃالعلوم علیگڈہ

هم ممبران انجمن اسلامیہ گجرات کل ممبران انجمن کي طرف سے نہایتاً خدمت اقدس میں نہایت عجز و انکسار سے اس ایڈریس کے پیش کرنے کي جرأت کرتے هیں - انجمن آپکي اُن تمام کوششوں کا جو آپ همیشہ قوم کي اصلاح و بہبودي کے لیئے فرماتے هیں تہ دل سے شکریہ ادا کرتي هی هم خداوند کریم کا هزار هزار شکر بجا لاتے هیں جس نے ایسے وقت میں جبکہ قوم کي ناؤ ادبار کے بھنور میں پھنسي هوئي تھي - علم سے نا آشنا تھي - تعصب کے دریا میں غرقاب تھي - آپ جیسے ناخدا کو اس کشتي کے گرداب سے نکالنے اور اهل کشتي کو خواب غفلت سے بیدار کرنے کے لیئے پیدا کیا — آپکي اُن مساعي جمیلہ نے هماري مردہ قوم میں نیشنلیٹي کي ایک نئي جان ڈالدي - مدت سے مہذب قومیں همکو نیم وحشي اور نامہذب کہتي تھیں اور هم اُن کے ایسے الفاظ پر کچھہ توجہہ نکرتے تھے — اب هم سمجھنے لگے هیں کہ هم کس حالت ابتر میں پڑے تھے اور اُس سے نکلنے کے کیا وسائل هیں - آپ نے نہ صرف وہ وسائل زباني بتائے بلکہ نہایت احسن طور پر مہیا بھي کردیئے محمدن اینگلو اوریئنٹل کالج علیگڈہ آپ نے ایسا عالیشان دارالعلوم

بنادیا جسکو قوم کے لیئے تمام ترقیوں کي بنا اور تمام کمالات کي بنیاد تصور کرنا چاهیئے بالتخصیص هم آپکي اُن مساعي جمیله کا ذکر کرنا بهي نهایت ضروري سمجهتے هیں جو مذهب اسلام کے حقایق و معارف کے ظاهر کرنے میں دکهلائے هیں - هم یهه بات بهول نهیں سکتے که هماري قوم جو حقیقت میں مختلف النسل قوموں کا مجموعه هی صرف مذهب اسلام کے هي رشته سے ایک قوم کهلاتي هی - مذهب اسلام کے هي ذریعه سے مسلمانوں نے نهایت اعلی درجه کي ترقي حاصل کي تهي اور اب اپني بدبختي اور نالایقي کے سبب سے مذهب اسلام کو ایک ایسي چیز بنا دیا هی جو بلا مبالغه هماري تمام خرابیوں کي جڑ اور تمام بدیوں کي بنیاد کها جاسکتا هی -مگر آپ نے اپني کمال تحقیق سے دنیا پر یهه بات روشن کردي که اسلام هي ایک ایسا مذهب هی جو علوم کي روشني کا خوب مقابله کرسکتا هی — اگر نظر تحقیق سے دیکها جاوے تو علم سے — عقل سے — فطرت سے — تجربه سے اور هر طرح سے سچا هی سچا هی — اس بات میں کچهه شک نهیں که همارے تمام تنزل و بربادي کا اصلي سبب صرف یهي تها که همنے اپني نا سمجهي سے مذهب و معاشرت کو جو بالکل اور بالاستقلال علحده علحده شے هیں ایسا خلط ملط کردیا تها که اُن میں کوئي تمیز باقي نرهي — اور ایک سے نکلنا بغیر دوسرے سے خارج هوے کے محض نا ممکن هوگیا جس سے که ترقي معاشرت کا رسته بالکل مسدود هوگیا — اب یهه عقده امتیاز صدها برس کے بعد آپ نے هي حل کر دکهلایا که جس سے همنے مذهب و معاشرت کو جدا جدا سمجها — اور حدیث "انتم اعلم" کي رمز کے سمجهنے کے آپ هي مصداق هوئے اور اسلام کے دریا کو اپنے اصلي بهاؤ پر لانے اور قوم کو اُسي عروج و ترقي کے مدارج پر پهنچانے کي کوشش کي هی همارا شهر ایک چهوٹا سا شهر هی — اور بلحاظ علم و فضل کے اس قابل نهیں هی که آپکي بیش بها قومي خدمات کي پورے طور سے قدر کرسکے یهه صرف آپ کي کوشش اور اسلام کي برکت هی جو نور اسلام رفته رفته هر چهوٹے بڑے شهر میں آفتاب کي روشني کي طرح پهیلتا جاتا هی — آخر میں هم اس ایڈریس کو اس دعا پر ختم کرتے هیں که خدا تعالی آپ جیسے هادي حقیقت حامي قوم

کا سایہ ھمارے سروں پر دیر تک قایم رکھے تاکہ نور اسلام آپ کي بدولت ملکوں — جنگلوں اور پہاڑوں میں پھیلے - آمین ثم آمین *

شیخ غلام محمد سکرٹري - شیخ فضل کریم اسسٹنٹ سکرٹري - شیخ غلام حیدر ممبر - ماسٹر محمد عبدالعزیز ممبر - شیخ مہراں بخش — چراغ دین — نور احمد — شیخ محبوب علي *

سید صاحب کا جواب

اے بزرگان و برادران ساکنان گجرات —

آپ نے جو اس دور دراز مقام سے سفر کرکے یہاں تشریف لانے کي تکلیف گوارا کي اور ایک اڈریس مجلس اسلامیہ گجرات کي طرف سے میرے سامنے پیش کي اسکا دلي شکریہ ادا کرتا ھوں اسوقت کہ میں نے پنجاب کے مختلف اضلاع میں سفر کیا تو لوگوں نے میري وہ عزت کي جسکے لایق میں نہ تھا مجھکو اُن اڈریسوں سے جو مختلف مقاموں میں مجھکو دي گئیں اور اُن مہربانیوں سے جو ھر ایک مقام کے بزرگوں نے میرے ساتھہ کیں بہت فخر حاصل ھوا ھی مگر میں یقین دلاتا ھوں کہ آپ کي اس اڈریس سے جو خوشي مجھے حاصل ھوئي ھی اور جو عزت اُس کے پیش ھونے سے میں اپني سمجھتا ھوں وہ اُن سب سے زیادہ ھی اور مقاموں میں میرے معزز عالي درجہ دوست موجود تھے اور میں خیال کرتا تھا کہ جو کچھہ اُن مقاموں پر میري عزت کي گئي وہ صرف اُن بزرگوں کي محبت اور عالي حوصلگي کے سبب سے ھوئي جنھوں نے ایک شیشہ کے ریزے کو ھیرے کے مول پر خریدا لیکن گجرات ایک ایسا مقام ھی جس کے کسي شخص سے بھي میں واقف نہیں ھوں وھاں کے بزرگوں سے بجز اخوت اسلامي جو بلاشبہہ نہایت مستحکم رشتہ ھی اور کسي طرح کا تعلق نہیں رھا ھی ھاں وہ میرے اس وجہہ سے مخدوم ھیں کہ میں اپنے تئیں تمام قوم کے خادم ھونے کے لایق ھونا خدا سے مانگتا ھوں — گو گجرات کے بزرگ میري آنکھہ سے دور ھوں مگر میرے دل سے دور نہیں پس ایسے شہر سے جس کے ساتھہ ظاھري تعلقات نہیں ھیں مجھہ جیسے ناچیز کے لیئے ایک اڈریس کا آنا بلا شبہہ نہایت عزت اور نہایت قدر اور سب اڈریسوں پر ترجیح دینے کے لایق ھی بھائیو اس

اڈریس کے سننے سے ایک اور بھي خوشي مجھے ہوئي ھی اور وہ یہہ ھی کہ آپنے میري ناچیز تحریروں کو ایسا سمجھا ھی کہ جن سے اسلام کي حقیقي پاکیزگي ظاھر ہوتي ھی بلاشبہہ اسلام ایسا ھي پاک ھی اور خدا سے اُمید ھی کہ ھمارے دل میں جسقدر کہ ھم اُس کی اصلیت پر غور کرینگے تو اُسکي پاکیزگي زیادہ منقش ہوتي جاویگي — مدت سے میں اس خیال میں تھا کہ ھماري قوم کي یہہ حالت ہوگئي ھی جیسے ایک بند پاني نہ اُس میں اور کسي طرف سے پاني آتا ھی نہ اُس میں خود حرکت ھی وہ روز بروز میلا اور گدلا ہوتا جاتا ھی مگر آپ کے تشریف لانے اور اس اڈریس کے پیش کرنے سے یہہ ظاھر ہوتا ھی کہ مسلمانوں میں اب ایک جوش پیدا ہوگیا ھی اور وہ سمجھنے لگے ھیں کہ اُن میں کچھہ نقص ھی اب ھر جگھہ سے اسکي صدا آتي ھی کہ ھمکو کچھہ کرنا چاھیئے یہہ یقین مجھکو آپ ھي کی اڈریس نے دلایا ھی اس لیئے میں خدا کا اور آپ کا شکر ادا کرتا ھوں (چیرز) *

اس کارروائي میں بہت عرصہ گذرا اور ھال میں بسبب ھجوم لوگوں کے سکوت بھي نہ تھا اور لکچر کا دیا جانا جس کا مضمون بھي طولاني تھا ناممکن تھا اور اسقدر تکلیف کے بعد سید صاحب کسیطرح اُس کو درستي سے ادا نہیں کرسکتے تھے اس لیئے سب دوستوں نے سید صاحب کو زیادہ تکلیف دینا پسند نہ کیا بلکہ خیال کیا کہ زیادہ محنت اُن کے مضر صحت ہوگي — آپس کي صلاح سے خان بہادر ڈاکٹر رحیم خاں صاحب آنریري سرجن اپني کرسي پر سے اُٹھے اور کہا کہ ھم لوگ یہہ تجویز کرتے ھیں کہ سید صاحب نے جو اس وقت اس قدر محنت کي ھی اور متعدد ایڈریسوں کے بہت زور سے جواب دیئے ھیں وہ ضرور تھک گئے ھونگے اس امر پر غور کیا جاوے اور اس لیئے میں تحریک کرتا ھوں کہ اب کار روائي ختم کي جاوے اور کوئي اور تکلیف کسي بیان یا لکچر کي سید صاحب کو ندي جاوے *

شیخ غلام حسن صاحب اور خان بہادر محمد برکت علي خانصاحب نے اس تحریک کي تائید کي اور بالاتفاق منظور ہوئي اور جلسہ برخاست ھوا *

سید صاحب کو آج کے جلسہ کا بغیر لکچر کے ختم ہوجانے کا نہایت

انسوس تھا وہ نہایت شوق سے لاھور سے بڑے شہر میں لکچر دینے کو طیار ھوئے تھے وہ اس بات سے خوش تھے کہ مسلمانوں کی سوشیل حالت اور انگریزوں کے ساتھہ برتاؤ پر جو لکچر وہ جالندھر میں دینا چاھتے تھے اور وھاں نہ دیا گیا تھا اُس کو لاھور میں دینگے کیونکہ وہ مضمون لاھور سے بڑے شہر میں زیادہ مفید تھا اور جو دوستانہ برتاؤ مسٹر پارکر صاحب نے کیا تھا وہ ایک عمدہ نظیر اُس سبجکٹ کے لیئے ھاتھہ آئی تھی - علاوہ اسکے اس دس برس کے زمانہ میں جو پنجاب نے تعلیم میں اور ھرقسم کی باتوں میں ترقی کی ھی اُس کی مبارک بادی گورنمنٹ پنجاب کو اور پنجاب کے لوگوں کو دینے والے تھے - مجھے کچھہ شک نہیں ھی کہ سید صاحب کا ارادہ پنجاب یونیورسٹی کی نسبت بھی بہت کچھہ کہنے کا اور لوگوں کو اسبات سے آگاہ کرنیکا تھا کہ پنجاب یونیورسٹی کو وہ کسطرح اپنے لیئے زیادہ فائدہ رساں کرسکتے ھیں - پنجاب سے مراجعت کیوقت جالندھر کے لکچر میں اُنہوں نے کچھہ اشارہ اُس کی نسبت کیا مگر لاھور میں اُس پر بہت زیادہ تفصیل سے ضرور گفتگو کرتے - مجھکو بخوبی معلوم تھا کہ سید صاحب کو لاھور میں لکچر دینے کا کس قدر شوق تھا اور مجھکو وہ مضامین بھی معلوم تھے جن پر وہ لکچر دیتے - میں یقین کرتا ھوں کہ اگر پورا لکچر جیسا کہ سید صاحب کے دل میں تھا دیا جاتا تو تین گھنٹہ سے کم میں ھرگز ختم نہوتا - بہر حال جو ھوا سو ھوا الخیر فیما وقع *

جو روپیہ کہ برٹش انڈین ایسوسی ایشن لاھور نے عطا فرمایا ھی اُس روپیہ سے مدرسۃالعلوم میں ایک پختہ بورڈنگ ھوس بنانا تجویز ھوا جسکی پیشانی پر پتھر میں کندہ ھوکر مندرجہ ذیل کتبہ لگایا جاویگا*

از زر عطیہ

ممبران ایسو سی ایشن لاھور

کہ بذریعہ جناب سردار دیال سنگھہ بہادر پریسیڈنٹ ایسو سی ایشن بتاریخ سوم فروری سنہ ۱۸۸۴ ع بہ تقریب دعوت سید احمد خاں بہادر سی ایس آئی عطا فرمودند *

تعمیر یافت

جو روپیہ ممبران انجمن اسلامي و دیگر احباب لاهور نے عطا فرمایا هی اُس روپیہ سے بھي مدرسۃالعلوم میں ایک پختہ بوردنگ هوس بنانا اور مندرجہ ذیل کتبہ اُس پر لگانا قرار پایا هی *

از زر عطیہ

ممبران انجمن اسلامیہ و دیگر احباب لاهور

کہ بذریعہ جناب خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب حامي انجمن مذکور بتاریخ سوم فروري سنہ ۱۸۸۴ ع بہ تقریب دعوت سید احمد خاں بہادر سي ایس آئي عطا فرمودند *

تعمیر یافت

سید صاحب کا مستقل لکچر اسلام پر تو پہلي فروري کو هوچکا تها جسکو سب سے اخیر لکھنے کا میں نے ارادہ کیا هی مگر بعض دوستوں نے جو یہہ بات چاهتے تھے کہ آج شام کو سید صاحب مذهب اسلام کي دو ایک خاص باتوں پر چند اپنے احباب خاص کے سامنے کچھہ بیان کریں یا ایک چھوٹا سا لکچر دیں وہ اس سبب سے کہ سید صاحب بہت تھک گئے تھے اور خود اُنکے دوستوں کو منظور نہ تھا کہ وہ زیادہ تکلیف اوتھائیں اسلیئے وہ لکچر ملتوي رہا — اب میں اُس لکچر کا ذکر کرتا هوں جو اسلام پر دیا گیا تھا میري خواهش تھي کہ اُسکے تمام حالات اُور کارروائیوں سے علحدہ اور ممتاز رهوں اسلیئے میں نے اُسکو سب سے اخیر پر لکھنا مناسب سمجھا تھا *

حالات متعلق لکچر اسلام

لاهور کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کو بڑي خواهش تھي کہ سید صاحب اسلام پر ایک لکچر دیں علیگڈھ میں بھي اس مضمون کے خطوط اُنکے پاس پہونچے تھے مگر اُنہوں نے اُنپر کچھہ خیال نہیں کیا تھا اور یہہ کہہ کر ڈالدیئے تھے کہ میں واعظ نہیں هوں کہ ممبروں پر بیٹھکر مذهب کا وعظ کرتا پھروں - لیکن جب وہ لاهور میں آئے تو اُنہوں نے چھپا هوا پروگرام دیکھا جس میں لکھا تھا کہ اکتیسویں جنوري کو سید صاحب اسلام پر لکچر دینگے اور گویا عموماً سب لوگوں کو اجازت دي تھي کہ جو چاهے اُس لکچر میں آوے *

سید صاحب کو یہہ بات پسند نہ تھي اول تو اُنکو یہہ عذر تھا کہ میں کوئي واعظ نہیں ہوں نہ کسیکو کسي مذہب کي ہدایت کرنا چاہتا ہوں پھر اس طرح عام طور پر لکچر دینا بے معني بات ہی - دوسرے اس قسم کے لکچر میں میں عوام کے جمع ہونے سے جو اُن مضمونوں کے سمجھنے کي کچھہ بھي لیاقت نہیں رکھتے کیا فائدہ ہوگا — تیسرے اُنہوں نے کہا کہ میں کسي مسجد میں جاکر تو لکچر دینے سے رہا اور کسي ایسے مکان میں جو سرکار سے علاقہ رکھتا ہو میں مذہبي معاملہ میں لکچر دینا پولیٹکل مصلحت کے برخلاف سمجھتا ہوں پس ایسا مکان کہاں ہی اور اُسکا انتظام کیونکر ہوسکتا ہی جس میں اس طرح عام طور پر لکچر دیا جاوے — غرضکہ اُنہوں نے لکچر دینے سے انکار کردیا *

نوجوان تعلیم یافتہ سید صاحب کے اس انکار سے نہایت مضطر اور پریشان ہوئے اور آپس میں کانا پھونسي کرتے تھے کہ کسی طرح سید صاحب کو راضي کیا جاے میں بھي دبي زبان سے سید صاحب سے کہتا تھا کہ اس میں کچھہ مضایقہ تو نہیں ہی اور اگر آپ لکچر نہ دیجیئیگا تو اُن لوگوں کے دل جو شوق سے بھرے ہوئے ہیں پژمردہ ہوجاوینگے حاجی محمد اسمعیل خاں صاحب بھي موقع بموقع سید صاحب کو لکچر دینے پر آمادہ کرتے تھے کیونکہ ہم دونوں کو بھي اُس لکچر کے سننے کا نہایت اشتیاق تھا سید صاحب کي عنایت مولوي ممتاز علي صاحب پر بہت زیادہ ہی اور اُن سے بہت محبت کرتے ہیں تمام تعلیم یافتہ نوجوانوں نے مولوي ممتاز علي صاحب کو آمادہ کیا کہ وہ سید صاحب سے لکچر دینے پر اصرار کریں ہماري کچھہ خاطر تو سید صاحب نے نہ کي جسکي ہمکو شکایت ہی مگر مولوي ممتاز علي صاحب کے اصرار سے لکچر دینے پر راضي ہوئے اس شرط پر کہ اسي کوٹھي میں جہاں وہ ٹہرے ہوئے ہیں لکچر ہو اور خاص خاص آدمي جو اس قسم کا لکچر سننے کے قابل ہوں وہي بلائے جاویں اور پہلي فروري کو شام کے وقت لکچر دینا قرار پایا مولوي ممتاز علي صاحب نے بذریعہ اپني خاص تحریر کے اُن لوگوں کو جنکو اُنہوں نے مناسب سمجھا اطلاع دي خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب نے لکچر کا انتظام کیا اور کرسیاں اور سرخ ٹول کي مذہي ہوئي بھلچھیں کہیں سے منگاکر اور جھاڑ اور فانوس روشن کرکے مکانکو آراستہ کیا *

وقت معین پر جو لوگ بلائے گئے تھے اور اُنکے سوا اور لوگ بھی جنکو اتفاقیہ لکچر کی خبر ہوئی تھی جمع ہوئے قریب سواسو ڈیڑہ سو آدمی کا مجمع ہوگیا تھا - جب سات بجے تو خان بہادر محمد برکت علی خاں صاحب سید صاحب کے کمرہ میں تشریف لائے اور کہا کہ کوٹھی کے بڑے ہال میں سب کے سب منتظر ہیں - سید صاحب اوٹھے اور خان بہادر کے ہمراہ بڑے ہال میں تشریف لیگئے لوگوں نے نہایت گرم جوشی سے چیرز دی سید صاحب ایک لمحہ اپنی کرسی پر بیٹھے اور پھر کھڑے ہوئے اور مندرجہ ذیل لکچر دیا - جسکو اس عاجز نے دل لگاکر حتی المقدور لفظ بلفظ قلمبند کرلیا - ادھر اُنکی زبان سے جو لفظ نکلتے تھے دلکو کھینچتے تھے اودھر یہہ خوف کہ کہیں کچھہ لکھنے سے نہ رہ جاوے عجب کش مکش میں مبتلا تھا مگر جس طرح پر ہوا میں نے اُسکو لکھا ہی - ہمارے دوست منشی محترم علی صاحب چشتی کسیقدر ناراض ہوئے کہ ہم نے اُسیوقت وہ لکچر اُنکو کیوں نددیا مگر اُنکو یہہ معلوم نہیں تھا کہ جب میں اُس لکچر کو صاف کرنے بیٹھا ہوں تو خود میرا لکھا ہوا مجھسے نہیں پڑھا جاتا تھا گھنٹوں میں مطالعہ کے بعد فقرے پڑھے جاتے تھے پس اُمید ہی کہ وہ ہمکو معاف کرینگے *

سید صاحب کا لکچر اسلام پر

اے برادران دینی —

آپ جو اسوقت اس غرض سے تشریف لائے ہیں کہ مذہب اسلام کے متعلق جو میرے خیالات ہیں وہ میں آپ کے سامنے بیان کروں اُسکے لیئے میں آپکا شکر کرتا ہوں - جو احباب میرے خیالات کے سننے کے مشتاق ہیں مجھے اُنکے سامنے اپنے خیالات کے بیان کرنے میں کچھہ عذر نہیں - مگر قبل اسکے کہ میں اُنکو بیان کروں میں یہہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں ایک جاہل آدمی ہوں نہ مولوی ہوں نہ مفتی اور نہ قاضی اور نہ واعظ - نہ میری یہہ خواہش ہی کہ کوئی شخص گو وہ میرا کیسا ہی دوست ہو میرے خیالات کی پیروی کرے - میں رسولوں کے سوا کسی شخص کا ایسا منصب نہیں سمجھتا کہ (اُن باتوں میں جو خدا اور بندوں کے درمیان دلی اور روحانی امور سے متعلق

هیں اور جسکو مذهب کہتے هیں) وہ یہہ خواهش کرے کہ لوگ اُسکي پیروي کریں - یہہ منصب رسولوں کا تها اور آخر کو جناب رسول خدا محمد مصطفی صلعم پر جنکا ازلي مذهب خدا ابدالاباد تک قایم رکهے اور ضرور قایم رکهیگا کیونکہ جیسا وہ ازلي هی ابدي بهي هی ختم هوگیا (چهرز) لیکن میں اپنے خیالات جو کچهہ بیان کرونگا پہلے اُنکا منشاء ظاهر کرنا چاهتا هوں — میرے خیال میں یہہ بات هی کہ دنیا میں جب سے کہ وہ آباد هوئي اور جب سے کہ خدا نے انبیاء و رسل کے مبعوث کرنے کا سلسلہ قایم کیا اُس وقت سے آج تک دنیا میں دو قسم کے لوگ هوتے رهے هیں اور اس زمانہ میں بهي موجود هیں - ایک وہ جنکي نسبت خدانے فرمایا کہ جسکو میں چاهتا هوں هدایت کرنا هوں - دوسرے وہ جنکي نسبت اُس نے اپنے رسول سے کہا کہ تو جنکو هدایت کرني چاهتا هی هدایت نهیں کرسکتا - تو کتني هي کوشش کر اپني جان تک کیوں نہ کهودے وہ ایمان نهیں لائے گے - یہی دو قسم کے لوگ هیں جنکي تصریح قرآن مجید سے پائي جاتی هی - اس سے ثابت هوتا هی کہ جو لوگ ایمان لائے یا ایمان لاتے هیں خدا نے اُنکي خلقت - طبیعت - فطرت یا اُنکا نیچر ایسا بنایا هی جس میں ایمان لانیکا یا کافر هونیکا مادہ موجود تها یا موجود هی — کیونکہ جو چیز انسان کي فطرت میں هی اُس میں تبدیل نهیں هوسکتي اُسکا بدل دینا خود اُس انسان کي یا دوسرے انسان کي طاقت سے گو کہ وہ نبي هي کیوں نہو خارج هی *

واللہ یهدي من یشاء الی صراط مستقیم - انک لاتهدي من احببت ولکن اللہ یهدي من یشاء لعلک باخع نفسک ان لایکونوا مؤمنین —

یہہ امر روز مرہ هماري زندگي کے تمام کاموں میں پیش آتا هی — دنیا میں بهت سے ایسے امر پیش آتے هیں جنکي صداقت کي دلیلوں هم نهیں جانتے مگر دل میں از خود لا معلوم اسباب سے ایک ایسي بات پیدا هوتي هی جس سے اُسکي صداقت پر پورا یقین هوتا هی - اسي طرح اسلام کي کیفیت هی هزاروں لاکهوں بلکہ کروڑوں آدمي جو گذر گئے یا جو اب موجود هیں اور وہ بهي جو رسول خدا صلعم کے زمانہ میں موجود تهے ایسے تهے کہ اُنکا دل هدایت اور ارشاد کو قبول کرتا تها اور وہ

اُسکي سچائي پر يقين کامل کرتے تھے گو کہ اُسکي صداقت کي دليلوں سے اُنکو کچھہ واقفيت نہ تھي — اسکا سبب يہي تھا کہ خدا نے اُنکے دل اس طرح کے بنائے تھے کہ وہ ذرا سي ہدايت سے صراط مستقيم کو مان ليتے تھے اُنکا دل اُس ہدايت کوقبول کرليتا تھا اور وہ ايمان لے آتے تھے (چيرز) خدا کا شکر ادا کرنا چاھيئے کہ اُس کي يہہ رحمت اس زمانہ ميں بھي ہزاروں لاکھوں کروڑوں مسلمانوں پر مبذول ھی کہ وہ لوگ دل سے اسلام پر يقين رکھتے ھيں گو وہ اُس کي صداقت کي دلايل منطق و فلسفہ کے اصول پر نہيں جانتے — ميرا اعتقاد يہہ ھی کہ جو لوگ بلا فلسفي دليل و حجت کے اسلام پر يقين کرتے ھيں يا يقين رکھتے ھيں اُن کا ايمان اور اُن کا يقين بہ نسبت اُن لوگوں کے جو دليل و حجت فلسفہ سے اپنے عقيدہ کو مستحکم کرتے ھيں بہت زيادہ مستحکم ھی کيونکہ اُنکے دل ميں کسي قسم کے شک و شبہہ نے راہ نہيں پائی اور نہ راہ پانے کي اُس ميں گنجايش ھی يہي لوگ اھل جنت ھيں جو سيدھے بہشت ميں جاوينگے (چيرز) *

مجھکو اپنے ملک کا ايک قصہ ياد ھی ھماري طرف رانگھڑ ايک قوم ھی جو کسي زمانہ ميں مسلمان ھوگئي تھي اُن کے ھاں شايد جناب مولوي اسمٰعيل کے زمانہ سے پيشتر تک ھندوؤں کي تمام رسميں جاري تھيں — دھوتي باندھتے تھے اُلٹے پردہ کا انگرکھا پھنتے تھے قاضي نکاح باندھتا تھا اور بامن پھيرے پھرواتا تھا - اور بھي بہت سي ھندوؤں کي رسميں اُن ميں مروج تھيں — اتفاق سے ايک مسلمان اُن کے ايک گانوں ميں گذرا وہ پياسا تھا پاني پينا چاھتا تھا - اُسنے ديکھا کہ پاني بھرا ھوا ايک مٹکا رکھا ھی مگراُسکو شبہہ ھوا کہ يہہ لوگ مسلمان ھيں يا ھندو اور وہ پاني ھندوؤں کا ھی يا مسلمانوں کا اس ليئے اس نے پوچھا کہ يہہ پاني مسلمان کا ھی يا ھندو کا — جس شخص سے اُس نے پوچھا اُسنے نہايت درشتي سے جواب ديا کہ تو اندھا ھی يہہ نہيں ديکھتا کہ پاني کے مٹکے پر کلھڑ (يعني مٹي کا آبخورہ پاني پينے کو) رکھا ھی - گويا يہہ مسلماني کي ايک علامت تھي کہ سب لوگ ايک آبخورہ سے پاني پيتے ھيں — اُس نے درشتي اس ليئے کي کہ باوجود مسلماني کي علامت موجود ھونے کے اُسنے اُنکے مسلمان ھونے ميں شبہہ کيا —

اے بھائیوں جبکہ وہ قوم ایسي جاهل تهي تو وہ مسائل اسلام اور فلسفي دلایل صداقت اسلام کو کیا جانتے هونگے - بجز خدا و رسول پر یقین هونیکے اور کوئي بات جس سے وہ اپنے تئیں مسلمان کہتے تھے اُن میں نہ تهي مگر میں تم سے سچ کہتا هوں کہ میں اُن کے ایمان کو (میں اور کسیکو کیوں کہوں) اپنے ایمان سے تو بہت زیادہ مستحکم جانتا هوں (چیرز) اے بھائیو ایسے شخصوں کا ایمان نہایت مستحکم اور اعلی درجہ کا هوتا هی جن کو کسیطرح کا نہ کچھہ شک هی نہ دل میں کسیطرح کا کچھہ شبہہ هی — خدا و رسول پر وہ دل سے یقین رکھتے هیں اور جو کوئي اپنے تئیں مسلمان کہتا هی اُسکو مسلمان جانتے هیں - خدا کے جاننے اور رسول پر یقین کرنے کے لیئے اُنکو کسي منطقي دلیل اور فلسفي برهان کي حاجت نہیں - کیسي هي کوئي بات خارج از عقل و ناقابل یقین اُن کے سامنے صحیح یا غلط بیان کي جاوے یہہ کہکر کہ خدا اور رسول نے فرمایا هی وہ اُسپر یقین کرینگے پس ایسے لوگ هماري بحث سے بالکل خارج هیں — میں اُن کو یقین کا ستارا اور اسلام پر یقین رکھنے کا نمونہ سمجھتا هوں اور ٹھیک مسلمان جانتا هوں *

مگر دوسرا فرقہ بھي هی جو هر چیز کي صداقت کے لیئے دایل چاهتا هی وہ اسبات کا خواهش مند هی کہ اسلام کے عقاید فلسفی دلایل سے اُسکو بتائے جاویں - اُس کے دل کے شبہے مٹائے جاویں تاکہ اُس کے دل کو تشفي حاصل هو - وہ یہہ نہیں چاهتا کہ دل میں تو دهوکہ پکڑ هو اور وہ زبان سے لوگوں کے ڈر سے سوسئیٹي کے دباؤ سے هاں هاں کہا کرے - یہی لوگ وہ هیں جو همارے مخاطب هیں اور جن سے هم کو بحث هی *

جس زمانہ میں خلفاء عباسیہ کي سلطنت رونق پر تهي اور مسلمانوں کا ستارہ نہایت عروج پر تھا اُس وقت مسلمانوں میں یوناني فلسفہ — علم طبعي نے کثرت سے رواج پایا تها اُس کا نتیجہ یہہ هوا کہ بہت سے مسائل میں جو اسلام سے متعلق تھے لوگوں کو شبہہ پیدا هوا کیونکہ جو لوگ اُن مسائل فلسفہ اور علم طبعي کو سچ جانتے تھے اور اُن میں اور اسلام کے اُسوقت کے موجودہ یا مجتہدہ مسائل میں اختلاف پاتے تھے تو اُن کو اسلام کي نسبت شبہہ پیدا هوتا تها - اگر تاریخ

پر اعتماد کیا جاسکتا ہی تو ثابت ہوتا ہی کہ وہ زمانہ اسلام پر ایسے سخت حملہ کا تھا کہ اسلام کے سخت سے سخت دشمن کے سخت سے سخت حملہ کرنے سے بھی اُس سے زیادہ اسلام کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ نہوتا — تمام علماء کو اُس وقت اسلام کی حمایت کی ضرورت پڑی اور اُنہوں نے اُس کی حمایت اور اُس کی نصرت میں کوشش کی خدا اُن کی کوششوں کو قبول کرے - اُنہوں نے اسلام کی حمایت کے تین طریقے قرار دیئے - اول یہہ کہ جو مسائل یونانی حکمت و فلسفہ کے اسلام کے مسائل کے برخلاف تھے اُن کی غلطی ثابت کردیں - دوسرے یہہ کہ اُن حکمی اور فلسفی مسائل پر اس قسم کے اعتراض وارد کردیں کہ جن سے وہ مسئلے خود مشتبہہ ہو جاویں — تیسرے یہہ کہ اسلام کے مسائل اور اُن حکمی و فلسفی مسائل میں تطبیق کردیں *

اسی مباحثہ کی غرض سے مسلمانوں میں ایک نیا علم پیدا ہوا جس کو علم کلام کہتے ہیں اور جسکی کتابیں آج تک ہمارے مذہب کے علماء کی درس و تدریس میں داخل ہیں اور جن پر وہ بہت کچھہ افتخار رکھتے ہیں - یہی باعث ہوا کہ بہت سے مسائل یونانی فلسفہ اور علم طبعی کے جو تیسری قسم کے تھے مسلمانوں نے اپنی مذہبی کتابوں میں شامل کرلیئے اور رفتہ رفتہ مثل مذہبی مسائل کے تسلیم ہونے لگے حالانکہ اُنکو مذہب اسلام سے کچھہ تعلق نہیں ہی اور اس زمانہ میں اُن کا جدا کرنا کچھہ آسان کام نہیں ہی — پس میرا یہہ خیال ہی کہ جس زمانہ میں اسلام کی ایسی حالت ہو اور اُس پر ایسا ہی حملہ ہو جیسا کہ اُس زمانہ میں ہوا تھا تو ہمکو بقدر اپنی لیاقت کے ویسی ہی کوشش کرنی چاہیئے جیسی کہ ہمارے بزرگوں نے اگلے زمانہ میں کی تھی *

اے دوستو ! تم خوب جانتے ہو کہ اس زمانہ میں جدید فلسفہ و حکمت نے شیوع پایا ہی جسکے مسائل اُن اگلے مسائل سے بالکل مختلف ہیں اور جو ایسے ہی برخلاف مسائل اسلام کے جو اسوقت مروج ہیں پائے جاتے ہیں جیسیکہ اُس زمانہ میں تھے — بلکہ سخت مشکل یہہ آپڑی ہی کہ یونانی مسائل علم طبعی کے جن کی غلطی اب ثابت ہوئی ہی اور جنکو اُس زمانہ کے علماء نے مثل مذہبی

مسائل کے مان لیا تھا جیسا کہ میں نے ابھي کہا اُس سے اور زیادہ مشکل ہوگئي ہی *

اے دوستو ! ایک اور بڑي مشکل یہہ ہی کہ اس زمانہ کي تحقیقات اور یونانی حکمت کے زمانہ کے مسائل میں ایک بڑا فرق یہہ ہی کہ اُس زمانہ میں جو حکمت کے مسائل تھے وہ زیادہ تر عقلي اور قیاسي دلیلوں پر مبني تھے — تجربہ اور مشاہدہ کي بنا پر قایم نہیں ہوئے تھے - ہمارے بزرگونکو نہایت آساني تھي کہ مسجدوں اور خانقاہوں کے حجروں میں بیٹھے بیٹھے قیاسي مسائل کو قیاسي دلایل سے اور عقلي کو عقلي براہین سے توڑتے پھوڑتے رہیں اور اُنکو تسلیم نکریں — مگر اس زمانہ میں نئي صورت پیدا ہوئي ہی - جو اس زمانہ کے فلسفہ و حکمت کي تحقیقات سے بالکل علحدہ ہی — اب مسائل طبعي تجربہ سے ثابت کیئے جاتے ہیں اور وہ ہمکو دکھلا دیئے جاتے ہیں — یہہ مسائل ایسے نہیں ہیں جو قیاسي دلایل سے اُٹھا دیئے جاویں یا اُن تقریروں اور اصولوں سے جو اگلے زمانہ کے عالموں نے قرار دیئے ہیں ہم اُنکا مقابلہ کرسکیں — مثلاً آسمانوں کے خرق و التیام کا مسئلہ جو ہمارے ہاں کے علم طبعی کا بہت بڑا مسئلہ ہی اور آج تک درس وتدریس میں رہا ہی اور جو اصول علم طبعي کے مذہب اسلام میں تسلیم کرلیئے گئے ہیں اُن سے بھي اُس کو بڑا تعلق ہی — اب وہ مسئلہ کس کام کا ہی اور اُسکے پڑھنے پڑھانے سے کیا فائدہ ہی جبکہ یہہ ثابت ہوگیا ہی کہ جس طرح اگلے حکماء یا علماء نے آسمانوں کا وجود قرار دیا تھا وہي غلط تھا — اب تو اسبات پر غور کرني لازم ہی کہ آسمان سے کیا مراد ہی اور اُس کے لیئے جدید اصول و مسائل ایجاد کرنے کي ضرورت ہی نہ اُن بوسیدہ و از کار رفتہ مسائل کے یاد کرنے کي (چیرز) *

ایک بہت بڑي بحث ہمارے ہاں ہیولا و صورت کي تھي اگر یوناني فلسفہ کے مطابق ہیولا تسلیم کیا جاتا تھا تو معاد کا وجود جو ایک اہم مسئلہ مذہب اسلام کا ہی باطل ہوتا تھا اُس پر علماء اسلام نے بہت بڑي بحث کي جو کسیقدر بے سود اور کسیقدر ناکافي تھي *

بہر حال اس زمانہ کي حکمت طبعي میں ہیولا کي کچھہ بحث نہیں ہی بلکہ تمام اجسام کي ترکیب اجزاء صغار سے تسلیم کي

جاتي هی پس اب هیولا و صورت کي بحث سے جو همارے هاں تعلیم دیني اور دنیاوي دونوں میں داخل هی کیا فائدہ هی - ایسے اور بهت سے مسائل هیں جو اسیطرح مثالاً بیان هوسکتے هیں *

اے دوستو ! مجهکو معاف کروگے اگر میں یهه کهوں که ایک بهت بڑا ضروري امر جو اُن علماء کے خیال سے رہ گیا وہ یهه تها که اُنهوں نے یوناني حکمت و فلسفه کے مقابله میں تو بهت کچهه کیا مگر اسبات میں کچهه نهیں کیا یا بهت هي کم کیا که جو کچهه وہ خود مذهب اسلام کو بیان کرتے تهے اُسپر منکر اسلام یا مشکک في الاسلام کے دلکو کیونکر تشفي هو - یهه کهدینا که اسلام میں یونهي آیا هی اُس کو ماننا چاهیئے یهه تو نه یقین کو اور نه اُن لوگوں کي تشفي کو کافي هی (چیرز) *

ایسي هي اور بهت سے وجوهات هیں جنکي وجهه سے اس زمانه میں نئے طریقے بحث کے اختیار کرنے کي مسلمانوں کو ضرورت هی — کیونکه جو شخص اسلام کو برحق سمجهتا هی اور اُس پر پورا یقین رکهتا هی اُس کا دل گواهي دیگا نه گو منطق و فلسفه اور علم طبعي میں کتني کچهه تبدیل هوجاوے اور مسائل حقه اسلام کے وہ کیسے هي مخالف معلوم هوتے هوں مگر اسلام هي سچا هی — یهه بات سچے اور سادہ دل سے اسلام پر یقین رکهنے والوں کے لیئے تو کافي هی مگر منکرین یا مشککین کے لیئے کافي نهیں علاوہ اس کے یهه کچهه حمیت کا کام نهیں هی که منهه سے تو یهه کهیں که اسلام سچا هی مگر اُن جدید مسائل حکمت و فلسفه کے مقابله میں اُسکي تائید نکریں - اس لیئے اس زمانه میں مثل زمانه گذشته کے ایک جدید علم کلام کي حاجت هی جس سے یا تو هم علوم جدیدہ کے مسائل کو باطل کردیں یا اُن کو مشتبهه کردیں یا اسلامي مسائل کو اُن سے مطابق کر دکهلائیں — اس وقت جو بزرگ اس جلسه میں موجود هیں میں اُن سب سے بخوبي واقف نهیں هوں - مگر میں یقین کرتا هوں که اس جلسه میں بهت سے ذي علم لوگ بهي موجود هیں میں نهایت صدق دل سے اُنکو مخاطب کرکے کهتا هوں که جو لوگ ایسا کرنیکے لایق هیں اور وہ پوري کوشش حال کے علم طبعي و فلسفه کے مسائل کے اسلامي مسائل سے تطبیق دینے یا اُن کا بطلان ثابت کرنے میں نکرینگے وہ سب گنهگار هیں اور یقیناً گنهگار هیں اگر اُن میں سے ایک دو بهی

اس کام کو انجام دینگے تو بیشک فرض کفایہ ادا ہوجاویگا (چیرز) *

میں ایک شخص ہوں جسکا یہہ یقین ہی کہ کوئي شخص ایسا نہیں ہی جو جدید فلسفہ اور جدید علوم طبعي سے جو انگریزي زبان میں ہیں بخوبي واقف ہو اور اُن تمام اسلامي مسائل پر جو اس زمانہ میں اسلامي مسائل کہلاتے ہیں یقین رکھتا ہو — انگریزي خوان نوجوان اور بچے مجھے معاف کرینگے میں نے کوئي انگریزي خوان جسکو انگریزي علوم کا مذاق بھي حاصل ہوگیا ہو ایسا نہیں دیکھا جسکو پورا پورا یقین ہمارے زمانہ کے مروجہ مسائل اسلام پر ہو — میں یقین کرتا ہوں کہ جسقدر وہ علوم پھیلتے جاوینگے اور جن کا پھیلنا ضروري ہی اور میں خود بھي اُن کے پھیلانے میں معین و مددگار ہوں اُسیقدر لوگوں کے دلوں میں اسلام کي جانب سے جیساکہ اُس کو اس زمانہ میں بنا دیا ہی بد ظني اور بے پرواہي بلکہ روگرداني ہوتي جاویگي — میرا یہہ بھي یقین ہی کہ اصلي مذہب کا یہہ نقصان نہیں ہی بلکہ یہہ اُن غلطیوں کا سبب ہی جو اسلام کے نوراني چہرہ پر لگ گئي ہیں یا نا دانستہ لگادي ہیں *

میں ہرگز اس لایق نہیں ہوں کہ اسلام کے نوراني چہرہ پر سے اُن غلطیوں کے سیاہ دھبوں کے چھوڑانے کا دعوی کروں یا حمایت اسلام کا کام اپنے ذمہ لوں یہہ فرض اور یہہ منصب دوسرے مقدس و با علم لوگوں کا ہی — مگر جبکہ میں مسلمانوں میں اُن علوم کے پھیلانے کا ساعي ہوں جن کي نسبت میں نے ابھي بیان کیا کہ وہ موجودہ اسلام کے کسقدر مخالف ہیں تو میرا فرض تھا کہ جہاں تک مجھہ سے ہوسکے صحیح یا غلط جو کچھہ میرے امکان میں ہو اُس طرح اسلام کي حمایت کروں اور اسلام کي اصلي نوراني چہرہ کو لوگوں کو دکھلاؤں میرا کانشنس (ایمان) مجھہ سے کہتا تھا کہ اگر میں ایسا نکرونگا تو خدا کے سامنے گنہگار ہونگا (چیرز) *

اے میرے دوستو ! میں یہہ نہیں کہتا کہ جو کچھہ میري تحقیقات ہی وہي صحیح ہی مگر جب مجھکو بجز اس کے کہ جو کچھہ مجھہ سے ہوسکے وہ کروں اور کچھہ چارہ نہ تھا تو مجھکو ضرور وہي کرنا تھا جو میں نے کیا یا کرتا ہوں — میري نیت خالص خدا کے ساتھہ ہی

اگر میں نے برا کیا ھی وہ چاھیگا معاف کریگا چاھیگا نکریگا — اگر میں نے اچھا کیا ھی تو میں اُس کا صلہ کسي بندہ سے نہیں چاھتا - اور یہي وجہہ ھی کہ نہ میں لوگوں کے کافر کہنے سے یا نیچري کہنے سے ڈرتا ھوں نہ برا مانتا ھوں - جو لوگ مجکھو میري ان کوششوں کے سبب برا کہتے ھیں کافر بتلاتے ھیں میں اُن سے اپني شفاعت کا خواستگار نہیں ھوں اور نہونگا جو بھلا یا برا میرا معاملہ ھی وہ خدا کے ساتھہ ھی — اگر مجھہ سے کچھہ غلطي ھوئي ھی یا آیندہ ھوگي خدا سے مجھے اُمید ھی کہ وہ مجھہ پر رحم کریگا (چیرز) *

اے دوستو ! اس لمبي تمہید کے بیان کرنے کے بعد اب میں اپنے کچھہ خیالات جو اسلام کے متعلق ھیں بیان کرونگا — اسوقت جو کچھہ میں بیان کرونگا ضرور ھی کہ محض آزادانہ طریقہ سے بیان کرونگا اُن کو اس خیال پر نہیں بیان کرنے کا کہ میں مسلمان ھوں کیونکہ مسلمان ھونے کي حیثیت سے جو مسئلہ بیان کیا جاتا ھی اُس میں آزادانہ دلیل کي ضرورت نہیں ھوتي — اس وقت میں اپني گفتگو کا طرز ایسا اختیار کرونگا جیسے ایک غیر شخص اسلام کے اصول و مسائل کو ایسے لوگوں کے سامنے بیان کرتا ھی جن کو اسلام یا اصول اسلام پر شبہہ ھی یا انگریزي خواں نوجوان طلبہ میرے مخاطب ھیں جن کو جدید فلسفہ اور جدید علوم طبعي نے اسلام کے اصول کے صحیح ھونے پر شبہہ ڈالدیا ھی یا اُس کے غلط ھونے کا انہوں نے یقین کرلیا ھی *

جو شخص یہہ بیان کرتا ھی کہ اسلام سچا ھی تو اُس کو یہہ بھي کہنا چاھیئے کہ وہ اسلام کي سچائي کیونکر ثابت کرسکتا ھی — کوئي مذھب ھو اسلام یا عیسائي یا ھندو جسوقت اُن میں کا کوئي اپنے مذھب کي تائید یا تصدیق کرني چاھتا ھی تو ضرور ھی کہ اول وہ اُس کي صداقت ثابت کرے — یہہ کہنا کہ فلاں شخص کے مقدس ھونے میں کچھہ شبہہ نہیں ھی اور ھم اُس مقدس کے قول پر ایمان رکھتے ھیں اس مذھب کي صداقت ثابت کرنے کو کافي نہیں - یہہ تو صرف ایک اعتقادي بات ھی - جو لوگ جس کسیکي پیروي کرتے ھیں خواہ وہ اوتار ھو یا پیغمبر یا عیسائیوں کا خدا ھر ایک کا پیرو اُسکو جس کي وہ پیروي کرتا ھی ایسا ھي مقدس اعتقاد کرتا ھی - ھر ایک مذھب والے

کو اپنے مذهب پر ایسا هي یقین هی جیسے دوسرے مذهب والے کو اپنے مذهب پر پهر کیونکر هم ایک کو سچا اور دوسرے کو غلط کهه سکتے هیں *

جب هم یهه کهتے هیں که همارے پاس خدا کي بهیجي هوئي کتاب هی جس میں غلطي کا احتمال بهي نهیں هی تو دوسرا شخص بهي کهتا هی که اُس کے پاس بهي خدا کي کتاب هی جسکي صحت میں اُس کو ذرا بهي شک نهیں هی پس اس صورت میں ایک کے یقین کي دوسرے کے یقین پر ترجیح کي وجهه بتاني چاهیئے اور قابل تسکین دلیل پیش کرني چاهیئے جسکي بنا کسي اعتقاد پر نهو که کیوں همارے پاس کي کتاب تو خدا کي بهیجي هوئي هی اور دوسرے کے پاس کي خدا کي بهیجي هوئي نهیں هی *

اگر هم اپنے پیغمبروں کے معجزات کو اپنے مذهب کي صداقت کے لیئے پیش کرتے هیں تو قطع نظر اُن مشکلات کے جو اُن کے امکان وقوع میں اور پهر اُن کے ثبوت وقوع میں پیش آتي هیں دوسرے مذهب والا بهي اُسي قسم کے معجزات اپنے پیشواؤں کے بیان کرتا هی تو اب کیا وجهه هی که جو معجزات هم بیان کرتے هیں اُن کو صحیح مانیں اور دوسرا جو بیان کرتا هی اُن کو غلط قرار دیں — یهه تمام امور ایسے هیں جو اعتقادات پر مبني هیں کوئي شخص اُنکو مٹا نهیں سکتا اور کوئي شخص نهیں کهه سکتا که فلاں اعتقاد صحیح هی اور فلاں اعتقاد غلط - اگر کسي ایک شخص کا ایسا عقیدہ هو بهي جاوے تو کیا اُمید هی که اور بهي ایسا هي اعتقاد کرلینگے - اس لیئے ضرور هی که هم صداقت کے پهچاننے کے لیئے ایک ایسي معیار پیدا کریں اور ایسي کسوٹي قایم کریں جو سب مذهبوں سے یکساں نسبت رکهتي هو اور جس سے هم اپنے مذهب یا اعتقاد کو سچا ثابت کرسکیں (چیرز) *

اب میں اُس معیار کو بیان کرونگا جو تمام دنیا کے مذهبوں سے یکساں نسبت رکهتي هی اور جو که میں اصلي مذهب اسلام کو جسے خدا و رسول نے بتایا هی سچ جانتاهوں نه اُسکو جسے علماء نے اور مقدس مولویوں اور واعظوں نے گهڑا هی بغیر کسي دهوکہ پکڑ کے اُس معیار سے جانچونگا اور اُسکا سچ هونا ثابت کرونگا اور یهي فیصلہ همارے اور دوسرے مذهب والوں کے درمیان هوگا *

کوئي شخص لامذهب یا کسي مذهب کا معتقد اس بات سے انکار نہیں کرسکتا کہ انسان کي بناوٹ اس قسم کي ہی یا خدا نے اُس کو ایسے قواء مرکبہ سے پیدا کیا ہی جن سے وہ کسي کام کے کرنے کے لایق ہی اور کسیکے نکرنے کے لایق ہی اور اسلیئے حالت زندگي میں اُسکو ایک ایسي روش اختیار کرني چاہیئے جس سے اُسکے قواء بیروني و اندروني وہ کام دیں جس کے لیئے اُنکا ہونا یا پیدا کرنا پایا جاتا ہو — پس جو مذهب کہ ہمارے سامنے پیش کیئے جاتے ہیں اُن کي صداقت کي یہي معیار ہو سکتي ہی کہ اگر وہ مذهب فطرت انساني یا نیچر کے مطابق ہی تو سچا ہی اور اسبات کي صاف دلیل ہی کہ وہ مذهب اُس شخص کا بھیجا ہی جس نے انسان کو بنایا ہی اور اگر وہ مذهب انساني فطرت اور اُسکي خلقت اور اُن قوا کے جو انسان میں ہیں اور اُن حقوق کے جو اُن قوا سے انسان کےلیئے پائے جاتے ہیں اُسکے برخلاف ہی اور اُن کو فائدہ مندي سے کام میں لانے سے باز رکھتا ہی تو اس بات میں شبہہ ہوتا ہی کہ وہ مذهب اُس شخص کا بھیجا ہوا ہی جس نے انسان کو بنایا ہی کیونکہ ہر شخص اسبات کو غالبا قبول کریگا کہ مذهب انسان کے لیئے بنایا گیا ہی اور اگر اسکو اولٹ دو اور یوں کہو کہ انسان مذهب کے لیئے بنایا گیا تو بھي متحد نتیجہ پیدا ہوتا ہی *

پس میں نے مذاهب کي صداقت دریافت کرنے کے لیئے اور مذهب اسلام کي صداقت کي جانچ کے لیئے بھي یہہ اصول قرار دیا ہی کہ وہ فطرت انساني کے مطابق ہی یا نہیں جو انسان میں بنائي گئي ہی یا انسان میں موجود ہی — اور مجھکو یقین ہوا ہی کہ اسلام اُس فطرت کے مطابق ہی (چیرز) *

بیشک یہہ کام بہت بڑے عقلا و علما کا تھا مجھکو اس کام کے انجام دینے کي لیاقت نہیں ہی مگر جیسا کہ میں نے چند لمحہ پہلے اُسکے اختیار کرنیکي وجہہ کو بیان کیا تھا اُس سبب سے میں نے بقدر اپني طاقت کے اُسکو کرنا شروع کیا ہی — میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا نے جو ہمکو پیدا کیا ہی اور ہمارے واسطے جو ہدایت بھیجي ہی وہ ہدایت بالکل ہماري خلقت — ہماري فطرت — ہمارے نیچر کے مطابق ہی اور یہي اُسکي سچائي کي دلیل ہی کیونکہ یہہ کہنا بڑي

بے عقلي کي بات هوگي که خدا کا فعل اور هوگا اور اُسکا قول اور — تمام کائیذات معه انسان کے خدا کا فعل هی اور مذهب اُس کا قول وہ دونوں مختلف نہیں هوسکتے (واضح هو که سید صاحب کا یہه قول هی که ورک آف گاڈ اور ورڈ آف گاڈ مختلف نہیں هوسکتے - ورک سے وہ نیچر مراد لیتے هیں اور ورڈ سے مذهب) یہه معیار میں نے اُن لوگوں کے لیئے مقرر کي هی که جو خود اپنے دل میں کسي مذهب کي صداقت کا تصفیه کرنا اور اپنے دل کو تشفي دینا چاهتے هیں - اورنیز اُن لوگوں کے لیئے جو مشکک فی الاسلام هیں یا اسلام کے مخالف هیں - اور میري سمجهه میں اس سے زیادہ اور کچهه معیار نہیں هوسکتي *

اس معیار کے قایم کرنے کے بعد میں نے یہه تصفیه کیا هی که اسلام بالکل فطرت کے مطابق هی اور اسلیئے میں نے کہا هی که " الاسلام هوالفطرت والفطرت هوالاسلام " بہت ٹهیک مسئله هی - مگر افسوس هی اُن لوگوں پر جنهوں نے دانسته فطرتي یا نیچري هونے کا دوسرے معنوں میں سمجهه پر الزام لگایا هی اُن کو خدا کے سامنے اس کا جواب دینا هوگا - خدا سب چیزوں کا پیدا کرنے والا هی جس طرح اُس نے اسمان و زمین و مافیہا اور تمام مخلوقات کو پیدا کیا اسیطرح اُسنے نیچر کو بهي پیدا کیا وہ جسطرح همارا اور تمهارا اور سب کا خالق هی اسیطرح نیچر کا بهي خالق هی پس مخالفین کا یہه کہنا که میں نیچر کو خالق یانعوذ بالله نیچر کو خدا کہتا هوں کسقدر بہتان عظیم هی جسکو میں مخلوق کہتا هوں وہ کہتے هیں که وہ اُسکو خالق کہتا هی - خدا کے سامنے اُس دن جبکه اعمالوں کي پرسش هوگي — بڑي بڑي ڈاڑهي والوں - اور پیشاني پر رگڑکرکٹا ڈالنے والوں - ٹخنے سے اُونچا پاجامه پہننے والوں - جو سچ کے بدلے جهوٹ کو خریدتے هیں اس کا سوال هوگا جنهوں نے یہه جهوٹے الزام مجهه پر لگائے هیں اُسکو میں خدا پر چهوڑتا هوں - نہیں - میں خدا پر نہیں چهوڑتا بلکه میں اپني طرف سے اُن کو معاف کرتا هوں (چیرز نہایت زور سے) میں اپنے کسي بهائي سے کسي همجنس سے نه دنیا میں بدلا لینا چاهتا هوں نه قیامت میں (چیرز) میں نہایت ناچیز هوں مگر اُس رسول کي ذریت میں هوں جو رحمةللعالمین هی - میں اپنے دادا کي راہ پر چلونگا اور تمام لوگوں کو جنهوں نے مجهکو برا

کہا جنہوں نے مجھہ پر اتہام کیا یا آیندہ کہیں اور کریں سب کو میں معاف کرونگا (چیرز) *

جو طریقہ میں نے اوپر بیان کیا — کیا کوئي کہیگا کہ وہ طریقہ اسلام کي تائید کا نہیں اور کیا اُسکے ذریعہ سے بڑے بڑے فلسفي حکیموں اور علوم طبعي کے جاننے والوں اور ملحدوں کا مقابلہ نہیں ہوسکتا — اور کیا وہ طریقہ کسي طرح اسلام کے مخالف ہی ؟ اس پر بھي مجھے یہہ دعوی نہیں کہ جو طریقہ میں نے اختیار کیا ہی اُس میں غلطي نہیں - میں معصوم نہیں ہوں اور نہ معصوم ہونے کا دعوی کرتا ہوں - میں ایک جاہل آدمي ہوں اسلام کي محبت سے میں نے یہہ کام کیا ہی جس کے لایق میں نہیں ہوں — بلاشبہہ وہ ایک نیا طریقہ ہی اس میں بھي درحقیقت میں نے قدیم علماء کي پیروي کي ہی جسطرح اُنہوں نے ایک نئے ڈھنگ پر علم کلام ایجاد کیا تھا اُسي کي نظیر پر میں نے یہہ نیا طریقہ صداقت کے ثابت کرنے کا ایجاد کیا ہی ممکن ہی کہ اُس میں غلطي ہو مگر آیندہ علماء اُس کي صحت کردینگے اور اسلام کو مدد دینگے میرے خیال میں مخالفین اور مشککین فی الاسلام کے مقابلہ میں اسلام کي تائید اسي طریقہ پر ہوسکتي ہی اور اور کسي طریقہ پر نہیں ہوسکتي (چیرز) *

آپ صاحبوں نے مجھہ سے چاہا ہی کہ میں بیان کروں کہ اسلام کیا چیز ہی ؟ اُسکے جواب میں میں کہتا ہوں کہ وہ چیز جس پر یقین کرنے سے کوئي شخص مسلم یا مسلمان کہا جاسکتا ہی وہ خدا کي توحید ہی جو شخص خدا کو برحق جانتا ہی اور اُسکي توحید پر یقین رکھتا ہی وہ مسلم یا مسلمان ہی — یہي رکن اول اور رکن اعظم اسلام کا ہی اور باقي ارکان اُس کے تحت میں اور اُس کے ساتھہ اس طرح ملے ہوئے ہیں جیسے کہ کسي خاص دوا کي معجون ہو اور اُس کے ساتھہ اور اجزا بھي ملے ہوئے ہوں - خدا کو واحد مطلق اور خالق تمام چیزوں کا جاننا اور سمجھنا - بلکہ نہ صرف جاننا اور سمجھنا بلکہ اُسپر یقین ہونا اسلام ہی اور جو اُسپر یقین کرے وہ مسلم ہی - خدا تعالی نے قرآن مجید میں یہود و نصارا کي تکرار کا ذکر فرماکر فرمایا " بلی من اسلم وجہہ للہ و ہو محسن فلہ اجرہ عندربہ " یعنی جسنے خدا پر یقین کیا اپنا منہہ خدا کے سامنے کیا اور

نیک کام کرتا ہی تو اُسکا اجر اُسکے خدا کے پاس ہی - خدا نے اہل کتاب سے اور کچھہ نہیں چاہا بجز اسکے کہ خدا کي توحید مانیں اور اُسي کي عبادت کریں جہاں فرمایا" یا اہل الکتاب تعالوا الي کلمة سواء بیننا و بینکم ان لا نعبدالا اللہ " اور ایک جگہہ پیغمبر خدا نے فرمایا کہ میري نماز اور میری عبادت اور میري زندگي اور میري موت خدا کے لیئے ہی اور اُس کے بعد فرمایا کہ " انا اول المسلمین " اسمعیل و ابراہیم نے یہہ دعا مانگي " ربنا و اجعلنا مسلمین لک و من ذریتنا امة مسلمةلک " حضرت عیسی کے حواریوں نے بھي خدا پر ایمان لانے کے بعد کہا کہ " و اشہد باننا مسلمون " حضرت ابراہیم کو خدا نے کہا " اسلم " حضرت ابراہیم نے کہا " اسلمت لرب العالمین " حضرت ابراہیم نے اپني اولاد کو نصیحت کي " یا بني ان اللہ اصطفی لکم الدین فلاتموتن الا و انتم مسلمون " اور ایک جگہہ خدا نے فرمایا کہ " ان الدین عنداللہ الاسلام " پھر خدا نے فرمایا کہ " ماکان ابراہیم یہودیا ولا نصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما " یعني ابراہیم نہ یہودي تھا اور نہ نصراني بلکہ ثہیت مسلمان تھا - پس جو حقیقت اسلام کي خدا نے بتلائي وہ خدا کو ماننا اور اُسپر یقین ہونا ہی *

خدا پر اور خدا کي وحدانیت پر اُس وقت یقین ہوسکتا ہی جب اُسکي ذات و صفات پر جو حقیقت میں متحد ہیں اور اُس کے استحقاق عبادت پر جو اُسکو لازم ہی پورا پورا یقین ہو — اُسکي ذات پر یقین — اُسکے موجود بالذات ازلي و ابدي وحدہ لاشریک لہ ہونے پر یقین ہوتا ہی — اُسکي صفات پر یقین — اُسکي مانند صفات کا کسي دوسرے میں نہونے پر یقین کرنا ہی - تمام صفتیں جو خدا سے منسوب کي جاتي ہیں عالم - رحیم — حي اور مثل انکے اور جو اُن کا مفہوم ہمارے ذہن میں آتا ہی اور جن میں اوروں کا اشتراک بھي بوجہ ما متصور ہوتا ہی اُس مفہوم سے اور اُس اشتراک سے بھي خدا کي صفات کو مبرا و منزہ ماننا اُسکي صفات پر یقین ہونا ہی — اُسکے استحقاق عبادت پر یقین یہہ ہی کہ کوئي شے سوا خدا کے مستحق عبادت نہیں یعني عبادت کے لایق نہیں - جو شخص کہ اسطرح سے خدا پر یقین رکھتا ہی وہ مسلمان ہی - میں نہیں کہتا بلکہ خدا نے یوں ہي

کہا ہی - ہاں ایسے شخص کي نسبت جو صرف خدا ے تعالٰی کو مانتا ہی میں یہہ ضرور کہوں گا کہ وہ محمدي نہیں - قران کي اصطلاح تو یہي ہی جو میں نے بیان کي مگر ہمارے زمانہ میں محمدي اور مسلمان کے الفاظ ایک ہي معني میں لیئے جاتے ہیں اور مترادف سمجھے جاتے ہیں اسلیئے مجھکو کسیقدرتفصیل کے بیان کرنے کي ضرورت معلوم ہوتي ہی - محمدي ہونے کے لیئے ضرور ہی کہ ہم اُس شخص پر بھي جس نے ہمکو توحید کي نعمت دي اور جس نے ہمکو توحید کي تعلیم کي - جس کي وجہہ سے ہم نے خدا کو جانا اور اُسکي صفات کو پہچانا یقین کریں خود عقل ہي ہمکو ہدایت کرتي ہی کہ جس سے ہمکو ہدایت ہوئي کس طرح ہوسکتا ہی کہ ہم اُس کے ہادي ہونے پر یقین نکریں - اسلام جس کو میں نے ایسے استحکام سے سچا بتایا اُس کي ہدایت محمد رسول اللہ صلعم نے کي ہی پس اس کي تصدیق بالضرور دوسرا رکن اسلام کا ہی جو پہلے رکن سے منفک ہي نہیں ہوسکتا -

اس تمام تقریر کا نتیجہ یہہ ہی کہ جو شخص خدا کو مانتا ہی اور وحدہ لاشریک جانتا ہی اور اُس پر یقین رکھتا ہی اور کسي نبي کي تصدیق نہیں کرتا اور آنحضرت صلعم کي بھي تصدیق نہیں کرتا اُسکي نسبت یہہ کہنا کہ محمدي نہیں یا مرادف معني میں لیکر یہہ کہنا کہ وہ مسلمان نہیں ہی بالکل صحیح ہی مگر اُس کو کافر بمعني مشرک کہنا یا موحد نہ کہنا اسلام کے اصول کي روسے درست نہیں *

بلاشبہہ تصدیق نبوت دوسرا رکن اسلام کا ہی - موحدین محض کے مخلد فی النار ہونے یا نہونے پر قدیم سے علماء میں بحث چلي آئی ہی کوئي کہتا ہی کہ مخلد فی النار ہونگے کوئي کہتا ہی کہ بعد عذاب نجات پاوینگے اس بحث کو اُنھی عالموں کے لیئے چھوڑ دو اور ہمکو اپنے حبیب کے اس قول پر رہنے دو کہ "عای رغم انف ابي ذر" *

وحدانیت و رسالت کي تصدیق کے بعد اور چیزیں بھي اسلام کے ساتھہ ہیں جنکو خدا تعالی نے فرض قرار دیا ہی مثلاً نماز روزہ حج زکاۃ وغیرہ وغیرہ *

ان فرایض کے نہ اداکرنے والے کو ہم گنہگار اور اُن کے منکر کي نسبت وہي کہینگے جو رسالت کے منکر کي نسبت کہا ہی کہ وہ محمدي نہیں

یا بمعني مرادف مسلمان نہیں — اُسکے مخلد فی النار ہونے یا نہونے کي نسبت وہي بحث پیش آ جاتي ہی جو ابھي موحد محض کي نسبت میں نے بیاں کي *

اے دوستو ! یہہ ایک بحث بہت بڑي اور نہایت نازک ہی جس کے بیان کے لیئے ایک بہت بڑا وقت درکار ہی اُس کو مختصر کردینا ہي وقت کے لحاظ سے بہتر ہی اسیطرح شرک کي بحث بھي جو اسلام کا پورا پورا دشمن ہی اور جس کے ساتھہ اسلام جمع ہي نہیں ہو سکتا بہت بڑي ہی مگر میں اسوقت ایک شمہ اُس کا بیان کرونگا - جس طرح خدا کو اپني ذات و صفات میں وحدت ہی اسیطرح رسول کو تبلیغ احکام یا احکام شریعت کے قرار دینے میں وحدت ہی اور کسي کو اُس میں شرکت نہیں پس جو شخص رسول کے سوا کسي اَور شخص کے احکام کو دین کي باتوں میں اسطرح پر واجب العمل سمجھتا ہی کہ اُس کے برخلاف کرنا گناہ ہی اور اُسي کي تابعداري کو باعث نجات یا ثواب سمجھتا ہی وہ بھي ایک قسم کا شرک کرتا ہی جسکو میں شرک فی النبوۃ سے تعبیر کرتا ہوں خدا نے یہود و نصارا دونوں کو اسي بات پر ملزم ٹھہراکر فرمایا " اتخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا من دون اللہ " پس اس طرح کي پیروي اربابا من دون اللہ تک پہونچا دیتي ہی *

میري اس تقریر سے آپ یہہ تصور نکریں کہ میں ائمہ مجتہدین کے برخلاف راے رکھتا ہوں - نہیں - میں اُن کو اُمت کا سرتاج اور اُن کے اجتہادوں اور اختلافوں کو باعث رحمت سمجھتا ہوں - یہہ بھي آپ خیال نکریں کہ میں اُن کے پیرو مقلدین کو برا کہتا ہوں یا تقلید کو برا جانتا ہوں مگر اسقدر میں ضرور سمجھتا ہوں کہ مقلدین کے بعض افعال اس حد تک پہونچ گئے ہیں کہ اُنہوں نے اپني غلطي سے نہ اُن کي تقلید سے اُن کو اربابا من دون اللہ تک پہونچا دیا ہی - جو لوگ کہ اس مسئلہ تقلید کے برخلاف ہیں اور عدم تقلید کے مسئلہ کی پیروي کرتے ہیں اور اُس کے اجرا میں کوشش کرني چاہتے ہیں اُن کي بھي میں عزت کرتا ہوں - میں سمجھتا ہوں کہ دونوں کا مقصود ایک ہی اور دونوں خدا و رسول کي خوشنودي چاہتے ہیں (چیرز) مگر افسوس

هی که ان دونوں فرقوں کے سبب سے باهم رنج و عداوت پیدا هوئي هی یهه شیطان کے وسوسے هیں جوگروه اسلام کو متفرق کرنے اور قوت کو ضعیف کرنیکي فکر میں هی حقیقت میں اسلام لااله الاالله و محمد رسول الله کهنا اور اُسپر دل سے یقین رکهنا اور سب کلمه گوؤں کو بهائي سمجهنا هی باهمي اختلاف سے اسلام کے مجمع کو متفرق کرنا اصول اسلام کے برخلاف هی اور اُس برکت کي ناشکري هی جو خدا نے دي هی اور جسکو " فالف بین قلوبهم " کے لفظوں سے تعبیر کیا هی (چیرز) *

اب میں اُن امور کي نسبت کچهه تهوڑا سا بیان کرنا چاهتا هوں جو تصدیق نبوت اور اُن مسائل اسلام سے متعلق هیں جو ظاهر میں عقل و علم کے برخلاف پائے جاتے هیں - اگرچه اسکي تفصیل بیان کرنے کو بهت بڑا وقت چاهیئے اور شاید برسوں گذر جاویں اور یهه بیان ختم نهو تو بهي کچهه عجب نهیں - مگر بعض نوجوان انگریزي خوانوں یا اور لوگوں کے لیئے جو اپنے خیال دوسري طرح پر کرنے چاهتے هیں اسکا بیان کرنا گو مختصر هي هو بے موقع نهوگا *

محمدي هونے کے لیئے یا مرادف معني کے لحاظ سے اسلام کے دائره میں داخل هونیکے واسطے توحید کے ساتهه رسالت یعني نبوت کي تصدیق بهی واجب هی اسلام کي نسبت نوجوان انگریزي خوانوں کو یا آزاد خیال والوں کو دو چیزیں هیں جو شک میں ڈالتي هیں ایک تصدیق نبوت دوسرے وه مسائل جو اس زمانه کي حکمت و فلسفه یا عقل کے برخلاف یا بعید ازعقل معلوم هوتے هیں- نبوت کی بحث فطرت کے اصول پر ایک طولاني بحث هی اسوقت میں اُسکو نچهیڑونگا محمد رسول الله صلعم کي نبوت کي صداقت پر چند باتیں بطور خطابیات کے جن کو دل قبول کرسکتا هی بیان کرونگا — بڑے بڑے فلاسفر جو گذر گئے هیں اور جو اب بهي موجود هیں جنهوں نے علوم میں بهت بڑا درجه حاصل کیا هی اور عمده عمده کتابیں تصنیف کي هیں وه بهي اصل اسلام کي هدایتوں کو اور اُن اصولوں کو جن پر اصل اسلام مبني هی لاثاني تسلیم کرتے هیں - اُنکو جانے دو اور خود جانچ لو که اصل اسلام کے اصول فقها کے اجتهادات اور پیچیده مسائل کو چهوڑ کر جو سیدهے سادهے اصول اسلام سے مناسبت نهیں رکهتے کیسے عمده و پخته لاثاني هیں جس نے

تمام عمر فلسفہ و حکمت و علوم و طبعي اور انسانکے نیچر کي حقیقت کي تحقیق میں بسر کي ہو وہ بھي ایسے اصول قایم نہیں کرسکتا — پس اب کیا میرا یہہ کہنا بیجا ہوگا کہ ایک ایسے شخص نے جو ریتیلے کنکریلے ملک میں پیدا ہوا اور جو چھوٹي عمر میں یتیم ہوگیا اور جس نے نہ کسي دارالعلوم میں تعلیم پائي نہ سقراط و بقراط اور افلاطون کے مسائل کو سنا نہ کسي اوستاد کے سامنے تعلیم کو بیٹھا نہ حکماء اور فلاسفروں اور پولیٹکل و مارل سینیر کے عالموں کي صحبت اُٹھائي بلکہ چالیس برس اپني زندگي کے نا تربیت یافتہ اور بد اخلاق اونٹ چرانے والوں میں بسر کئے چالیس برس تک بجز ایسي قوم کے جو بت پرستي اور باہمي جنگ جدال میں مبتلا تھے چوري و زنا کاري پر عورت و مرد کو فخر تھا اور کسیکو نہیں دیکھا تھا — وہ دفعتاً اپني تمام قوم کے برخلاف اوٹھا — چاروں طرف سے وہ بت پرستي میں گھرا ہوا تھا مگر اُس نے کہا تو یہہ کہا کہ "لاالہ الااللہ" اُس نے صرف یہہ کہا ہي نہیں بلکہ تمام قوم سے بھي جو سیکڑوں برس سے لات و منات و عزی کو پوجتي آئي تھي یہي کھوا دیا - اُن تمام بد اخلاقیوں وامارل عادتوں کو تمام قوم سے مٹوا دیا — بتوں کو زمین پر گروا یا اُن کو تڑوایا اور خدا کے نام اور خدا کي پرستش کو تمام عرب کے جزیرہ نما میں بلند کیا — وہ جزیرہ جو ابراھیم و اسمعیل کے بعد سے ہزاروں ناپاکیوں سے ناپاک ہوگیا تھا پھر اُس کو اُس کي اصلي پاکي اور دین ابراھیم کي بزرگي تک پہونچایا - چالیس برس کے بعد کس نے یہہ نور اُس کے دل میں ڈالا جس نے نہ صرف جزیرۃ عرب کو بلکہ تمام دنیا کو روشن کردیا (چیرز) اُس نے لاالہ الااللہ کي تعلیم کے بعد جو احکام دین کے اخلاق کے لوگوں کو بتائے کیا کوئي فلاسفر اُس سے زیادہ کچھہ بتا سکتا تھا جو اُس امي نے بتائے (چیرز) صرف بتائے ھي نہیں بلکہ اپنے پاک دل اپني پاک زبان کے اثر سے لوگوں کے دلوں میں بٹھلا دیئے (چیرز) یہہ کام وہ تھا جو نہ کسي فلاسفر سے ہوسکتا تھا نہ کسی سلطان مقتدر سے پھر کیا چیز اُس یتیم بچے میں تھي جس نے نہ جزیرہ عرب کو بلکہ تمام دنیا کو خدائي کا کرشمہ دکھلا دیا (چیرز) اے میرے دوستوں ! کوئي سخت سے سخت دھریہ اور لا مذھب بھي اگر ایسے شخص کو معاذاللہ

نبي نمانے گا تو اُس کو یہہ ماننا تو ضرور پڑیگا کہ اگر بعد خدا کے کوئي دوسرا شخص بزرگ ھی تو یہی ھی (چیرز) روحي فداک یا رسول اللہ- پس جو کوئي شخص نبوت کي حقیقت کو سمجھہ لیگا تو امکان سے خارج ھی کہ محمد رسول اللہ کی نبوت کي تصدیق نکرے (چیرز) یہہ مختصر الفاظ تصدیق نبوت کے ایسے شخص کي دل کي تشفي کے لیئے جو کچھہ بھي سمجھہ بوجھہ رکھتا ھی میں سمجھتا ھوں کہ بالکل کافي ھیں *

اب مسائل اسلام کي نسبت مجھکو کچھہ کہنا ھی آپ سب صاحب بخوبي جانتے ھیں کہ اسلام کے مسائل دو قسم کے ھیں ایک منصوص دوسرے اجتھادي جو علماء نے اپني نیک دلي اور نیک نیتي سے قایم کیئے ھیں — دوسري قسم کے مسائل جو اجتھادیات کہلاتے ھیں اگر اُنکا کوئي مسئلہ نیچر یا فطرت انساني کے برخلاف ھو تو اُس سے اسلام پر کوئي حرف نہیں آتا کیونکہ فی الحقیقت وہ ایک ایسے انسان یا مجتہد کا اجتھاد ھی جو سہو و خطا سے معصوم نہیں ھی *

خود ائمہ مجتھدین نے بھي اس بات کو تسلیم کرلیا ھی کہ "المجتہد قد یخطی و قد یصیب" اس سبب سے ھمکو علماء کے اجتھادي اور قیاسي مسائل پر بحث کرني فضول ھی ممکن ھی کہ وہ صحیح ھوں اور ممکن ھی کہ غلط ھوں — ھم اسلام کے طرف دار ھیں نہ فلاں و بھماں کي راے و اجتھاد کے اگر اُن میں غلطي ھی تو اُس سے اسلام کو کچھہ مضرت نہیں اگر وہ صحیح ھیں تو اسلام کو اُس پر فخر کرنے کي کچھہ ضرورت نہیں - منصوص مسائل کو نیچر انساني فطرت کے مناسب ثابت کرنے کو ھم موجود ھیں نہ کسي نقاي دلیل سے نہ اپنے ھاں کے عالمونکے قول سے نہ مجتہدوں کي براھین اجتھادیہ سے بلکہ نیچر سے- ھم اُن مسائل کو اُسي علم سے ثابت کرنے کو طیار ھیں جس علم کے پڑھنے سے اُن لوگوں کے دلوں میں شبہے پیدا ھوئے ھیں - یہہ ھمارا دعوی لوگوں کے خیال میں کیساھي ھو اور گو بعض لوگ اُس کو ناممکن سمجھتے ھوں مگر جو کچھہ ھمارے دل میں ھی اور جسپر ھمکو یقین ھی اُس کو بآواز بلند ھم کہہ رھے ھیں — ھماري سمجھہ میں کوئي مسئلہ تھیت اسلام کا یا جو کچھہ قرآن مجید میں بیان کیا گیا ھی

کسي قديم يا جديد علم کے برخلاف نہيں هی نہ کوئي حکمت اُس کو توڑ سکتي هی نہ کوئي فلسفہ (چيرز) ميں يقين کرتا هوں کہ دنيا ميں سواے اسلام کے اور کوئي ايسا مذهب نہيں هی جسکو پراني اور حال کي تحقيقاتوں فلسفہ اور نيچرل فلاسفي سے مقابلہ کرو اور سب طرح ٹھيک اور مضبوط پاؤ - بات صرف اسقدر هی کہ حقيقت کبھي تبديل نہيں هوتي - هاں بلاشبہہ جس وقت فلسفہ کا طرز بدل جاتا هی مباحثہ کے اصول بدل جاتے هيں اور نئي دليلوں کي حاجت هوتي هی — يهي سبب هی کہ اگلے زمانہ ميں جو دلايل همارے قدما نے قايم کيئے تھے وہ اس زمانہ ميں بکارآمد نہيں رهے هيں اور اس ليئے ضرور هی کہ نيا طريقہ بحث کا اختيار کيا جاوے — قرآن مجيد جو تيرہ سو برس سے معجز يقين کيا جاتا هی ميں بھي اُس کو معجز مانتا هوں — مگر همارے قدما نے صرف ايک اوپري دليل اُس کے معجز هونے کی قرار دي تھي يعني فصاحت اور کلام کي عمدگي اور وہ بھی اس وجہہ سے کہ آجتک کسي بشر سے نہ کسي فصيح و بليغ سے اُس کي ايک يا دس آيتوں کي برابر بھي ويسا فصيح کلام نہيں کہا گيا — باوجوديکہ اُن سے بطور مقابلہ کے کہا گيا کہ اگر کہہ سکتے هو تو کہہ لاؤ - بلاشبہہ ميں بھي قرآن مجيد کو ايسا هي فصيح و بليغ تسليم کرتا هوں اور کيوں نہ تسليم کروں جبکہ ميں يقين کرتا هوں کہ وہ خدا کا کلام اور وحي متلو هی اُسکے الفاظ وهي هيں جو خدا کي طرف سے رسول کے دل ميں ڈالے گئے تھے اور رسول کي زبان سے هم لوگوں تک پھونچے - اور ميں يہہ بھي قبول کرتا هوں کہ آج تک کسي بشر سے مثل اُسکے نہيں کہا گيا - مگر ميں اس دليل کو ايک خام دليل سمجھتا هوں اور جو الفاظ قرآن مجيد ميں اس امر کي نسبت آئے ميں اُنکا يہہ مطلب قرار نہيں ديتا هوں - اور اگر يہہ دليل ايک دليل هونے کے رتبہ ميں بھي هو تو بھي ايسي نہيں هی جو غير معتقد لوگوں کے مقابلہ ميں پيش کي جاسکتي هو اور اُن کے دلکو تسلي دے سکتي هو - ميں ايک اَور دليل رکھتا هوں جسکو ميں اُس دليل سے زيادہ مضبوط سمجھتا هوں - وہ دليل کيا هی وہ هدايتيں انسان کے ليئے هيں جو قرآن مجيد ميں بيان کي گئي هيں - کوئي اور هدايت اُس کے مثل بے شک نہيں هوسکتي ميں اُس کو بھي معجزہ بلکہ اصلي معجزہ

قرآن مجید کا سمجھتا ہوں (چیرز) قرآن مجید اُس زمانہ میں نازل ہوا جو جاہلوں اور نا واقفوں اور ناتربیت یافتہ لوگوں کا زمانہ تھا وہ اُس زمانہ کے جاہل لوگوں کی ہدایت کی لیئے بھی تھا اوراُن اعلی درجہ کے تعلیم یافتہ لوگوں کے لیئے بھی تھا جو اُسوقت کی دنیا میں تھے اور جو آیندہ دنیا میں ہونے والے تھے ضرور تھا کہ اُس کی ہدایتیں اسطرح پر بیان کی جاویں کہ اُس سے ایک صحرائی اونٹ چرانے والا بدو اور ایک اعلی درجہ کا حکیم سقراط اور بقراط دونوں برابر فائدہ اُٹھاویں دونوں برابر ہدایت پاویں - قران مجید ہی صرف ایسا کلام ہی جسمیں یہہ صفت موجود ہی اور جس سے مختلف درجوں بلکہ متضادہ حیثیتوں کے لوگوں کو یکساں ہدایت ہوتی ہی - ایک جاہل بدو یا ایک مقدس مولوی اُسکے لفظی معنوں سے جیسی ہدایت پاتا ہی ویسا ہی ایک فلاسفر اُنہی الفاظ کے مقصود سے ویسی ہی ہدایت پاتا ہی اور کسی لفظ کو نیچر یا فلسفہ سے برخلاف نہیں پاتا - کسی زبان میں - فرنچ لیٹن - عربی - فارسی - سنسکرت وغیرہ میں کوئی ایسی کتاب لکھہ دو یا اگلے زمانہ کی لکھی ہوئی بتا دو جس میں اعلی سے اعلی مضامین فلسفہ اور حکمت بھرے ہوئے ہوں اور پھر نہایت دلکش اور سہل الفاظ میں اور پھر اُس سے جاہل اور عالم عامی اور فلسفی سب کو یکساں فائدہ حاصل ہو اور سب کے دلوں پر یکساں اثر ڈالے نہایت ناممکن ہی - مگر صرف قرآن مجید ہی ایسا ہی جس میں یہہ تمام خوبیاں موجود ہیں اور یہی اُس کا اصلی اور سچا اور واقعی معجزہ ہی (چیرز) اُسکے مسائل جیسے اُس زمانہ میں سچے تھے جبکہ زمین ساکن مانی جاتی تھی ویسے ہی اب بھی سچے اور قابل تسکین ہیں جبکہ سورج ساکن اور زمین گھومتی مانی جاتی ہی - یہودیوں کے پاس عیسائیوں کے پاس چینیوں کے پاس ہندوؤں کے پاس بھی کتابیں ہیں جنکو وہ مقدس سمجھتے ہیں مگر بتاؤ کہ کس میں یہہ صفت موجود ہی جو میں نے بیان کی - توریت میں ہی کہ یوشع کے لیئے سورج ٹھہر گیا — اگر ایسا ہوا ہوتا تو تمام عالم کب کا برباد ہوچکا ہوتا مگر قرآن مجید ایسی باتوں کے وعظ کرنے سے پرہیز کرتا ہی اور اگر وہ کچھہ نصیحت کرتا ہی تو یہہ کرتا ہی کہ " لا تبدیل لخلق اللہ " — میرا یقین ہی اور گو کہ وہ ایک پیشین گوئی ہونے کے لحاظ سے

قابل اعتراض هو که اگر یهه حکمت و فلسفه جو اس زمانه مین سچي
مانی جاتي هی اگر آیندہ غلط ثابت هو جیسے یوناني حکمت اب
ثابت هوئي هی اور حکمت و فلسفه کے بالکل نئے اصول سچے ثابت ہوں
تو بهي مین دعوی کرتا هوں که قرآن مجید ویسا هي سچا ثابت هوگا
جیسا که اب سچا هی اور غور کرنے کے بعد ثابت هوگا که جو کچهه غلطي
تهي وہ همارے علم کا نقصان تها مگر قرآن ویسا هي سچا تها (چیرز)
همارے قدیم مفسروں نے قرآن مجید پر اُس کو یوناني حکمت اور علم
هیئت سے مطابق کرنے پر بهت زور ڈالا هی مگر جو لوگ خدا کي
هدایت کي روشني سے قرآن پر غور کرتے هیں وہ سمجهتے هیں که جو
کچهه اُس مین غلطي هو وہ اُن کي غلطی تهي نه قرآن مجید کي *

اے بهائیو اے میرے دوستو! یهه ایک ایسا مشکل رستہ هی
جسپر چلنا دشواري سے خالي نهین مگر ضرور هی نه جو لوگ دین اسلام
پر هونے کا دعوی کرتے هیں اُس پر غور کریں — جو کچهه مین کر رها
هوں وہ واقع مین اور لوگون کا کام تها نه ایک جاهل آدمي کا جیسا
که مین هوں مگر جب کسي نے نه کیا تو میرے دل مین ایک
تحریک پیدا هوئي اور مین اُس پر آماده هوا — مین سمجهتا هوں
نه یهه تحریک میرے دل مین خدا نے ڈالي هی اگر مین بقدر اپني
طاقت کے اُس مین کوشش نکروں تو خداکو کیا جواب دونگا — مگر
افسوس اس بات کا هی که اوگون نے میرے مطلب اور میرے مقصد کو
نهین سمجها اور چهوٹے چهوٹے اختلاف پر جو درحقیقت بالکل نئے
بهي نهین هین مجهه سے مخالفتین جهوٹے جهوٹے اتهام لگا کر کین —
مگر آپ پرانے حالات پر غور کریں اور اگلے علما کي کتابون کو جنکا سب
ادب کرتے هیں بغور دیکهین که اُن مین باهم ایسے اصول هین جو ایک
طرف کفر اور دوسري طرف اسلام تک پهنچاتا هی کس قدر اختلاف
هی — ایک فرقه خدا کي رویت کا قائل هی اور کهتا هی که وہ منصوص
هی - دوسرا کهتا هی که نه یهه ممکن هی اور نه منصوص هی -
اهل سنت و جماعت هي کا ایک فرقه خدا کے هاتهه پانوں آنکهه ناک
کا قائل هی اور اُس کے عرش پر متمکن هونے کا یقین کرتا هی اور اُس کو
منصوص جانتا هی دوسرا گروہ اُس کے برخلاف هی اور اُس کو کفر

سمجھتا ھی — جب کہ قدیم سے اصولی مسائل میں قدیم علماء نے اسقدر اختلاف کیا ھی تو میرا کیا گناہ ھی اگرمیں اُن قدیم علماء کے مقرر کردہ مسائل سے اختلاف کروں وہ بھی آخر انسان تھے اور معصوم اور محفوظ عن الخطا نہ تھے *

بلا حجت اور غیر مشتبہ منصوص مسائل میں جیسے نماز روزہ حج زکاۃ ھیں جو خدا تعالی نے قرآن مجید میں فرض بتائے ھیں اُنکو میں بھی اُسی طرح فرض سمجھتا ھوں جیسے ایک جاھل مسلمان یقین کرتا ھی - لیکن جب اُن پر مخالف کا حملہ ھوتا ھی تو اُن کی لمیت اور اصلیت بتانی ضرور پڑتی ھی - اگر یہہ بحث پیش آئے کہ ھاتھہ منہہ دھونے کو یعنی وضو کو عبادت سے جس کا تعلق دل سے ھی کیا تعلق ھی - حدث کے بعد بے محل منہہ میں کلی کرنے سے کیا تعلق ھی - نماز کو جو ایک روحانی فعل ھی اُٹھنے بیٹھنے سر نیچا اور سرین اُونچے کرنے سے کیا علاقہ ھی تو بمجبوری ھمکو اُس کی اصلیت اور نماز کے ارکان کی لمیت پر بحث کرنی ھوگی اور سمجھانا پڑیگا کہ وضو کیوں فرض کیا گیا ھی اور نماز کے ارکان کیوں قرار پائے ھیں اور اس کے بیان کے لیئے منقولی سندیں کچھہ کام نہیں آئے گیں کیونکہ مشکک فی المذھب یا غیر مذھب والا اُن کو نہ مانے گا بلکہ اُن کا بیان کرنا ایسی طرز پر لازم ھوگا جو عقل یا نیچر - انسان کی فطرت کے مطابق ھو تاکہ دوسرے کے دلکو تسکین ھو جاوے (چیرز) کیا غیر لوگوں کو یہہ کہنا کافی ھوگا کہ یوں ھی حکم ھی یوں ھی مانوں *

اے میرے بھائیوں ! یقین جس کا دوسرا نام ایمان ھی صرف کسی شخص کے کہدینے سے نہیں ھوتا - اگر میں آپ سے ایسی حالت میں کہ یہہ نفیس ھال بلورین جھاڑوں کنولوں دیوار گیریوں سے روشن ھو رھا ھی یہہ کہوں کہ اُس میں بالکل اندھیرا ھی اور آپ مجھکو اور میری بات کو قابل ادب اور لایق تسلیم سمجھہ کر کہہ بھی دیں کہ ھاں اندھیرا ھی تو کیا اس کہدینے سے آپ کے دلمیں یقین بھی ھو جاویگا - ھاں اگر آپ عقلمند ھیں اور واقعی دل سے مجھکو قابل ادب اور میری بات کو قابل یقین سمجھتے ھیں تو آپ ضرور خیال کرینگے اور سوچینگے کہ اندھیرے کے لفظ سے کیا مراد ھی اور جب اُس کو آپ سمجھہ جاوینگے تو اُسوقت

آپ کے دل میں سچا یقین ہوگا (چیرز) - میرا یہی مطلب ہی اور میں اپنے بھائی مسلمانوں سے یہی چاہتا ہوں کہ قرآن مجید کو صرف زبان سے معجز نکہو بلکہ دل سے معجز جانوں - اسلیئے میں نے خیال کیا کہ اُن کے سامنے ایسی چیزیں پیش کی جاویں جنسے اُن کو اُسکے معجز ہونے کا اور کم سے کم اُسکے سچے ہونےکا یقین ہو - جو کہ مجھکو اُسپر ایسا ہی یقین تھا اسلیئے میں نے بے دھڑک اور بغیر اس خیال کے کہ وہ اگلوں کے مخالف ہی یا موافق اور بغیر علماء زمانہ کے کفر کے فتووں کے ڈر کے دنیا کو دکھانا چاہا کہ قرآن مجید اور اسلام یکساں انسان کی فطرت کے مطابق ہی (چیرز) میں اپنے مسلمان بھائیوں سے اُمید کرتا ہوں کہ اگر اُن سے ہوسکے جو کچھہ میں نے کیا ہی اُس کی اصلاح کریں اور اگر مجھہ سے کچھہ غلطی ہوئی ہی تو معاف فرماویں نہ یہہ کہ مجھکو ایک فرقہ کا موجد یا ایک نئے مذہب کا قرار دینے والا قرار دیں میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جو مسائل اسلام کے محقق ہیں جہاں تک مجھہ سے ممکن ہی میں اُن کی تصدیق کرتا ہوں کیا تم کہہ سکتے ہو کہ یہہ کوئی جدید مذہب ہی ؟ میرا عقیدہ ہی کہ مذہب اسلام ایک مکمل اور آخری مذہب ہی - مجھکو خدا کے اس قول پر یقین کامل ہی کہ " الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا " مگر جب مفسرین خدا اُن پر رحمت کرے اس تکمیل کے یہہ معنی بتائیں کہ خدا نے فلاں جانور کو حلال اور فلاں جانور کو حرام بتاکر دین کو کامل کردیا ہی تو میں اُن سے مخالفت کرتا ہوں گو کہ وہ فخرالدین رازی ہوں یا ملا علی نیشا پوری یا اُن سے بڑہ کر اور کوئی اور اُن بزرگوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جناب اگر یہی معنی تکمیل دین کے ہیں تو سلام — میں کہتا ہوں کہ یہہ تفسیر غلط ہی - دین اسلام خدا کی توحید کے کامل طور پر بتانے سے اُس کے ہر ایک فروع و اصول کو روشن کردینے سے مکمل ہوا ہی اور یہی تکمیل دین کی ہی اور اسی تکمیل کے سبب وہ آخری دین ہی اور اسی تکمیل کے سبب قیامت تک بلکہ قیامت کے بعد بھی بغیر تبدیل کے قایم رہیگا (چیرز) *

اب میں اُن بعض احکام کی نسبت کچھہ کہنا چاہتا ہوں جو قرآن

مجید میں مذکور ھیں مثلاً " نماز " میں سمجھتا ھوں کہ انسان میں جو فطرت خدا نے رکھي ھی اُسیکے لحاظ سے نماز کو فرض کیا ھی - جس سے یہہ مراد ھی کہ معبود کي یاد دل میں رھے اور انسان اُس کو بھول نجاوے اپنا دلي نیاز اور تذلل اُس کے سامنے ادا کرتا رھے یہي اصلي جزو نماز کا ھی جو خدا نے فرض کیا ھی - مگر اسلیئے کہ یہہ فرض کیونکر ادا ھو اُس کے لیئے ارکان مقرر کیئے ھیں جو حقیقت میں اُسکے اصلي جزو نہیں ھیں بلکہ اُسکے محافظ ھیں اور محافظ ھونے کي حیثیت سے اصلي جزو سے جدا نہیں ھوسکتے اور اسلیئے اصلي جزو میں داخل ھوگئے ھیں اور بطور اصلي جزو کے واجب الادا ھو گئے ھیں - اُسکي تمیز اُس صورت میں بخوبي ھوسکتي جب انسان پر سے اُن ارکان کا ادا کرنا جو بطور محافظ اصلي رکن کے تھے ساقط ھو جاتا ھی - عذر کي حالت میں وضو کي فرضیت نماز میں قیام وقعود و سجدہ کي فرضیت حتی کہ قرأت کي فرضیت بھي ساقط ھو جاتي ھی مگر توجہ الی اللہ اور اُس دلي نیاز و تذلل کا ادا جو اصلي رکن نماز کا تھا جب تک کہ انسان کو ھوش ھی اور اُسکا سانس چلتا ھی ساقط نہیں ھوتا پس صاف روشن ھی کہ جو رکن ساقط ھوتے گئے وہ در اصل اصلي نہ تھے وھي رکن اصلي تھا جو کسي وقت جب تک کہ انسان انسان ھی ساقط نہیں ھوا (چیرز) اب کون کہہ سکتا ھی کہ یہہ طریقہ نماز کا خلاف نیچر یا انساني فطرت کے برخلاف ھی (چیرز) *

ھاں یہہ بحث باقي رھتي ھی کہ نماز میں یہہ ارکان کیوں مقرر کیئے گئے اور ان ارکان مقررہ کو فطرت انساني سے کیا مناسبت ھی - مگر میں کہونگا کہ ھاں فطرت انساني سے مناسبت ھی مگر میں اسوقت دوسرے فلسفیانہ طریقہ سے اسکا جواب دونگا - اگر ھم کوئي دوسرے ارکان اس فرض کے ادا کرنیکے لیئے مقرر کریں تو جو سوال ان مقررہ ارکان کے مقرر کرنے پر وارد ھوتا ھی وھي سوال اُن ارکان کے مقرر کرنے پر وارد ھوگا اور علی ھذا القیاس الی غیر النھایۃ پس ایسا سوال کرنا جو عامۃ الورود ھو ذي عقل انسان کا کام نہیں ھی *

البتہ یہہ بات پیش کرني چاھیئے کہ ان سے عمدہ دوسرے رکن مقرر ھوسکتے تھے مگر میں یقین کرتا ھوں کہ کوئي شخص ان ارکان سے بہتر

جسمیں تمام اعضاے اندروني و بیروني تمام قواے ظاهري و باطني تمام طریقه ادب و تذلل جسماني و روحاني ادا هوتے هیں اور جو انسان پر بمقتضاے فطرت انساني مؤثر هوتے هیں اور کوئي ارکان نهیں بتلاسکتا (چیرز) *

میں نے مختصر طور پر اپنےتمام خیالات جو مذهب اسلام کي نسبت هیں آپ کے سامنے ظاهر کیئے هیں اور یهه بات بهي بتائي هی که جو جدید طرز تائید مذهب اسلام کي اور مباحثه کي میں نے اختیار کی هی اُس کا کیا سبب هی اور اسبات کو بهي جتایا هی که مجهکو علماء متقدمین سے اختلاف کرنے کي کیا ضرورت پیش آئي هی - اسبات کے بیان کرنے کو که خود علماء متقدمین آپس میں کن کن باتونمیں مختلف هیں اور میں نے کن کن امور میں علماء متقدمین سے اختلاف کیا هی اور اُن میں سے کتني باتیں ایسي هیں جن میں بعض متقدمین علماء نے بهي وهي مسلک اختیار کیا هی جو میرا هی — اورکتنے ایسے هیں جنمیں میں منفرد هوں اور کل علماء متقدمین کے برخلاف هیں - ایک بهت بڑي فرصت چاهیئے - مگر جسقدر که میں نے اسوقت بیان کیا اُس کے بعد اسبات کا تصفیه که جو کچهه میں نے کیا هی ایا وه اسلام کي تائید هی یا نهیں آپ صاحبوں کے اوپر چهوڑتا هوں *

اب میں اخیر میں یهه کهنا چاهتا هوں که جو تائید اسلام کي میں نے اپني دانست میں اختیار کي هی وه اس وجهه سے نهیں کي که میں مسلمان هوں اور مسلمان کے گهر میں پیدا هوا هوں اور خواه نخواه مجهکو اسلام کي تائید کرني چاهیئے میں اس بات کو اچها نهیں سمجهتا - جو شخص جس مذهب میں پیدا هی خاموشي سے اُس میں چلے جانا دوسري بات هی اور اُسکي تائید پر مستعد هونا دوسري بات هی پچهلي بات اُس شخص کو زیبا نهیں هی جس نے خود پورا یقین اسپر نکرلیا هو — میں نے خالي الذهن هوکر اسلام پر بهت کچهه غور کي هی اور نهایت غور و فکر کے بعد میرے دل میں اسبات کا یقین هوا هی که دنیا میں کوئي مذهب سچا هی تو وه اسلام هي هی اور میں اس دلي یقین پر اسکي تائید کرتا هوں نه اسوجهه سے که میں مسلمان کے گهر میں پیدا هوں اور مسلمان هوں (چیرز بهت زور سے) *

یہہ لکچر ایسا موثر تھا جس کي کیفیت لکھني ناممکن ھی سننے والوں کو ایک سکتہ کا عالم تھا وہ بالکل محو تھے اور نہ جانتے تھے کہ ھم کہاں ھیں البتہ اکثر کي آنکھیں اپنا کام کرتي تھیں اور سید صاحب کے کلام پر در شاھوار نثار کرتي تھیں - یا ایک اثر تھا کہ سب کے دلوں پر کام کررھا تھا — سید صاحب کي زبان سے دلي سچائي اور دلي جوش سے جو لفظ نکلتا تھا ھر ایک کے دل میں تیر بہدف جاکر بیٹھتا تھا مجھکو سید صاحب سے اکثر ملنے اور بات چیت سننے کا اتفاق ھوا ھی میں نے اس قدر موثر کلام اُن کا بھي اس سے پہلے کبھي نہیں سنا تھا — ھمارے شفیق ایڈیٹر اخبار انجمن لاھور نے جو کچھہ اس لکچر کي نسبت لکھا ھی ھم اُس کو اس مقام پر لکھتے ھیں *

منقول از اخبار انجمن پنجاب مورخہ 9 فروري سنہ ۱۸۸۴ ع

۳۱ جنوري کو سید صاحب کا "اسلام" پر لکچر ھوتا لیکن کسي وجہہ سے اس لکچر کو جس کے مشتاق ھر صغیر و کبیر تھے ملتوی کردیا گیا اور تیسرے روز یعني یکم فروري کو یہہ لکچر شام کے وقت مہاراجہ کپور تھلہ کي کوٹھي میں ھوا لیکن کافي اطلاع نہونے کے باعث اور مکان کے وسیع نہونے کے سبب سے بہت سے ایسے اشخاص جو اس لکچر کے نہایت مشتاق تھے اس لکچر میں شامل نہوسکے پھر بھي اس لکچر میں سو آدمي سے زیادہ تھے اور دو سو آدمیوں سے زیادہ گنجایش اُس مکان میں بھي نہ تھي — لیکن في الحقیقت لکچر نہایت فصیح ھونے کے علاوہ غایت درجہ مؤثر الفاظ میں تھا اور حاضرین پر ایک عجب کیفیت طاري تھي — اس لکچر میں اھل ھنود میں سے بھي چند صاحبان موجود تھے اور شاید دو چار عیسائي بھي ھوویں - لیکن مسلمانوں کے ھر فرقہ کے آدمی موجود تھے - شیعہ لوگ بھي تھے* جن میں سے جناب مولوي اُلفت حسین صاحب قابل ذکر ھیں حنفي لوگ کثرت سے تھے اور غیر مقلد بھي موجود تھے جنمیں سے میاں رجب الدین قابل ذکر ھیں — سید صاحب نے جو کچھہ اس لکچر میں فرمایا - ھر شخص کو پسند آیا - اُنہوں نے بہت سے بہتان جو اھل غرض نے اس بزرگ اور مقدس شخص پر لگائے تھے اپنے عقاید بیان کرنے سے دور کیئے اور

نہایت جوانمردي سے اُن شخصوں کو معاف کیا جنہوں نے اُن کو نیچري اور کافر ٹھیرایا تھا - سید صاحب في الحقیقت فنافی القوم کے عمدہ سے عمدہ مثال ہیں اور اُن کے درد انگیز الفاظ جو تہ دل سے نکلتے تھے دلوں پر بہت بڑا اثر کرتے تھے — یہہ لکچر لاہور میں نوجوان تعلیمیافتہ اشخاص کي کوشش سے ہوا تھا - اکثر اشخاص اس کے فوائد سے اور اسکے نتائج سے بالکل ناواقف تھے بلکہ بالکل برخلاف نتیجہ نکالتے تھے - لیکن خداوند کریم کا ہزار ہزار شکر ہی کہ ہمارے احباب کي آرزو صرف پوري ہي نہیں ہوئي بلکہ وہ نتائج ظاہر ہوئے کہ جن کا خیال بھي نہ تھا لاہور میں ہر متنفس خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان برہمو ہو یا آریا مقلد یا غیر مقلد سني ہو یا شیعہ - سید صاحب کا مداح نظر آتا ہی اور صرف اس لیئے کہ سید صاحب کے دنیاوي خیالات کو چھوڑ کر جسکا ہر شخص پہلے سے بھي ہمدرد تھا مسلمانوں کي طرح طرح کي غلط فہمیاں اس لکچر سے اُن کے مذہبي عقاید کي طرف سے بالکل دور ہوگئیں - اس سے سید صاحب کو چنداں بڑا فائدہ نہیں لیکن مسلمانوں کي قوم کو بڑا فائدہ ہوگا - ابتک اکثر مسلمان جو اُن کے مخالف تھے اور اُن کي دنیاوي اصلاحوں میں طرح طرح کے شبہات رکھتے تھے وہ صرف اس قسم کي غلط فہمیوں کے باعث خواہ مخواہ اُن سے اختلاف ظاہر کرنے کو ایک فرض اسلامي سمجھتے تھے — سچ ہی راستي کو ضرور فتح ہوتي ہی اگر افسوس ہی تو صرف اس بات کا ہی کہ یہہ لکچر عام نہوسکا جسکا باعث یہہ بھي ہوسکتا ہی کہ اہل انتظام کو اس لکچر کي قدر پہلے سے معلوم نہ تھي اور بڑا باعث یہہ ہی کہ یہاں کوئي مسلمانوں کے پاس ایسا مکان نہیں تھا جو ہر طرح سے اس لکچر کے مناسب ہوتا *

سید صاحب سے مخالفت

قیل ان الا له ذو ولد * قیل ان الرسول قد کهنا
مانجی الله والرسول معا * من اذا هم فکیف سیدنا

جیسي محبت سید صاحب کي لوگوں کے دلوں میں ہی اُن کے مخالفوں کے داوں میں عداوت بھي کچھہ کم نہیں ہی گو کہ اب وہ صرف معدودے چند باقي رہ گئے ہیں جو انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں اُن کي

مخالفت کے مختلف اسباب ھیں — ممکن تھا کہ میں اُن سب کو ایک ایک کرکے بیان کرتا مگر مجھے یقین ھی کہ سید صاحب کي پسند خاطر نہوتا - تعجب یہہ ھی کہ سید صاحب کے دل میں نہ کسي مخالف کي طرف سے رنج ھی نہ بد ظني وہ ھمیشہ کہا کرتے ھیں کہ جو لوگ میرے مخالف ھیں وہ یہہ سمجھتے ھیں کہ میں اسلام کے برخلاف ھوں اور میرے خیالات سے اسلام کو نقصان پھونچتا ھی پس جو کچھہ کہ وہ اپني دانست میں اس خیال پر کرتے ھیں اُس کے لیئے وہ بزرگ تعریف کے قابل ھیں نہ مذمت کے لایق *

لوگوں نے اُن کے حسب و نسب و خاندان کے حالات دریافت کرنے میں کوشش کي اُن کي سیرت و خصلت اور اُن کے چال چلن کي بہت کچھہ تفتیش کي - اُنکي تحریرات تو در حقیقت ایسي نہیں کہ ایمانداري اور سچائي سے اُن پر کوئي گرفت نہیں ھو سکتي تھي - بڑے سے بڑا الزام یہہ لگا سکتے تھے کہ فلاں قول اگلے علماء کے اقوال یا جمہور علماء کے برخلاف ھی - اس امر کي سید صاحب کچھہ پرواہ ھي نہیں کرتے تھے تو اُن مخالفین کے پاس بجز جھوٹ اور اتہام کے کیا چیز تھي کہ جس کو وہ مخالفت میں کام لاسکتے اسلیئے اُن مخالفین نے اُسیکو اختیار کیا اور تقریر میں اور تحریر میں اُسي کي پیروي کي مگر اُنہوں نے یہہ خیال نہیں کیا کہ سید صاحب اُس کي بھي کچھہ پرواہ نہیں کرتے - ایک دفعہ ایک شخص نے سید صاحب کے سامنے بیان کیا کہ فلاں صاحب آپ کي نسبت یہہ بات بیان کرتے تھے جو کذب محض تھي - سید صاحب سنکر ھنسے اور کہا کہ آپ اُن صاحب سے کہدیں کہ جناب مجھہ میں واقعي عیب کون سے کم ھیں جو آپ کو خلاف واقع اتہام کرنے کي ضرورت پڑتي ھی *

تحریرات میں مخالفین نے یہہ طریقہ اختیار کیا ھی کہ محض غلط باتیں اُنکي نسبت لکھتے ھیں اُن کے عمدہ اقوال کو بگاڑ کر تحریف کرکے چھاپتے ھیں کہ سید صاحب کا یہہ قول اور یہہ عقیدہ ھی حالانکہ وہ محض جھوٹ اور غلط ھوتا ھی یہہ بلا ھمارے ھي اطراف کے لوگوں میں زیادہ تر پائي جاتي ھی — اور ایساھي ھونا بھي چاھیئے تھا کیونکہ قدیم سے ایساھي ھوتا چلا آیا ھی واللہ درمن قال -

حسن زبصرہ بلال از حبش صہیب از روم
زخاک مکہ ابوجہل ایں چہ بوالعجبیست

پنجاب کے بزرگوں نے جو اسقدر محبت سید صاحب کے ساتھہ کي اُس سے بھي اُن کے مخالف نہایت رنجیدہ ہوئے - اخبار نیراعظم مراد آباد نے بزرگان پنجاب کو بہت ملامت کي کہ کیوں سید صاحب کي اسقدر توقیر کي اور ایسے بد عقیدہ کو کیوں اپنا پیشوا بنایا اور موافق اپنے طریقہ کے چند عقاید نسبت سید صاحب کے منسوب کیئے کہ اُن کے یہہ عقیدے ہیں اور سوال کیا کہ آیا اہل پنجاب بھي انہي عقیدوں پر ایمان لائے ہیں یا سید صاحب نے اپنے عقاید بد سے توبہ کي ہی - افسوس ہی کہ اخبار نیراعظم مراد آباد میرے پاس موجود نہیں ہی ورنہ میں اُس کي بھي اسیطرح اس رسالہ میں نقل کرتا جیسیکہ شفاءالصدور کي نقل کي ہی — غالباً پنجاب کے کسي نوجوان تعلیم یافتہ نے اخبار نیر اعظم مرادآباد کے مضمون پر دو آرٹیکل لکھے ہیں اور ہمارے شفیق اڈیٹر پنجابي اخبار لاہور نے اپني مہرباني سے اُن کو اپنے اخبار میں چھاپا ہی جو واقعات سفر پنجاب کے قابل یاد واقعات میں ہوسکتا ہی اسلیئے ہم دونوں آرٹیکلوں کو بجنسہ اس رسالہ میں چھاپتے ہیں تاکہ آیندہ کو بھي اُن کي یادگاري رہے — اور جناب منشي عبداللطیف صاحب اڈیٹر پنجابي اخبار لاہور کا شکر ادا کرتے ہیں جن کي مہرباني اور قومي ہمدردي کے سبب وہ دونوں آرٹیکل اُنہوں نے اپنے اخبار میں چھاپے اور اُن کي بدولت اُن کے لکھنے والوں کے خیالات ہم تک پہونچے - اور اس رسالہ میں مندرج ہونے سے ہمارے اس رسالہ کي عزت کے باعث ہوئے *

پنجاب اور سید احمد خاں

(مندرجہ پنجابي اخبار لاہور مطبوعہ ۵ مارچ سنہ ۱۸۸۴ ع)

جبکہ مسلمانوں کا جہاز افلاس کے گرداب میں چکر کہا رہا تھا - نفاق کي چھنڈي علماء وقت کے ہاتھہ میں تھي اسلام کي قوت ۷۲/۱ پر تقسیم ہوچکي تھي دینداریکا مدار صرف اس بات پر رہ گیا تھا کہ کسي مسلمان کو کافر و لامذہب کسیکو خارجي ناصبي و معتزلي کسي کو مقلد وغیر مقلد کہکر پکارا جاتا تھا - ہرایک کے دلمیں آپس کا حسد موج زن تھا - سب ایک دوسرے سے آلگ ہوتے جاتے تھے - تب خدا کو رحم آیا - اُسنے پردہ غیب سے

ھمارے لیئے ایک ایسا اولوالعزم ناخدا بھیجا جو ھمارے جہاز کو گرداب جہالت سے نکالکر ساحل ترقی پر کھینچے لیئے جاتا ھی اور سب کو ایک درد ناک آواز سے یہہ ٹہکر للکارتا ھی ،، کنتم اعداء فالف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخواناً ،، *

افسوس بعض ضدی مسلمانوں کے دشمن اُس کی پیاری باتوں اُس کی سچی تحریروں کو بگاڑ بگاڑ کر دکھلا رہے ھیں کہ جو کچھہ وہ کہتا ھی صحیح نہیں ھی بلکہ تمکو دھوکا دیتا ھی اسکی ایک نہ سنو - جو شخص سمجھدار ھیں اپنی گرہ کی عقل رکھتے ھیں وہ تو کسی کی نہیں سنتے اور نہ کسی کی مخالفت کا اندیشہ رکھتے ھیں بلکہ نہایت استقلال سے اسکی تحریروں کو پڑھتے ھیں اور اس کی دلسوز تقریروں کو سنتے ھیں اور سمجھتے ھیں کہ جیسے ایک ڈاکٹر بچہ کے زخم میں نشتر مارتا ھی تاکہ اس کی تکلیف جلد رفع ھو اور وہ ناسمجھہ چلاتا ھی اور گالیاں دیتا ھی - ڈاکٹر ھنستا ھی اور کہتا ھی کہ کچھہ پرواہ نہیں جب یہہ سمجھہ دار ھوجائینگے تو خود جان لینگے کہ میں انکا سچا غمخوار تھا - اگر غور کیا جاے تو یہی حال بعینہ آجکل ھندوستان کے آنریبل سید احمد اور اُس کے مسلمان بھائیوں کا ھو رھا ھی کہ وہ اس نعمت ربانی کو حسد کی لاتوں سے مار رھے ھیں اس کی کوششوں پر طرح طرح کے حملے کر رھے ھیں وہ بیچارہ کس کس جادو بھرے کلام سے اسکی تلافی کررھا ھی کہ ،، جوں جوں وہ ھمکو برا کہینگے ھمپر کفر کے فتوے دینگے توں توں ھمکو ان سے زیادہ رغبت ھوتی جائیگی اور ھم ان کی بھلائی میں زیادہ سے زیادہ کوشش کرینگے ،، *

بعض اخبار نویسوں نے تو یہہ اپنا وظیفہ ھی مقرر کرلیا ھی کہ جہاں تک ممکن ھو بزرگ سید کی کارروائیوں میں رخنہ انداز ھوں تاکہ مسلمانوں کو تحت الثرے پھونچنے میں کوئی آر باقی نہ رھے چنانچہ پرسوں سہری نظر سے اخبار نیر اعظم مرادآباد گذرا - جو تعظیم و تکریم سید صاحب کی پنجاب کے بڑے بڑے شہروں میں ھوئی اسپر اڈیٹر اخبار نے بڑی بڑی نکتہ چینیاں کیں - جسکو دیکھکر مجھے کچھہ افسوس ھوا اور کچھہ خوشی - افسوس تو اسلیئے ھوا کہ جن لوگوں نے سید صاحب کی کارروائی کو ناپسند کیا اُنکو چاھیئے تھا کہ اس سے بہتر کوئی تدبیر مسلمانوں کی ترقی کی کر دکھاتے — پھر کچھہ کہتے تو سننے کے قابل

هوتا - اپنے اپاهج هاتوں سے تو کچهه کرنسکے دوسرے کے کام کو پسند نه کیا - اب غریب مسلمان ادبار سے کهونکر قدم نکالیں ؟ خوشي اس وجهه سے هوئی که جسقدر سید صاحب کي باتیں لوگونکو بذریعه تفسیر بدنما کرکے دکهلائي جاتي هیں لوگ اُسیقدر سید صاحب کي طرف زیاده رجوع هوتے جاتے هیں اور اُن کے خیالات کے مطالعه کا شوق روز بروز بڑهتا جاتا هی - حق و باطل میں تمیز کرکے اپني پچهلي حالت پر افسوس کرتے هیں *

سید صاحب نے کوئي نیا اسلام اختیار نهیں کیا جسپر لوگ انپر فدا هوگئے بلکه ان کا خیال جیسا که پهلے تها اب بهي ویسا هي هی البته فرق اتنا ضرور هی که پهلے جو سید صاحب کے خیالات هم تک پهونچے وه آپکے ذریعه سے پهونچے تهے اور جو اب سید صاحب کي زبان مبارک سے سنے وه بالکل خالص تهے - جن لوگوں نے سید صاحب کے خالص خیالات بذریعه اُنکي تصنیف کے دیکهے تهے وه تو مدت مدید سے انپر جاں نثاري کر رهے تهے - جن لوگوں کو تصنیف دیکهنے کا موقع میسر نهوا تها اُنهوں نے اب زبان گوهر فشاں سے سن لیئے آپ جیسے غمخوار قوم نے جو بدنما کرکے دکهلائے تهے ان کي حقیقت سب پر کهل گئي - اسواسطے پنجاب کے سرسبز ملک نے سید صاحب کو اپنا حقیقي محسن سمجهکر سرآنکهونپر اوٹها لیا *

سنٹرل انڈیا جیسے اگرم ملک میں سید صاحب کي مخالفت هو تو کچهه تعجب نهیں کیونکه وهاں کي آب و هوا هي میں یهه تاثیر هی که حق و باطل میں تمیز نهیں هوسکتي البته پنجاب کي شاداب و سرسبز آب و هوا نے لوگوں کے دل پر ظاهر کردیا که بیشک ناخدا هو تو ایسا هي هو اور ریفارمر هو تو اسي صفت کا هو جسقدر علم پهلے کا اُسیقدر سید صاحب کے قدردان پیدا هوتے جائینگے جس گرمجوشي اور فرط عقیدت سے لاهور کے هزاروں آدمیوں نے اور خاصکر پنجاب کے نوجوان تعلیم یافته گروه نے ترکي لباس میں اُس رسته کے دونوں طرف صفیں باهدنکر حضور ممدوح کا استقبال کیا جس میں لال بنات کا فرش ریل گاڑي سے باهر کي ڈیوڑهي تک تها همیشه پنجاب کے لیئے فخر کا باعث هوگا - خیر جو هوا سو هوا - اے عزیزو اب اس مخالفت کو جانے دو - جو کام قومي بهلائي کا هی اس میں رخنه انداز نهو - مذهبي اعتقاد کسي کا کچهه هو جب هم اهل قرآن هیں تو سب آپس میں بهائي هیں - هم سے جهاں تک هوسکے

مسلمانونکي بہبود میں ملکر ساعي ہونا چاہیئے - یاد رکھو اگر ترقي کے اسباب پیدا نہ کیئے جائینگے تو یہہ افلاس کي گھٹا بیچارے مسلمان جولا ہوں - سقوں - دھوبیوں - نائیوں - بھٹیاروں اور حجاموں ھي پر محدود نہ رھي گي بلکہ تمام مسلمانوں پر بر سے گي جس سے سب کے سب تباہ ھوجائینگے پھر تمہارا اسلام کس کام آویگا *

اے ازلي ابدي خدا ھم پر رحم کر - ھمارے دلوں میں اُلفت ڈال *

راقـــــم

محمدي

آنریبل سید احمد خاں کے عقاید

(مندرجہ پنجابي اخبار لاھور مطبوعہ بارھویں مارچ سنہ ۱۸۸۴ع)

جو کچھہ ۱۱ فروري کے نیر اعظم میں ھمارے اور ھمارے ملک کي نسبت چھپا اور نیز ھمارے سامنے سید صاحب کے چند غلط عقاید پیش کرکے ھم سے دریافت کیا ھی کہ جس حالت میں" سید صاحب کے ایسے عقاید ھیں تو تم لوگوں نے سید کي ایسي تعظیم کیوں کي اور اپنا پیشوا کیوں مانا ھی ؟ پس ھم کو جو کچھہ سید صاحب کے عقاید کي نسبت معلوم ھی پبلک کے سامنے پیش کرکے انصاف پذیر صاحبوں سے دریافت کرتے ھیں کہ آیا یہہ مخالفت اسلام کي ھی ؟ یا علماے وقت کي ؟ جس میں وہ خود بھي مختلف ھو رھے ھیں *

سب سے پیشتر ھم یہہ بیان کرنا چاھتے ھیں کہ دنیا میں انسان کو خدا نے مختلف طبایع پر پیدا کیا ھی جسکے سبب ھر ایک فرد بشر کي راے - پسند - اور سمجھہ بوجھہ بالکل مختلف ھی (اس موقع پر ھم دو شخصوں کي نظیر دیتے ھیں جنکو زمانہ ابو جہل اور حضرت عمر رض پکارتا ھی) جس کے سبب ایک گروہ ایک بات کو پسند کرتا ھی دوسرا اُس کو نفرت کي نگاہ سے دیکھتا ھی — اب ضرور ھوا کہ کوئي معیار انسان اپنے لیئے ایسي مقرر کرے جس سے اپني صداقت اور دوسروں کي غلطي کا فیصلہ کرلے وہ کیا ؟ وہ ایک کتاب ھی جو خدا نے اپنے ھاتھہ سے اپنے قلم سے لکھي جس کو لوگ نیچر یا فطرت اللہ کہتے ھیں — یہہ وہ کتاب ھی جو ابدالاباد تک ویسي ھي سچي اور مستحکم رھیگي جیسي کہ

اب ھی یہہ وہ لازوال کتاب ھی جس سے خدا کي مرضي لوگوں نے پہچاني اسي کي تائید کلام رباني یوں کرتا ھی" لا تبدیل لخلق الله ذلک الدین القیم و لکن اکثرالناس لا یعلمون" (سورۃالروم) ترجمہ خدا کے نیچر میں کچھہ تبدیلي نہیں ھی یہي مستحکم دین ھی لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے' اس موجودات اور تجربہ سے انسان تمام باتیں اپنے لیئے اخذ کرتا ھی - جو چیز اپنے لیئے مفید پاتا ھی اُس کو قبول کرلیتا ھی جسکو مضر دیکھتا ھی فوراً چھوڑ دیتا ھی - اگر غور کیا جاوے تو یہي انسانیت کي اصل صفت ھی *

اب اس بات کا بیان کرنا بیفائدہ نہوگا کہ ھندوستان کے مسلمانوں کي حالت روز بروز ابتر ھوتي جاتي تھي افلاس کي چیخ ھر ایک کے گھر سے آ رھي تھي — ھمارے ھي بیچ میں سے ایک بندہ خدا نے اسکو اپنا فرض جانکر قوم کے لیئے ایک دارالعلوم بنا دیا جس میں وہ پناھگیر ھوں اور ھم لوگوں نے ایسے نازک وقت میں اُسکو مدد د ي یا اپنا پیشوا و رھبر سمجھا تو کیا برا کیا — اگر ایسي حالت کو پیري و مریدي سے تعبیر کیا جاے تو نہایت افسوس کا مقام ھی اس زمانہ میں اگر علم کو سب کا پیر کہا جاتا تو شاید درست ھوتا کیونکہ آج کل اس کے تمام مرید ھوتے جاتے ھیں اس کي شعاعوں کے سامنے کسي کي کچھہ بات نہیں ٹھیرتي جو درست ھوتي ھی وھي قابل قبول ھوتي ھی *

اگر آپ ھمکو اس پیر سے بعت کرنے سے روکتے ھیں تو آپ ھمارے درد خواہ نہیں اور نہ ھم آپ سے متفق الراے ھیں پنجاب میں تمام فرقہ کے لوگوں نے جو سید صاحب کي اسقدر تعظیم و تکریم کي تو اُس کا یہي سبب ھی کہ اس ملک کے باشندے علم دوست ھیں بلکہ اُس نے تمام ملک پر یہہ افتخار حاصل کرلیا کہ جو شخص ان کے لیئے علم کا ذریعہ ھو اُس پر کیسي جان نثاري کرتے ھیں *

رھي یہہ بات کہ سید صاحب کو ھمنے اپنا پیشوا مانا یا نہیں — سو اس پر یہہ عرض ھی کہ سید صاحب کے جسقدر عقاید ھم لوگوں تک تحریر و تقریر کے ذریعہ سے پہونچے اُنہوں نے ھر ایک فرقہ کے محقق گروہ پر ثابت کردیا کہ وہ بے شبہہ پکے مسلمان اور اسلام کے سچے خیرخواہ ھیں — ان کے عقاید یا محققہ مسائل نے ھم پر یہہ بھي ظاھر کردیا

که اگر اُنہوں نے کچھہ مخالفت کي ھی تو اسلام کے بعض علماء کے اعتقادات سے جو معصوم نہ تھے — اسلام کي مخالفت کہني تو جب زیبا ھوتي جب وہ اسلام کو سچا مذھب نہ جانتے - نبي کو برحق نہ کہتے - قرآن مجید کو خدا کا کلام نہ مانتے - خدا کو وحدہ لا شریک خیال نکرتے - جب وہ ان تمام باتوں پر دل سے یقین کامل رکھتے ھیں تو بلا شبھہ پکے مسلمان اور ثویت اسلام کے پیرو ھیں *

سید صاحب کے جسقدر عقاید آپنے پبلک کے سامنے توز مروز کر پیش کیئے ھیں افسوس وہ سراسر غلطیوں سے لبریز ھیں - جو کچھہ ھمکو جناب ممدوح کے عقاید کي بابت معلوم ھی ناظرین کے سامنے پیش کرتے ھیں جس سے اڈیٹر مذکور کي غلط بیاني دور ھو جائے - بروقت ملاحظہ کرلے اس اخبار کے ناظرین اخبار نیر اعظم کے چھٹے صفحہ کے تیسرے اور چوتھے کالم کو سامنے رکھہ لیں *

قرآن مجید بےشک جبرئیل کے ذریعہ سے محمد صاحب صلعم کو پہونچا تھا - جبرئیل کے معني قوت اللہ کے ھیں جبر بمعني قوت ایل کے معني اللہ کے ھیں - جو خدا نے ھمکو حقیقت جبرئیل وحي کي بتائي وہ تو یہہ ھی "من کان عدوالجبریل فانہ نزلہ علی قلبک باذن اللہ" (سورہ بقر) خدا نے محمد صلعم کو خطاب کرکے فرمایا - جبرئیل نے خدا کے حکم سے تیرے دل میں قرآن جمع کردیا یا ڈال دیا - اگر جناب کا یہہ خیال ھی کہ کوئي مجسم فرشتہ محمد صلعم کو قرآن سامنے کھڑا ھوکر سنا جایا کرتا تھا تو قرآن ایسے مجسم ھونے کي خود تکذیب کرتا ھی - جہاں اُس نے فرمایا ھی " وقالوا لولا انزل علیہ ملک ولو انزلنا ملکا لقضي الامر ثم لا ینظرون " یعني کافروں نے کہا کیوں نہیں بھیجا پیغمبر پر فرشتہ اور اگر ھم فرشتہ بھیجتے تو بات پوري ھوجاتي اور ڈھیل میں نہ ڈالي جاتي - اس سے پایا جاتا ھی کہ عرب کے کافر آپ کي مانند فرشتوں کے مجسم ھونے کے قائل تھے جب اُنہوں نے ظاھر کوئي فرشتہ محمد صلعم صاحب کے پاس آتا نہیں دیکھا تو " لولا اُنزل علیہ ملک " کہا جس کے جواب میں خدا نے فرمایا اگر تمہارے خیال کے موافق فرشتہ بھیج بھي دیتے تو یہہ بات ڈھیل میں نہ پڑتي — علاوہ ازیں جو آیتیں آگے مذکور ھیں اُن سے جبرئیل کا واسطہ بھي نہیں پایا جاتا جیسے کہ

" ان علینا جمعه و قرآنه " یعني همارا ذمه هی وحي کو تیرے دل میں اکھٹا کر دینے اور اُس کے پڑھنے کا — پھر " فاذا قرآناه فاتبع قرآنه " فرمایا — یعني جب هم اُس کو پڑھ چکیں تو تو اُس کے پڑھنے کي پیروي کر - پھر کہا " ثم علینا بیانه " یعني همارا ذمه هی اس کا مطلب بتانا - پھر دوسري جگهه اور زیادہ صاف کرکے بتایا جہاں فرمایا " وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحي یوحی " یعني محمد صلعم اپني خواهش نفس سے نہیں کہتا مگر یهه وہ بات هی جو اُس کے دل میں ڈالي گئي - جو آیت سورہ النحل میں مذکور هی اس کے بهي آپ یقیني یهي معني سمجهتے هونگے که مکهي کو جبرئیل امین نے وحي کو پڑهکر سنا دیا تها جس کو مکهي مذکور نے یاد کرلیا هوگا چنانچه وہ آیت یهه هی " و اوحي ربک الی النحل ان اتخذي من الجبال بیوتا و من الشجرا و مما یعرشون " یعني وحي بهیجي تیرے خدا نے شهد کي مکهي کي طرف تاکه مکان بنائے پهاڑ کے اونچے درختوں میں - یهاں سے صاف پایا جاتا هی که مکهي کے دل میں خدا نے اس بات کا القا کردیا تها جس کے سبب وہ ایسا خوبصورت مسدسیه گهر بناتي هی *

دیکهئے قرآن کیسے جوش سے سید کي تائید کرتا هی اگر آپ کو کوئي آیت فرشتوں کے مجسم هونے کي یاد هو تو فرمائیئے *

همنے آجتک سید کا کوئي قول نہیں دیکها جس میں اُنهوں نے یهه کہا هو که کوئي حدیث صحیح نہیں جب تک هماري راے کے مطابق نهو - یهه محض افترا هی - البته جو سیدصاحب نے اپني راے احادیث کي بابت لکهي هی - اُس مضمون کے اول میں سید نے علما کے اختلاف کو ظاهر کرکے لکها هی که " علماء متقدمین نے جو کچهه اُن کي نسبت راے قایم کي هی وہ صرف اُن کي راے هی کوئي حدیث یا حکم منجانب شارع اس پر نہیں هی - پس همارا بهي یهي مقصود هی که جهاں تک ممکن هی هم بهي اُن راویوں اور بزرگوں کا ادب ملحوظ رکهیں اور همیشه دل سے حسن ظن ان کي طرف رکهیں مگر ایسا کرنے میں بالکل اندهے نهو جاویں اور خود کچهه بهي خیال نه کریں - همارا فرض هی که هم ان حدیثوں کو حدیث نبوي ٹهہرانے کے لیئے کوئي عمدہ اُصول قرار دیں پس وہ یهه هیں (دیکهو تهذیب الاخلاق بابت جلد دو پرچه ۲۰) *

۱ — همکو دیکھنا چاھیئے کہ آیا وہ حدیث احکام قرآن مجید کے برخلاف ھی یا نہیں — اگر ھو تو ھمکو یقین کرنا چاھیئے کہ وہ حدیث نبوي نہیں ھی جیسے کہ حضرت عایشہ رضي الله عنہا نے حدیث سماع موتی کے حدیث نبوي ھونے سے بسبب مخالفت قرآن کے انکار کیا باوجودیکہ صحابي اس کے راوي تھے اور نہایت قلیل زمانہ عہد برکت مہد رسول مقبول صلعم سے گذرا تھا *

۲ — اُس حدیث میں اشیاء موجود میں سے کسي شی کي حقیقت الہام سے بطور واقعہ کے بیان کي ھو نہ بطور عرف عام کے اور وہ بیان در حقیقت اس موجودہ شی کي حقیقت کے برخلاف ھو تو وہ حدیث نبوي نہیں *

۳ — اس حدیث میں کوئي ایسا واقعہ بیان ھو جو تاریخ سے علاقہ رکھتا ھی اور تاریخ سے ثابت ھو کہ وہ واقعہ صحیح نہیں ھی تو ھم اُس کو حدیث نبوي نہیں تسلیم کرتے *

۴ — اُس حدیث میں ایسا واقعہ حسي بیان کیا گیا ھو کہ اگر وہ واقع ھوتا تو ھزاروں آدمي اُس کو دیکھتے مگر اُس کا ھونا صرف اسي حدیث کے راوي بیان کرتے ھوں تو وہ بھي حدیث نبوي قرار نہیں پاتي *

۵ — اُس حدیث میں ایسي بات ھو جو تمام لوگوں سے علاقہ رکھتي ھو اور جس کا جاننا سب کو ضرور تھا مگر اُس سے صرف اسي حدیث کے راوي واقف تھے نہ اَور کوئي تو وہ حدیث بھي حدیث نبوي نہیں ھوسکتي *

۶ — اُس حدیث میں کوئي بات برخلاف اُن احکام اور اصول مذھب اسلام کے ھو جو معتبر حدیثوں سے ثابت ھوچکي ھیں تو وہ بھي حدیث نبوي قرار نہیں پاسکتي *

۷ — اُس حدیث میں ایسے عجائبات بیان ھوئے ھوں جسے عقل تسلیم نہ کرتي ھو اور جب تک اُن کا الہام سے ھونا نہ ثابت ھو تو تسلیم کرنے کے لایق نہیں ھی *

جبرئیل اور شیطان کا نام خدا نے رکھا ھی اُن کو آپ فرضي سمجھتے ھونگے کیونکہ آپکي نظر مبارک سے کبھي آجتک نہیں گذرے — شیطان کا جیسا جسم آپنے مقرر کر رکھا ھی اگر ویسا ھوتا یعني ایک بڑے قد کا

آدمي سر پر عمامه بندها هوا - گلے میں عربي جبه پڑا هوا - ٹخنوں سے اونچا پاجامه پہنا هوا - تو ایسے وجود کا ضرور فطرت الله میں ثبوت ملتا — آپکو یاد رهے که وجود کي پانچ قسمیں هیں وجود ذاتي - وجود حسي - وجود خیالي — وجود عقلي - وجود شبهي - پس علماے اکابر متقدمین کے نزدیک اگر کوئي شخص تمام مذهبي باتوں کو ان پانچ وجود میں سے کسي وجود پر محمول کرے تو وه شخص اسلام کا مصدق هی نه مکذب — علاوه اس کے سید سے کئي سو برس پیشتر ایک بزرگ ملایک اور شیطان کے وجود کا فیصله کرگیا جس کا لقب امام الموحدین - کبریت احمر - اکسیر اعظم - اور شیخ الطایفه هی — ان حضرت کا نام محي الدین ابن عربي هی انهوں نے اپني کتاب فصوص الحکم میں جس کي شرح شیخ عارف بالله موید الدین ابن محمود المعروف بالجندي نے ملایکه کے وجود کی نسبت کی هی جو بحث لکهي هی اس کے یهه چند فقرے درج هیں وه فرماتے هیں " اعلم ان الملائکة ارواح القواے القائمه بالصور الحسیة والارواح النفسیة والعقلیة القدسیة و تسمیتها ملائکه لکونها روابط و موصلات الاحکام الربانیة والاثار الالهیة الی العوالم الجسمانیة فان الملک في اللغة هوالقوة والشدة * * * فکانت الملائکة کالقوی الروحانیة والحسیة التي في نشانات الانسان و کل قوة منها محجوبة بنفسها لاتری افضل من ذاتها * * و اماالقوة الروحانیة فکالمتخیلة والمتفکرة والحافظة والذاکرة والعاقلة والناطقة و هذا القوی الکلیات * * * انواعها و شخصیاتها منتشرة و منبثة في فضاء السماوات والارضین و ما بینهما " اگر تمام عبارت کو نقل کیا جاتا تو کئي صفحے لکهنے پڑتے - جو صاحب چاهیں اصل کتاب میں یا سید صاحب کي تفسیر میں ملاحظه کرلیں — مطلب اس تمام کا یهه هی که جو قوا انسان میں هیں انهیں میں سے بعض کا نام ملایکه هی - پهر شارح فرماتے هیں که دیکهنا اور سننا اور سونگهنا اور چکهنا چهونا وغیره جو انسان میں هی وه سب انهي قواے ملکوتي حسیه کے ماتحت هیں اور قوة متخیله و متفکره عاقله و ناطقه انهي قواے ملکوتي روحانیه کے تابع هیں جاذبه و ماسکه اور هاضمه و مصوره وغیره انهي قواے ملکوتي طبیعه میں داخل هیں - حلم - علم اور وقار عدالت - شجاعت - سیاست اور ریاست انهي قواے ملکوتي حیوانیه

میں شامل ھیں اور یہہ تمام قرا زمین اور آسمان اور اُن کي فضا میں پھیلے ھوئے ھیں *

پھر شیطان کي بابت قیصري شرح فصوص میں لکھا ھی " قیل ابلیس ھو قوۃ الوھمیۃ الکلیۃ التي فی العالم الکبیر و القوی الوھمیۃ التی فی الاشخاص الانسانیۃ * * * یعني بعض اکابر نے کہا ھی کہ عالم کبیر * * * * میں جو قوت وھمیہ کلیہ ھی وھي ابلیس ھی اور ھر ایک انسان میں جو قوت وھمیہ ھی وھي ابلیس کي ذریات ھیں - خدا نے بھي دوسري آیت میں اسکي اصل حقیقت کھول دي یعني فرمایا ھی جو وسوسے تیرے دل میں آتے ھیں اُن کو ھم جانتے ھیں - پھر فرمایا ھی نفس ھي برائي کرنے کو کہتا ھی - غرضکہ تمام محققین اسبات کے قائل ھیں کہ انھي قویٰ کو جو انسان میں ھیں اور جن کو نفس امارہ یا قرا بھیمہ سے تعبیر کرتے ھیں شیطان کہتے ھیں *

اول جاننا چاھیئے کہ معجزہ کیا چیز ھی ؟ وہ خرق عادت کا ایک شرعي نام ھی- یا اُسکو شرعي اصطلاح میں معجزہ کے نام سے تعبیر کرتے ھیں - جب یہہ خرق عادت نبیوں اور غیر نبیوں دونوں سے ظہور میں آتی ھیں تو ھر ایک کے لیئے گنجایش نبوت نکل سکتي ھی تو پھر سچے نبي کي کیا نشاني ھوسکتي ھی ؟ دیکھئے امام حجۃ الاسلام کي کیمیاے سعادت میں- وہ دل کے چند خواص بیان کرکے فرماتے ھیں کہ ایک یہہ بھي خاصہ ھی کہ اگر بیمار کیطرف ھمت باندھکر کہے کہ یہہ اچھا ھوجاے تو وہ اچھا ھوجاتا ھی - اگر ھمت کرے کہ بارش ھوجاے تو وہ ھوجاتي ھی - وہ فرماتے ھیں کہ " آنرا چشم زدگي گویند و سحر ھم گویند ازیں بابست در جملہ تاثیر نفس آدمي است * * * پس ایں نیز از عجایب قدرتہاست کہ در دل ست و ایں چنیں خاصیت چوں کسی را پدید آید اگر داعي خلق باشد معجزہ گویند و اگر نباشد کرامات گویند و اگر در کار خیر باشد آں کس را نبي یا ولي گویند و اگر در شر باشد آنکس را ساحر گویند سحر و کرامات و معجزہ ھمہ از خاصیت قدرت دل آدمی ست " پس معلوم ھوا کہ جادو کرامات و معجزہ ایک ھي چیز ھی مگر نام مختلف ھیں اسي کو آج کل کے تعلیم یافتہ لوگ مسمریزم کہتے ھیں *

علاوہ بریں کتاب اللہ سے بھي کہیں نہیں پایا جاتا کہ معجزہ نبوت

کي دليل هيَ بلکه جا بجا اسکي نفي پائي جاتي هی اور نه محمد صاحب نے کبهي معجزه دکهانے کا دعوی کيا چنانچه جب کفار نے محمد صاحب سے نشانهاں يعني معجزے طلب کيئے تو خدا فرماتا هی که ان سے کهدے" وماامنعنا ان نرسل بالايات الا ان کذب بها الاولون" يعني نهيں روکا هسکو معجزے بهيجنے سے مگر يهه که ان تو اگلوں نے جهٹلا ديا تها - پهر دوسري جگهه فرمايا" لولا انزل عليه آيات من ربه قل انما الايات عندالله و انما انا نذير مبين " عنکبوت ' کافروں نے کها کيوں نه اتارے گئے پيغمبر پر معجزے اس کے جواب ميں محمد صلعم نے کها که اُن سے کهدے که معجزے الله کے پاس هيں سوائے اس کے اور تجهه نهيں ميں تو علانيه (بري باتوں سے) ڈرانے والا هوں - اسيطرح سوره بني اسرائيل ميں هی کافرون نے صاف صاف کها که هم تجهپر هرگز ايمان نه لاوينگے جبتک تو زمين ميں سے چشمے نه نکالے يا تيرے پاس کهجور و انگور کا باغ هو جسکے بيچ ميں بهتي نهريں هوں يا تو همپر جيساکه تو سمجهتا هی آسمان کے ٹکڑے ڈالے يا خدا اور فرشتوں کو اپنے ساتهه لاوے وغيره وغيره - خدا فرماتا هی" قل سبحان ربي هل کنت الا بشرالرسولاً" يعني ان سے کهدے پاک هی ميرا پروردگار ميں تو کچهه نهيں هوں مگر ايک انسان بهيجا هوا رسول هوں - بعض لوگ قرآن مجيد ميں سے ايک معجزه شق القمر کا پيش کرتے هيں ان کو لازم هی که پهلے مقدس عالموں سے فيصله کرليں نه که بزرگ سيد پر اتهام لگاويں چنانچه شاه ولي الله صاحب محدث دهلوي تفهيمات الهيه ميں صاف لکهتے هيں که" اما شق القمر فعندنا ليس من المعجزات انما هو من آيات القيامة کما قال الله تعالی اقتربت الساعة وانشق القمر ولکنه صلعم اخبر عنه قبل وجوده فکان معجزة من هذاالسبيل " يعني همارے نزديک شق قمر معجزات ميں نهيں هی هاں وه قيامت کي نشانيوں ميں سے هی جيساکه خدا نے فرمايا قريب هوئي ساعت پهٹ گيا چاند - ليکن آنحضرت نے اس کے هونے سے پهلے اسکي خبر دي اس راه سے معجزه هی - پهر اور بهي زياده تعجب هوتا هی جبکه وه فرماتے هيں که الله سبحانه نے ان معجزات ميں سے کچهه بهي اپنے قرآن ميں ذکر نهيں کيا اور نه مطلق اُسکي طرف اشاره کيا هی يعني انکے نزديک قرآن ميں کوئي معجزه نهيں هی اصل عبارت يهه هی * * ولم يذ کر الله سبحانه

شيئا من هذه المعجزات في كتابه ولم يشر اليه قط بسر بديع و هوان القرآن انما هو من الا سم فلا يذ كرفيه ماهو من تحته (تفهيمات الهيه) *

سيد صاحب نے جو کچھه جنت و نار کي بابت تفسيرالقرآن ميں لکھا اسکا ماحصل يهه هی که بهشت کي حقيقت جو خدا نے بتائي هی وه يهه هی که " فلا تعلم نفس ما اخفی لهم من قرة اعين جزاء بما کانوا يعملون " يعني کوئي نهيں جانتا که کيا اُنکے ليئے آنکهوں کي ٹهنڈک (يعني راحت) چهپا رکهي گئي هی اسکے بدلے ميں جو وه کرتے تهے اسي آيت کي تائيد حديث قدسي سے اسطرح هوتي هی جيسيکه بخاري و مسلم نے ابو هريرة کي سند پر بيان کيا وه يهه هی " قال الله تعالی اعدت لعبادي الصالحين مالاعين رات و لا اذن سمعت و لا خطر علی قلب بشر" يعني الله تعالی نے فرمايا که تيار کي هی ميں نے اپنے نيک بندوں کے ليئے وه چيز جو نه کسي آنکهه نے ديکهي هی اور نه کسي کان نے سني هی اور نه کسي انسان کے دل ميں اس کا خيال گذرا هی - پس اگر بهشت ميں درحقيقت يهي چاندي سونے کے محل لذيذ ميوے اور خوب صورت عورتيں اور لونڈي هوں تو قرآن کي آيت اور خدا کے فرموده کے بالکل مخالف هی کيونکه ان چيزوں کو تو انسان جان سکتا هی — اگر فرض کيا جاوے که ويسي عمده چيزيں نه آنکهوں نے ديکهيں اور نه کانوں نے سنيں تو بهی " ولا خطر علے قلب بشر " سے خارج نهيں هوسکتيں عمده هونا ايک اضافي صفت هی اور جب که ان تمام چيزوں کا نمونه دنيا ميں موجود هی تو اُس کي صفت اضافي کو جهاں تک ترقي ديتے جاؤ انسان کے دل ميں اس کا خيال گذر سکتا هی حالانکه بهشت کي ايسي حقيقت بيان هوئي هی که " لا خطر علی قلب بشر " پس بهشت کي يهه تمام چيزيں جو بيان هوئي هيں درحقيقت بهشت ميں جو " قرة اعين " هوگا اس کے سمجهانے کو بقدر طاقت بشري تمثيليں هيں نه بهشت کي حقيقتيں *

اگر آپ کے خيال کے موافق يهه سمجهه ليا جاے که وهاں بهي دنيا کے سے چکلے موجود هيں اور حوريں ماهه پر مثل کشميري نوں کے پودر ملے هوئے لال گال چمکا رهي هيں تو اس سے همارے خرابات هزار درجه بهتر معلوم هوتے هيں — اصل يهه هی که چونکه هم اس قرةالعين کو نهيں

جان سکتے تھے اس لیئے خدا و رسول نے ہمکو ایسے پیرایہ میں سمجھایا جو ہمارے خیالات کے موافق عالي درجہ کے ہوسکتے تھے — قرآن کا سب سے بڑا معجزہ یہہ ہی کہ اُس کا طرز کلام ہرایک کے دماغ کے مناسب ہی اور نتیجہ پانے میں سب یکساں ہیں *

بیشک قرآن مجید میں خاص کسي آدم کا ذکر نہیں جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہی " لقد خلقنا کم ثم صورناکم ثم قلنا للملئکة اسجدوالادم " یعني خدا نے تمکو پیدا کیا پھر تمہاري صورتیں بنائیں پھر ملائکہ سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو — اس میں کم کا خطاب تمام انسانوں کي طرف ہی — چنانچہ تفسیر کشف الاسرار وهتک الاستار میں لکھا ہی و ما المقصود بادم آدم واحدہ *

بیشک قرآن مجید سے یہہ نہیں پایا جاتا کہ حضرت موسیٰ کي لاٹھي مارنے کے سبب سمندر درحقیقت جدا ہوگیا یا پھٹ گیا تھا بلکہ یہہ پایا جاتا ہی کہ وہ پہلے ہي سے پایاب تھا — جن لفظوں سے آپ صاحبوں نے یہہ نتیجہ نکالا ہی وہ یہہ ہیں فاضرب بعصاک البحر اگر اس مقام پر ضرب کے معنے چلنے کے لیئے جاویں جیسا کہ دوسري جگہہ خود قرآن میں موجود ہی و اذا ضربتم فی الارض فلیس علیکم جناح ان تقصروا من الصاوة (نساء) یعني جب تم چلو زمین پر یعني سفر کرو تو کچھہ حرج نہیں کہ نماز میں کمي کرو یہاں ضرب کے معنے چلنے کے ہیں — اور شاہ ولي اللہ صاحب نے اس آیت فا ضرب لہم طریقا في البحر کے یہہ معني کیئے ہیں کہ " پس برو برائے ایشان در راہ خشک " یعني شاہ صاحب نے ضرب کے معنے زمین کے لیئے ہیں — پس معنے آیت کے یہہ ہوئے کہ موسی اپني لاٹھي کے سہارے سمندر میں چل وہ پایاب (بسبب جوار بھاٹے کے) ہو رہا ہی چنانچہ جو آیت (سورۂ طٰہٰ) میں ہی اُس کا صاف یہہ مطلب ہی جہاں اُن سے فرمایا " و لقد اوحینا الی موسی ان اسر بعبادي فاضرب لہم طریقا في البحر یبسالا تخاف درکا ولاتخشی " یعني وحي کي ہم نے موسی کو میرے بندوں کو رات کو سمندر میں سوکھے رستہ سے لیکر نکل چل — پس اگر معجزہ تھا تو یہي تھا کہ ایسے مشکل وقت میں خدا نے موسی اور اُس کے لشکر کو بچا لیا *

حضرت ابراہیم کي عبادت کو تو وحشیانہ کسي نے بھي نہیں کہا

البتہ یہہ ضرور کہا ہی کہ حضرت ابراھیم کے وقت میں لوگ ننگے سر تہبند باندھکر ننگ دھڑنگ اس کوٹھے کے گرد کودا کیا کرتے تھے جو ابراھیم نے تعمیر کیا تھا اور جس کو اب طواف کہتے ھیں اگرچہ اس زمانہ کے مطابق وہ وحشیانہ طریقہ تھا مگر دل پر زیادہ اثر کرنے والا تھا کیونکہ آج کل دست بستہ صفیں باندھکر نہایت شایستگی و ادب سے خدا کی عبادت میں مشغول ہوتے ھیں *

نبوت کا ملکہ بیشک ایک خلقی امر ہی جس میں خدا نے یہہ ملکہ رکھا ہوگا ضرور وہ نبی ہوگا — سید صاحب کا قول ہی کہ نبی جب اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہی نبی ہی ہوتا ہی اور جب مرتا ہی تو نبی ہی مرتا ہی کیا آپ یہہ سمجھتے ھیں کہ یہہ عہدہ کارگذاری پر منحصر ہی — لوہاری اور شاعری تو فن انسانی ھیں مگر خدا تو ایسا بے نیاز ہی کہ وہ مکھی کو بذریعہ وحی کے گھر کی تعمیر سکھاتا ہی جس کو بڑے بڑے انجنیر دیکھکر حیران ہوتے ھیں *

قرآن مجید میں ناسخ منسوخ نہونے کا خیال صرف سیدھی کا نہیں بلکہ ابو مسلم کا بھی ہی " ان المراد من الایات المنسوخۃ فی الشرائع التی فی الکتب القدیمۃ من التوراۃ و الانجیل کالسبت و الصلوۃ الی المشرق و المغرب الخ " ان کے نزدیک قرآن کی آیتوں میں منسوخیت نہیں بلکہ اُن سے مراد پہلے احکام توریت و انجیل کے ھیں جیسے سبت کا دن اور نماز بیت المقدس کی طرف پڑھنے کی منسوخیت — اگر قرآن میں ناسخ منسوخ مان لیا جاوے تو ذات باری کے علم و دانش میں نقص لازم آتا ہی اور ہرایک شخص اپنی عقل کے موافق تمام قرآن کی آیتوں کو ناسخ و منسوخ ٹھہرا سکتا ہی *

قرآن کی نسبت سید صاحب فرماتے ھیں کہ " اس میں کچھہ شک نہیں قرآن شریف نہایت اعلی سے اعلی درجہ فصاحت و بلاغت پر واقع ہی " کیونکہ وہ کلام الہی ہی مگر قرآن میں اس کی فصاحت سے کسی جگہہ معارضہ نہیں چاہا گیا اگر کسی جگہہ ہو تو فرمائی ورنہ اپنی حالت پر افسوس کیجیئے *

قرآن مجید میں متعدد جگہہ کہا گیا کہ اس کی مثل کوئی کتاب لاؤ اگر تم سچے ہو - مگر اس مثل کا مطلب سورہ قصص میں صاف کھول دیا

جہاں فرمایا قل " فاتوا بکتاب من عنداللہ ھو اھدی منھما اتبعہ ان کنتم صادقین " یعني تو انسے کھدے کہ خدا کے پاس سے کوئي کتاب لاؤ جو توریت و قرآن سے زیادہ ھدایت کرنے والي ھو *

بلاشبہہ قرآن مجید میں سے کسي جگہہ بیان نہیں ھوا کہ مسیح کا کوئي باپ نہیں تھا یا وہ بغیر باپ کے پیدا ھوا سورہ انعام میں لکھا ھی کہ حضرت عیسی حضرت ابراھیم کي ذریت سے ھیں — پس اگر وہ بغیر باپ کے ھوتے تو ابراھیم کي نسل سے کیوں پکارے جاتے علاوہ اسکے انجیل میں رومیوں کے خط کے ۱ باب ۵ ورس میں ھی کہ " وہ مسیح جسم کے حق میں داؤد کے تخم سے ھوا " پھر اعمال کے ۲ - ۳۱ میں ھی خدا نے داؤد سے قسمیہ کہا کہ میں تیرے تخت پر بیٹھنے کے لیئے جسم کے طور پر تیري کمر سے مسیح کو پیدا کرونگا " — پھر لوگوں نے کہا نہ " یہہ (مسیح) یوسفي کا بیٹا نہیں " — کیا اسکي ماں مریم نہیں کہلاتي متی ۱۳ — ۵۶ چنانچہ یوسف کو انجیل میں متعدد جگہہ داؤد کے گھرانے سے ھونا بیان کیا ھی لوک ۱ - ۲۷ - متي ۱ - ۱۲۱ مسیح کے وقت میں کسیکو بھي ان کے بغیر باپ کے پیدا ھونے کا خیال نہ تھا - چنانچہ پادري رچرڈ واٹسن نے اپني تفسیر انجیل میں لکھا ھی " یہہ عام یقین تھا کہ حضرت عیسی یوسف یوسفي کے بیٹے ھیں " *

آپ لوگوں نے اپني کم فہمي سے تین زمانوں کے واقعات کو جو قرآن میں مسلسل بیان ھوئے ایک ھي سمجھا ھی اول مریم کي خواھش کے موافق فرشتہ کا ایک لڑکے کي بشارت لیکر آنا جبکہ وہ کنواري تھیں — پھر دوسرا زمانہ جبکہ وہ حاملہ ھوئیں — پھر تیسرا زمانہ جبکہ مسیح نے لڑکپن میں فقیہوں سے مباحثہ کیا — اور اپنا نبي ھونا بیان کیا "قال اني عبداللہ اتني الکتاب و جعلني نبیا" یعني بولا میں اللہ کا بندہ ھوں مجھہ کو اسنے کتاب دي اور مجھہ کو نبي کیا — پھر فرمایا " و اوصانی بالصلواۃ و الذکوۃ ما دمت حیا " یعني جب تک میں جیتا رھوں مجھے نماز و زکوۃ کي تائید کي ھی " پس جیسے عجائب پسند لوگوں نے ان تینوں زمانوں کو ایک سمجھا کہ جسوقت فرشتہ نے خبر دي اُسیوقت مریم حاملہ ھوگئي — پھر جھٹ پٹ بچہ پیدا ھوگیا — پھر مسیح نے اُسي وقت کہا کہ میں نبي ھوں اُس نے مجھے کتاب دي اور

نماز زکوۃ کي تاکيدکي - معمولي عقل کا آدمي ان تمام آيتوں سے يہہ نتيجہ نہيں نکال سکتا کہ يہہ تين واقعوں کا ذکر ہی چنانچہ جو سب سے پيچھلا ذکر ہی اس سے پايا جاتا ہی کہ جب وہ بالغ ہوچکے تھے اور نبوت کي حد کو پہنچ گئے تھے کيونکہ بچوں کو نماز و زکوۃ کا حکم نہيں ملتا بلکہ وہ مرفوع القلم ہوتے ہيں چنانچہ ابو قاسم بلخي کا قول ہی کہ حضرت عيسی جوان ہونے کے قريب تھے جب يہہ واقعہ ہوا — تفسير کبير ميں ان کا يہہ قول موجود ہی اختلف الناس فيہ فالجمہور علی انہ قال ہذا الکلام حال صغرہ و قال ابوالقاسم البلخي انہ انما قال ذلک حين کان کالمراہق الذي يفہم و ان لم يبلغ حدالتکليف (تفسير کبير) *

پس ہم اسمضمون کو زيادہ طول دينا نہيں چاہتے جن صاحبوں کو زيادہ تحقيق منظور ہو سيد صاحب کي تفسيرالقران اور مولوي ممتاز علي صاحب کا رسالہ انفصال ولادت مسيح ملاحظہ کريں — جن ميں تمام شبہات کو برہان عقلي و نقلي سے اور نيز قرآن مجيد سے اور فطرت اللہ سے ثابت کيا ہی *

ہم نے جہاں تک غور کيا اور جو صاحب اس مضمون پر غور کرينگے اُن پر يہہ بات منکشف ہوجاويگي کہ سيد صاحب کے عقايد بالکل کتاب اللہ اور متقدمين کے موافق ہيں اگر کسي ميں قدرے اختلاف ہی تو يہہ زمانہ حال کي تحقيقات کا سبب ہی کيونکہ حقايق موجودات کا علم روز بروز کھلتا جاتا ہی *

جو کچھہ کہ آپ صاحبوں کي اس وقت سمع فرسائي کي گئي اس سے ہماري يہہ غرض نہيں کہ ہم نے سيد صاحب کے معصوم ٹھہرانے ميں کوشش کي — بلکہ ہمارا يہہ فرض تھا (اور آيندہ بھي اسکے ادا کرنے کو موجود ہيں) کہ جب کوئي ہمارے ايسے محب قوم کي نسبت غلط عقايد بيان کرے تاکہ لوگوں ميں اسکي طرف سے نفرت پيدا ہو تو ہم اُسکو دور کريں جس سے اخبار مذکور کي دھوکا دھي لوگوں پر ظاہر ہوجاوے اور مسلمان اس کے فريب ميں آکر اس نعمت عظمی سے محروم نہ رہيں *

نہايت افسوس ايسے اخباروں کے اڈيٹروں پر — دعوی تو يہہ کرنا کہ ہمارا اخبار سوشيل اور ملکي معاملات پر بحث کرتا ہی (يعني

اتفاق اتحاد کو بڑھاتا ہی) اور ساتھہ ہي مذہبي پیرایہ میں مسلمانوں میں نفاق ڈالتے جانا کونسي انسانیت کا فرض اعلی ہی *

راقـــــــم

مسلمان

لاہور ۵ مارچ — (۱۱۸۳)

زمانہ قیام لاہور میں ایک دن منشي حامد علي صاحب چشتي ایک قصیدہ بزبان فارسي اور ایک تاریخ تشریف آوري سود صاحب بمقام لاہور کہہ کر لائے اور مجمع میں اُسکے پڑھنے کی اجازت چاہي — سود صاحب کو اگرچہ اپني مدح کے اشعار پڑھے جانے کسوقدر ناپسند ہوتے تھے مگر بپاس خاطر منشي صاحب اجازت دي اور کہا کہ اگرچہ میں اس لایق نہیں ہوں کہ میري تعریف میں کوئي قصیدہ لکہا جاوے مگر جو آپ کي خوشي ہی اُس کے برخلاف کرنے کي میں جرأت نہیں کرسکتا چنانچہ منشي صاحب نے نہایت خوبي سے اُس مجمع میں مندرجہ ذیل قصیدہ معہ تاریخ پڑھا *

قصیدہ مدحیہ و شکریہ نوشتہ منشي حامدعلي صاحب چشتي

شب از شغل گیتي چو فارغ شدم * بہ بستر پئے خواب پہلو زدم
گذر بر زمینے فتادہ مرا * کہ گوئي بروئے زمیں بد ارم
یمین و یسارش عمارات نغز * ولے نامرتب ہمہ بیش و کم
بہ یکسو گلستان و دیگر طرف * ستادہ درختان پر پیچ و خم
زمسجد عیاں شد کہ ایں جائگہ * ز اسلامیاں است بس محترم
فراتر کہ رفتم چو زانجا بشرق * رسیدہ ندائے بگوش اندرم
کہ اے قوم یا حسرتا حسرتا * ز بے وقت خوابت دریغ آیدم
چو ایں را شنیدم پئے آں ندا * بصد شوق زانجا روانہ شدم
منور یکے حجرۂ یافتم * درونش یکے پیر ثابت قدم
ز بعد سلام و علیک و علیک * مصافحہ نمودم بصدق اتم
بپرسید نام و طریق مرا * بگفتم کہ از اُمت احمدم
شنید ایں وبگریست بس زار زار * بگفتم سبب گفت اے خوش شوم

چگونه نگریم بر احوال وے * که در ذل و نکبت رود دمبدم
بگفتند یکسر همه خیر باد * بعلم و هنر اے دریغ آیدم
ز تدبیر بد اعتقادے کمال * کشیداست تقدیر تیغ دو دم
زدلش چو پرسم دهد این جواب * نه تقدیر داده قلم در یدم
زپستي همت بافلاس عرق * زمخدوم خادم شده اے ستم
گداے و یا قصه خوانی هنر * و یا با خرابا تیان هم قدم
و یا بهر تسخیر ملک عدم * بر افراشته بر مقابر علم
نصیحت گرے گر نصیحت کند * که این است بد نزد اهل همم
تفاخر کنان میدهد این جواب * که دنیاست چون جیفه بگذاشتم
عذابست تحصیل علم و هنر * صوابست افلاس اے ذي الکرم
گذشته و آینده خواب و خیال * بموجود خوش زي تو اے محترم
وراز بهر اصلاح پوشاک وے * بگوید کسے گوئیدش از ستم
لباسیکه آدم بپوشید پس * شود تار کش را گنهه لاجرم
کجارفت روشن خیالي او * کجارفت تهذیب و اخلاص هم
بجاے تواریخ داند کنوں * فسانه زمجنون و نل یا پدم
علوم و فنون والوالعزمیش * نظیرے و ضرب المثل بد اعم
فسانه به بینم همه سر بسر * کنوں زانچه پیشینیان شد رقم
بآواز گویند باصد بکا * عمارات هند و عراق و عجم
که اے بیخبر قوم عالي نژاد * کجا آں ترقي و جاه و حشم
کجا شد شکوه و کجا شان تو * کجا ثروت و جاه و خیل و خدم
چگونه نگریم بر احوال وے * که درذل و نکبت رود دمبدم
همه شب دریں گریه و زاري ام * نه آرام و راحت نه خواب و خورم
بگفتم که اے پیر روشن ضمیر * بدادا دل و جان نثار قدم
علاجش چه باشد بفرما دگر * که یابم خبر زان من اے محترم
بگفتا که اینک مکان عظیم * نمودم بنایش بجهد اتم
تمناست در دل که بیت العلوم * شود نیز طیار پهلوے هم
اگر قوم سازد بدیں التفات * شود زود آسان کار اهم
بگفتم قدم رنجه سازي اگر * سوے ملک پنجاب اے محترم
چنینم نماید که سکناے آں * نمایند کوشش بلطف و کرم

بگفتا سفر مردم پیر زا * اگرچه بود شاق وقت هرم
و لیکن مرا بهر بهبود قوم * بسا خرش نماید زباغ ارم
تو هم یاددار این سخن را زمن * که آمد در اخبار شاه امم
غم دیں بود غم مخور غم دگر * نماید ازاں این سفر خوشترم
بتاریخ فرخ بروز سعید * روانه ازینجا شوم صحبدم
مبارک بس اے حاضریں باشما * که آمد بسر سائه سیدم
زهر گونه سازید باوے مدد * بدم یاورم یا قدم یا قلم
بیا بید مژد از خداے کریم * شود نیز خوش روح خیرالامم

قطعه تاریخ نوشته منشي حامدعلي صاحب چشتي

چو مخدو ملا سیدي نجم هند * که بهبودے قوم جویند هردم
فزودند اعزاز و عزو شرف * بهلاهور و اقطاع دے از قدم
دلم وقت رونق فروزي شاں * بگفتا که اے رهنما خیر مقدم

میں سمجھتا هوں که لاهور کي بڑي بڑي باتوں کا ذکر اب ختم هوگیا صرف چھوٹي چھوٹي دل لگي کي چند باتیں باقي هیں پھر اُن کو کیوں چھوڑوں - جب هم سب لاهور پھونچے تو یہه تجویز هوئي که اس سفر کي یادگاري میں پنج تن پاک کا جو باهم رفیق سفر تھے ایک گروپ فوٹوگراف کا بنوایا جاوے چنانچه مسترز جمس کریڈک سے جو نامي فوٹو گرافر لاهور کے هیں وه گروپ بنوایا گیا اور ایک نهایت عمده یادگار رفیقان سفر پنجاب کي بن گئي *

پھر ایک اَور گروپ کے بنوانے کي تجویز هوئي جس میں احباب پنجاب بھي شامل هوں یہه تجویز اخیر وقت پر هوئي اور اُسوقت تمام احباب کا جمع هونا ناممکن تھا چھه صاحب اُس وقت موجود تھے جو شریک هوئے *

خان بهادر محمد برکت علي خاں صاحب

خان صاحب موصوف کے گروپ میں شریک هونے سے هم سب کو نهایت خوشي هوئي بلکه باعث افتخار هوا — خان صاحب کي ایک قدیم سپاهیانه وضع هی وه پٹھاني لنبي نوک کي ٹوپي پهنتے هیں اور

اُسپر مختصر و خوبصورت عمامہ باندھتے ھیں اُن سے التماس کیا گیا کہ اس مجمع میں تو آپ کو بھي لال ترکی ٹوپي پہننی ھوگي اُنھوں نے از راہ مہرباني بلحاظ اس مقولہ کے کہ " آزردن دل دوستاں جہل است و کفارہ یمین سہل" اُس کو منظور کیا - اور ایک وضع اور ایک فشن کے احباب کا گروپ تیار ھوا *

خان بہادر ممدوح کا کچھہ زیادہ ذکر لکھنا فضول ھی وہ پنجاب میں بسبب اپنے اخلاق حمیدہ و اوصاف پسندیدہ کے آفتاب کي مانند روشن ھیں - بسبب خدمات جوڈیشل و پولیٹکل کے جو اپنے زمانہ ملازمت سرکاري میں اُنھوں نے انجام کیں حکام کي آنکھوں میں بھي بہت زیادہ معزز ھیں گو اس زمانہ میں اُنھوں نے پنشن لي ھی مگر اُن کا اعزاز و اکرام حکام و اھل پنجاب کي آنکھہ میں ویسا ھي بلکہ اُس سے زیادہ ھی *

اُنھوں نے پبلک کي خدمت گذاري میں بہت بڑا حصہ لیا ھی انجمن پنجاب انجمن اسلامیہ پنجاب کي بناء اور اُس کي رونق زیادہ تر اُنھي کے سبب سے ھوئي ھی بادشاھي مسجد کي مرمت و درستي میں اُنھوں نے بہت کچھہ کوشش کي ھی - قلعہ لاھور میں سکھوں کے وقت سے جو تبرکات تھے اُنکا مسلمانوں کو مل جانا اور قلعہ سے مسجد بادشاھي کو منتقل ھونا جس کے سبب تمام مسلمان زیارت سے مستفید ھوسکتے ھیں انھي کي سعي کا آخري نتیجہ ھوا ھی پنجاب کي یونی ورسٹي قایم ھونے میں بھي انھوں نے بہت کچھہ کوشش کي ھی اور اب اُس یونیورسٹي کے " فلو " ھیں *

مدرسۃالعلوم علیگڈہ بھي اُن کي فیاضیوں کا کچھہ کم ممنون نہیں ھی ھمیشہ اپنی جیب خاص سے مدرسہ کے قیام کے لیئے بہت فیاضی کی ھی ھمیشہ اُس کی تائید میں سرگرم رھے ھیں سنہ ۱۸۷۳ ع میں مدرسۃالعلوم کی طرف سے ایک ڈیپوٹیشن پنجاب میں گیا تھا جسمیں سید صاحب جناب مولوي محمد سمیع‌الله خاں بہادر - جناب منشي محمد مشتاق حسین صاحب اور اور احباب شامل تھے اور اُن سب کے میزبان ھمارے خان بہادر ممدوح تھے اور صرف مہماں نوازي میں سیکڑوں روپیہ خرچ کردیا تھا اُس زمانہ میں بھي اُنھي کے سبب سے معتدبہ چندہ ھوا تھا - حال کے سفر پنجاب میں اگرچہ سید

صاحب نے کوشش کي تھي کہ مہماني کے اخراجات سے دوستوں کو بچایا جاوے مگر وہ کوشش کامیاب نہیں ہوئي اور وھي قدیم مہماں نواز ابکي دفعہ بھي میزبان ہوئے اور نہایت فیاضي سے تمام مہمانوں کي مہماں نوازي میں بیدریغ روپیہ خرچ کیا اور نقد بھي دیا اور فراھمي چندہ میں کوشش فرمائي اُن کي ان کوششوں کے لیئے صرف ھم لوگ ھي ممنون نہیں ھیں بلکہ تمام قوم اور آیندہ نسلیں بھي ممنون ھیں - خدا جسکے بندوں پر اور رسول جس کي اُمت پر وہ احسان کرتے ھیں اُن کو اُسکا اجر دے *

حاجی غلام حسن صاحب و شیخ غلام حسن صاحب

یہہ دونوں حسنین ھمارے دوست بھي اس گروپ میں شریک تھے جن کا نام نامي امرتسر کے حالات میں متعدد جگہہ آیا ھی ان دونوں صاحبوں کے گروپ میں شریک ھونے سے نہایت خوشي ھوئي ھی - اس وقت وہ گروپ میرے سامنے رکھا ھوا ھی اور وھي لطف دے رھا ھی جو لاھور میں اُس وقت تھا اگر وہ صورتیں بولتي بھي ھوتیں تو پورا پورا لطف حاصل ھوتا *

خواجہ یوسف شاہ صاحب

بھی اس گروپ میں شریک ھیں جنکا بہت کچھہ ذکر امرتسر کے حالات میں بیان ھوچکا ھی خواجہ صاحب میں دور اندیشي اور دانائي اور قوم کي آیندہ حالت کي فکر اور اخلاق قومي ھمدردي اور انسان کي بھلائي و ترقي کي بھي ایک اسپرٹ ھی اور اسي سبب سے اُن کي شرکت سے گویا گروپ میں جان پڑگئي ھی *

مرزا فتح محمد بیگ صاحب

یہہ بھي اس گروپ میں موجود ھیں قومي ھمدردي کا جوش خدا تعالی نے ان میں کوٹ کوٹکر بھرا ھی پنجاب میں میں نے ان سے زیادہ کسي شخص کو قومي ھمدردي کے جوش میں بھرا ھوا نہیں دیکھا نہایت فصیح آدمي ھیں اور بہت عمدہ عمدہ اور لمبے لمبے دلچسپ

لفظوں اور دلچسپ لہجہ سے اسپیچ دینے میں انجمن قصور کو ان کے سبب سے بہت کچھہ رونق ہوئي ہی — ہر ایک قومي کام میں قلمي قدمي درمي سب طرح پر شریک ہوتے ہیں علیگڈہ میں بھي ایک دفعہ معہ چند احباب کے تشریف لائے تھے اور مدرسۃالعلوم میں سید صاحب کي یادگار بنانے کي جو تجویز در پیش تھي اُس میں نہایت عمدہ گفتگو کي تھي *

مولوي سید ممتاز علي صاحب

یہہ بھي اس گروپ میں موجود ہیں اگر یہہ نہوتے تو پھر احباب لاہور کا گروپ ہي نہ کہلایا جاتا مولوي صاحب نوجوان تعلیم یافتہ ہیں اور نہایت لایق و ذہین اور سعادت مند جوان ہیں اعلی درجہ کا ذہن و ذکاء خدا نے اُن کو عنایت کیا ہی - سید صاحب سے دلي خلوص رکھتے ہیں اور سید صاحب کو بھي ان سے دلي محبت ہی - افسوس ہی کہ اُس زمانہ میں وہ بیمار تھے گروپ میں بھي اُنکے چہرہ سے علالت اور ضعف ظاہر ہوتا ہی - سید صاحب جب اُس گروپ کو دیکھتے ہیں تو اُنکي صورت سے جو علالت ظاہر ہوتي ہی اُسپر افسوس کرتے ہیں *

سردار دیال سنگھہ بہادر مجیٹیہ

سکھہ سرداروں کے خاندان میں سردار صاحب ایک بہت نامي اور گرامي سردار ہیں - مگر خانداني عزت سے بہت زیادہ خدا تعالی نے اُنکو ذاتي اعزاز عطا کیا ہی - اخلاق اور عام محبت سب کے ساتھہ سلوک ہر قوم کے لوگوں کے ساتھہ شفقت اُنکي جبلت ذاتي ہی مسلمان بھی اُن کو سب سے زیادہ سچا دوست اور اپنا شفیق مکرم سمجھتے ہیں پبلک کي بھلائي کي اسپریٹ ان میں بھري ہوئي ہی اور اُس کے ساتھہ رفاہ عام کے کامونمیں بیدریغ فیاضي کي ہی انڈین ایسوسي ایشن لاہور کے پریسیڈنٹ ہیں تریبیون اخبار آپکي فیاضي کا نمونہ ہی - نہایت لبرل مینڈ رکھتے ہیں یورپ کی سیر و سیاحت کي ہی - ایک زمانہ تک لندن میں رہے ہیں اور اُس سفر سے بہت کچھہ فواید اُٹھائے ہیں مدرسۃالعلوم بھي اُنکي فیاضي کا ممنون ہی اس دفعہ جو اُنہوں نے فیاضي کي ہی یہہ پہلي ہي دفعہ نہیں ہی بلکہ یہہ تیسري دفعہ ہی جو اسقدر

کشادہ دلي سے مدرسۃالعلوم کي نسبت فیاضي کي ہی اگر سچ پوچھو تو لاہور میں بلکہ پنجاب میں صرف یہي ایک شخص ہیں جنپر پنجابي یا ہندوستاني فخر کرسکتے ہیں *

نواب عبدالمجید خاں صاحب و نواب غلام محبوب سبحاني صاحب

اگر سچ پوچھو تو لاہور میں مسلمان سرداروں اور قدیم معزز و مفتخر خاندان کي نشانیوں میں یہي دو صاحب باقي ہیں خدا ان کو سلامت رکھے اخلاق و مروت دونوں صاحبوں کا اُن کے عالي خاندان ہونے کا روشن ثبوت ہی - جناب نواب عبدالمجید خاں بہادر آنریري اسسٹنٹ کمشنر بھي ہیں اور انجمن اسلامیہ لاہور کے پریسیڈنٹ بھي ہیں ان دونوں صاحبوں کے سبب سے لاہور کے مسلمانوں کو عزت ہی اور سب لوگ اُنکو معظم و مکرم سمجھتے ہیں باایں ہمہ اُن کي حالت اور مکانات کو دیکھکر ہر شخص یقین کرسکتا ہی کہ بلاشبہہ یہہ دولت سرا مسلمان سرداروں معزز خاندان کے مسلمانوں کي ہی *

از نقش و نگار در و دیوار شکستہ * آثار پدید است صنا دید عجم را

خان بہادر ڈاکٹر رحیم خانصاحب و رائے بہادر ڈاکٹر برج لال گھوس صاحب

ڈاکٹري کے فن میں ان دونوں صاحبوں نے نہایت اعلی درجہ حاصل کیا ہی اور اسي سلسلہ میں نہایت معزز عہدے رکھتے ہیں مسلمان اور ہندو دونوں کو فخر کرنا بجا ہی کہ اُن کي قوم میں ڈاکٹر رحیم خانصاحب و ڈاکٹر برج لال گھوس صاحب جیسے ذي علم و لایق و فایق ڈاکٹر موجود ہیں *

ڈیوڈ راس صاحب سي آئي ای اور اُن کي میم صاحبہ

راس صاحب اور اُن کي میم صاحبہ کا ذکر کیئے بغیر میں لاہور کے حالات کو ختم نہیں کرسکتا - راس صاحب پنجاب ریلوے کے ٹرافک

سپرنٹنڈنٹ ہیں اُن کے اخلاق کي لوگ تعریف کرتے ہیں - اُن کي میم صاحبہ کو یورپین لڑکیوں کي تعلیم کا بہت شوق ہی اُنہوں نے ریلوے کے متعلق یورپین ملازموں کي لڑکیوں کي تعلیم میں بہت کوشش کي ہی اور خود اُس میں بہت محنت کرتي ہیں - اکتوبر سنہ ۱۸۸۳ ع میں جب آنریبل مسٹر جسٹس محمود ولایت سے آتے تھے تو اتفاق سے اُن کي میم صاحبہ بھي اُسي جہاز میں تھیں جب میم صاحبہ موصوفہ نے سید صاحب کے لاہور میں آنے کا حال سنا تو اُنہوں نے سید صاحب سے ملنا چاہا - سید صاحب اور ہم سب لوگ اُن کي کوٹھي پر گئے جو نہایت ہي عمدگي و خوبصورتي سے آراستہ تھي راس صاحب، اور اُن کي میم صاحبہ بہت مہرباني سے ملیں تھوڑي دیر وہاں ٹھہرے چاء پي اور دوستانہ باتیں ہوتي رہیں - راس صاحب نے ایک کتاب اپني تصنیف کي ہوئي جس کا "دي لینڈ آف فیف روورز اینڈ سندہ" نام ہی بطور تحفہ کے سید صاحب کو دي *

راس صاحب نے یہہ بھي مہرباني کي کہ اپنے احاطہ کے تمام اسٹیشن ماسٹروں کو سید صاحب کي لاہور کي روانگي کي تاریخ سے اطلاع دي اور یہہ چاہا کہ ہر اسٹیشن پر سید صاحب کے اور اُنکے اور اُنکے ہمراہیوں کے آرام کا خیال رکھا جاویگا - اور جہاں ضرورت ہو اُنکے اور اُنکے ہمراہیوں کے لیئے علحدہ گاڑي مہیا کي جاوے *

صاحبان اخبارات پنجاب

اب ہمکو پنجاب کے احباب کا جن کے ہاتھہ میں اخبار ہیں شکر ادا کرنا باقي ہی ہم بالتخصیص حافظ عمردراز صاحب مدیر پنجابي اخبار لاہور اور اُنکے مربي منشي شمس الدین صاحب مترجم چیف کورٹ پنجاب — منشي محرم علي صاحب چشتي مدیر اخبار رفیق ہند - سید نادر علي شاہ صاحب سیفي مدیر اخبار رہبر ہند - جناب مولوي محمد اشرف صاحب بي اے مدیر اخبار انجمن پنجاب اور اڈیٹر صاحب ٹریبیون کا شکر ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس سفر کے حالات کو بذریعہ اپنے اخباروں کے شایع کیا — اور ہم مسافروں کے حال پر مہرباني کي — کوہ نور لاہور بھي بہت نامي اور پرانا اخبار لاہور کا ہی اس کا شکریہ ادا کرنے سے بھي ہم باز نہیں رہ سکتے *

یہہ سب کچھہ تو ہم نے لکھا مگر یہہ نہ لکھا کہ لاہور کے بزرگوں نے ہم لوگوں کي نسبت بھي جو سید صاحب کے ہمراہ اس سفر میں تھے کچھہ کہا یا نہیں - ہم کچھہ ایسے بے قدر نہ تھے کہ ہماري نسبت کوئي کچھہ نہ کہتا ہمارے دوست منشي محمد علي صاحب چشتي نے اپنے اخبار رفیق ہند میں جو ریمارک ہماري نسبت لکھے ہیں ہم نہایت شکر گذاري سے بطور اُن کي عنایت کي یادگاري کے اس مقام پر لکھتے ہیں *

سید صاحب اور اُن کے رفقا

(منقول از اخبار رفیق ہند مطبوعہ ۲ فروري سنہ ۱۸۸۴ ع)

خود سید صاحب بفضل الہي ایک بھاري بھر کم قوي اور تنومند بزرگ ہیں - گو کمر بہت سے سالوں کے بوجھہ سے دبي ہوئي معلوم ہوتي ہی مگر پھر بھي اُسے بہت خمیدہ ہونے نہیں دیتے - پرہیزگاري اور باقاعدہ عادات نے اُن کا کونسٹیٹیوشن کو بہت عمدہ رکھا ہی — گلے میں ایک رسولي ہی مگر خضر صورت ریش مبارک اُسکو کسیقدر پردہ میں رکھتي ہی — آواز خوب مضبوط ہی - عام تقریروں میں عموماً وہ اپنا قومي ہمدردي کا جذبہ روک نہیں سکتے اور اکثر اُن کي بے بس اشکباري اُن کي فصاحت اور تاثیر تقریر میں بہت مدد دیتي ہی — آپس کے میل جول میں ہر ایک سے حد درجہ کا خلیقانہ سلوک ہی - مزاج میں کسیقدر ظرافت بھي ہی - مگر اُسیقدر کہ کالملح فی الطعام - باتیں بہت کرنے کي عادت نہیں - چہرہ سے ایک خاص قسم کا بزرگانہ رعب ظاہر ہوتا ہی *

جناب حاجي مولوي سید محمد اسمعیل خاں صاحب رئیس اعظم دتاولي ضلع علیگڈہ ایک متوسط قد کے دیدارو جوان ہیں — عموماً عربي پوشاک پہنتے ہیں اور سچ مچ اُسي پاک خطہ زمین کے باشندے معلوم ہوتے ہیں - بہت متشرع اور متقي ہنس مکھہ اور خلیق بزرگ ہیں *

جناب مولوي سید اقبال علي صاحب منصف فیض آباد کامل جنٹلمین اور ٹھیک ترکي لباس پہنتے ہیں - داڑھي پوري چھٹ رہتي ہی - ہرچہ گیرید مختصر گیرید — متوسط قد کے آدمي ہیں اور چہرہ

سے چستي چالاکي برستي هی - سید صاحب کے رفقا میں بہت مستعد هیں — اور گویا جناب ممدوح کے سکرٹري اعظم هیں — ان کے عمدہ مضامین اور قومي همدردي کا عموماً اهل هند میں اسقدر شہرہ هی که شاید همارے ناظرین کے سامنے انکو زیادہ انٹروڈیوس کرنے کي ضرورت نہیں — ایک کمال جو آپ - میں پایا گیا وہ خاص طور پر ذکر کرنے کے قابل هی — یعني یہہ صاحب ایسے زود رقم هیں که هر ایک مقام کے هرایک جلسہ کي تقریروں کو فی الفور ساتھہ ساتھہ قلمبند کرتے جاتے هیں- پہلے همارا خیال تھا که شاید انگریزي شارٹ هینڈ طریقہ پر آپ علامات کے ذریعہ سے مطلب لکھتے جاتے هونگے مگر جب دیکھا گیا تو بلفظہ قلم کے ایک عجیب تاٹک سے ایسا شعبدہ دکھاتے هیں جو بلاشبہہ قابل تقلید هی — همارے کارسپانڈنٹوں کو جسقدر سید صاحب کي تقریروں وغیرہ حالات کا خلاصہ ملا وہ زیادہ تر انهي کي مخلصانہ توجہہ کا نتیجہ هی جسکا هم شکریہ ادا کرتے هیں — کسیقدر لطیفہ گوئي بهي آپ کي عادت میں هی اور انگریزي سے بهي واقف هیں *

جناب بخشي اکرام الله خاں صاحب رئیس دهلي خاصی گورے چٹے خوبصورت — خوب سیرت اور نہایت هي معقول اور متین شخص هیں انگریزي میں عمدہ لیاقت هی — اگر هم غلطي نہیں کرتے تو مسلمانوں کے مسئلہ جہاد کی نسبت جو ایک دو عمدہ مضمون کچھہ عرصہ هوا سول اینڈ ملیٹري گزٹ میں شایع هوئے تھے آپ هي کے قلم کا نتیجہ تھے — جسکا شکریہ سب مسلمانوں پر فرض هی — موجودہ رواجي فیشن کے بموجب باوجود جواني کے اکثر عینک لگائے رکھتے هیں - ضرورت کے بغیر بہت کم گفتگو کرتے هیں — غرض که جوانوں کے لیئے ایک موڈل هیں *

سید محمد علي صاحب بورڈر مدرسۃالعلوم ایف - اے پاس کردہ هیں - سید صاحب کے نواسے هیں اور پورا ترکي لباس پہنتے هیں - بہت خلیق نوجوان هیں - ان کو سید صاحب کا پرائوٹ سکرٹري اس سفر میں سمجھنا چاهیئے - انگریزي زبان کے متعلق سب کار و بار انهي کے سپرد هیں - انگریزي میں بہت اچھي لیاقت هی - اور هونہار معلوم هوتے هیں *

ذکر شہر لاہور

لاہور ایک نہایت مشہور و پرانا شہر ہی مدت تک دارالسلطنت رہا ہی واقعات عظیمہ جو ہندوستان کی تاریخ میں معظم واقعات میں سے ہیں اس شہر میں گذرے ہیں - عمارات شاہی یہاں کی اور خصوصاً شالا مار باغ نہایت مشہور ہیں — جدید عمارتوں میں لارنس ہال اور اُس کے برابر مانٹگمری ہال نہایت عمدہ و نفیس عمارتیں ہیں جو ہندوستانیوں کے روپیہ سے بنی ہیں — مگر افسوس ہی کہ خدا تعالی نے ہندوستانیوں کو اس لایق نہیں کیا کہ اُن سے فائدہ اُٹھا سکیں - البتہ یورپین کے لیئے وہاں سب طرح کا عیش و آرام مہیا ہی — جب ہم اُس کو دیکھنے کو گئے تو وہاں دفتر کے چھوٹے کمرہ میں جو مانٹگمری ہال کے دروازہ کے متصل ہی ایک یورپین صاحب جو شاید منتظم یا منیجر ہال کے ہونگے تشریف فرما تھے - اُنہوں نے یہہ بات سنکر کہ چند ہندوستانی ہال کے دیکھنے کو آئے ہیں نہایت اکراہ سے اُن کے دیکھنے کی اجازت دی *

لاہور کے شہر کا ذکر بالتخصیص میں نے ایک جدید عمارت کے ذکر کے لیئے جو بن رہی ہی کیا ہی - وہ عمارت ایک نہایت بڑا اور عظیم الشان گرجا ہی جو طیار ہو رہا ہی اور جسکی طیاری میں کم سے کم پانچ لاکھہ روپیہ خرچ ہوگا اور یہہ کل روپیہ چندہ سے جمع ہوگا ایک یورپین انجنیر اُسکی تعمیر کا ٹھیکہ لینے کو ولایت سے آیا ہی وہ محض اپنے فائدہ کے لیئے نہیں آیا بلکہ جو حق المحنت اور نفع اس ٹھیکہ میں ہوگا اُس میں سے بقدر اپنے صرف و ضرورت کے لیگا باقی سب گرجا کو بطور چندہ کے چھوڑ دیگا — مشہور ہی کہ علاوہ چھاونی میاں میر کے گرجے کے جو بنا ہوا موجود ہی یورپین نے گورنمنٹ سے ایک اور گرجا بنانے کی درخواست کی تھی جسکی وہ ضرورت سمجھتے تھے مگر جو کہ ایک گرجا موجود تھا گورنمنٹ نے درخواست منظور نہیں کی اُس پر لوگوں نے ہمت کی اور خود آپس میں چندہ کرنے پر کمر باندھی اور ایسا بڑا گرجا بنوانا شروع کیا کہ گورنمنٹ بھی اگر چاہتی تو اتنا بڑا نہ بنواسکتی — اس واقعہ پر اگر غور سے نظر کی جاوے تو اہل ہند کو عبرت پکڑنے کا مقام ہی *

لوگ خیال کرینگے کہ مسلمانوں اور ہندوؤں کي همت بهي اس سے کچھہ کم نہیں هی امرتسرکي مسجدیں سہارنپور کي نئي جامع مسجد اس کي نظیریں موجود هیں — مگر اس میں یہہ غلطي هی کہ یہہ چیزیں قوم کے لیئے یا قوم کي عبادت کے لیئے بنائي جاتي هیں پس ان عمارتوں کے وجود سے پہلے قوم کے قوم بنانیکي فکر مقدم هی - یورپین نے اپني قوم کو قوم بنا لیا هی - اب وہ جو چاهیں سو کریں — لیکن جبکہ مسلمانوں نے نہ قوم کو قوم بنایا هی اور نہ اُسکے بنانے کي کچھہ فکر کرتے هیں تو پھر صرف اینٹ پتھر کا مکان بنانے سے گو کہ وہ مسجد هو یا امام باڑہ کیا نتیجہ هی — لوگوں نے چند کاموں کو سمجھہ رکھا هی کہ ثواب کے کام هیں اور اُسی خیال پر وہ کام کرتے هیں حالانکہ یہہ اُنکي محض غلطي هی قوم کو جس چیز کي زیادہ ضرورت هی وهي کام زیادہ ثواب کا هی — ورنہ نہ مسجد بنوانے سے کچھہ ثواب هی نہ امام باڑہ بنوانے سے خدا کي زمین مسجد هونے کے لیئے اور مومنین کا دل حسین علیہ‌السلام کے غم کے امام باڑہ هونے کے لیئے کافي هی *

چوتھي فروري سنہ ۱۸۸۴ ع دس بجے صبح کے سید صاحب کي لاهور سے روانگي کا وقت قرار پایا تھا مگر کسی کو روانگي کے وقت سے اطلاع نہیں دي گئي تھي پھر بھي اکثر احباب خدا حافظ کرنے کے لیئے ریل کے اسٹیشن پر جمع هوگئے تھے اخبار انجمن پنجاب نے سید صاحب کي روانگي کي نسبت اپنے اخبار مطبوعہ نویں فروري میں یہہ فقرہ لکھا هی *

مشایعت کے وقت زیادہ آدمي نہ تھے کیونکہ اول تو کسي کو خاص طور پر بلایا نہیں گیا تھا لیکن بڑا سبب یہہ هی کہ موسم بڑا خراب تھا ترشح بھي هو رها تھا اور متعلقین دفاتر و مدارس وغیرہ اس لیئے نہ حاضر هوسکے کہ دفتر وغیرہ سے غیر حاضري نہ کرسکتے تھے — پھر بھي رؤساء اور دیگر تعلیم یافتہ صاحبوں میں سے بہت سے اصحاب موجود تھے — نواب عبدالمجید خاں صاحب بہادر - خان بہادر محمد برکت علي خاں صاحب - سید فضل شاہ صاحب - ڈاکٹر امیر شاہ صاحب - صدرالدین خاں صاحب خلف الصدق ڈاکٹر رحیم خاں صاحب - مولوي میرزا فتح محمد بیگ صاحب - مولوي سید ممتاز علي صاحب

اور دیگر صاحبان مشایعت میں شامل تھے سید صاحب کی جس وقت ٹرین روانہ ہوئي تو ایک "ہرا" کیا گیا لیکن یہہ ہرا پر افسوس تھا اور جو ہرا اُن کے آنے کے وقت ہوا تھا اُس میں اور اس میں بہت بڑا فرق تھا جو آوازوں سے — چہروں سے ہر طرح ظاہر ہوتا تھا سید صاحب کے دوستوں کو اُن کي مفارقت کا بڑا صدمہ معلوم ہوتا ہی جس کا کوئي چارہ نہیں ہوسکتا — سید صاحب کا یہہ لاہور کا سفر مدت تک یاد رہیگا اور اُس کے نتائج بھي بہت خاطر خواہ ہونگے *

ایک عجیب بات یہہ ہوئي کہ ریل کي روانگي میں دو منٹ سے بھي کم باقی ہونگے کہ دفعتاً جناب مولوي فیض‌الحسن صاحب سید صاحب سے ملنے اور رخصت کرنے دونوں کام اکھٹے کرنے کو تشریف لائے — اُسوقت سب لوگ گاڑي میں بیٹھہ چکے تھے گاڑي کا دروازہ بھي بند ہوچکا تہا مگر سید صاحب نے کھڑکي ہي میں سے اُن سے مصافحہ کیا اور اُس ترشح میں تشریف لانے اور تکلیف اُٹھانے کي زیادہ تر احسانمندي قبول کي مولوي صاحب نے فرمایا کہ میں تو مہاراجہ کپورتھلہ کي کوٹھي پر تمسے ملنے گیا تھا وہاں جاکر تمہارا روانہ ہونا معلوم ہوا میں وہاں سے یہاں آیا خوب ہوا کہ ابھي ریل نہ چھوٹی تھي سید صاحب اس کا پورا شکر بھي ادا کرنے نہ پائے تھے کہ ریل چلدي سب دوستوں نے ہمکو اور ہم نے سب دوستوں کو خدا حافظ کہا *

حالات مقام جالندهر

مرتبه دوم

بروقت مراجعت از لاهور

لاهور کے دوستوں کو رخصت کرکے اُسے تاریخ چوتھي فروري سنہ ۱۸۸۴ع کو چار بجے سید صاحب اور اُنکے همراهي جالندهر کے استیشن پر پهونچے - جو خط سید صاحب نے لاهور سے مولوي شیخ مراد علي صاحب کي خدمت میں بهیجا تها اور جس میں تاریخ و وقت پهونچنے جالندهر کا مندرج تها وہ کسي سبب سے اُنکے پاس نهیں پهونچا - اتفاقاً اُنکو پهونچنے کي تاریخ معلوم هوگئي تهي مگر تردد باقي تها - باوجود اسکے ریلوے استیشن پر متعدد احباب تشریف رکهتے تهے اور سواریاں موجود تهیں — سید صاحب معہ اپنے همراهیوں کے سردار بکرماں سنگهه بهادر سي ایس آئي کي کوٹهي میں جهاں سردار صاحب خود بهي تشریف رکهتے هیں فروکش هوئے اور اُنهي کے مهمان هوئے *

کوٹهي نهایت وسیع و عمدہ اور ایک بهت بڑے احاطہ میں واقع هی تمام کمرے نفیس اسباب و شیشہ آلات و فرش فروش سے سجے هوئے هیں کوٹهي کے ایک طرف وسیع چبوترہ هی جسپر شامیانہ تانا گیا تها اور اُسي چبوترہ پر دو نفیس ڈیرے بهي استادہ تهے تاکہ اگر ضرورت هو تو کام میں آویں خود سردار صاحب اپني وسعت اخلاق کے سبب اور اُنکے فرزند ارجمند ٹیکا پرتاب سنگهه صاحب جو بمصداق اس شعر کے -

بالاے سرش ز هوشمندي * می تافت ستارہ بلندي

لایق اور هوشیار اور هونهار معلوم هوتے هیں - اور کرنل محمد علي خاں صاحب جو سردار صاحب کي سرکار میں بطور نایب هیں مهمانوں کي خاطر و تواضع میں مصروف تهے *

همارے مخدوم و مکرم خان بهادر سردار یار محمد خاں صاحب اور مولوي شیخ مراد علي صاحب هر وقت هم لوگوں پر شفقت و عنایت فرمانے کو موجود تهے جلسہ کا انتظام نهایت خوبي سے کیا گیا تها اور ٹکٹ تقسیم هوئے تهے اور کوٹهي کا بڑا هال بشمول اُس بڑے چبوترہ کے جسپر شامیانہ تانا گیا تها لکچر کے جلسہ کے لیئے مقرر کیا گیا تها *

وقت معینہ پر ایک مجمع کثیر جس میں چند یورپین اور هندوستاني عیسائي بهي شامل تهے جمع هوگیا سید صاحب خان بهادر سردار یار محمد خاں اور مولوي شیخ مراد علي صاحب کے همراہ اپنے کمرہ سے بڑے هال میں تشریف لائے جہاں تخت بچهاکر ایک اونچي جگهه لکچر دینے کے لیئے بنائي گئي تهي - سید صاحب ایک لمحه اپني کرسي پر بیٹهے اور پهر کهڑے هوئے اور مندرجه ذیل لکچر دیا *

سید صاحب کا لکچر بمقام جالندهر

کوٹهي سردار بکرماں سنگهه بهادر سي ایس آئي میں

جناب سردار صاحب و دیگر بزرگان -

آج مجهکو نهایت خوشي هی که دوسري مرتبه آپ صاحبوں کي خدمت میں حاضر هونیکا مجهکو اتفاق هوا هی - پهلي دفعه اور نیز اس دفعه جالندهر کے بزرگوں نے جو کچهه عنایت و شفقت میرے حال پر فرمائي هی اُسکا میں دلي شکر ادا کرتا هوں - اگلي دفعه جب میں یهاں آیا تو ایک مضمون خاص پر بشمول دیگر مضامین کے لکچر دینا قرار پایا تها لیکن وہ ملتوي هوگیا اب اُنهي مضمونوں کو پهر اختیار کرنا اور اُنهي کے بیان پر پهر متوجهه هونا میں غیر ضروري سمجهتا هوں - میرا ارادہ هی که جو چیز هندوستانیوں کے لیئے زیادہ ضروري اور زیادہ تر مفید اور کار آمد هی اور جسپر هندوستانیوں کو زیادہ غور کرنا اور دل سے متوجهه هونا درکار هی اور جو درحقیقت ملک کے لیئے سب سے زیادہ فائدہ مند هی اُسي کے متعلق کچهه بیان کروں - جس چیز پر میںنے اسقدر زور دیا هی وہ چیز تعلیم هی اور اُسي کے ساتهه تربیت اگرچه مجهے بهت خوشي هی که دس برس کے بعد جو میں اس مرتبه پنجاب میں آیا اور مختلف اضلاع کے لوگوں سے ملا تو مجهکو معلوم هوا که اس خطه نے هرایک امر میں بهت کچهه ترقي کي هی میں اس ترقي پر رؤساء پنجاب کو مبارکباد دیتا هوں اگر کوئي شخص اپني آنکهه سے نه دیکهے تو اُسکو اسبات پر مشکل سے یقین هوگا که اس تهوڑے سے زمانه میں اس ملک میں اسقدر ترقي هوگئي هی - تعلیم کي نسبت بهي یهاں کچهه کم ترقي نهیں هوئي اضلاع شمال و مغرب میں جهاں اسي برس سے گورنمنٹ کي

عملداري هی اگر پنجاب سے مقابله کیا جاے تو صاف ظاهر هوتا هی که اُس ملک میں ترقي کي چال کسقدر آهسته اور پنجاب میں کسقدر تیزي پر هی اور پنجاب کس طرح اُن اضلاع پر غالب هوگیا هی - لیکن میں یهه نهیں کهتا که پنجاب کو اب کچهه کرنا باقی نهیں هی بلکه ابهي اُسکو بهت کچهه کرنا هی پنجاب کو ایک یونیورسٹي بهي ملگئي هی جسکے اصول پر لوگوں کي رایوں میں بهت کچهه اختلاف هوا تها اور اُسکے تقرر کے وقت بهت سے جهگڑے بهي پڑے تهے یهه مخالفت عجب طرح کي تهي جو لوگ اُسکے مخالف تهے وه بهي ملک اور قوم کے خیر خواه تهے اور جو لوگ که اُسکے طرفدار اور قایم کرنے والے تهے وه بهي اپني دانست میں ملک اور ملک کے لوگوں کي بهتري چاهتے تهے — کوئي شک نهیں هی که ابتدا میں اُسکي بنا کے طریقه نے ایک نامناسب صورت پکڑي تهي مگر حال کے جناب نواب لفٹننٹ گورنر بهادر نے اُسمیں کچهه اصلاح کي اور اُسکي صورت کو سنوارا اب پنجاب یونیورسٹي ایک ایسے درخت کي مانند هوگئي هی جس میں دو قسم کے پهل لگتے هیں ایک میٹها اور دوسرا پهیکا یا دو پهول کهلتے هیں ایک خوشنما اور خوشبودار اور دوسرا بغیر خوشبو کا اب یهه بات که کس پهل اور کس پهول سے عمده نتیجه ملک کي ترقي کا اور ملک میں اعلی درجه کي تعلیم کے پهیلنے کا حاصل هوگا غور طلب باقي هی اب پنجاب کے لوگوں کے اختیار میں هی که اُسپر غور کریں اور جسکو پسند کریں اختیار کریں - اے حضرات میں بهي هندوستان هي کا رهنے والا هوں میرے باپ دادا نے مشرقي هي علوم میں تعلیم پائي تهي اُسي سے فائدے اُٹهائے تهے میرے هندو بهائیوں نے بهي اپنے هي علوم میں بڑي ترقی کي تهي اُنکي مقدس زبان سنسکرت میں بهت سے علوم موجود هیں جنپر اُنکو فخر کرنے کا مقام هی که اُنکے باپ دادا نے ایسے علوم جاري کیئے تهے اور اُن میں ایسي عمده عمده کتابیں لکهي تهیں اور وه سب مشرقي هي علوم تهے - جو مناسبت مجهکو مشرقي علوم سے بوجهه هندوستان کے باشنده هونے یا باپ دادا کے موروثي علوم هونے کے سبب سے هی میرے دل میں اُسي بات کو آنا چاهیئے تها که وهي علوم قابل ادب هیں اور اُنهي علوم کو از سر نو زنده کرنا یا ترقي دینا چاهیئے مگر زمانه کي چال نے مجهکو یهه سکهایا هی

اور اُس پر مجبور اور مضبوط کردیا ھی کہ میں یہہ کہوں کہ ھمارے نوجوان طالب علم اور پیارے بچے انگلش لٹریچر اور یورپین سینس سیکھیں *

اے دوستوں ایک زمانہ تھا کہ ھمارے باپ دادا اپنے حاصل کیئے ھوئے علوم پر فخر کرتے تھے ھندو صاحبوں کے باپ دادا کا بھي ایساھي حال تھا وہ فخر بے شک ھمیشہ رھیگا اور اُن بزرگوں کے نام عزت سے لیئے جائینگے مگر اس زمانہ میں یہہ چیز قابل دیکھنے کے ھی کہ کونسي چیز اب ھمکو اور ھمارے ملک کو مفید ھی کونسے علوم ھمکو مہذب بناوینگے اور کس زبان کا سیکھنا ھماري شایستگي کو ثابت کریگا اور دنیا میں ھمکو بکار آمد بناویگا میں اس بات کے کہنے پر مجبور ھوں کہ وہ انگلش لٹریچر اور سینس ھی - جس زمانہ میں مشرقي علوم ھمارے اور تمہارے باپ دادا نے حاصل کیئے تھے اُسکو ھزاروں برس ھوگئے جو علوم سابق میں جاري اور ایجاد ھوئے تھے اُنمیں بعض علوم تو بلاشبہہ ابتک سچے ثابت ھوئے ھیں مگر اُن میں بھي بہت کچھہ ترقي ھوگئي ھی اور بہت سے علوم اب ایسے ایجاد ھوئے ھیں جنکو ھمارے تمہارے باپ دادا نجانتے تھے اور وہ اس زمانہ کے لیئے مفید اور کار آمد ھیں اگر ھم اُسي پراني لکیر کو پیٹتے رھیں تو گویا ھم موجودہ زمانہ سے سیکڑوں برس پیچھے ھٹتے ھیں حالانکہ ھمکو آگے بڑھنا چاھیئے (چیرز) میں کہتا ھوں کہ پنجاب کے لوگوں کا یہہ خیال ھی کہ وہ اُن جدید علوم کو اپني زبان کے ترجموں سے حاصل کرلینگے اور یہي بنا مشرقي زبان کي یونیورسٹي قایم کرنے کي ھوئي مگر میں آپ کو بتاتا ھوں کہ میں پہلا شخص ھوں جس کے خیال میں بیس بائیس برس قبل یہي بات آئي تھي میں نے صرف اُس کو خیال ھي نہیں کیا تھا بلکہ کرکے دکھایا اور آزمایا تجربہ کیا سین ٹیفک سوسئیٹي قایم کي جو ابتک زندہ ھی اُس میں یہي کام شروع کیا تھا تاکہ علوم اور فنون کي کتابیں اپني زبان میں ترجمہ ھوکر قوم کي تعلیم کے لیئے شایع کي جاویں مگر بعد تجربہ کے معلوم ھوا کہ ان جدید علوم کا ترجمہ کرکے اپني قوم کو سکھلانا نا ممکن ھی — میں اس کا مخالف نہیں ھوں کہ بذریعۂ ترجمہ کے وہ علوم ھماري زبان میں نہ لائے جاویں مجھکو جسقدر مخالفت ھی وہ اسبات سے ھی

کہ ہمارے ملک کي تعلیم اور خصوصاً اعلی درجہ کي تعلیم اُنہي پر منحصر رکھي جاوے یا وہی کافي متصور ہوں اور انگریزي زبان میں تعلیم کي ضرورت نہو - جن لوگوں نے ترجمہ کا کام کیا ہی وہ جان سکتے ہیں کہ غیر زبان کي اصطلاحوں کو اپني زبان میں لانے کے واسطے کسقدر دقتیں پیش آتي ہیں پھر اس کے سوا یہہ کیسي دقت ہی کہ جبتک کسي ایک علم کي کتاب کا ترجمہ ہوکر شایع ہونے کا وقت آئے تبتک اُس علم میں بہت سي اصلاح اور بہت کچھہ ترقي ہو جاتي ہی ہاں یہہ اُسوقت ہوسکتا تہا کہ جب علم محدود ہوگئے ہوتے اور ہماری زبان حکمران زبان ہوتي ہمارا یہہ حال نہیں ہی ہماري حکمراں زبان انگریزي ہی ہم کیسی ہي کوشش کریں ناممکن ہی کہ ہماري زبان میں علوم پھیل سکیں یورپ میں بھي غیر قوم کے علوم کي کتابوں کے اپني زبان میں ترجمہ کرنے کا کام ہوا ہی اور ہوتا ہی باوجودیکہ اُنہوں نے ترجموں میں اصطلاحیں قرار دینے کو مجلسیں مقرر کیں اور بڑے بڑے عالموں نے اُس پر توجہہ کي پھر بھي اصطلاحات کے مقرر کرنے میں غلطیاں نکلتي ہیں اور ثابت ہوتا ہی کہ اُن سے چارہ نہیں معہذا وہ ترجمے اس لیئے نہیں ہوئے اور نہ اس لیئے ہوتے ہیں کہ وہ ترجمے یورپ کے لیئے علوم کے سرمایہ ہونگے بلکہ وہ صرف اس بات کے جاننے کے لیئے ہوتے ہیں کہ اور قوموں کے کیا خیالات تھے ہمارے مسلمان بھائي اس بات پر زور دیتے ہیں کہ خلفاء عباسیہ کے وقت میں یوناني علوم اپني زبان میں ترجمہ کرکے شایع کي گئے تھے اور ملک و قوم کے لیئے مفید ہوئے مگر اس میں دو غلطیاں ہیں ایک تو میں ابھي بیان کرچکا ہوں کہ ترجموں کے ذریعہ سے علوم پھیلنے کے لیئے ترجموں کي زبان وہي حکمران زبان ملک کي ہوني چاہیئے خلفاء عباسیہ کے وقت میں وہی زبان ملک کي حکمراں زبان تھي لوگوں کو دوسري زبان سیکھنے کي حاجت نہ پڑتي تھي اور اُسي زبان میں علوم پھیلتے تھے اس کے سوا دوسري بات یہہ ہی کہ اُن کو یونان کي چند اور محدود کتابیں ملي تھیں اُس زمانہ میں یونان کے علوم ترقي کرکے رک گئے تھے اُن میں روز روز نئي اصلاحیں نہوتي تھیں اُس وقت میں اُن ترجموں سے کام نکل سکتا تھا اس زمانہ میں یورپ کے جدید علوم نے ایک جگہہ قرار نہیں پایا ترقي موقوف نہیں ہوئي خدا کرے کہ اسکي

ترقي موقوف بهي نهو اس زمانه مين كوئي مهينه كوئي هفته نهين
جاتا كه علوم مين كوئي نه كوئي نئي بات پيدا نهو طلبا كو روز بروز اُس
كو ديكهنا اور اُس سے واقف هونا چاهيئے كيا يهه بات كسيطرح ممكن
هى كه جو دريا روز بروز موج مارتا هوا بڑهتا آتا هو اور اُس كو ايك كوزه
مين بند كرليں كالج كے طالبعلم بخوبي جانتے هيں كه دس برس اُسطرف
جو كتابيں ٹيسٹ بك تهين اب وه ردي هيں اگر ميري ياد مين غلطي
نهو توتهوڑے دن هوئے كه لارڈ ڈفرن نے قاهره ملك مصر مين تعليم پر ايك
لكچر ديا تها مصر كي حكمراں زبان عربي هى وهاں علوم كي كتابوں كا
ترجمه عربي زبان مين كيا جاتا هى فرانس اور جرمن مين جاكر لاكهوں
روپيه خرچ كر كے وهاں كے علوم اپني زبان مين ترجمه كرتے هيں اور
وهي كتابيں وهاں شايع هوتي هيں لارڈ ڈفرن نے لوگوں كو يهه بات
دكهائي كه بهت سي كتابيں جو ابهى چهاپه خانه سے نكلنے بهي
نهين پائي تهين وه ردي هوگئين علوم كا ايك حد تك ركهنا اور چيز
هى اور ترقي دينا اور چيز هى مين سمجهتا هون كه هملوگ كيا اگر
گورنمنٹ بهي بهت بڑا حصه خرچ كا دے تب بهي اُن تمام علوم كا جو
شايع هوتے جاتے هيں اُن كا ترجمه اور همكو اُن سے فائده پهونچنا نا ممكن
هى ادنے ترين تعليم كے ليئے وه ترجمے مفيد هوسكتے هيں اعلى درجه
كي تعليم كے ليئے جو يونيورسٹي كي تعليم كهلاتي هى صرف نا مفيد هي
نهيں هيں بلكه ملك و قوم كے ليئے نهايت مضر هيں همكو يهه ديكهنا چاهيئے
كه آگے بڑهيں يا پيچهے هٹيں ترجموں كے پيچهے پڑا رهنا ميري دانست
ميں پيچهے هٹنا هى بعض مسلمان مجهه سے كهتے هيں كه انگريزي
پڑهنے سے اور علوم جديده كے سيكهنے سے عقايد اسلام ميں سستي آجاتي هى
بهت سے خطوط بهي ميرے پاس اس مضمون كے آئے هيں مگر ميں
نهيں جانتا كه يهه گفتگو كس بنياد پر هى ميرے خيال ميں تو يهه
مباحثه نئي بات نهيں هى خلفاء عباسيه كے وقت ميں بهي علمانے جو ساده
مزاج تهے اور جن ميں دور انديشي كا ماده نتها ايسے هي فتوے ديئے تهے
كه فلسفه اور لاجك كا پڑهنا ممنوع هى اور پڑهنے والا گنهگار مگر مسلمانوں
كے مشهور اور مقدس عالموں ميں كوئي ايسا نه نكلے گا جسنے فلسفه اور
منطق نه پڑها هو اگر كسي نے ايسا نهيں كيا تو وه اُس درجه كو نهيں

حاصل کرسکتا تھا جو عالموں کا درجہ کہلاتا ہی میں خیال کرتا ہوں کہ کوئي وجہہ نہیں ہی کہ انگریزي پڑھنے سے مذہب میں نقصان آتا ہو - ایک زحمت کا زمانہ ہندوستان پر اور گذرا ہی میري سمجھہ میں کم لوگ موجود ہونگے جنہوں نے اُسکو دیکھا ہوگا اور اس جلسہ میں یقینا بہت کم لوگ ہونگے جو اُس سے واقف ہونگے یہہ وہ زمانہ تھا کہ جب لارڈ مکالي پریسیڈنٹ ایجو کیشنل بورڈ کے تھے اُس وقت اس کي تکرار اور بحث تھي کہ ہندوستانیوں کو ایا انگریزي علوم اور فنون سکھائے جاویں یا اُنکوں اُنہي مشرقي علوم میں مبتلا رکھیں جن میں وہ ابتداے عملداري انگریزي سے سنہ ۱۸۳۰ ع یا سنہ ۱۸۳۲ ع تک مبتلا تھے یہہ تکرار علوم انگریزي کے مفید یا غیر مفید ہونے پر نہ تھي بلکہ اسبات پر تھي کہ خدا نے جن بندوں کو ہمارے قبضہ میں دیا ہی اُنکو اپنے فائدہ کي نظر سے اندھیرے میں رکھنا بہتر ہی یا خدا کا ملک کا انسانیت کا فرض ادا کرنے کے خیال سے اُنکو روشني میں لانا فرض ہی - یہہ بحث نہ صرف ہندوستانمیں تھي بلکہ اس بحث سے پارلیمنٹ کے کمرے انگلستان میں بھي گونجتے تھے - وہ شخص جو اپني نیک دلي سے خدا کے بندوں پر نیکي کرنا چاہتا تھا اس امر میں گورنمنٹ سے مخالف تھا مگر بڑي بحث کے بعد وہ نیک بندہ خدا کے بندوں پر شفقت کرنے والا یعني لارڈ مکالي جیت گیا میري دانست میں کوئي گورنر جنرل کوئي ویسراے کوئي ملک کا خیرخواہ ایسا نہیں گذرا جس نے لارڈ مکالي سے زیادہ ہندوستان پر اور ہندوستانیوں پر احسان کیا ہو جسنے اسطرح کے استقلال اور ملک کي خیر خواهي زور قلم اور سچي راے سے ثابت کر کے یہہ طے کرا دیا کہ انگریزي زبان اور یورپین سیئنر کي ہندوستانیوں کو اعلی درجہ کي تعلیم ہو - میں پنجاب کے لوگوں سے کہتا ہوں کہ اُس کے احسان کو یاد رکھیں اور سوچیں کہ اُس نے کیسي مفید چیز ہمکو دلادي ہی اور اوگوں کو خود دیکھنا چاہیئے کہ اُنکو کیا چیز مفید اور کیا مضر ہی ابھي دو دن کا عرصہ ہوا کہ میں ایک ایوننگ پارٹي میں شریک تھا جو براہ مہرباني مجھے دي گئي تھي اُس میں میں بہت سے بي اے جوانوں سے ملا جنہوں نے یورپین سیئنر اور لٹریچر میں ڈگري حاصل کي ہی اور ایسے بزرگوں سے بھي مشرف ہوا جنہوں نے مشرقي علوم اور اورینٹل زبانوں کے

ذریعہ سے دگری پائي ھی — میں ان پچھلے عالموں کو غور سے دیکھتا تھا
کہ وہ مشرقي علوم اور مشرقي زبانوں کے عالم اس زمانہ میں کس کام کے
ھونگے اور ملک کو اُن سے کیا فائدہ ھوگا مانا کہ وہ علم کے خزانے رکھتے ھوں
مگر وہ خزانے ھمارے کس کام آوینگے جبکہ ھماري حکمراں زبان وہ زبان
نہیں ھی اُن کي مثال ایسي ھي ھی جیسے کہ ایک پتلہ کے پیٹ
میں بہت سي کتابیں بھردیجاویں (چھرز) پنجاب یونیورسٹي کا
مسودہ قانون جب پیش ھوا تھا تب میں بھي کونسل میں تھا میرے
دلپر اسکا بہت اثر ھوتا تھا کہ اگر یہہ مسودہ اُسي حیثیت پر پاس ھوگیا
تو پنجاب کي قسمت ڈوب جاویگي مگر مبارکي ھو سر چارلس ایچیسن
کو جنھوں نے کسیقدر تکمیل اور اصلاح کے بعد اُسکو پاس کرایا اب پنجاب
کا ڈبنا یا ترنا اُسیکے باشندوں کي راے پر منحصر ھی ھمکو گورنمنٹ
کي پالسي سے آنکھہ بند کرلیني چاھیئے ھمکو وھي طریقہ اختیار کرنا
چاھیئے جو ھمارے ملک اور قوم کے لیئے بہتري کا باعث ھو ھمکو گورنمنٹ کا
مشکور ھونا چاھیئے جس نے ھمکو آزادي دي ھی ھمارے واسطے ایسا
امن قایم کیا ھی جو ھم ھندو اور مسلمانوں کو کبھي پہلے حاصل نہ تھا
ھمکو گورنمنٹ کا خیر خواہ رھنا چاھیئے و فاداري اور فرمانبرداري میں
دریغ نکرنا چاھیئے جو بحیثیت ایک لایل سبجکٹ ھونے کے ھمارا فرض
ھی مگر جو چیز ھمارے ملک اور قوم کے لیئے مفید ھی اور جس کے
اختیار کرني میں گورنمنٹ ھماري مزاحم بھي نہیں ھی خود سوچ کر
ھمکو اختیار کرنے چاھیئے ھمکو گورنمنٹ کي پالسي کا شکر گذار ھونا
چاھیئے جس نے براہ مہربانی ھمارے لیئے تعلیم کا بڑا بوجھہ اسطرح سے
اپنے اوپر اُٹھا لیا ھی جسکي نظیر دنیا میں نظر نہیں آتي گورنمنٹ ھمارے
لیئے اس سے زیادہ اور کچھہ کرنہیں سکتي ھندوستان جیسے ملک میں
جہاں مختلف قوم مختلف حاجتوں مختلف عقاید مختلف مقاصد
اور اغراض کے لوگ ھوں بجز یکساں طریقہ تعلیم جاري کرنے کے اور
کچھہ نہیں کرسکتي اور یہي امر اُس کا بڑي تعریف کے لایق ھی مگر
یہہ یاد رکھنا چاھیئے کہ ھندوستان جیسے ملک کے لوگ گورنمنٹ کي
اس پالسي سے اپنے اپنے مقاصد اور اغراض کے لایق فایدہ نہیں اُٹھا سکتے
فرض کیجیئے کہ گورنمنٹ کي عام پالسي ھی کہ وہ تعلیم مذھبي سے

بالکل علحدہ رہے یہہ پالسي اُس کي تمام قوموں میں لایق تعریف اور تمام دنیا اُس کي ثنا خواں ھی (چیرز) مگر اس ملک میں بہت لوگ ھیں جو مذھبی تعلیم بھی چاھتے ھیں اس میں خواہ ھندو ھوں خواہ مسلمان یہہ لوگ کیونکر گورنمنٹ پر ایسي تعلیم کا بھروسا رکھہ سکتے ھیں اُن کو تو ضرور اپني تعلیم اپنے ھاتھہ میں لیني چاھیئے اے دوستو ھندوستان جو مدت سے علم اور سویلیزیشن میں مشہور چلا آتا ھی اور یہہ شہرت اُسکي اُسوقت سے تھي جب کہ دوسري قومیں وحشي اور جانور کے موافق تھیں کیا اُن کو غیرت نہیں آتي کہ اپنے بچوں کي تعلیم کے لیئے جو بنیاد تہذیب کي ھی گورنمنٹ کا منہہ دیکھے اور مشنري اسکولوں کي طرف تکے جس کے بانیوں نے اپنے خیال کے موافق انساني ھمدردي سے جو کچھہ کیا ھو اُسکو غنیمت سمجھے اور اپني اولاد کو اُس مہرباني اورخیرات کي تعلیم پر چھوڑ دے تم کو غیرت نہیں آتي کیا تمہاري مجموعي قوت تمہاري ھمت تمہاري دولت اسقدر بھي نہیں ھی کہ تم اپنے بچوں کو تعلیم دے سکو - مذھبي انگریزي دنیوي تعلیم کے تم مختار بنو اور جسطرح پر چاھو اپني اولاد کو تعلیم دو - کئي روز ھوئے جبکہ میں امرتسر میں تھا مجھکو خبر ملي کہ ایک زنانہ اسکول الکذنڈریا وھاں قایم ھوا ھی ریورنڈ کلارک صاحب نے براہ مہرباني میري خواھش کے بموجب وہ اسکول مجھکو دکھایا میں بیان نہیں کرسکتا جسقدر اُن مشنریوں کي عزت اور خوبي میرے دل میں اُس کے دیکھنے سے بیٹھي ھی اس اسکول میں غیر قوم کي لڑکیاں تعلیم پاتي ھیں جن سے اسکول کے منتظموں کا نہ کچھہ رشتہ ھی نہ ھم قوم ھیں نہ برادري نہ ایک ملک کے رھنے والے ھیں - اُن لڑکیوں کي تعلیم جسقدر خوبي اور عمدگي اور صفائي سے ھوسکتي ھی وھاں ھوتي ھی اور اُس کے دیکھنے سے ریورنڈ کلارک کي بڑي قدر دلوں میں بیٹھتي ھی میں نے جہاں تک دیکھا کہہ سکتا ھوں کہ جس عمدگي سے الکذندریا اسکول قایم ھوا ھی ھندوستان میں بے نظیر ھی - پچانوے ھزار روپیہ کے قریب اُس کي عمارت میں خرچ کیا گیا ھی یہہ اُن کي قوم اور ان کے بچوں کے لیئے نہیں ھی بلکہ اس ملک کي ھندوستاني عیسائي لڑکیوں کے لیئے ھی غرض کہ جسقدر عزت اُن مشنریوں کي میري نظر میں بیٹھي اُسیقدر بے عزتي اپنے ملک اور قوم کي دکھائي دي - اُن لوگوں نے بھیک مانگکر

دوسري قوم کے بچوں کے لیئے یہہ بندوبست کیا ہی مگر حیف ہی ہندوستانیوں پر کہ اپنی قوم اور بچوں کے لیئے کچھہ نہیں کرتے- اگر فرض کیا جاوے کہ اُنہوں نے گورنمنٹ کی دی ہوئی تعلیم بچوں کے لیئے کافی سمجھی ہی تو یہہ خیال غلط ہی — اگر میری راے غلط نہو تو نری تعلیم کسی کام کی نہیں جب تک اُس کے ساتھہ تربیت نہو تربیت کے معنی یہہ نہیں ہی کہ بچہ دوزانو ہوکر بیٹھے اور ہاتھہ جوڑ کر ہماری ہاں میں ہاں ملائے یہہ تو انسان کی تعلیم نہیں ہی یہہ تو بندر کو بھی سکھا دیا جاتا ہی بچوں کی تربیت کے لیئے سچائی نیکی لحاظ سچی آزادی ہونی چاہیئے اور یہہ تمام باتیں گھر پر تعلیم پانے سے نہیں آ سکتیں جب تک اُن کے لیئے ایک ایسی تعلیم گاہ نہو اور وہ اُس تعلیم گاہ کے اژ گرے میں نہ ڈال دیئے جائیں جہاں بجز تعلیم اور تربیت کے اور کوئی چیز نہو جن لوگوں نے کیمبرج اور آکسفورڈ کے کالجوں کی تعلیم اور وہاں لڑکوں کا رہنا ندیکھا ہو اُن کے خیال میں اُس کی خوبی واقعی ذرا مشکل سے آویگی وہاں جوان جوان اور خوبصورت لڑکے نہایت صفائی اور ستھرائی سے بسر کرتے ہیں اور کالج لیف کا اُن کے اخلاق اور تربیت پر ایسا اثر ہوتا ہی جس سے وہ دنیا میں تربیت یافتہ اور شایستہ کہلاتے ہیں ہندوستان میں راجہ - سردار بہادر — خان بہادر - اور اور نامی لوگوں نے اپنے بچوں کی تربیت کا کیا بندوبست کیا ہی گو میں ایک غریب آدمی ہوں مگر میں نے بڑے بڑے امیروں کے بچے دیکھے ہیں وہ نوکروں کے لونڈوں اور اگر وہ نہوں تو بازاری لونڈوں کی صحبت اُٹھاتے ہیں — گالی گلوچ برے الفاظ بد اخلاقی کی باتیں خراب عادتیں سنتے دیکھتے اور سیکھتے ہیں اسکے سوا اور کچھہ نہیں - بھلا ایسی حالت میں بھی تربیت ہوسکتی ہی ہرگز نہیں مدرسہ میں جاکر چار گھنٹے ماسٹر یا زیادہ سے زیادہ انگریزی پروفیسر کے پاس بیٹھنے سے تربیت نہیں آ سکتی وہ مقام کچھہ جادو گھر نہیں ہی کہ وہاں تین یا چار گھنٹہ کا رہنا باقی چوبیس گھنٹوں کی خراب صحبتوں کی خرابیوں کو دور کرسکے -- آپ کاکتہ سے پشاور تک ہمالیہ سے لیکر دکن تک کوئی جگہہ بتائے جہاں لڑکے تربیت اور تعلیم پاسکتے ہوں گو میں تو یہہ کہہ سکتا ہوں کہ جیسا چاہیئے تعلیم بھی نہیں پاسکتے لیکن بفرض تعلیم کے تربیت تو ہرگز نہیں

پاسکتے کوئي رئیس کیساهي بڑا رئیس کیوں نهو کوئي سامان کافي اپنے گهر پر تعلیم اور تربیت کا نهیں کرسکتا اس تعلیم کے واسطے یهه ضروري هی که عمده خاندان عمده اخلاق عمده تعلیم کے معلم اور پروفیسر هوں اور لڑکے جو آپس میں ساتهه پڑهتے اور رهتے هوں اُسیطرح اچهے خاندان اور اچهي عادتوں کے خوگر هوں یهه امور هر جگهه مهیا هونے ناممکن هیں اور واقعي جب ایسا نهو تو کوئي شخص اپنے لڑکے کو بلا لحاظ اُس کي تیمار داري اور خرابیوں سے بچنے اور هر طرح کي حفاظت سے محفوظ رهنے کے بهروسه پر کهیں نهیں بهیج سکتا یهه اُسي وقت میں هوسکتا هی که وهاں سب عمده سامان موجود هوں اور مربي اپنے لڑکوں کو اور روپیه خرچ کا بهیجکر سب طرح پر مطمئن هوں (چیرز) یهي خیالات میرے دل میں تهے جبکه میںنے علیگڈه میں کالج کي بنیاد ڈالنے کا اراده کیا اور اُس کا ایک ایسا وسیع تعلیم گاه بنانا تجویز کیا جس میں کافي تعداد هماري قوم یعني ملک کے باشندوں هندو اور مسلمان دونوں کي گنجایش هو اور دونوں گروه عمده طور سے وهاں تعلیم اور تربیت پاویں جب یهه خیال میرے دل میں آیا تو میں لندن گیا وهاں کے کالجوں بورڈنگ هوسوں کیمبرج کے طلبه کے رهنے کا حال دیکها اور سمجها که حقیقت میں جبتک اپنے ملک کے بچوں کے لیئے ایسي جگهه نه بناویں تو تعلیم اور تربیت ناممکن هی مگر جب میںنے اپنے دوستوں سے ایسا اراده ظاهر کیا تو اُنهوں نے روپیه کي تعداد پوچهي جو اُس کے واسطے ضروري تهي میںنے ایک معتدل تعداد پندره لاکهه روپیه کي بیان کي جو حقیقت میں اتنے بڑے کام کے واسطے کافي نه تهي اس تعداد کو سنکر میرے وه دوست بهي جو میري راے کو پسند بهي کرتے تهے متعجب هوئے اور اُن کے منهه سے یهه آواز نکلي که پندره لاکهه روپیه اور هندوستان کیا کچهه جنون هوگیا هی مگر مجهے تعجب اس آواز سے نهیں هوا گو میں سمجهتا تها که قوم کو اس کام میں پندره هزار روپیه خرچ کرنے کي بهي توفیق نهیں تهي - اے میرے دوستو میں یهه نهیں کهتا که هندوستان کے لوگ روپیه خرچ کرنے میں اور قوموں سے پیچهے رهتے هیں بیشک وه مکانات مساجد خانقاه شواله دهرم ساله بنانے اور شادي بیاه میں آرایش اور آتشبازي عیش کے سامان مهیا کرنے میں بڑي فیاضی سے

روپیہ صرف کرتے ھیں اُن میں جو کچھہ نقص ھی وہ یہہ ھی کہ وہ یہہ نہیں سمجھتے کہ کہاں روپیہ صرف کرنا چاھیئے اور کہاں نہیں (چیرز) یہہ حال انگلستان اور شایستہ ملکوں میں بھي ھی وہ لوگ بھي فضول خرچي کرتے ھیں اپنے دل کي خوشي میں بہت کچھہ صرف کرڈالتے ھیں لیکن وہ لوگ اپني ترقي کا سامان سب کچھہ کرچکے ھیں اب وہ جو چاھیں کریں ھندوستان میں ملک کي بھلائي کي کوئي چیز ابھي تک نہیں ھی اگر ھندوستان کے لوگ بھي اپنے ملک کی ترقي اور بہتري کے سامان مہیا کرلیں تو پھر خوشي سے جو چاھیں کریں اُن پر بھی اعتراض نہو اعتراض تو اس بات کا ھی کہ ملک اور قوم کي بھلائي کا کوئي کام نہیں کیا اور نہیں کرتے اور فضول خرچي کرنے میں اندھے ھیں تاھم میں اس بات کا ذکر ضرور کرونگا کہ اُن میں کچھہ تحریک پیداھوگئي ھی پانچ لاکھہ روپیہ کا سرمایہ اس تعلیم گاہ کے واسطے ھوگیا دو ڈھائي لاکھہ روپیہ اُسکي عمارت میں خرچ ھوچکا ھی کوئي انگریز جو علیگڈہ سے گذرتا ھی شاید ھي ھی کہ اُن میں سے کوئي ایسا ھو کہ اس کالج کو ھندوستان میں ایک نئي چیز سمجھکر نہ دیکھتا ھو ایجوکیشنل کمیشن نے اسي کالج کے ھونے کے سبب سے وھاں ایک اجلاس کیا اور اپني رپورٹ میں اُس کمیشن کے پریسیڈنٹ مشہور عالم فاضل ڈاکٹر ھنٹر اور اُس کمیشن کے لایق ممبروں نے یہہ لکھا کہ ھندوستان میں کوئي کالج اس سے عمدہ نہیں ھی اور بوڈنگ ھوسوں کی نسبت یہہ لکھا کہ وہ کیمبرج کے بوڈنگ ھوسوں کے موافق ھیں بلکہ بعض اچھے ھیں تین سو لڑکے ھندو مسلمان کے اُس میں تعلیم پاتے ھیں سني شیعہ اپنے اپنے مذھب کے طریقہ پر نماز پڑھتے ھیں ھندو اپنے مذھبي طریقے بجا لانے کے واسطے خود مختار ھیں مسلمان اور ھندو دونوں بوڈنگ ھوسوں میں رھتے ھیں ان دونوں گروھوں کے کھانے کا بندوبست جدا جدا کیا گیا ھی ایک جگھہ رھنے سے آپس میں محبت بڑھتي ھی ایک دوسرے کا ھمدرد ھوتا ھی اس کو ھندوستانیوں سے نہیں انگریزوں سے پوچھنا چاھیئے وہ اس کي قدر خوب جانتے ھیں کہ ایک کالج میں رھنے سے باھمي طلبہ کے کیسي محبت اور برادرانہ رسم ھوجاتي ھی خدا کا شکر ھی کہ اُس کالج میں ان سب باتوں کا برتاؤ ھوتا ھی گو مجھے

اس بات کے بیان کرتے ہوئے افسوس ہوتا ہی کہ ابتک روپیہ نہونے کي وجہہ سے نماز پڑھنے کے واسطے مسجد تک تیار نہیں ہوسکي صرف ایک بہت وسیع چبوترہ ہی جس پر ایک طرف شیعہ دوسري طرف سني اپني اپني نماز پڑھتے ہیں یہہ تمام باتیں باہم اتفاق قایم ہونے کي ہیں جس کي ہندوستان میں اشد ضرورت ہی اے صاحبو صدیاں گذر گئیں جب سے خدا کو یہہ منظور ہوا کہ ہندو اور مسلمان اسي ملک کي ہوا اور پیداوار کھائیں اسي زمین پر جیئیں اور اسي پر مریں ان واقعات سے خدا کي یہہ مرضي پائي جاتي ہی کہ یہہ دونوں گروہ اسی ملک میں باہم دوست ہوکر بلکہ دو بھائي کي طرح ہندوستان میں رہیں ہندوستان کے خوبصورت چہرہ کي یہہ دونوں دو آنکھیں بنیں — یہہ دونوں قومیں جو دال اور چاول کي طرح سے مل گئي ہیں متفق ہوکر رہیں جب تک یہہ اتفاق نہیں ہوتا بیشک قومي تعلیم کا بھی بندوبست نہیں ہوسکتا اگر ہندو اپني دو پتھروں کي اور مسلمان اپني ڈیڑہ اینٹ کي جدا جدا عمارت بنائینگے تو کچھہ نہوسکے گا ان دونوں کو چاہیئے کہ متفق ہوکر پہلے ایک کام کو پورا کریں اور جب وہ ختم ہوجاے تب دوسرے میں ہاتھہ لگائیں مجھکو اس بات کے ظاہر کرنے میں خوشي ہی کہ ہمارے کالج میں ہمارے ہندو بھائیوں نے مدد کي ہی اور خدا ترسي کے خیال سے اپنے محتاج مسلمان بھائیوں کا حق ادا کیا ہی کالج کے منتظموں نے بھي اُس احسان کو بھلایا نہیں اُنہوں نے ایک جگہہ پر رہنا ایک بینچ پر بیٹھہ کر تعلیم پانا ایک احاطہ میں رہنا پھرنا کھیلنا دونوں قوموں کے لیئے ایک ہي طرح پر قرار دیا ہی جس سے باہمي دوستي کو ترقي ہوتی ہی میرے خیال میں اس سے عمدہ کوئي اور طریقہ نہیں ہی مگر میري یہہ غرض نہیں ہی کہ ہمارے ملک کے لوگ قوم کي بھلائي کي کوئي اور بات نہ سونچیں اُنکو چاہیئے کہ وہ اسپر غور کریں کہ جو کچھہ میں کہتا ہوں اگر اسکے سوا کوئي اور چیز اُنکو نظر آوے تو اُسکو وہ کریں لیکن یہہ نہونا چاہیئے کہ ایک کام ادھورا چھوڑکر دوسرا کام شروع کردیا جاوے *

اے صاحبو ایک زمانہ گذرا جبکہ ہندوستان ایسي قوم کے زیر حکم تھا جنکو لوگ ہندو کہتے ہیں پھر مسلمان اسپر حکمراں ہوئے ابھي ایک

تھوڑا زمانہ گذرا ھی کہ اسي ملک پنجاب میں ایک بہت بڑي بہادر اور جري قوم سکھوں کي حکومت تھي یہہ تمام زمانے اور حکومتیں کھسے ھي کچھہ رھے ھوں مگر مدتوں سے اس ملک کے رھنے والوں کو علم کي ترقي دینے کا کوئي موقع نہ تھا اسوقت پر فخر کرنا چاھیئے جبکہ خدا نے ھمکو ایک ایسي گورنمنٹ دی ھی جسنے امن قایم کیا ھی اصلي آزادي ھمکو دي ھی آزاد قانون وضع کیئے ھیں ھر شخص اپنے فعل کا مختار ھی گورنمنٹ کي طرف سے کسي قسم کي روک ھماري ترقي میں نہیں ھی ایسي پر امن سلطنت میں بھي اگر ھم غافل رھے تو ھماري قوم کو اور کب اُمید ھوگي اور اب وہ کونسا زمانہ آویگا کہ دنیا میں ترقي کرکے ایک معزز قوم کہلائینگے — (بہت زور سے چیرز) *

اس لکچر کے ختم کرنے کے بعد سید صاحب اُس تخت پر سے اوترے اور جہاں اور سب لوگ بیٹھے تھے وھاں آبیٹھے - اُسوقت سید اولاد علي صاحب اپني کرسي پر سے اوٹھے اور سید صاحب سے اجازت چاھي کہ نوجوانان جالندھر کے دل میں جو آپکي شکرگذاري کا جوش ھی وہ اُسکو بذریعہ ایک سپاسنامہ کے عرض کرنا چاھتے ھیں اور اُسکے پڑھے جانے کي اجازت چاھتے ھیں - سید صاحب نے نہایت خوشي سے اُسکو منظور کیا اور سید اولاد علي صاحب نے اُس شکریہ کو نہایت خوبي سے پڑھا - سید صاحب نے مختصر مگر دلچسپ اُسکا جواب دیا جو ذیل میں مندرج ھی *

کورنش نوجوانان مسلمانان جالندھر

بعالي خدمت

جناب جوادالدولہ عارف جنگ آنریبل مولوي سید احمد خاں صاحب بہادر سي - ایس - آئي

جناب فخرالاسلام ! —

اُن احسانات کو جو جناب نے اپني قوم پر کیئے ھیں اور اُن خدمات کو جو جناب نے اپنے سچے مذھب اور گورنمنٹ کي کي ھیں بیان کرنا ھم ھیچمدانوں کا مقدور نہیں کسي فصیح زبان کا کام ھی اور اُن تکالیف اور مصائب کي جو جناب نے قوم و ملک کي بہتري کي سعي و محنت میں اپنے جد بزرگوار کي طرح اپني ھي قوم سے برداشت کي

هیں ظاهر کرنے کا حوصلہ کسي سنگدل میں هي پڑے هم ارادت مندوں کي مجال نہیں *

جناب نے بایں همہ قدر و منزلت کے کہ جناب نواب لفٹننٹ گورنر صاحب جیسے معزز اور عالي مراتب اشخاص اسبات کا فخر کریں کہ " وہ جناب کے دوستوں میں سے هیں " یہہ جو ایک قسم کي گدائي اختیار فرما کے اپني قوم و ملک کے لیئے ولایت کي یونیورسٹیوں کے نمونہ پر ایک کالیج قایم کیا هی اور یہہ جو جناب نے اپنا قدیمي وطن مالوفہ دهلي جیسا پر فضا شہر اور اپنے خویش و اقربا چھوڑ کر همارے بھائي طالبعلموں کي تعلیم و تربیت کے واسطے علیگڈہ جیسے ویرانے میں اپني سکونت اختیار فرمائي هی اور یہہ جو جناب نے همارے مفلس اور نادار بھائیوں کو بھي سول سروس میں بھیجنے کا بیڑہ اوٹھایا هی تو ان سے اور جناب کے دیگر نیک کاموں سے جناب کا نام نامي هي صرف صفحہ روزگار کي تاریخ پر نہیں رهیگا بلکہ آیندہ نسلیں جناب کے کارناموں کو نہایت عزت اور ادب کي نگاهوں سے دیکھینگي اور نہایت اعلی درجہ کے بزرگ القابوں سے جناب کو یاد کرینگي *

یہہ جناب کي هی سراسر عنایت هی کہ جناب نے ادهر تو همارے دلوں میں گورنمنٹ کي خیر خواهي اور تابعداري کا بیج بویا اور همکو حضرت قیصر هند دام ملکہا و سلطنتہا کي وفادار اور جان نثار رعیت بنایا اور اودهر گورنمنٹ کے آئینہ دل سے وہ غبار جو چند لوگوں کي بیدانشي اور حرکات ناشایستہ اور بعض کي کم فہمي سے بیٹھہ گیا تھا اپني پرتاثیر تحریرات اور تقریرات سے دهویا اور گورنمنٹ کو هماري حالت زار پر متوجہہ فرمایا تو اس لحاظ سے اگر هم نہایت خوشي سے پکاریں کہ " مبارک هی گورنمنٹ کا خیر خواہ - امن کا باني اور قوم کا فخر " تو بھمہ وجوہ زیبا هی *

اس میں کچھہ شک نہیں کہ مختلف ملکوں - قوموں اور زمانوں میں ریفارمر گذرے هیں جنہوں نے کسیقدر تکالیف اوٹھاکر اپني اپني قوم و ملک کو فواید پہونچائے هیں - لیکن اُن میں اور جناب میں فرق هی کیونکہ اول تو اُن سے ایسے ایسے کارهاے نمایاں جو جناب کي ذات والا صفات سے گورنمنٹ کي خیر خواهي اور قوم و ملک کي بہتري کے

لیئے ظہور میں آئے ہیں نہیں ہوئے - دوم نہ اُنکو مختلف عقاید کی مختلف اقوام کے بیجا اعتراضات کے دفعیہ میں جو قوم پر ہوئے اس طرح کی کوئی مشکل پیش آئی اور نہ اُنکی اپنی قوموں نے کوئی مذہبی آڑ رکھہ کے ایسی سخت مخالفت کی اور نہ اُن زمانوں کی اقوام کو ایسے اسباب مخالفت دستیاب تھے ما سوائے ازیں جناب نے یہہ جو بڑا بھاری احسان قوم پر کیا ہی کہ نوجوان مسلمانان اعلی تعلیم یافتگان کو جنکے دلوں میں بباعث مطالعہ علوم فلسفہ وغیرہ الحاد اور کفر گھر کرتا جاتا تھا الحاد سے بچایا اور حلقہ اسلام میں رکھا اور آیندہ نسلوں کو اس کمبخت مصیبت سے نجات دی تو پس اس سے اگر ہم کہیں کہ " ریفارمیشن اور سچی حب قومی کا جامہ صرف جناب کی ہی ذات مبارک پر قطع ہوا ہی " تو کچھہ مضایقہ نہیں *

کوئی بڑے سے بڑا نام جہاں میں نہیں رہا جو جناب کو اُسی قوم نے جسکی بہتری کے لیئے جناب نے مال و جان تک دریغ نہیں فرمایا نہ دیا ہو - لیکن برخلاف اسکے کوئی بزرگ اور مقدس نام بھی باقی نہیں جو جناب کی شان میں نہ کہا گیا ہو - الا یقیناً عرض کیجاتی ہی کہ جسقدر یہہ ناشایستہ نام بڑے اور سخت ہونگے اُسیقدر وے آیندہ روشنی کے زمانہ میں جناب کی ثابت قدمی اور استقلال کے ثبوت اور جناب کی حب قومی اور ہمدردی کے زیور اور جناب کی تعظیم و تکریم اور ادب کے باعث ہونگے - فی زمانا بھی ہم جناب کو مبارکباد دیکر عرض کرتے ہیں کہ بہت سے اہل قلم و علم سچے دل سے اپنے آپ کو جناب کے نیازمندوں میں شمار کرتے ہیں *

ہم نہایت ادب سے جناب کی خدمت میں تہذیب الاخلاق کے دوبارہ جاری فرمانے کے واسطے عرض کرتے ہیں کیونکہ جسقدر اُس سے قوم و ملک کو فواید حاصل ہوئے ہیں وہ جناب نے اس سفر پنجاب میں بچشم خود ملاحظہ فرمائے ہونگے - اگرچہ جناب کو کثرت کار کے باعث فرصت بہت کم ہی - چونکہ اس میں قوم و ملک کی ترقی ہی تو اسلیئے اُمید قوی ہی کہ جناب و جناب کے احباب جنہوں نے قوم کی بہتری کے لیئے کوئی دقیقہ نہیں چھوڑا اپنے بیش قیمت وقت کا کچھہ حصہ مثل سابق صرف فرماکر اس ہماری عاجز درخواست کو قبول فرماوینگے *

اخیر میں ہم سب سے اول خداوند کریم کي درگاہ پاک میں یہہ دعا مانگ کر اس معروض کو ختم کرتے ہیں کہ خداے تعالی هماري گورنمنٹ کو جس کے عہد معدلت مہد میں همیں وہ آسایش - وہ امن - وہ آزادي حاصل ہی جو آگے اِس ملک کو کبھي نصیب نہیں ہوئي بارروز افزوں ترقي سلطنت سلامت رکھے اور همکو جناب قیصر هند کي سچي تابعدار اور جان نثار رعیت بناوے اوو هماري گورنمنٹ اور قوم کے خیر خواہ کو جمیع مقاصد و مطالب دیني دنیاوي پر کامیاب و سرسبز فرماوے اور همکو حب قومی اور همدردي کي توفیق دے " آمین ثم آمین"

" بحق ایاک نعبد و ایاک نستعین " منمقام جالندهر *

چہارم فروري سنہ ۱۸۸۴ع

آپ کے خادم

محمد نیازالدین خاں دانشمند - محمد بیدار خاں غذ - محمد رحیم‌الدین خاں دانشمند - اصغر علي انصاري - محمد ضیاءالدین‌خاں - چراغ محمد — فتح‌الدین خاں *

سید صاحب کا جواب

اے نوجوانان جالندهر -

آپ لوگوں کا جنہوں نے یہہ اڈریس میرے سامنے پیش کي هی میں دل سے شکر گذار هوں مجھے اس بات کے سننے سے کہ آپ میں خیال قومي همدردي کا پیدا هوا هی قوم کو قوم سمجھنے لگے ہیں بہت خوشي هوئي اور جیسا کہ آپنے اپني تحریر میں ذکر کیا هی اگر یہہ خیال میري هي سبب سے هوا هی تو میں خود اپنے اوپر فخر کرتا هوں مگر اے دوستو یہہ بات اسطرح نہیں هی خدا نے تمہارے دل اسطرح سے بنائے تھے کہ تہوڑي سي تحریک پر تم لوگ نیک کاموں کي طرف مائل هوگئے آپ لوگ اس خیال کو اپني هي نیک دلي کي طرف رجوع کیجئے آپ نے جو کچھہ ذکر اُن خدمتوں کا کیا هی جو میںنے اپني گورنمنٹ کی کہں میں آپ کي اس قدردانی کا ممنون هوں لیکن آپ اس بات کو یاد رکھئے کہ مجھسے اگر کچھہ اچھي خدمت یا وفاداري گورنمنٹ کی هوئي تو وہ بالکل میںنے اپنے مذهب کي پیروي کي هی میں اپنے خدا اور رسول کا جنہوں کہ میں یقین رکھتا هوں یہي حکم سمجھتا هوں کہ جس

حاکم کے امن میں رهیں اُس کي اطاعت کریں پس میںنے جو کچهه کیا اپنے خدا و رسول کي اطاعت کي بیشک میں نے گورنمنٹ کي خدمت کي هی مگر اُسکا اصلي سبب وهي تها- تمام هندو اور مسلمان اس کو یاد رکهیں که رعیت کا کام هی که جس حاکم کي رعیت هوں اور اُس کے امن میں هوں اُسکي اطاعت کریں (چیرز) تهذیب الاخلاق کا پرچه ابتدا میں اسي واسطے جاري کیا گیا تها که هندوستانیوں کے دل جو مرده هوگئے هیں اُن میں کچهه تحریک لائي جاوے هندوستان کي حالت ایک بند پاني کي سي هوگئي تهي جس سے طرح طرح کے نقصان اور مضرت کا اندیشه تها اُس کے واسطے ایک چهو کي ضرورت تهي که وه اُس کو هلاوے اُسنے اپنا کچهه کام کیا اب تحریک پیدا هوگئي هی هندوستانیوں کي زبانوں اور قلموں سے قومي ترقي اور همدردي کے الفاظ نکلنے لگے هیں اخباروں میں قومي بهلائي اور قومي ترقي کے الفاظ بلکه آرتهکل نظر آنهلکے جس سے یهه سمجها جاتا هی که اُس پرچه نے اپنا کام پورا کیا جب قوم میں تحریک اور اپنے تئیں ذلت کي حالت میں هونے کا خیال پیدا هوجاتا هی تو یهي ذریعه اُن کي ترقي کا هوتا هی میري فرصت اور کاموں کا حال وهي لوگ جانتے هیں جو دیکهتے رهتے هیں وقت کم اور کام بهت نه سمجهه میں یهه قوت هی که سورج کو ٹهراکر دنکو بڑهادوں نه یهه طاقت که سورج کو نکلنے سے باز رکهکر رات کو وسعت دے دوں اگر ایک طرف ایک کام پر متوجهه هوتا هوں تو اور بهت سے ضروري کام ملتوي رهجاتے هیں اس سبب سے بمجبوري اُس پرچه کو بند کرنا پڑا مگر مجهے اُمید هی که کوئي شخص اور اوٹهه کهڑا هوگا جو آپ کي اس خواهش کو پورا کریگا آپ نے بنظر همدردي اُن مخالفتوں کا بهي ذکر کیا هی جو میرے کاموں میں هوئیں اے دوستو جب میںنے یهه خیال کیا تها که قوم اچهي حالت میں نهیں هی اُس کے واسطے کچهه کرنا چاهیئے تو میںنے یهه خیال کرلیا تها که اسمیں سخت مخالفتیں هونگي مگر میں یقین دلاتا هوں که جوں جوں مجهپر تهمتیں لگائي گئیں، گالیاں دي گئیں مکه سے کفر کے فتوی منگائے گئے میري محبت اپنے مخالفونکي طرف بڑهتي گئي اور میري کوشش کو ترقي هوتي گئي کیونکه میں سمجهتا رها که میرے مخالف جو کچهه کرتے هیں نا سمجهي سے کرتے هیں اگر

قوم کي ایسي حالت نہوتي کہ وہ اپنے نفع و نقصان کو نہ سمجھتي تو ہمکو کوشش کي کیا حاجت تھي اُن کے ان افعال سے یہہ ثابت ہوا کہ اور زیادہ کوشش کرنے کي حاجت ہی ابتدا میں جو کوشش شروع کي گئی تھي اُس کو روز بروز ترقی ہوتي گئي مگر یہہ کوشش میري نہ کسي دنیوي فایدہ کي غرض سے تھي نہ دیني ثواب کي غرض سے بلکہ اُس محبت کے سبب سے ہی جو مجھکو قوم کے ساتھہ ہی اے دوستو میں ایسے شخص کو جو ایسا کام اس غرض سے کرے کہ اُسکو کوئي نفع ہو میں اُسکو تاجر سمجھتا ہوں کہ ایک چیز بیچکر دوسرا نفع حاصل کرنیکي فکر میں ہی آخرت کے ثواب کے واسطے کوئي کام کرنے اور دنیا کي تجارت میں صرف جلد اور دیر میں نفع پانے کا فرق ہی میرا مذہب یہہ ہی کہ بھائیونکي خدمت کرني چاہیئے نہ خدا کے لیئے بلکہ بھائیوں کے لیئے آخر میں میں آپ کے شکریہ پر اپنے بیان کو ختم کرتا ہوں (چیرز زور سے) *

ایڈریس کے جواب ختم ہونے پر مولوي شیخ مراد علي صاحب نے مبلغ تین سو چورانوے روپیہ ایک آنہ ممبران انجمن اسلامیہ و دیگر احباب جالندھر کي طرف سے بطریق دعوت سید صاحب کے پیش کیئے جسکو سید صاحب نے نہایت احسانمندي سے قبول کیا اور یہہ تجویز ہوئي کہ یہہ روپیہ کار عمارت مدرسۃ العلوم میں صرف کیا جاویگا اس عطیہ میں جناب سردار بکرماں سنگھہ بہادر کسي سبب سے شریک نہیں تھے *

اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا تھوڑي دیر آپس میں احباب گفتگو کرتے رہے پھر کھانا کھانے کا وقت ہوا ہم سب لوگ کھانے کے کمرہ میں گئے جہاں ہمارے میزبان سردار صاحب کي طرف سے نہایت سلیقہ سے میز آراستہ تھي اور تمام کھانے نہایت عمدہ و نفیس تھے - میز پر سید صاحب کي پارٹي کے سوا خان بہادر سردار محمد یار خاں صاحب - منشي سید اولاد علي صاحب - فقیر ظفرالدین صاحب - مولوي شیخ مراد علي صاحب - بابو برمناتھہ صاحب سپرنٹنڈنٹ محکمہ صاحب کمشنر بہادر بھي شریک تھے *

خان بہادر سردار یار محمد خانصاحب

سردار یار محمد خاں صاحب نہایت عالي خاندان ہیں - ان کے دادا شاہ مراد خاں پوپلزئی تیمور شاہ کابل کے بادشاہ کے دربار میں بخطاب

ضبط بیگي اور لقب امیر اعظم کے ممتاز تھے یہہ عہدہ اور یہہ خطاب و لقب جدید نہ تھا بلکہ موروثي تھا - اُن کي وفات کے بعد سردار محمد شریف خاں اپنے باپ کي مسند پر بیٹھے اور شاہ شجاع کے عہد میں علاوہ منصب ہاے سابقہ کے اور متعدد منصب پائے اور وزارت اعلی اور مشیر مال کل ممالک افغانستان کے منصب پر سرفراز ہوئے *

اسي زمانہ میں کابل میں وزیر فتح خاں اور شاہ شجاع میں لڑائي شروع ہوئي اور وزیر فتح مند اور شاہ مغلوب ہوگئے اُسکے ساتھہ سردار محمد شریف خاں کے خانداں کو بھي صدمہ عظیم پہونچا *

جب شجاع الملک نے بمدد گورنمنٹ انگریزي کابل پر فوج کشي کي تو سردار پایندہ خاں خلف سردار محمد شریف خاں افغانستان کي فوج کے سپہ سالار تھے سردار دوست محمد خاں سے متعدد لڑائیاں لڑے اور امیر دوست محمد خاں کے تمام کنبہ کو گرفتار کرکے سرکار انگریزي کے سپرد کردیا جو آخر کو معہ دوست محمد خاں کے قیدي ہوکر ہندوستان میں بھیجدیا گیا *

جب کہ امیر دوست محمد خاں نے قید سے رہائي پائي اور پھر کابل کا امیر ہوا تو اُس نے ورثاے سردار محمد شریف خاں کو جلاوطن کردیا اور تمام جائداد و املاک ضبط کرلي سردار پایندہ خاں نے جو قندھار میں علي زئي کي لڑائي میں زخمي بھي ہوئے تھے معہ اپنے بھائیوں کے گورنمنٹ انگریزي کي پناہ لي اور تمام خاندان پوپلزئي کي سرکار انگریزي سے بطور وظیفہ ریاستي کے پنشن مقرر ہوگئي *

پنجاب کے فتح ہونیکے بعد گورنمنٹ انگریزي نے سردار گلستان خاں - سردار محمد صدیق خاں - سردار محمد خاں کو جو سردار محمد شریف خاں کے بھتیے اور ہمارے مخدوم سردار یار محمد خاں کے بھائي تھے فوج میں سردار بہادر کے عہدوں پر مقرر کیا اور اُن کے ایک بھائي سردار عطا محمد خاں دیرہ اسمعیل خاں میں مدت تک اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر رہے اور سردار محمد حیات خاں پوپلزئي اُن کے ایک بھائي گورداسپور میں اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہیں جنکا نام نامي گورداسپور کے حالات میں آیا ہی اور ہمارے مخدوم و مفخر میزبان سردار یار محمد خاں صاحب سنہ ۱۸۵۰ میں اول تحصیلدار ہوئے اور اب تخمیناً بیس برس

سے اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ہیں — مسلمانوں کی بھلائی کے کام میں بدل مصروف رہتے ہیں انجمن اسلامیہ جالندھر کے پریسیڈنٹ ہیں مدرسۃالعلوم کےاچندہ میں بھی اعانت کی ہی تمام قوم اُنکا ادب کرتی ہی خدا تعالے قومی بھلائی میں کوشش کرنے کے لیئے اُنکو سلامت رکھے ہم سب بھی اُنکی عنایت و مہماں نوازی کے بدل ممنون ہیں *

اسی رات جالندھر سے روانگی قرار پا چکی تھی شہر کے اسٹیشن پر ریل بہت کم ٹھہرتی ہی اور کیمپ کے اسٹیشن پر جو شہر سے چند میل کے فاصلہ پر ہی زیادہ دیر تک ٹھہرتی ہی اسلیئے ہم نے اپنا سب اسباب کیمپ کے اسٹیشن پر بھیجدیا تھا اور اُسی اسٹیشن سے سوار ہونیکا ارادہ تھا اس لیئے کھانے کےبعد سردار بکرماں سنگھہ بہادر سے بعد شکر گذاری اُن کی عنایت و مہماں نوازی کے اور خان بہادر سردار یار محمد خاں اور مولوی شیخ مراد علی صاحب اور دیگر احباب سے رخصت ہوئے اور سردار بکرماں سنگھہ بہادر کی تیز رو جوڑی کی گاڑیوں پر سوار ہوکر اسٹیشن پر پہونچے اور بقصد پٹیالہ اسٹیشن راج پورہ کو روانہ ہوئے *

حالات مقام پٹیالہ

چوتھي فروري سنہ ۱۸۸۴ع کي رات کو هم سب جالندهر سے چلے اور پانچویں فروري کو صبح هونے سے پیشتر راجپورہ کے استیشن پر پهونچے- حاجي محمد اسمعیل خاں صاحب بعض ضروري کاموں کي وجہ سے سودهے علیگڈہ کو چلے گئے سید صاحب اور محمد اکرام الله خاں صاحب- سید محمد علي صاحب اور میں راجپورہ استیشن پر اوترے میر محمد حسن صاحب نائب ناظم راجپورہ استیشن پر موجود تھے اُن سے ملاقات هوئي راجپورہ سرکار پٹیالہ کي ریاست میں واقع هی استیشن کے قریب ڈاک بنگلہ سرکار پٹیالہ کي طرف سے بنا هوا هی هم سب نے اُس میں آرام کیا *

راجپورہ میں پٹیالہ سے دو گاڑیاں چوکڑي کي اور ایک گاڑي جوڑي کي اسباب کے لیئے آئي هوئي تھیں صبح هوتے هي وہ سواریاں وهاں حاضر هوئیں - صبح کو سردار بسنتا سنگھہ صاحب ناظم راجپورہ سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے تھوڑے دن چڑھے هم سب وهاں سے پٹیالہ کو روانہ هوئے *

سید صاحب کو پٹیالہ میں آنے سے بجز وزیرالدولہ مدبرالملک خلیفہ سید محمد حسن خاں بهادر اور مشیرالدولہ ممتازالملک خلیفہ سید محمد حسین خاں بهادر کي ملاقات کے اور کچھہ مقصود نہ تھا - پٹیالہ ایک میل یا دیر میل باقي رہ گیا هوگا کہ دونوں خلیفہ صاحبوں کو دور سے آتے هوئے دیکھا جب گاڑیاں قریب آئیں تو ٹهہر گئیں سب لوگ گاڑیوں پر سے اوترے جس طرح طرفین کو اشتیاق ملاقات تھا اسي طرح آپس میں ملے دل خوش هوا خدا کا شکر کیا - خلیفہ عنایت حسین صاحب فرزند ارجمند مشیرالدولہ بهادر بهي اُنکے ساتھہ تھے سید صاحب اُنسے ملکر بهت خوش هوئے *

وهاں سے گاڑیاں تبدیل هوگئیں سید صاحب اور میں وزیرالدولہ بهادر کي گاڑي میں اور محمد اکرام الله خاں اور سید محمد علي - خلیفہ عنایت حسین مشیرالدولہ کے ساتھہ سوار هوئے اور چند لمحہ کے بعد پٹیالہ پهونچے - وزیرالدولہ بهادر کي کوٹهي میں اوترے جو نهایت عمدگي سے سجي هوئي هی *

اُس کوٹھي میں میں نے ایک تصویر دیکھي جسکو دیکھکر میں متعجب ہوگیا - سمندر کے کنارہ پر سید صاحب ایک درخت سے کمر ٹیکے ہوئے متحیر کھڑے ہیں اور کسیقدر فاصلہ پر ہز اکسلنسي سرسالار جنگ بہادر مرحوم استادہ ہیں - سمندر طوفان کي حالت میں ہی موجیں اُٹھہ رہي ہیں اور ایک جہاز جس میں بہت سے مسافر چڑھے ہوئے ہیں طوفان میں آگیا ہی اُسکا مستول ٹوٹ گیا ہی اور ڈوبنے کو ہو رہا ہی چند آدمي پاني میں گرپڑے ہیں اور ڈبکیاں کھا رہے ہیں - ایک کشتي میں چند آدمي سوار ہیں اور اُن ڈوبتوں کے بچانے کو جارہے ہیں اُس کشتي کے پھریرے پر انگریزي میں لکھا ہوا ہی "ون لک روپي" سید صاحب اُس حیرت اور مایوسي کی حالت میں کہہ رہے ہیں " نات سفشنت " یعني یہہ روپیہ کافي نہیں ہی - ایک فرشتہ آسمان پر سے اوترا ہی اور ایک ہاتھہ سید صاحب کے کندھے پر رکھا ہی اور دوسرے ہاتھہ کو لنبا کرکے اور اُنگلي اُٹھا کر سرسالار جنگ کي طرف اشارہ کرتا ہی اور سید صاحب سے کہتا ہی" لک تو دس نوبل میں " مجھکو یہہ معما نہیں کھلا کہ کیا ہی بعد اسکے وزیر صاحب کے فرمانے سے معلوم ہوا کہ یہہ صرف تصویر ہي نہیں ہی بلکہ سید صاحب کي ایک عرضداشت کا فوٹوگراف ہی جو اُنہوں نے مدرسۃالعلوم مسلمانان کي امداد کے مطلب سے سرسالار جنگ مرحوم کي خدمت میں بھیجي تھي - اُسوقت تک صرف ایک لاکھہ روپیہ کا سرمایہ مدرسۃالعلوم کے لیئے جمع ہوا تھا جو کافي نہ تھا - اس حال کے معلوم ہونے پر مجھکو نہایت لطف آیا اور دیر تک اُس تصویر کو دیکھتا رہا *

دو دن ہم پٹیالہ میں رہے اور اپنے گھر سے زیادہ آرام پایا اور یہہ دو دن نہایت خوشي و خورمي سے گذرے - سید امداد علي خاں صاحب چیف جسٹس ریاست پٹیالہ نے پچیس روپیہ جناب مشیرالدولہ ممتازالملک خلیفہ سید محمد حسین خاں بہادر نے دو سو روپیہ سید صاحب کو بھیجے اور اور صاحبوں نے بھي کچھہ کچھہ بھیجا وہاں بھي مبلغ دو سو چھپن روپیہ مدرسۃالعلوم کے لیئے سید صاحب کو مل گئے — چھٹي فروري کي شام کو ہم پٹیالہ سے روانہ ہوئے کیونکہ دوسرے دن مظفر نگر میں ٹھہرنا ضرور تھا *

حالات مظفر نگر

نواب محمد اسحاق خاں صاحب خلف نواب محمد مصطفی خاں بہادر مرحوم رئیس جہانگیرآباد کئي برس سے مظفر نگر میں حسب قاعدہ جدید انڈین سول سروس کے اسسٹنٹ ہوگئے ہیں - اُنکے والد مرحوم سے اور سید صاحب سے نہایت دوستي اور ملاقات تھي اس سبب سے نواب محمد اسحق خاں سید صاحب کو اپنا بزرگ اور سید صاحب اُنکو اپنا عزیز سمجھتے ہیں اُنکي نہایت خوشي تھي کہ پنجاب سے مراجعت کرتے وقت ایک دن سید صاحب وہاں ٹھہریں سید صاحب نے بپاس خاطر نواب محمد اسحق خاں اُسکو قبول کرلیا تھا - جب لوگوں کو یہہ بات معلوم ہوئي تو مظفر نگر کے بھي چند روشن خیال لوگوں نے قرار دیا کہ مظفر نگر میں آنے پر سید صاحب کو ایک اڈریس دي جاوے اور مظفر نگر کے اسکول میں وہ جلسہ ہو *

غرضکہ ہم سب رات ھي کو مظفر نگر پہونچے اسٹیشن پر نواب محمد اسحق خاں صاحب — سید آفتاب حسین صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ - سید اصغر علي خاں صاحب رئیس جانسٹھہ — سید ابوالمظفر صاحب رئیس منصور پور — نواب حمیدالظفر خاں صاحب تحصیلدار - عبدالمجید خاں صاحب رئیس نجیب آباد - بطریق استقبال موجود تھے وہاں سے نواب محمد اسحق خاں کي کوٹھي میں آئے جو نہایت خوبي و خوش اسلوبي سے سجي ہوئي تھي تھوڑي دیر معمولي بات چیت رہي پھر سب سو رہے *

صبح کو سید حسین علي خاں بہادر رئیس جانسٹھہ - منشي علي جان صاحب ڈپٹي کلکٹر بہادر - منشي احمد حسین صاحب تحصیلدار - محمد سعید خاں صاحب منصف - سید صاحب کي ملاقات کو تشریف لائے ساڑھے گیارہ بجے سید صاحب ضلع اسکول میں تشریف لیگئے جہاں ایڈریس کا پیش ہونا قرار پایا تھا اسکول میں بہت بڑا مجمع وہاں کے معززین و عمائد کا تھا - دروازہ پر سید صاحب کا استقبال کیا گیا اور اُنکو اسکول میں لیگئے جب سید صاحب اپني کرسي پر بیٹھہ گئے تو نواب محمد اسحق خاں صاحب نے مندرجہ ذیل گفتگو کي *

تقریر محمد اسحق خاں صاحب

صاحبان —

مجھکو جناب آنریبل سید احمد خاں بہادر سي ایس آئي کي نسبت جنہوں نے اپني عمر قومي بھلائي کے کاموں میں صرف کي ھی کچھہ زیادہ کہنے کي ضرورت نہیں ھی کون شخص ھی جو اُنکو نہیں جانتا - اُنکے حال کے سفر پنجاب میں جو کچھہ قدر و منزلت اُنکي وھاں کے لوگوں نے کي وہ اس لحاظ سے غور کے لایق ھی کہ ھم خدا تعالی کا اسبات پر شکر کریں کہ ھماري قوم میں بھي اب یہہ جوش پیدا ھوگیا ھی کہ قومي خیرخواہ کو اسقدر عزت و شکر گذاري کا مستحق سمجھتے ھیں- اتفاق سے اُنکا تشریف لانا اس چھوٹے سے قصبہ میں ھوگیا ھی جسکے باشندوں نے اپنے احسان بھرے دل سے جناب ممدوح کي خدمت میں ایڈریسوں کا دیا جانا قرار دیا ھی پس میں جناب سید صاحب سے ملتجي ھوں کہ اُن ایڈریسوں کو قبول فرماویں اور اُنکے پڑھے جانے کي اجازت دیں *

دو ایڈریسیں لکھي گئي تھیں ایک عربي میں ایک اُردو میں عربي ایڈریس کو مولوي محمد ضیاءالحسن صاحب رئیس کاندھلہ نے اور اُردو ایڈریس کو محمد سعید خاں صاحب منصف نے پڑھا - سید صاحب نے دونوں ایڈریسوں کا یکشامل جواب دیا وہ ایڈریسیں اور اُنکا جواب ذیل میں مندرج ھی *

عربي ایڈریس

نحمدہ بما انعم علینا بنعمائہ الاخص والاعم و نشکرہ علی ما علمنا مالم نعلم و انطق السنتنا بالصلوۃ علی سیدنا النبي الموصوف بعظم الاخلاق والشیم و وفقنا بہ تبلیغ السلام علی اولادہ و اصحابہ الاکرم و شرفنا بخیرالامم فبعد الحمد والصلوۃ جماعۃ المسلمین من فوادالقلب یشکرون السید الشریف الامجد المسمی بسید احمد صانہ اللہ الصمد عن آفات البغض والحسد و کیف لا یشکرون المنعم المحسن الذي یصرف ھمتہ في اعلاء کلمۃ الدین و اعانۃ المسلمین و یتحمل علی نفسہ في تلک الاعلاء والاعانۃ طعن الطاعن والمطاعن ولا یخاف لومۃ لائم لما وصل حالۃ القوم الی حال

لو لم ينظر الى اصلاحه لهلک القوم و غرقت سفينته و لم ينج من المهلکة نجاة قط فمعنى الاعانة هذه لا کما يفعله المخالفون الذين يصدق عليهم لم تقولون مالا تفعلون کبر مقتاً عند الله ان تقولوا مالا تفعلون فهذا الفقير الکاتب لهذه السطور المدعو بضياء الحسن صانه الله عن الافات والفتن ذهب فى المدرسة للمسلمين مرارا و اقام في احاطة المدرسة اياماً ولا حظ طرق الدرس والتدريس و تامل في حال الطلاب و تعليمهم و تعلمهم فلم يجد وقتاً من الاوقات ان يفعلوا في هذا الوقت امراً من أمور الدنيا و يشغلوا في لهو و لعب فهذا من حسن انتظام الاساتذة والمنتظم فخطر ببالي باي سبب يسبون الطلبة و يطعنون المنتظمين للمدرسة فتفکرت غاية الفکر و تاملت نهاية التامل فوجدت سبباً يکره القوم و هو التغير في اللباس فارجو واتمني من السيد المکرم والمنتظم المعظم ان يغير لباسهم الذي يلبسونه الطالبين للعلم و يخص هذا اللباس بوقت مخصوص من الاوقات حين شمول الطلباء في مجالس الامراء والگورنر ولا يلبسونه في عامة الاوقات فکما يتوجه السيد العالي خاطره الشريف الى حالة القوم في تهذيب امور الدنيا فليتوجه في تربية امور آخرتهم لهميل القوم باجمعهم الى المدرسة کل الميل فاختم الکلام على دعاء بقاء المدرسة والسهد الکرام الى قيام يوم القيام *

اُردو ايڈريس

جناب آنريبل سيد احمد خان صاحب بهادر

سي ايس آئي

اس وقت هم بهيئت مجموعي کل مسلمانان ضلع مظفر نگر آپ کا خير مقدم کهنے کو جمع هوئے هيں اور تهه دل سے آپ کے شکر گذار هيں که آپ کے يهاں تشريف لانے سے نه صرف همکو فخر هي حاصل هوا هی بلکه ايک نعمت غير مترقبه ملي هی هم اپني خوبي قسمت پر نازاں هيں که همين آج آپ سے ملازمت حاصل کرنيکا ايک عمده موقع ملا هی اور همکو آج کيسي انبساط هی که هم اپني اُس خير خواه قوم کو جسکي همدردي کے فيض سے جهان مالا مال هی اپني مجلس ميں شريک پاتے هيں آپ کي محنت اور جانفشاني اور همدردي نے جو آپ

کو اس قوم برگشته بخت کے ساتھه هی همارے دلوں پر بڑا اثر کیا هی اور همکو اس امر کے ظاهر کرنے میں بڑا فخر هی که آج تک هماري قوم میں کوئي ایسا اولوالعزم شخص پیدا نہیں هوا جسنے اپني جان و مال و آرام کو اپني قوم کي فلاح اور بہبودي کي غرض سے مثل آپ کے صرف کیا هو اور اپني قوم کي ترقي کے لیئے ایسے سامان جمع کیئے هوں جیسے که آپ نے اپني سعي بلیغ سے مہیا کیئے هیں اور نیز همکو اس بات کے کہنے میں بھي بہت بڑي خوشي هی که جسقدر کامیابي آج تک آپ کے مقاصد میں حاصل هوئي هی یہه تنہا آپ کي هي همت اور جواں مردي کا نتیجه هی آپ نے ایک ایسا بار عظیم تن تنہا بلا امداد غیرے اپنے بازؤں پر اُٹھالیا اور باوجودیکه بہت مشکلات وقتاً فوقتاً آپ کو پیش آئیں اور ایک کافۂ اَنام نے آپ کے ساتھه اختلاف کیا مگر هرگز آپ کا قدم همت نه ڈگمگایا بلکه آپ کے استقلال نے اپني قوم کے ڈوبتے هوئے جہاز کو اُس گرداب بلا سے جس میں که اُسے ٹکریں کھاتے هوئے برسوں هوگئے تھے قریب بکنارۂ نجات پہونچایا همکو نہایت افسوس هی که آپ کي نیت اور مقاصد کو ایک مدت دراز تک هماري قوم مطلق نه سمجھي اور اس غلطي میں برسوں تک مبتلا رهي جس غلط فہمي کے سبب سے وہ اپنے بڑے مقاصد میں کامیاب نہوسکي آپ کا منشاء یہه تھا که آپ اپني قوم اسلم کو بھي مثل اور اقوام باشندگان هندوستان کے سرسبز اور موقرو تعلیم و تربیت یافته دیکھیں اور یہه دیکھیں که وہ بھي بقدر اپني فضیلتوں کے اپني مہربان گورنمنٹ عالیه برطانیه کے فیض عام سے حصه لے رهي هی اور اُس نے اپنے کو اُس گورنمنٹ کي ایک وفادار اور مہذب رعایا بنایا هی اور اُس تاریکي سے جو اُس پر ایک اندھیري گھٹا کي طرح چھا رهي هی باهر نکلتي آتي هی اور جو روشني که آج هماري گورنمنٹ کي آفتاب سلطنت کي شعاعوں نے پہیلا رکھي هی اُس سے اپني آنکھوں اور دماغ کو روشن کر رهي هی *

اے سید صاحب آپ کي کوششیں جو کچھه ایسے مقاصد کے حصول میں هو رهي هیں وہ فی‌الحقیقت ایسي هیں که اُن کا نقش هر فرد بشر کے دلپر منقش هی هر خاص و عام آپ کي همت دریا نوال کو دیکھکر اسطرح صلائي عام پر نعرہ زن هی که "الصبوح الصبوح یا اصحاب" یعني

آؤ اور وہ بے بہا چیز تھوڑا سا سرمایہ و ہمت خرچ کرکے حاصل کرو جسکا فیض ایسا متعدي ہی کہ تمہاري آیندہ نسلیں اُس سے کامیاب ہونگي اور ایک عالي ہمت کي فیض رساني میں تم بھي شریک ہو جاؤگے - آپ کا جو کام تھا وہ آپ کرچکے یعني آپنے ایک دھانچ بنادیا مگر اُس دھانچ میں جان ڈالنا اور اُسکو نشو و نما دینا یہہ تمام قوم کي ہمت پر موقوف ہی مگر ہمیں اُمید ہی کہ اب ہماري قوم ضرور صرف ہمت کریگي کس واسطے کہ آج کل کے حالات قوم کے دیکھنے سے یہہ سمجھہ میں آتا ہی کہ اُسکو کچھہ اپني فکر ہوئي ہی - ایک کام کا سرانجام اُس کے آغاز سے سمجھا جاتا ہی جیسے کہ روز روشن ہونے کي خبر سورج کي اُن کرنوں سے ملتي ہی جو کہ قبل از طلوع آفتاب نمودار ہوتي ہیں اُسیطرح اب اپني قوم کي ہمت سے ہمیں اُمید ہی کہ وہ ضرور اُس دھانچ میں جان ڈالیگي اور ترقیات روز افزوں سے بہرہ ور ہوگي ہم آپ کو مبارک باد دیتے ہیں کہ آپکي صرف ہمت کا یہہ نتیجہ ہوا کہ آپ کي مردہ دل قوم کو پھر ایک جوش اپنے مدارج کي ترقي کا پیدا ہوا اور اُن کو وہ خواب جس کو وہ دیکھکر بھول گئي تھی یاد آگیا اور اب وہ اُس نوم غریق سے چونکتي جاتي ہی اور اُس کي تعبیر کے حاصل کرنے کي کوشش کرتي ہی ہم نے اسوقت آپ کي بہت سامع خراشي کي ہی مگر ہمیں اُمید عفو ہی کسواسطے کہ یہہ جو کچھہ ہم نے کہا ہی محض مقتضاے جوش دل تھا اور حقیقت میں ہماري تحریر و تقریر میں یہہ قدرت کہاں تھي کہ جو آپ کي ہمت عالي کي داد دے سکیں مگر ہر کوئي شخص اپنے حوصلہ کے موافق اپنے جوش دل کو ظاہر کرتا ہی اس واسطے ہم نے بھي اس قطعہ کے اوپر عمل کیا ہی *

قطعہ

لایق نبود قطرہ بعماں بردن * خار و خس صحرا بگلستان بردن
لیکن چہ کنم کہ رسم موراں باشد * پاے ملخے پیش سلیماں بردن

اب اس اڈریس کے ختم پر ہم آپکا دوبارہ شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اپني تشریف آوري سے ہمکو بڑي عزت بخشي ہی اور خدا تعالی سے یہہ دعا مانگتے ہیں کہ آپکي مساعي جمیلہ مشکور ہوں *

دونوں ایڈریسوں پر سید صاحب کا جواب

بزرگان و حاضرین جلسه —

آپ صاحبوں نے جو اپنی مہرباني سے اس وقت دو ایڈریسیں میرے سامنے پیش کیں جس میں سے ایک عربي میں تھي جو همارے مقدس جزیرہ اور مقدس ملک کي زبان هی جس سے نور اسلام کا نکلا اور تمام عالم کو روشن کردیا اور دوسري همارے ملک کي زبان میں تھي جو مختلف ملکوں کي زبان سے پاکیزہ الفاظ چنکر بنائي گئي هی میں ان دونوں ایڈریسوں کا شکریه ادا کرتا هوں میں سمجھتا هوں که همارے صوبه مغربي اور شمالي میں یهه پهلا ضلع هی جس میں مجھه سے ناچیز کي نسبت یهه معزز کارروائي کي گئي جس سے مجھکو بہت کچھه عزت حاصل هوئي اور مجھے بہت فخر هوا - اے دوستو مسلمانوں کي حالت اب ایسي هوگئي هی جس کو سب لوگ سمجھنے لگے هیں اور اُس کے بیان کي حاجت نہیں کوئی چیز جو صرف عقلي یا خیالي هوتي هی اور جو خیال کے ذریعه سے ظاهر کي جاتی هی اور صرف دلایل سے اُس کي آیندہ حالت بتائي جاتي هی وهي حالت ایسي هوتي هی جو تقریر کي محتاج هو - مسلمانوں کي حالت اب آنکھه سے دکھائي دیتي هی ادبار ذلت بد بختي روزانه تنزل جو اُن پر آتے جاتے هیں اُن کو هر شخص آنکھه سے دیکھتا هی جو مسلمانوں کے حالات سے ظاهر هوتے جاتے هیں هر شخص اعلی رتبه کا رئیس هو یا ادنے درجه کا آدمي هو اگر وہ سرسري طور پر بھي اُس کو دیکھنا چاهے تو وہ بہت دور نجائے وہ صرف اپنے باپ کي حالت اور اپني حالت کا مقابله کرے تو بغیر کسي دلیل اور بیان کے یقین کرلیگا که اُس کي اور اُس کے خاندان کي حالت روز بروز بد تر هوتي جاتي هی یهه حالت کي بدتري ابھي اسدرجه کو نہیں پہونچي که جس کو یهه کہا جاے که ختم هوگئي وہ روز بروز بدتري کي طرف چلتي جاتي هی جس حساب سے یهه تنزل شروع هوا هی اگر اُسي اوسط سے اس کا اندازه کیا جاے تو معلوم هوتا هی که چند هي برس اس بات کو باقي هیں که مسلمان سائیسي خانساماني خدمتگاري گھسکھودے هونے کےسوا اور کسي درجه

میں نرهینگے اور کوئي ایسا گروہ جسکو دنیا میں کچھہ بهي عزت حاصل هو مسلمانوں کے نام سے نہ پکارا جائیگا - اے بهائیو ایسي حالت میں دعویدار اسلام هوکر خاندانی شرافت کا دعوی کرکے چپ هو رهنا بڑي بے شرمي کي بات هی جو لوگ اس قسم کا دعوی کرتے هوں اُن کا فرض هی که غور کریں اور سمجهیں که آیندہ اُن کي اولاد اور نسلوں کي کیا حالت هونے والي هی انهیں تمام باتوں نے میرے دل میں یهہ خیال ڈالا که جهاں تک مجهه سے هوسکے میں اس حالت کو درست کرنے کي کوشش کروں سب سے زیادہ جو مشکل کام حالت کي درستي کے واسطے تها وہ اس بات پر غور کرنا تها که مسلمانوں کي یهہ حالت کیوں هوتي جاتي هی بڑا سبب یهہ معلوم هوا که جو تعلیم اور تربیت اس زمانه کے مناسب درکار تهي جس سے قومي عزت اس زمانه میں حاصل هوسکتي تهی وہ اُن میں نهیں هی (چیرز) اسوقت میري زبان سے قومي عزت کا لفظ نکلا هی میرے خیال میں وہ تو بڑا وسیع لفظ هی مجهه سے کسیقدر غلطي هوئي جو اس لفظ کا استعمال کیا هم لوگوں کي خاندانی عزت بهي جو تهوڑے دنوں پهلے موجود تهي وہ بهي باقي نهیں رهي - اے مسلمانوں جو اسوقت موجود هو جو اپنے باپ دادا کي بزرگیوں پر فخر کرتے هو خیال کرو که اُنمیں کونسي چیزیں تهیں جن پر تم کو فخر هی بڑا فخر اُنکي دنیوي شان و شوکت کا تها عباسیه سلطنتوں کا فخر مغلیه خاندان کے بادشاهوں کي عظمت اور شوکت اُسوقت کے امرا کي ناموریاں ایسي تهیں جن پر اسوقت تک لوگ تفاخر کرتے هیں اور صرف اُن کي نسلوں میں هونا اپني عزت کا باعث جانتے هیں یهہ سب باتیں اُن کو کیونکر حاصل هوگئیں تهیں اُنهوں نے زمانه کے موافق اپنے تئیں درست کیا تها اور اُنهیں کي وجهه سے اسلام ایک مجسم عزت کے پیرایه میں نظر آنے لگا تها (چیرز) اسلام کوئي مورت نهیں هی جو سامنے کهڑي هووے اور نظر آوے اُس کي عزت یا ذلت اُس کے پیروؤں کي حالت سے دکهائي دیگي جو مسلمانوں کي حالت هوگي وهي حالت اسلام کي سمجهي جاویگي جسقدر مسلمان ذلیل هوتے جائینگے اُسیقدر غیر قوم کي نظروں میں اسلام ذلیل معلوم هوگا جو کوشش هندوستان کے مسلمانوں کي بهتري کي سوچي گئي هی وہ ایسي هی که اگر اُس میں کامیابي هو تو اسلام کي عزت زائل نهیں

هوسکتي اسي خيال پر ايک مدرسه بنانے کي ميں نے تجويز کي مجھکو
افسوس هی که قوم نے اُس کي حالت پر اور اُس کے اسباب پر کافي غور
نهيں کيا اور اُس کو ايک نئي چيز سمجھا جو چيزيں که اُس ميں
مهيا کي گئي هيں ضرور هی که اُس کے متعلق لوگوں کو کچھه اختلاف
بهي هو کيونکه جزوي امور کسي کام کے بهت کم ايسے هوسکتے هيں جنميں
رائيں مختلف نهوں (چيرز) همارے مخدوم مولوي صاحب نے اپني
عربي اڈريس ميں اس کا کچھه اشاره بهي کيا هی مگر پچهلي تاريخوں
اور گذشته زمانه کي هسٹري همارے ليئے گواه هی که کوئي شخص دنيا
ميں اجتک ايسا نهوں گذرا جس کے کاموں پر لوگ اب گرويده هيں اور
اُس کو عمده سمجهتے هيں مگر ابتدا ميں اُس سے مخالفت نه کي گئي
هو هزاروں آدمي شروع ميں اُس پر لعنت کرتے تهے اور يهه لعنت کچھه
دنياوي امور پر محدود نه تهي بلکه مذهبي امور کے شمول ميں اُن پر
يهه لعنتيں کي جاتي تهيں کياکوئي شخص بهول گيا هی امام غزالي کا حال
جسکو آج لوگ نهايت بزرگ اور پيشوا اور مقتدا تمام علما کا سمجهتے هيں
اور اُنکي کتاب احياءالعلوم و کيمياے سعادت علم دين کے خزانه کي کنجي
خيال کي جاتي هی مگر اُنکي حيات ميں اور کتابوں کے تحرير کے وقت
اُنپر لعنت هوتي تهي تکفير کے فتوے ديئے جاتے تهے قتل کا حکم هوتا تها
کوئي ذلت کوئي خرابي اُن کے واسطے باقي نهيں رهي تهي اور اُن پر کيا
هی کوئي کام بهلائي کا جسکو لوگ نيا سمجهتے هوں ايسا نهيں هوا جس
کے کرنے والے پر لعنت و ملامت نهوئي هو پس اگر ميرے ساتهه بهي ويسا
هي برتاؤ کيا گيا تو کون تعجب کي بات هی مگر جو شخص سچے دل
اور نيک نيتي سے اُس کام کو کرتا هی اُسکو برا کهنے والوں سے غرض نهيں
هوتي اُسکو خدا سے غرض هوتي هی اور جبکه خدا سے غرض هی تو لوگوں
کے برا کهنے سے اُسکے دل پر کچھه اثر نهيں هوتا بلکه اُن لوگوں کے ساتهه
اُس کي محبت بڑهتي جاتي هی اور وه زياده کوشش کرنے لگتا هی
وه سمجهتا هی که ان لوگوں کے فائده پهونچانے اور سمجهانے کے ليئے زياده
کوشش درکار هی — اور جوں جوں مخالفت بڑهتي جاتي هی اُس کي
کوشش بهلائي کيواسطے ترقي کرتي جاتي هی مجهکو بڑي خوشي هی که
عربي ايڈريس پيش کرنے والے نے جو ايک نهايت مشهور مقدس عالي

خاندان کي اولاد میں ہی مدرسہ میں رہکر وہاں کے حالات اپني آنکھوں سے دیکھے ہیں اور اُنکو وہاں کے حالات پر کوئي اور موقع ایسا نہیں ملا کہ اُس کي اصلاح کي طرف توجہہ دلاتے اُنہوں نے طالبعلموں کے لباس کي نسبت کچھہ اعتراض کیا ہی اُس کي نسبت اول مجھکو یہہ بیان کرنا ہی کہ مدرسہ میں جو طالب علم رہتے ہیں اُن کے واسطے کسي خاص لباس کي قید نہیں ہی نہ کوئي حکم منتظمان مدرسہ نے ایسا دیا ہی جس سے طلبا کو اُس کي پابندي ہو وہاں ہر شخص کي خوشي پر منحصر ہی جس قطع کا لباس شرفا میں مروج ہو اُسکا وہ استعمال کریں مدرسہ کے منتظموں کے دل میں یہہ بات نہیں آئي کہ کسي پر اس بات کا جبر کرے کہ وہ لوگ کسي خاص لباس کے پابند ہوں یہہ جو کچھہ مینے بیان کیا مدرسہ کے قواعد کے متعلق تہا مگر میں اُس حد سے اب کچھہ بڑھنا چاہتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگر مسلمانوں کا یہہ خیال ہی کہ لباس ایک جزو مذہب کا ہی اور کسي لباس سے مذہب اسلام جاتا رہتا ہی یا اُس میں کچھہ نقص آتا ہی تو وہ بالکل غلطي پر ہیں جو لوگ مذہب اسلام کي سچائي پر یقین رکھتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ اسلام ایسي چیز نہیں ہی جو ایسي بیروني باتوں سے رہے یا جاے وہ لباس سے مذہب کو کچھہ بھي نقصان پہونچنا خیال میں نہیں لاتے وہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے مذہب کے ایک بڈھے مولوي نے اپني کتاب گلستان میں خوب کہا ہی -

حاجت بکلاہ ترکي داشتنت نیست * دریش صفت باش وکلاہ تتري دار

مگر میں آپ سے کہتا ہوں کہ کیا اسلام ایسا ہی کہ ایک چیتھڑا چیر کر آگے لٹکا لینے سے تو باقي رہی اور اگر اُسمیں بٹن لگادیئے جائیں تو جاتا رہے میں کہونگا کہ ایسا یقین اسلام کي سچائي کے بالکل برخلاف ہی اسلام ایک نور ہی جو دل میں ہوتا ہی اور جس سے اُس نور رکھنے والے کے عقیدے مضبوط ہوتے ہیں یہہ نہیں ہی کہ مولي کہانے سے اسلام مضبوط ہو اور انڈا کہانے سے وہ کمزور ہو جاوے اُس کو لباس اور ان معمولي دنیوي طریقوں سے کچھہ غرض نہیں وہ خدا کے ساتھہ پکا عقیدہ رکھنے کي ہدایت کرتا ہی میں سوال کرتا ہوں کہ جو مسلمان اسوقت یہاں موجود ہیں آیا جن بزرگوں کي وہ پیروي کرتے ہیں رسول خدا اصحاب کرام

اهلبیت علیه‌السلام کا کیا یہي لباس تھا جو اس وقت هم پہنے بیٹھے هیں یہہ تو کوئي بھي نہیں کہے گا کہ هاں یہي تھا اور جب یہہ نہ تھا اور همنے اُس میں کئي طرح کي تبدیلیاں کي هیں آتش پرستوں مجوسیوں هندوؤں کے لباس سے مل ملاکر همارے لباس میں ایک ترکیب دي گئي هی تو پھر کیا ایسي تبدیلي کرنے والوں کا اسلام باقي نہیں رها یہہ ایک غلط خیال هی جو مسلمان لباس کي نسبت کرتے هیں اسلام نے همکو کچھہ نہیں بتایا کہ همارے لباس کي کیا قطع هوني چاهیئے کیا تم اُن حدیثوں کو بھول گئے هو جن میں ذکر هی کہ عیسائیوں اور مجوسیوں نے اُس قسم کے چغے جو اُن کے هاں کے قسیس و رهبان پہنتے تھے اور جن کو حدیثوں میں جبہ رومیہ ضیق الکمین یا واسع الکمین سے تعبیر کیا هی آنحضرت صلعم پاس تحفہ میں بھیجے اور آپنے اُن کو پہنا - پس لباس کے لحاظ سے طعن کرنا نعوذباللہ اُس فعل پر نا سمجھي سے طعن کرنا هی جو آنحضرت صلعم نے کیا هی - اگر مسلمان یہہ سمجھتے هیں کہ لباس کو اسلام میں کچھہ دخل هی تو یہہ ایک سخت بدعت سیئہ هی جو اعتقاد اور عمل دونوں معنوں میں صادق آتي هی اور اُس بدعت کا دور کرنا هر ایک مسلمان پر لازم هی اور اس لیئے سب سے اول مقدس مولویوں هي کو تبدیل لباس لازم هی پس مدرسہ کے کسي طالب علم نے اگر بغیر کسي تحریک منتظمان مدرسہ کے کوئي تغیر اپنے لباس میں کیا یعني ترکي لباس پہنا جو ایک معزز کثیر گروہ مسلمانوں میں رایج هی تو کوئي وجہہ مولویوں کو اُس پر اعتراض کرنے کي نہیں هی یہہ وهي تاریک خیالات هیں جنھوں نے مسلمانوں کو اس حال پر پہنچایا اور ذلت میں ڈالدیا اگر هم ایسے هي خیالوں کي پیروي کرني چاهیں تو یقین کرنا چاهیئے کہ ترقي کي کوششوں سے پہلے هي دست بردار هونا چاهیئے (چیرز) ایسے خیالات کے ساتھہ جو همارا مقصد دنیاوي ترقي کا مع بقاے اسلام و یقین خدا و رسول کے بالکل ساقط هو جائیگا (چیرز) میں اُمید کرتا هوں کہ قوم کي بھلائي چاهنے والے ان بے اصل باتوں اور غلط خیالات کو چھوڑکر سچے اسلام اور اُسچے ایمان کي روشني میں قایم رهینگے اور توهمات کو اسلام یا ایمان کا یقین نہ سمجھینگے - همارے دوسرے شفیق منصف صاحب نے اپني اُردو اڈریس میں براہ مہرباني یہہ بیان کیا هی کہ

مدرسۃالعلوم میري کوشش اور سعي سے قایم هوا هی مجھے افسوس هی
که میں اُن کے ان عنایت آمیز الفاظ کو تسلیم نہیں کرسکتا کیونکه مدرسه
فی الحقیقت اُن لوگوں کي فیاضي سے قایم هوا هی جنھوں نے عمدہ مشورے
دیئے اُس میں روپیه دیا اُس کے کار و بار میں مدد کي اگر وہ سب لوگ
ایسي مدد نکرتے تو ممکن نه تھا که وہ مدرسه اپني موجوده حالت پر
تو کیا اُسي ایک چھوٹي اسکیل پر بھي نه قایم هو سکتا پس حقیقت میں
مدرسه کا باني اُنھیں لوگوں کو سمجھنا چاهیئے جنھوں نے اُس میں روپیه
اور محنت سے مدد دي اُن لوگوں کے ساتھه میں خاصکر اپنے هندو
بھائیوں کا احسان نہیں بھولنا جنھوں نے قوم اور اپنے بھائیوں کو تباه حالت
میں دیکھکر اُن کي بھتري کے لیئے هزاروں روپیه چنده میں دیا اُنکا
شکریه سب سے زیاده لازم اور مقدم هی اُنھیں نے اصل میں انسانیت اور
خیرات کا کام کیا هی اُن کے احسانات مدرسه کي در و دیوار سے همیشه
ظاهر رهینگے اُن کے احسانات ایسے زیاده هوتے جاتے هیں جن کو اب
حد سے بڑھا هوا کہنا چاهیئے اے مسلمانوں ایک واقعه حال کا میں بیان
کرتا هوں جس کو سنکر اگر مسلمانوں میں کچھه بھي غیرت باقي هی
تو یقین هی که کوئي بھي اس هال سے زنده باهر نه جائیگا مسلمانوں
کي حالت اب یہاں تک پهونچ گئي هی که اُن کے همسایه اُن کے حال پر
روتے هیں پرسوں مدراس سے کچھه کاغذات میرے پاس آئے هیں جس سے
معلوم هوا که اُس ملک کے هندوؤں نے اس بات کا خیال کرکے که مسلمان
روز بروز تباه هوتے جاتے هیں ایک کمیٹي اُن کي تعلیم میں کوشش کرنے
کے واسطے قایم کي هی اُس میں سواے ایک کے کوئي مسلمان شریک نہیں
همارے بھائي خدا ترس هندوؤں نے هماري بھتري کے لیئے چنده شروع
کیا هی جس کے چنده دینے والوں میں صرف ایک مسلمان کا نام هی
جو شاید اتفاقیه شریک هوگیا کل هندو شریک هیں اب بھي مسلمانوں
کو خیال نہیں آتا که هندو بھائیوں نے اُن کو سسکتا دیکھه کر مدد کي
طرف توجهه کي اور اُن کي بھتري کے واسطے چنده کیا اس سے زیاده
بےغیرتي مسلمانوں کے لیئے اور کیا هوگي دیکھنا چاهیئے کون کون لوگ
اُن کے حال پر رحم کرتے هیں وہ بیچارے هندو در بدر مسلمانوں کے
لیئے بھیک مانگتے هیں دور دور ملکوں میں چٹھیاں بھیجتے هیں مگر

همارے ملک کے دولتمند آسودہ اور متوسط درجہ کے مسلمانوں کو اس سے بھي غیرت نہیں آتي اب اور کونسي باتیں ہونگي جو اُن کي بے غیرتي کي نظر آوینگي اُردو اڈریس میں جو سب سے زیادہ سچي بات لکھي گئي ھی اور جس نے میرے دل پر اثر بھي کیا ھی اور اُس سے مجھے خوشي بھي ہوئي ھی وہ یہہ ھی کہ جو مدرسہ اس وقت تایم ہوا ھی وہ ایک ڈھانچا ھی اور اُس میں جان ڈالدینا قوم کا کام ھی بیشک یہہ سچ ھی کہ باوجودیکہ مدرسۃالعلوم ایسي حالت کو پہونچ گیا ھی کہ اپنا نظیر ھندوستان میں نہیں رکھتا مگر میں کہتا ھوں کہ وہ اب تک بیجان ھی جبتک وہ پورا تکمیل کو نہ پہونچ جاے اور یہہ کام کسي ایک شخص کے کرنے سے نہیں ہوسکتا یہہ کل قوم کا کام ھی جب تک سب اتفاق نہ کرینگے اُس میں جان پڑنا مشکل ھی اُردو اڈریس میں یہہ بھي بیان کیا گیا ھی کہ قوم کچھہ ہوشیار ہو چلي ھی بیشک میںنے اس کا کچھہ نمونہ بھي دیکھا اور اخباروں میں بھي ایسے مضامین پڑھے کہ مسلمانوں کو ذلت سے نکلنا اور اپني حالت درست کرنا چاہیئے بعض بعض جگہہ لوگوں کو کوشش کرتے بھي پایا حقیقت میں اگر کچھہ تحریک ہوئي ھی تو اُمید ھی کہ یہہ تحریک زیادہ ہو جاویگي دنیا میں کسي قوم کي ترقی کے بھي دو نشان ھیں ایک یہہ کہ وہ سمجھنے لگیں کہ وہ ذلت اور خرابي میں مبتلا ھیں اور دوسرا نشان یہہ ھی کہ اُس ذلت سے نکلنے کي کچھہ کوشش شروع کردیں اگر حقیقت میں یہہ دونوں باتیں ھماري قوم میں پیدا ہوگئي ھیں تو نہایت خوشي کي بات ھی اور خداوند تعالی سے جو بڑا رحیم ھی اُمید رکھني چاہیئے کہ ھماري قوم بھي ترقي کریگي (چیرز زور سے) *

جلسہ کے برخاست ہونے کے بعد ھم سب لوگ پھر نواب محمد اسحق خاں کي در دولت پر حاضر ہوئے وہاں کھانا طیار تیا اور نہایت عمدگي اور خوش اسلوبي اور خوبصورتي سے میز آراستہ تھي انواع و اقسام کا کھانا اسقدر کثرت سے تھا جو فضولي میں داخل ہوسکتا ھی - تعدد انواع اس کثرت سے تھا کہ ایک ایک لقمہ کھانے پر بھي تمام کھانے چکھہ بھي نہ سکے *

میز پر علاوہ میزبان عزیز اور سید صاحب اور اُنکی پارٹي کے سید حسن علي خاں صاحب رئیس چانسٹھہ - سید اصغر علي خاں صاحب -

سید آفتاب حسین صاحب - میر نثار حسین خاں صاحب - نواب عبدالمجید خاں صاحب - منشي علي جان صاحب - منشي احمد حسین صاحب - محمد سعید خاں صاحب شریک تھے - شمال مغربي اضلاع میں نواب محمد اسحق خاں صاحب پہلے مسلمان ہیں جو ملکي سول سروس کے قاعدہ سے سویلین ہوئے ہیں - ہم دیکھہ کر اُنکو نہایت خوش ہوئے اور خدا سے اُنکي کامیابي کي دعا کي *

کھانے کے بعد آپس میں دوستوں کا جلسہ رہا اور ہر قسم کي بات چیت ہوتي رہي اُس میں ایک بات کا تذکرہ فائدہ سے خالي نہوگا — ایک صاحب نے سید صاحب سے کہا کہ سول سروس کے لیئے جو آپ فنڈ جمع کرتے ہیں اُس امتحان کي کامیابي میں بہت سے موانع ہیں اُنیس برس کي عمر میں کسي ہندوستاني کو کامیابي نہیں ہوسکتي اس میں کوشش بے فائدہ معلوم ہوتي ہی *

سید صاحب نے کہا کہ جو کچھہ مشکلات ہوں ہوں ہمکو اُنکا مقابلہ کرنا چاہیئے عمر گھٹا دینے کي شکایت واجبي ہی اُسکو رفع کرنے میں کوشش کرني دوسري بات ہی لیکن اگر عمر کي حد کا اضافہ نہو تو بھي مایوسي کي حالت اختیار کرني نہیں چاہیئے اب میں بطور معارضہ کے کہتا ہوں کہ عمر کي حد گھٹا دینے سے نتیجہ امتحان میں ہندوستانیوں کا کیا نقصان ہی اُنیس برس کي عمر تک جس طرح ہندوستانیوں کے علم کو کامل ترقي نہیں ہوتي اسیطرح یورپین کے علم کو بھي ترقي نہیں ہوتي — اکیس برس کي عمر تک جسقدر علم کي ترقي ہندوستانیوں کو ہوگي اُسي نسبت سے یورپین کو بھي ترقي ہوگي اور ہر حال میں جو نسبت ہندوستانیوں اور یورپین کو بلحاظ امتحان اُنیس برس کي عمر میں ہی وہي نسبت اکیس برس کي عمر میں بھي ہی — پس اُنیس برس کي عمر سے ڈرنا اور مایوس ہوجانا اور ہمت و کوشش کو چھوڑ دینا محض ناواجب ہی *

مسلمانوں کو چاہیئے کہ سول سروس کے امتحان میں پاس ہونے کے لیئے عربي زبان اختیار کریں وہ مسلمانوں کے لیئے ایسي ہی جیسے یورپین کے لیئے لیٹن یا گریک یقیناً مسلمان یورپین کے برابر رہینگے میتھي میتکس ایک ایسي چیز ہی کہ جب اُسکے قواعد یاد ہوجاویں اور مشق ہوجاوے

تو هندوستاني اور يورپين دونوں برابر هيں — انگلش گريمر هندوستاني به نسبت يورپين کے زيادہ ياد کرليتے هيں انگلش ميں کسيقدر وہ پيچھے رهينگے مگر نہ اسقدر جس سے نا اُميدي هي هو پھر کيا وجہ هی که هم کوشش نکريں اور همت هار بيٹھيں *

مظفر نگر ميں بھي لوگوں نے مدرسۃالعلوم کے لئے کچھہ چندہ ديا جسکي مقدار ايکسو چھيانوے روپيہ هوگئي *

اسي قسم کي باتوں ميں دن ختم هوگيا شام قريب هوئي ريل کا وقت آيا مسافروں نے اپنا اسباب باندھا ريل پر پھونچے نواب محمد اسحاق خاں صاحب همارے ساتھہ تھے ريل کے اسٹيشن پر منشي علي جان صاحب — محمد سعيد خاں صاحب — سيد حسين علي خاں صاحب — نواب حميدالظفر خاں صاحب اور اور دو ايک صاحب تشريف لائے ريل نے کوچ کي سيٹي بجائي جرس نے فرياد کي که "بربنديد محمل ها" هم سب نے دوستوں کو خدا حافظ کہا اور روانہ هوئے *

غازي آباد کے اسٹيشن سے محمد اکرام الله خاں دهلي چلے گئے ميں اور سيد صاحب اور سيد محمد علي اُسي رات عليگڈہ پھونچے دوسرے دن ميں عليگڈہ ميں رها شام کو فيض آباد روانہ هوا اور پنجاب کے سفر کي کہاني ختم هوئي *

تمام شد